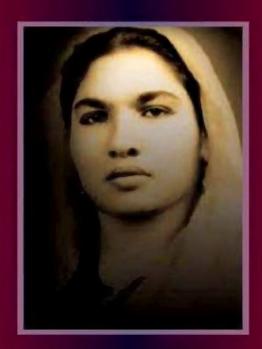
جميدها شي كاياب وشامكارافالي اور تحريري

مختلفكتبورسائلسےماخوذ



حىراب ، سائىساشىسالىكىسى ، سائىسالىكىسى ، سائىسىكىسالىكىسى

+92 308 3502081 ~~ +92 307 2128068

PDF By & Meer Zaheer Abass Rustmani Title By & Chulam Mustafa Daaim

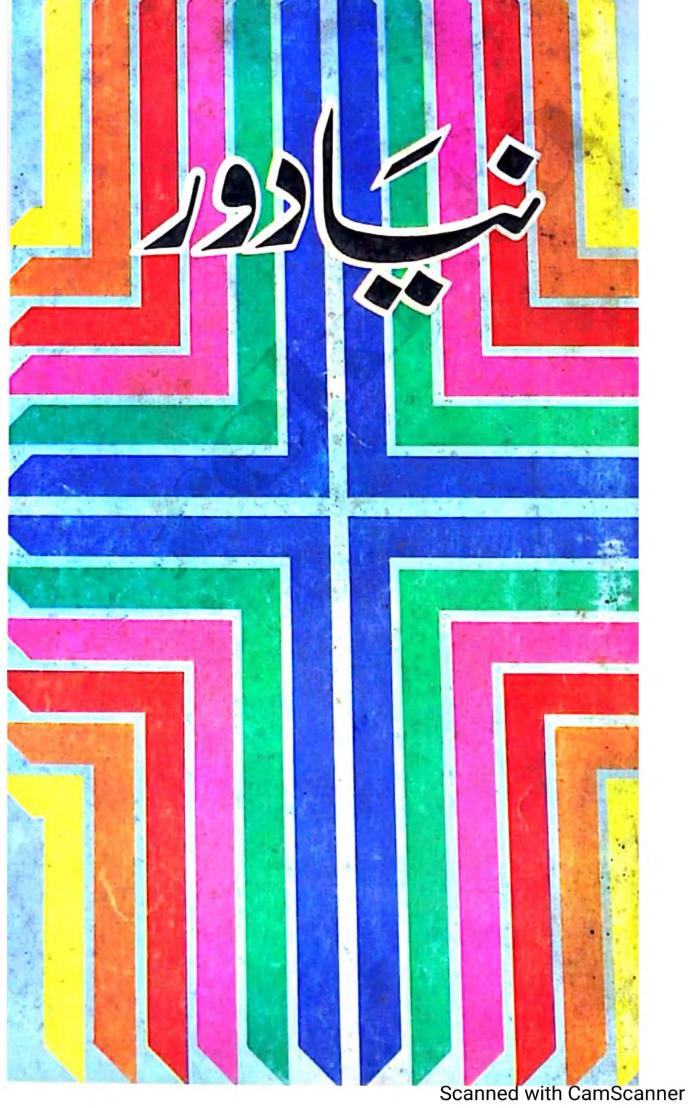


Pof By : Near Zaheer Abarr Rurtman

Cell NO: +92 307 2128068 ! +92 308 3502081

8 XILLI QUORS ROUD HIKE

https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/





شاره نمبر

14-11

خاص تمب به

قیمت؛ پچانس روپے

ت نعرده: بإكستان كلجرل سوسانتي يراي

جميله بانثمى

شب انتظار

جسرات کا بین بات کیے جادی ہوں اس کا نے جدید زیادہ اور بھائی پر کم مار پڑی تقی ماں اُتی سرولیں کی گرم دھوب بین انگن میں لحان بھیلا نے اس میں ڈور سے ڈال رہا تقی سے موکییاں سیپاروں پڑھی نان کا پڑھا یا ہوا سبق ڈہرادی تھیں اور جھوم بھوم کرایک دوسری سے زیادہ کر خدت اور زین نکال رہ کھیں۔ بین تاکے اُنجادی تقی عالاں کہ میں ماں کوسوی میں لمبادھاً پروکر دینا چاہتی تھی۔ پھڑھک کرمیں نے جھاڑو کی میک پر دھائے باندھ اور لوتل کے ڈھکنے سے ترازو بنانے لگی ۔ نانی نے لمبی ہوں کی تو ہم خون زدہ ہو گئے ماں نے ڈانٹاک ہم جھاڑو برباد کررہے نئے۔ ورکر ہم سیڑھی پر پڑھ گئے جہاں دیوار کے پارسے مامے دلا ورکا صحن نظرا آتا تھا جس میں چڑیاں گو برکے ڈھیروں سے دائے جہاں دیوار کے پارسے مامے دلا ورکا صحن نظرا آتا تھا جس میں چڑیاں گو برکے ڈھیروں سے دائے جُہاں دیوار کے پارسے مامے دلا ورکا صحن نظرا آتا تھا جس بھی میں ماں برکتے کی طون سے بڑی محراب والی نالی کے راستے قائیں قائیں کرتی چونجیں پان میں ماراتی دھوپ کو ڈھنگی مرکو بار بار ڈبی دیتیں چھوٹی کشتیوں کو راستے قائیں قائیں کرتی چونجیں پان میں ماراتی دھوپ کو ڈھنگی مرکو بار بار ڈبی دیتیں چھوٹی کشتیوں کی طرح تیرتی ہوگا اوپر ایس کو تے خالی دھوپ کو ڈھنگی مرکو بار بار ڈبی دیتیں چھوٹی کشتیوں کی مامی خور شیدا ور مامی میشادو کھیتوں کی کورشیدا ور مامی میشادو کھیتوں کرگئی ہوئی تھیں یہ کیاس کی دن تھے۔

ہم دیوار پر ماتھوں پاؤں سے علتے دوسری سرطیر بھیوں سے خالی میں اُتر گئے۔ کتا زور سے بھون کا بطیب کو اس کو اس کرنٹی ہمار سے بیچھے ہے گیں۔ ہم دوڑ کر دالان کے ساتھ ہے ہوئے چھپر تلے چولھوں کی فطار پر چڑھ گئے اور تھ ہے کہ بھٹا گئے، جھانک کر دیکھا توبطی زر دیالی میں گئی آسمان کی نیلا ہمٹ اور دُھوپ سے پارجا جگی تھیں کو بے دالان کو تھول کر منڈ بر بر بسٹھے جہ بی سے پروں کوصاف کررہے بھے اور جُب مقے ، مم دونوں ہی اپنے تراز وسے کھیلنے لگے ۔ ہم چولھوں میں ٹری راکھ کوتو لنے لگے ۔

اب كي اورتولة مي مجه يادآيا شهر مي دكان داراً على دې كوكيس كفا كف برتون مي دالة بي - د يجه سے كاكتنام ده آتا ہے۔

ایک چھوٹی کا کھڑکی کے پیچے سلگتے آبوں کا دُھواں ذرا ذرا باہرا رہا کھا ۔ کاڑھی ہیں دورھ کرم ہورہ کھا ، چلودودھ تو لتے ہیں میں نے ادہرا در پیجھتے ہوئے کہا ۔ چو لھے پر گڑھکے ہوئے گلاس سے ہم نے دورھ نکالا، میں دُکان داریش اورا کئی بارے بیٹی فتی بھائی گا بک تھا اور ایک ایک پیسے کا سودا گھڑی گھڑی لے رہا تھا ۔ گرم دورھ اُس کے حساب میں بیں زمین پر ڈال رہی ہی ہم بہت ہی مگن تھے بہت ہی خوش ۔ چھوٹی جو ورھ باندیاں سی ہمارے چاروں طرف بہدر ہی بید بہت ہی مگن تھے بہت ہی خوش ۔ چھوٹی دورھ باندیاں سی ہمارے جاروں طرف بہدر ہی بہت ہی مگئی ہم سے تھوٹی کو گڑی ہی اور رہ کے اور پرد کھا اور تر از دمیرے ہاتھ سے تھوٹی کو گڑی کی ۔ میں اور در میں اور در کھا اور تر از دمیرے ہاتھ سے تھوٹ کر گڑی ۔ مشادو نے مال کی اور دری ۔

"بين قشا فابين نشا - ديكيدابندلادون كے كام ي

ماں کی خون زوہ آواز سیڑھیوں پرسے آئ ۔ ن شادومیرے بیخے توخیریت سے ہیں اور وہ کی گائی ہوگ دیوں سے ہیں اور وہ کی گرنے سے کی آدی کی گرفے سے کی آدی کی ٹرھیاں پھلائگتی ہوگ کیے وہے کے سانسے جیسے آٹ تی ہوگ کا کرنے سے کہا کہ کہ کے سانسے جیسے آٹ تی ہوگ کا کرما ہے دلاور کی طرف آئی۔

"يەدىكھىيەدىكەشادونے چنے ئىكها "سارادودھ غارت كرديا ہے"

ماں کا دھوآل دھوآل چہرہ ایک دم چیکا وروہ چیک اُس کے اِنھوں میں اُتری اُس نے نجے

گھسیٹااورروئ کی طرح وصل کرر کھ دیا ۔ بھائ کوجی دوجارطمانچے پڑے۔

ما ں بر کتے ننگے پاؤں دھوتی سنبھالتی لینے والان سے آئی اور مجھے پکڑ کرایک طرٹ کیا۔

"ہوٹن کرنشا بجہی توہی بھردو دھ کو ریکھ کر کہنے نگی ۔ "اگر تھے دار ہوتے تونقصان کیوں کرتے ! ایکی استان کے ہونے گیا ہو ۔
ماں نے ہنچے ہوئے کہا ۔ "شادو کو چنے سناقو میں نے سوچا غدانخواستہ کچ س کو کچھ ہونہ گیا ہو ۔
مگراب ان کونصیحت ہوگئی کہی پھرایسا نہیں کریں گئے ۔ ماسی تم ہٹ جاؤات تھے اس کی ٹم یاں سینک لینے
دو ، یہ مجھ دار ہے بڑی ہے دو دھ کا حشر کر دیا ہے . شادو ٹھیک ہی ہی ہی ہے اور ماں میری طرن پھر

ىيى_

ن ن کی سیر هیوں پر آتے تہ ہمائے میں ال فضلال کی بہد کرمال کا جمانکتا چہرہ مب آنسود کی علن اور کافوں کی سائیں سائیں میں گڈرڈ موسیکئے۔

ماں برکتے مجے اپنے گھر ہے آئ ۔ دالان مس بھي کھائٹ پر بھا کھ زبر دستی گرم دودھ بلا يا بھرجب انسواور شرمندگ كاز در ذراكم بواتوميراتيتا بواچېره تهند سے پانى سے دېلايا مس كاپرتى بورى نے ابى كُرْ يال اور أن كے إلى _ قى لكرومى دھركرد يئے ۔ تھوڑى ديرتوس روقى موئى جب جاب عيمى رس کھرد اگ برنگ کیروں نف منے بوتوں اور موتوں کی نتھ پینے گڑیا نے مجھ پر عادو کردیا۔ ہم نے ككرى كيستونوں كے بيجياني اپنے گرسجائے اورجميزسينے لكے . پُوتے بنانا بہت أسان كا ذرا فراس كترون كو القدى تقيل يررك كرزور سے تعيلاؤتو دورى سىب جاتى تقى اور انگوں كے سرے پرایسے ہی بازولنگا کراکی گولئ می بناکر سرنگا دیاجا آ . بودی اُن کی آنکھیں اور مُنہ تونے کی سیاہی سے بناتى عباتى يم في ايك بعير بناوالى والان كرودى كهتى تق زياده بوت منهالنا بهت فشكل موجاليكا بھریہ آبس میں لؤیں گے و گڑیا معیب میں پڑجائے گا۔ تھک کریم نے لی ورق آنگن کے دوسرے مرے تک بطخوں کو کھایا، کچے امرود کھائے بنگ پر لمبے لیے جھونے لئے۔ دلوار پرچڑھ کر پھیل طرن سارتگی بجانے والے فقیروں کے مگر تھانکا مودی نے مجھ اپٹی گُویا کے بیاہ کا قصتہ سُنایا ۔ آئندہ وہ كُرْياك شادى نُورى كے كُدُ ہے سے كرنے والى تقى يكيوں كرببلا كُنْداكا ناتھا اور أس كاسرا القا إلا جوآئ کھی تو با جا بجانے والے لاکے نہیں <u>تھے</u>۔ وہ گڑیا کے بغیرتی <u>علے گئے تھے ، کیوں کہ مو</u>دی ہے اتے میلے گڈے کے ساتھ اپن گڑیا بھینے سے اسکار کردیا تھا ۔ کی شموک وراس کی اٹواک ہوگئ تھی وونوں نے ایک دوسرے کے بال نوچے تھے اور بڑا ہنگامہ ہوا تھا دو نوں کی ماوُں کو درمیان سين آنايرا كفا-

شام ہوگئ تو گائیں جبنیسی گھرلوٹ کیں وہ بے صبری سے چارے کی ناندوں میں مردے تھیں اور آن کے تکے میں بڑی گھنٹیاں ٹناٹن بولتی تھیں اور تیز تیزاً و آن اپنے گھروں کوجاتی چڑا اللہ اور کو ہے اور کو تیزاً و تے تھے۔ مودی کی ماں اور ماسیاں کھیتوں سے والی کئیں۔ کھر تھکتے چہروں ۔ باتوں اور حجان لؤکھوں سے بھر گھیا۔ مودی نے گڑیاں سمیت کر ایک ڈے میں بھرسی اور کوٹھری ہیں۔

اناج اورگر کی بورای ای ادشین چیپاکرر کددیں۔

سی نشاکی طرف جانا ہے چرفے توٹھ کے ہیں المیرے چرفے کا مال پرانی ہے اور تکلے کو ہی کسی نے ٹیڑھاکر دیا ہے اور تکلے کو ہی کسی نے ٹیڑھاکر دیا ہے ہیں سے پھر مودی کا طرف دیکھا۔ "کیوں مودی توسے آت مرے چرفے کو چھیڑا تھا؟

" نهیں ہم دونوں تو آج کڑیاں کھیلتی رہی ہیں۔ اس سے پچھیلو۔ " اُسے میری طرن استارہ کیا۔

مودى كى مال في مير مرمر بياركيا:

پچروہ آٹا گوندھنے لگ گئ - ماں بر کھتے نے دال کو گجھارلگایا تو دہک سے آگئ کھرگیا۔
ملائ بناکر اُس نے دودھ کو بڑی چا آئی میں بیٹا اُس کارنگ بک بک کرم کا کٹرخ ہور اِ کھا یا
شام کے بڑھتے ہوئے سایوں میں سورج کی لالی منڈ بر پر سے اس میں جھلک رہی تی تنور
میں شعلے اُو بنچ اور دوشن تھے ۔

رات ہونے سے پہلے مودی اورسی ماں برکتے کے بسترس گھس گئے۔ وہ کہتی بری ماں کوٹری کہانیاں آتی ہیں چڑیا ورکوے کا کہانی قربہت ہی مزیدارہے۔

کہانیاں تومیری ماں کوہی بہت اُتی تھیں مگر تھے یاد آیا کو تبح میری پٹائ ہو پی ہے اور ماں مجھ سے سخنت خفائتی ۔ گھرسے مجھے لینے ہی کوئ نہیں آیا تھا۔ مجھے راج منہں کی بہت مگرہ کہانی یاد کئی مگرسی نے کچھ نہ کہا ورجیڈیا کی کہانی سنتی رہی سنتی ہی رہی ۔

ہے کہ گھکی توسی ماں کے کند سے سے مگی تھی اور میری اک اُس کی موٹی چوٹی سے رگڑ کھا تی اُسے می بالوں میں سے کھٹی سے مگڑ کھا تی اُسے می بالوں میں سے کھٹی سے کھٹی اس کی خوش ہو سے ملی ٹری سیٹی اور تلخ بھی بھیلکاری ہیں سے موامیری ٹانگوں کو لگ رہی تئی ۔ مامے ولاور کے صمن میں کہتے بھونک رہے تھے لڑکیاں بے پولا میری ٹانگوں کو لگ رہی تھے لڑکیاں بے پولا میری ٹانگوں کو رہی تھیں ۔ مجھے کچھ بھی ہی نہیں آتا تھا۔

کھر آئج کی کو ٹھیوں کے ساتھ سے اوسار سے پرجب ماں نے اور بچر سے درمیان مجھے لٹا یا تو میں نے اُس سے گلے میں بانہیں ڈال دیں اُس نے مجھک کرمیرے ما تھے کوچو مااور میرے گردرضائ لپیٹ دی کو ٹھڑی آواز دل اور چرخوں کی گھوں گھوں منسی کے شورسے د کم ہوئی تی تیل کے دیئے علنے کی اور دہندی لگے القوں کے پیپینے میں ملی گیبتوں کی تالوں میں اولی میں اولی میں اور استے تھے۔ آئیس گنگناتی اور کیتی تھیں ناک کے کیل مجھے جاند لگ دہے تھے۔ اور اُن کی اُٹھیاں دھا گے پر یوں تیزی سے جی القوں کے ساتھ آٹھ اور گرم ہی تھیں جیسے تو لے وال کے شیلے پروہ ناج دہ ہوں عجیب جاوو تھا ہلکانیلا دھواں کو ٹھری میں ہے گیا ہے اور ہے آبار بن کر میری آنکھوں میں اور ہجروہ عجب اور وتھا ہلکانیلا دھواں کو ٹھری میں ہے گیا ہے ااور ہجارت کی میں کا تھوں میں آتر آیا۔

کسی بچے نے اوسارے پرخواب میں زورسے ٹانگ چِلائ جومیرے مربر پلگی اورمیری آنکھ کھل گئی ۔

"اَن کَرَم نہیں اَئ نااُس کا بہنوگ کیبیں سال کے بعد والیں آیا ہے سارے خوش ہیں۔ کسی نے کہا۔

> "جانے والے بھی لوٹ کر تونہیں آیا کرتے " ماں کی آواز آگ ۔ "تیراحاجا وابس نہیں آیانا" مودی کی ماں نے کہا۔

"اب جاجا آجی جائے توکیا فاکدہ دادی تورہی نہیں جسے اس کا انتظار کھا۔ بین کوٹھری یں دادی کے ساتھ ہی سویا کر آل تھی یمردی میں جب بھی آنکو گھلتی میں جاگ جاتی تو اُسے بیٹھے ہوئے ہی دادی کے ساتھ ہی سونی گھٹی گھٹی اور اور میں جسے وہ خود ہی سن سکتی تھی، کہتی امام علی آوے امام علی ۔ اُن دلؤل میں سونی وہ زور سے کیول نہیں گیکار آل کے بلاق ہے ۔ دم گھونٹ کر کیوں روآل ہے کسی سے کیے کہتی کیوں نہیں دن کے وقت تی جاب سائے کی طرح کھے آلی رہتی ہے رات کو کیوں جاگتی ہے۔ یہ بیاران علی کون ہے کہوں کا کوئی جارات کو کیوں جاگتی ہے۔ یہ بیاران کی کوئی ہے دات کو کیوں جاگتی ہے۔ یہ بیاران کی کوئی ہے دات کو کیوں جاگتی ہے۔ یہ بیاران کی کوئی ہی کیوں کر گھڑیں اور کسی کو میں نے یہ نام بیکار تے کہی نہیں کشنا۔

بڑے ہوکر دادی کے مرنے کے بعدی مجھے بتہ چلاکہ وہ میرا جا جا تھا۔

گاؤں کے سرے پر ایک مسجد ہے دالان در دالان اور مغرب کی طرف مجر وں کی قطار اور مغرب کی طرف مجر وں کی قطار اور مغرب کی طرف مجر وں کی قطار اور سا پختہ کنواں جوڈ حاب کے بڑھنے کی دجہ سے تقریباً متھ کسے ہوار مہنا اور سجد کے باہر کھی گرمیوں پر سایہ کئے ایک تنا در بڑھے ، جس کے سنے کر کر دچہ و تر سے پر مسافر ایکردم لیتے اور گرمیوں کی دوبہروں بیں لوگ سوتے ہیں اور دونی رمہتی ہے مگر مسجد میں ہمرے نانا ووجا دیا گردوں کے ساتھ درس دیتے ہیں۔ پنہیں لوگ زیادہ درس بیں شرکیے کیوں نہیں ہوتے تھے ساگردوں کے ساتھ درس دیتے ہیں۔ پنہیں لوگ زیادہ درس بیں شرکیے کیوں نہیں ہوتے تھے

نا ناکوکھاناد سے کے بہانے میں اس بڑک جھاؤں میں نُوب کھیلتی پھر جب بھیٹیوں میں ہم ہے کا وُں اُتے وان خالی جروں میں گری ہوئی جھتوں سے جہ کا درُوں کے ڈرسے میں عرف جھانک بیتی یاستونوں کے گرد ہازو ڈال کر خُوب جک بھیریاں لیتی کبھی محرابوں سے بھی گوننقش جھت کو کتی اور لکیروں کو دُور کے گرد ہازو ڈال کر خُوب جک بھیریاں لیتی کبھی محرابوں سے بھیرے دیکھتے اور دُھاب سے شموسیں اور مو آدی کنوٹی کو کو گھیرے ہوئے پانی بیں اپنے اپنے چیرے دیکھتے اور دُھاب سے کول نکال کراک کے ہار پروتے ۔ مثام پرندوں کے شور میں ڈوبی ہوتی یہاں تک کہ اذان کی آواز کھی دب جاتی ۔ اندھیرا بڑا ڈراؤنا ہوتا لوگ کہتے تھے یہاں ایک دیور مہتا ہے مگر سیوں کے مور میں دولی جو گھی دول میں دیور مہتا ہے مگر سیوں میں دب جاتی ۔ اندھیرا بڑا ڈراؤنا ہوتا لوگ کہتے تھے یہاں ایک دیور مہتا ہے مگر سیوں کی مور نے والے آس سے کیوں ڈریں ۔ لوگ کا دُوں کی طرف جانے کے لئے شام کے بعد دوس کے مور دیا ہوتا کی کھی در الحیا کھا مگر آبیا دیتھا۔

"ا مام علی تم کو مُوطا پڑھے بنااس مشلے کا حل تلاش کرنے کے لئے آئی دُور کے نے کہ کیام دُور کے اسے کہ کیام دُور کے اسے میں مشلے کا حل اور اس کا مجھنا بغیر فضل خدا و ندی کے متی میں میں نے ایک بارکہ دیا تھا کہ یہ روتیت کا مسئلہ ہے اور اس کا مجھنا بغیر فضل خدا و ندی کے محال ہے اور بغیر مطالع دیے جنون ہے ۔ تم لوگ اکتساب علم کے ساتھ اکتساب فیفن کی ہی دُماکیا کرو۔"

میرے ذمن میں ایک دم چین سے موابرسوں پہلے کی مجولی وہ راست یاد آئی اپنی ماں کی آواز امام علی آوے امام علی۔

" ماں ماں" اس کے سوامیرے تخد سے اور کہنے کل نہیں رہا تھا ۔ "ارے خیر توسیے لڑکی کمیا ہواہے ۔؟" ماں نے مجھے بیٹا لیا ۔" کسی نے ماداہے کسی نئے نے

الاناسع؟"

رنیس نیس "میں نے مرکو دائیں بائیں پھیرتے موسے کہا۔ "وہ آئے ہیں" بر نے اٹک اٹک کرکہا

"ار ہے کون آئے میں بول توسی ؛ ماں نے مجے بازوڈ ن سے پکر کر جھنجوڑ دیا۔
"امام علی تمہار ہے جا جا امام علی ۔ وہ ادھ مسجد میں نانا کے پائر امیمیے ہیں "
"ماں کارنگ ایک دم زرد موگیا، اُس کے اِنتھ میرے بازؤ ای سے بیسل کر ہے جان
سے اُس کے بہاد میں گر گئے جیسے اُس کے اندر خوش کا سناٹا ہوگیا ، و، جیسے بیسب سے

سے اس نے بہاد میں ترہے جینے اس کے اندر تو ی فات ما اور ایا بڑا بوجھ ہو جو میں نے اس کے کندھوں پر ایک دم الث دیا مور

ان نے زور سے منکار ابھرا مراجی کون آبلے یا اس نے حقے کی نے منھ سے نکالی۔ اں ہو ہے موسلے قدم الحیاتی نان کی طرف علی ۔

اب ميں سانس منھال ميں ہتى۔

" دہ امام علی تھے ہیں ماں سے چاچا۔" بیں نے دور کھڑے ہوکرکہا۔ " تجھ سے س نے کہا ہے۔ کمیا کمتی ہے "۔ الی نے زور سے کہا۔ " نانا کے پاس مسیدسیں بعضے ہیں باتیں کررہے ہیں امام علی ۔" میں نے م کلاتے ہو ہے '

جواب ريا-

« ماں کی دا دی را توں کوروتی اور کہارتی تھیں امام علی آوسے امام علی : بیں نے سرا کھاکر بڑے حصلے اور دلیری سے ماں کی طرف دیکھا ماں نے سر جبکا لیا وہ آپلوں کو توٹر رہی تھی تاکہ اُن کہ دال کہنڈیا مہیم بیج کیے۔

نان نے کہا" چل بھاگ یہاں سے مبانے کہاں سے آئی باتیں آگئ ہیں سے ۔ نشااسے کریا یا دکر داید سامادن کک کرنہیں مبنی کھینوں اور باغزں میں گھوٹتی ہے ۔ باتیں سننے اور لوہ لینے کی عادت بڑگئ توجائے گئ نہیں جل جائختی ہے کرا اور لکھ !!

سیں مرے مرے قدموں سے اندگی کا فادیکاری مری بیر تختی کو دھونڈ اا ور باہر لاکر اُسے مسئون میں مرے مرے قدموں سے اندگی کا فادیکاری مری بیر العن بے بھی دہی مگر سال ا ملان می سے بیکا یا بیر بل لی کو اُسے مسکھا آن رہی ۔ کلک سے اُس پر العن بے تھی رہی مگر سال وقت میراجی اس بات بیں بڑا تھا کہ آخرا مام علی جو ماں کا جا جا تھا کیوں واپس نہیں آسکتا ۔ وہ آئی ہے میری نانا کے باس ہے مگر نان کیوں خفا ہوری ہے آخر ؟

پیرشام کی ڈم جوائیں کھیتوں پرسے دھاں کی ٹوشبولائیں ستاروں سے د ہے تیزی ہے ایک سے بعدا یک علین ملیز لگے کام سمیدہ کر ماں اور اُس کی سیلیاں - ماں برکتے کی بہوٹمیں شا دواور اُس کی بہنیں مولے وال کی طون چلیں ۔ جہائے میلوں پر وزشام کو مثباروں کا جو آگھا ۔ اوڑھی تورتیں ایک دو بری سے ملتی تقیں اور بہوڈں کے قلنے کہتی تھیں ۔

میں نے مو دی کر کی بی باہیں ڈوال کو اس بہا ہیں تجدایک بات بتال ہوں بڑے دالگ ۔ مال کا چاچا امام علی آگیا ہے اور سجد میں نانا کے پاس بھا ہے مگر نانی ہی ہے وہ آئی ہیں سکتا راور وہ بھوت نہیں تھان میں جوٹ بول رہ ہوں ۔ وہ آئیں کرر با تھا اور اُن کے پارس چور ہاتھا۔

مودی نے کہا ہو سکتا ہے وہ بھر ہے ہی ہو تمہارے نا ناکے پاس سنا ہے جن قالوم ہیں ".

المجھ اللہ سے میں ہو تھے ہیں ہو تمہارے نا ناکے پاس مُسنا ہے جن قالوم ہیں "

المجھ اللہ سے میں میں میں میں ہورٹ سے کہ اس سے کہ ان کے پاس مُسنا دو کہتی ہے ۔ سب کو تیہ ہے "

الاورکیا میری وادی کہتی ہے ، مامی خوررٹ میر ہی ہے ، بھولی سٹا دو کہتی ہے ۔ سب کو تیہ ہے "
ودی نے کانے کہا۔

" نبیس مودی ده یکی کا ایم علی نمنا نیرے دل می عجب بر دھکو موری تی « تم یہاں تھ رومی آئی دادی ہے ہو تھ کو آئی دوں ؟ وہ نمیلے پر ناچی موثی عور توں کے کھیرے
سے بہے دوسرے کھیرے کی طرف علی گئی۔

ستاروں کی مدیم روشنی میں گیست اور پاؤں کے لہریئے غبار کی طرح مولے والی کی مٹی پرگھو)
رہے ہتے اور مودی کی چیوٹ سی ڈری ہوگ دادی کو پکارتی اوا زاسی میلے میں گم ہونی تکتی تھی
میں نے تھوڑی دہر مودی کا انتظار کیا اور بھیر دوسری ، کی تلہنے والی لؤکیوں کی ٹولی میں
رل مل کر گیست کا نے کی کوشش کر ہے تگ ، جن کے بول مجھے ہیں آتے ہتے گرجی مجھے اپنی تھنکاروں
کی وجہ سے اچھے لگتے تھے۔ معیفے رسیلے جیسے گئے کارس ہوجو اسمقوں میں اور مُنوپر لگ جاتا ہے جس

ک اُو خواب کا طرح ہوتی ہے بھلائے نہیں بھولتی ساتھ ساتھ علی ہے یا کیے گرد کا مہک کی طرح دل میں اُتر جاتی ہے۔ دل میں اُتر جاتی ہے۔ دل میں اُتر جاتی ہے۔

دابس جاتے ہوئے ورتی مال سے اوچور ہی گئیں ۔" نشانیرا جا چا امام علی سناہم آگیا ہے اور سیدیں ہے"

"اگرچاچا بوتانو گھرپغام آنا۔ مان نے ہونے سے کہا۔

اندھیرے اور کھیٹرا ور بخیار میں جوستاروں کا روشنی میں کم دھندلا تھا۔ ہیںنے مال کی طرف دیجھا جو بہت کو کھی انگری ہی ہم سے قدم آہرتہ آٹھ رہے تھے اور وہ ہاتوں کے شور میں گئی می ہم ہوگئی تھی ۔ مال کو اپنی وادی کا گھٹی گھٹی آ واز میں رونا اور دیکارنا اور امام علی آوے امام علی کہنا یا د آر ہا ہو گا۔ آ دی اکٹر کسی تصور کے بنا ہی بہت دکھی ہوجا تا ہے بہت ہی دکھی۔ امام علی کہنا یا د آر ہ ہوگئا۔ آ دی اکٹر کسی تصور کے بنا ہی بہت دکھی ہوجا تا ہے بہت ہی دکھی۔ ماں نا ناکے یاس جن قالومیں "کریا کا مبت تشاکر میں نے ہوجھا۔

" تجھے کون برسب سنا آہے تیری نان تھیک ہی ہی ہی سارا دن کھیتوں اور باعوں ہی گھوت اور بڑتلے اکیلی کیلئی ہے۔ برکیا فقتے تو نے بنار کھے ہیں۔ ماں خفانہیں تی مگر خفالگتی تھی۔

"پچروہ امام علی جونا ٹاکے پاس کئے کون تھے ،کیا جن تھے تیرے چاچا نہ تھے جن کے لئے روقے روٹے تیری دادی مرکئی "

"كس نے تجھ سے برسب كہا۔" مال نے برے كندھے پُر كر تھے لينے سامنے كرتے ہوئے" چھا۔

"اس رات جب تم سب چرخ کات رہی تھیں اور اُسار سے میں بچے سور ہے گئے توہی ہا رہی تفی میں نے تہاری سب بائیں کئی کئیں۔

ماں نے ملتھ پر إلى ماركركہا " تونم نے ميرى بات من لى تى " پچرسوچ سوچ كركہنے لگى " پية و تجھ بھى تى بىلى اللہ ت تو تھے ہى تھيك سے نہيں كركبا ہوا مگر منا ہے كرتم ہارے نا البنے چو شے بھائ سے سى بات پر ناراض ہو گئے تھے اور انھيں گھرسے نكال ديا تھا كہا تھا اس گھرس اب بھى دات نا ورجاجا نہيں تھے " "کہیں تو ہوں گے دہ کمی تو واپس آسکتے ہیں یہ سے نوش ہوتے ہوئے ہا۔
"نہیں متی کہی نہیں جو ایک بار لکیرسے نکل گیا تو وہ بس گیا مچر وہ واپی نہیں آسکتاء" مال
مجھ سے زیادہ لینے سے بات کررمی تنی ۔" تہارے نانا بہت عُصّد ورا در بات سے کچے ہی اوریہ بامام علی چاجا بھی جانے ہوں گے اُن کے واپس کنے کا سوال ہی نہیں اٹھتا "

" مگرده كيس تو بور گے : " س نے بورث دعرى سے كہا۔

ماں نے مجھے کھینے کرا نے ماہ اسکاتے ہوئے کہا۔ " دادی انھیں ٹیکارتی ہوئ مرکئ - روتی روتی روتی واکئی۔ سانس بندکر کے دو گھٹی گھٹی اوازیں دہتی جو اس کے سواکوئ سن نہ سکتا۔ اب تولوگ بسب کھول گئے ہیں اس کھریں کوئ یہ نام نہیں لیتا ، کہیں توکسی دن نانا کے سامنے یہ نام نہیں لیتا ، کہیں توکسی دن نانا کے سامنے یہ نام نہیں گھڑے میں سمتی رہے جا جا ہے گئے میں سمتی رہے گیا۔ ویا ہے گئے میں حجو لتے ہوئے گیا۔

شہرک اُس بنی میں پان بھرنے پر موہن سکھ نظر کھا۔ پُران بستیوں ہے دُوراور کار خالاں کے قریب یہ دس ہارہ گھر تقے اور در میان میں بنے بکے کنوئیں کے ساتھ کو کھٹری میں موہن سکھ سارا دقت گلگن تا اور اپنی دکن بول میں بجوز کچھ پڑھتا رہتا ۔ ممنتی اور زم نُومضبوط کندھوں پر بڑی بڑی بالٹیاں مشکل نے وہ ساری بہروں اور بوڑھیوں کے دکھ سکھیں ہی سٹرکیہ رہتا ہر ڈیوڑھی میں اُس سے جہتے کے جریہ نی جاتی ۔

جن بردیوں کی بیات ہے اُس سال موہن سنگی کے گنوئیں کی جگت پرایک الاکمی کارسیل آواز چواریوں کی تعبیکا رسے سائے سنائ دیتی تقی ۔

"كون م وه تيرى" بڑى بوڑھيوں نے اوربہاں كك كركسى بات كى بى لوه د لينے والى ماں نے

دران سگھ سے پہتچا۔

" میری کون بول جانے کہاں ہے آئی ہے بس ایک دن آن کر پی گئی جگت پری مونی ہے اور اللہ است میں مونی ہے اور سال اوقت بھین گائی ہے ۔ کہتی ہے میرااس جگ میں کوئ نہیں اور میرا جی نہیں پڑتا کہ اُسے دھکادد "اُسے دھکادد "اُسے کی سی کوئی نہدنے کہا۔

" نین برد مان براس پرا ، آناز در جی بین کومی است فرکری کرنے کاکبر الدروہ کر لے اپنا کی آئے۔ اور دسر فی آفی کی گوان کی ہے۔"۔

"كياوه باكل ب: براني في يربير بيريا

کاؤن کا نوئی نیبی نیبی کرومن سنگی نے کہا " وہ باتیں ہی کب کرتی ہے کہ اس سے پر تھیوں یاں ، واز
کوئل کی سی ہے وہ تو آپ نے نے شنی ہوگ ، ؟ جو بچر ہی ہے کہ بن ہے میں اپنے مرائ منوم کو کھو تی ہوں نہیا

مجھے تھیوٹر کئے جانے کہاں نکل سے ۔ اس کی بڑی بڑی آنھیں جانے کہا کھو تی اور کیا دھیتی ہی وہ پاگل نہیں ہے یا اسکان میں ہے !!

جب بیں نے اُسے دیکھاتو سفید ہاوں کے باوجود وہ نہایت نوب صورت ہی مگرا س کے جبم میں سے لگتا تھا آگ کا بیٹین کی رہی ہیں ۔ شکول سے بی ہوگ لگتی تھی ۔ نازک سے ہمتھ رنگ ہیں ڈو ہے سفید باؤل وہ ابی تصویر ہے جس بہرے و تعت گزرگیا ہو۔ بھراس نے ہماری باہری چوکھ ہے پرآگر بیٹینا شروع کردیا ۔ وہ رنگوں سے کئیری ہے ہی اُن کو مٹاتی اور بناتی رستی مگر باگل وہ نہیں بنی کہمی گھر کے اندر علی آتی ہر طرف دیجی آن کھیں بندکر ہے میٹی وہ تی اور بھی آر یہ باہر نکل جاتی ۔ ہم اُس کے اُول اندر علی آتی ہر طرف دیجی آن ہم اُس کے اُول آنے ۔ وہ علی اور میٹی وہ بی آب باہر نکل جاتی ۔ ہم اُس کے اُول آنے ، اور صلے جانے اور سے شے رہے کے عادی ہوگئے ہے ۔

برسات اس سال بہت گئی گرتے ہے آئی تی طوفان اور تجبی ہوئی سیاہ کھ ایس بوگھروں کے انگر کھسی جہلی آئیں گاؤں کی طوف ان اور ماں بولائ بولائ کچر لی انگر کھسی جہلی آئیں گاؤں کی طرف جانے والے سارے راستے بند ہو گئے اور ماں بولائ بولائ کچر لی انگر کھسی جہلی آئی کا اس کرنیا میں کو کی بھی نہیں۔ ال بادلوں کو دیکھ کر انتہ ملتی ۔
دیکھ کر انتہ ملتی ۔

" ماں اگر چاچا مام علی ہوتے تو نان کا کوئ تو ہوتا ، انفوں نے بین انفیں گھرسے نکال دیا ۔ بی نے ایک دن فری ڈھٹائ سے کہا۔ " تجی کیابتد اول عزیت کی خاطرا صولوں کے لئے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے ۔ یہ بنیت کی ایک انہادی کے کہ انہادی کے کہ انہادی کی کھول نہیں سکتا معالی معالی نہیں کو سکتا میں سکتا ۔ ماں بہت ہی دکھی ہوگئ تھی اور میں سے سوچا اب میں ہرگز چاچا امام علی کا نام نہیں اوں گی ۔ مگر ایسی برسات بی کون سجد کے ن کے سوچا اب میں ہرگز چاچا امام علی کا نام نہیں اوں گی ۔ مگر ایسی برسات بی کون سجد کے ن کے کھاٹا لے کرجا تا ہوگا ؟

کوئ ہوتو سہارا رہتاہے برسوچتے ہوئے ہوئی میں نے باہر کا دروازہ کھولا تو دروازے کے ساتھ ایش بیل کا طرح وہ کنہیاک را دھاکواڑ کے ساتھ ساتھ اندر جھک گئ

"آوُراد ہے آؤگندن سے مرد کھا گائیں ہونے:

"برسات ميں كون كيت كاسكتا ، إلى برا دم كلوشن والادقد ، بورائي أفا ولا يك رائة بند بوجاتے ميں كہيں كوئ آجانہيں سكتا، سانسنكل سے آناجا ماہے "

ر کا دُل نے مجے تبول می کیا۔ اِبر میں کیا۔ اِبر میں کیا۔ اِبر میں کی اور اس میں کا دھیر تی ۔ اور اس میں کا کا دھیر تی ۔ اور اس میں کا اور مذمیرا یہ اُس نے اپنے ریکے ہوئے اِنتوں کا طرف فررسے دیکھا۔

" وه دوسراكون تها! "يى في شار يوتها.

" دوسراوی جودوسرانهیں تھا۔ جو کبی دوسرانهیں تھا۔ اس نے سرگھننوں پرر کھ ایا سیندار کا دعار بالواں میں گہری تھی۔

مال نے پر جہا " یہ اوں کیوں مبی ہے"۔

"كبتى ماس كاكوى كاوْل كفا- بية نبي كون كاوْل تقارس في المقتم بوع بها .

"بى بى جب كادل نے مجھے بھيراى ديا تواس كاكيا نام ہوگا، دنيا كاكوى كونا " اُس نے سر اكھا يا تو الكھير جبي ہوئى تقيس وہ جانے كے ليے الحلی -

وبي ورادها و مال في كها و جلواور إلى كري"

ومنسى مع توأس كے دانتوں كى لڑياں چكيں باريك ملانى بوث بنے ساراچ برواكيدم

كىلاجىسے جائدنى مي شبنم كھراكھول-

" بھلاکہا ہیں کردگی ؟ کیاکوئی بات مجھے خوش کرسکتی ہے وہ زندگی لوٹا سکتی ہے۔ جب وہ لا چیرے نہیں جاسکتے تو ہے فکری کے اس کے ساتھ گزارے دن توپر ماتما بھی نہیں لوٹا سکتا۔ نہیں پرما تما بھی نہیں عجمیں ۔" اور اُس نے باتھوں سے اپنے گھٹوں کے گرد گھیرا باندھ لیا جیب سخت غصتے میں ہواور لڑنے کی تیاری کرری ہو۔

" مرنتم کا دکھیانہیں ؟ را دھا دنبامی اور لوگ بھی میں پریشنان اور عمول میں ڈو ہے"۔ ماں نے کہا۔

کچرسم مینوں نے طوفان کی گرج کو شنا ہوا اپن بھیگ اور حن کو جھٹ کا آن تیزی سے اندر آئ اور سب کو کیلاکر گئ

لا مين چلول گي " رادهاني اشت موسے كها.

"ابیے میں توکوئ کسی دشمن کوہی گھرسے جانے کانہیں کہتا۔ مگونان عصد ور دلوک طرح ہجن کارر اجے۔ مومن سنگھ کے کنوئین کک جلتے جانے کہنیں تم اُوسی نہ جاؤاتی دھان پان ہوتم ہے کہ بین کارر اجے۔ مومن سنگھ کے کنوئین کک جلتے جانے کہ بین تم اور بھوری تھی اور لگتا تھا سانس اُس کر کھے میں انک جائے گا بھروہ دھم سے فرش پر یوں مبھی جیسے لینے آپ کو بھیر سے نہا ہے کہ کھیر سے نہا تھی جیسے لینے آپ کو بھیر سے نہا تھی ہو۔ جاہتی ہو۔

" تم کون ہو" اس نے ماں سے پوجھا-اور دون سنگے کہتا تھا وہ پاکل رہی - وہ کیا تھی کیوں آئی بے چین تھی۔ بھراس نے اپنے ہالوں بر - پیو کو کھینج کرمٹایا "نیر دکھیتی ہویہ سہال رنگ میں اب بھی اس ک راہ دکھیتی ہوں بیتہ نہیں اُسے میں یاد ہوں کرنہیں مگر مجھے کمے کھے رتی رتی سب یاد ہے۔ اس کی نگاہو کے لہریٹے اُس کی جمیلی آواز ور دی میں اُس کا دمکتا ہما چہرہ چنجل منسور اس مدھ بھری آنکھول اللہ میں اُس سے ملفے سے پہلے چمپائٹی بے فکر آزاد باپوکی پان کی دکان کو چلا نے والی۔ سگرٹ کی پن میں لیسیٹ کر حبب پہلے پہل میں نے پان اُسے دیاتو وہ ہنسا تھا اور مجھے اچھا سگا تھا۔ "یہ توکوئ ٹری بات نہتی ہاں نے کھے کہنے کے لئے کہا۔

چرایک دن بی نے اُسے دیکھا جی نے کہا یہ میں تہارے ساتھ جاؤں گی میرامن تمہارے بنا نہیں لگتا ۔ میرامن کہیں بھی نہیں لگتا ۔ تم مجے نہیں ہے گئے تویں جان دے دوں گی تمہی نہیں دیکی ت توجیوں گی کیسے ۔ میں تمہارے یا وُں رِدِتی ہوں "۔

اس نے کہا۔ اور میان برے درمیان برسب اتنا آسان ہیں میرے ہائ ہیں، ال میں میرے ہائ ہیں، ال میں اردی مد د میں اور میرے درمیان برسب سی گھاٹیاں ہیں اڑ جنیں ہیں تم میر دیجیا مت کروسکسی دم وگئ وقت تمہاری مد د کرے گا، مجے ہول جاؤگ کوئ کسی کوایک سی شدت سے نہیں جیا ہاکرتا تم میری زندگ میں مت اور کرٹ شن کروا در کھول جاؤ اسی میں کھے ہے !

مجھے سکے نہیں جا ہے تھا۔ مجھے سکے ککب الاش می میں توب أے دیکھتے رہنا جا اس کے قد موں کی گور ہنا جا اس کے قد موں کی گور میں جا ہے تھے۔ قدموں کی گور میں جا ہم تھی۔

"را دھا مجھے ہی توجینے کا حق ہے اور تہارے ساتھ زندگی نامکن ہے بہت ہی نامکن ۔"
اُس نے کہا تھا مگریں اُس کے پاؤں سے لیٹی رہی ۔ میں سمجھنے اور سوجنے کی مزلوں سے اسکے نکل گئ محق مجھے اُس جلن سے بچنا تھا 'جواس کے بنامیرے ہی کولپدیٹ لیتی تمی میں اُس کے بیعیجے علی اسی ا اِنے اب یادا آ ہے وہ کتنا دکھی تھا گرمیں تو دلیوالی تھی میں نے اُسے دیکھا ہی کب تھا 'یرااپنا آپ ہی میرے لئے سب کچھ تھا۔ راستے میں اُس نے مجھ ایک چا درخرید کردی اور سجد میں لے گیا۔ کھر ہم المئیشن آئے اور گاڑی میں بھا کروہ بولا یا بولا یا بڑا گھبرا یا تجواسا جیسے ڈھے گیا ہو لمپیٹ فارم پر کھڑا دا۔ اور اُس گھڑی خوف سے میں کانب رہی تی۔ ہے میں نے اُسے کتنا دھی کرد یا تھا۔۔ گاؤں کاراستہ لمبا تھا وہ خیالوں میں گم تھا نہ ہنستا تھا نہ بولتا تھا نہ ہے پر کرد کھتا تھا پنہ نہیں وہ کتنا خفا تھا جانے وہ کیوں آنا خفا تھا؟

جب ہم نہر کے ساتھ سے گا دُں کی طون اُ ترے ہیں تو پہلی بار اُس نے کہا یا را دھا اب کم میری بوی ہو میری عزت ہو اس جا در کو اچتی طرح لیبیٹ کوئم کسی سے کچھ نہیں کہوگی سارے سوالوں کے جو اب میں دوں گارتم چُپ رہوگی مگر گھرانا نہیں میں نمٹ لوں گار میں تہارے ساتھ ہوگے تیس اُمین گا تو خودہی لوٹ جائیں گا

میرے جی کوبہت ڈھارس ہوگ وہ کتنازم مزاج تھا اور اجبنی ہونے بہمی مجھے تکا بین سے بچانا چاہتا تھا۔ میرا دل کھہرے ہوئے پانی پرتیرتے کنول کی طرت لگا کھلا ہوا اور دھوب ہے ڈول^{نا} ہوا پیار سے مندروں پربہتا ہوا۔

گاؤں کے جس آنگن میں مجھے ہے جا باگیا وہ خوب بڑا تھا۔ گھرسے ساس اور بہو کے سوا
کوئی نہ تھا۔ ساس نے بچھے ایک کوٹھڑی میں بٹھا یا تو بیرے بھٹے کے لئے آئ ہے نامجھے سدا بیالک رہے گا۔ مگرد کھا بھی باہرمت نکلناکسی سے کچھ میت کہنا جو بہوئی اور مبٹیاں تم سے ملنے اسمی ان میں مین ان سے ملنے اسمی ان میں مین ان میں مین ان کے بھراس نے بھے کہنے لاکر پہنائے ساڑھی اترواکر کھا گربہنا یا بالوں میں مین کے بھول پرو نے ملے ہے بڑنے کا لاکھا با۔ میں چہاسے دادھا اور دادھا ے دلمن بن گئ۔

ذس دن جوس نے اس گھریں کا نے ہری زندگ کے درخت بر پھول ہیں۔ ساس مجھ کتنا عامی تھی آس کی بھا ای مجھے کتنا چاہتی تھی۔ گاؤں کی بہوئیں مجھے کتنا چاہتی تھی اور وہ مجر سے بندھا تھا ہیں اس کی حفاظت میں تھی ا بنا ہو جھ اس کے کندھوں پر رکھ کرمیں کتی سکسی ہوگئی تی اور خوشی میں کممل ۔ بائے وہ جام توں سے بھرا گھر خواب میں سے محل کی طرح آ تکھ کھلنے پر مجھ سے اور خوشی میں کممل ۔ بائے وہ جام توں سے بھرا گھر خواب میں سے محل کی طرح آ تکھ کھلنے پر مجھ سے جھن گیا۔ بیب آگھ کھل تو بھو نے مادہ نجہ سیا ہوں کے گھرے میں شہر لے آئے۔ بائو نے میرے آگھ جھڑے ہے۔ بائو نے میرے اس کے اس جو شہر ہے اور ہی ہوگئی کے ایکھ جوڑے میں ہے اور ہوگئی کی کا کی ان کی کھر اس میں میں ہے جا یا دیا ہو اور اس میں میں سے جیاں وال

كرده مجے اچھالگنا كھا ميں اُس كى بوى تى بالچرسے ميراكوئى نات ندتھا۔ مِن اُس گھركى بچو تقى اور خوش تى -بين خود اس سے چيجے گئ تقی ميں اُس كے بنائى نہيں سكتی تقی - مگرمير ہے اس بيان سے تنہر ميں ہندور اور سلمانوں ميں زبر درست دنگا ہوا كئ لوگ ار سے گئے گئی عبد آگ لگی تچری زندگی اُلٹ بپٹ ہوگئی۔ ميں جوا يک عمولی نوارلن تى كہا نيوں كارائ كمارى بنگئے۔

مقدم علاا دراس سرا ہوگئ مجھ ایک دس شادیں رہے کے لئے بھی ایک اگری وہاں سے بھاگ آئ جبرایا گیا ۔ گری وہاں سے بھاگ آئ جبرایا گیا ۔ گروں وہاں کے بھاگ آئ جبرا کے گرداس کی ایک جھاک دیکھنے کے لئے میں نے چکر لسگائے ۔ در واز دل کے ساتھ سرکو مکمایا ۔ میراکوئ ٹھ کانا نہیں تھا اُن دنوں میں بچ کے دیوانی ہوگئ اور بھیری گاؤں گئی ۔

ایسی ہی برسات ہتی ایسے ہی دن تھے سارے راستے بند تھے مجھے اُس آگن کے بہنچنا مقابس میں اُس کے چھے اُس آگن کے بہنچنا مقابس میں اُس کے چھے چاہت ہی چاہت لی آس کواڈ کو کر کریں کھیکارن کی طرح کھوری رہی کھڑی ہی رہی اُس کھری ہی رہی اس کھری ہی رہی اس کھری ہی رہی اس کھری ہی رہی اس کھری ہی اس کے بیانا آکھا ؟

ارش میں جیگتے دیچہ کراس کی بھالی نے کہا جو تیے نے کونا تھا سوکر دیا یہ گھر کر او ہوگیا۔ وہ اب کمی لوٹ کریہاں نہیں اسکتا بھالا کو کیوں اپنا وفت بربا دکرر ہی ہے۔

اس کا وُں میں جب اُس کے المے جگر نہیں تو لُو کہاں رہ سکتی ہے۔

دہ شام میری زندگ کی اسم حی شام کی جب میں نے بادلوں کی طرح برکر میٹھتے اور مجا کے جو نکوں کی طرح اُلھتے کہ اُلمتا اُلہوں کا نیلا دھو ال دیکھا اور چرابی کو اواوں کی طرح برکر میٹھتے اور مجا کے جو نکوں کی طرح اُلھتے دیجھا۔ وہی ایک آئلی بھی اندھیرے میں ڈوب گیا اور سیام ہوگی گم ہو گئی ۔

دیکھا۔ وہی ایک آئلی جو میرا دل تھا وہ ایک آئلی بھیراندھیرے میں ڈوب گیا اور سیام ہوگی گم ہو گئی ۔

دیکھا۔ وہی ایک آئلی جو میرا دل تھا وہ ایک آئلی بھیر سی نے سادی عرا کیس ایک چہرے کو تکتے گزادگ میں دو میس نے ہوالیوں جی بائم سی کھیر سے میں دور سے دیکھتے اُلے میں بڑا ہیں وہ انہوں کو پھیلا یا اور چیا دوں طرف دیکھا۔

ہوں اُس نے چوڑ ایوں سے بھری بائہوں کو پھیلا یا اور چیا دوں طرف دیکھا۔

ماں نے اُٹھ کر دادھا کے گلے میں بائہیں ڈال دیں اور دونوں دینے فیچ کررونے گئیں۔

ماں نے اُٹھ کر دادھا کے گلے میں بائہیں ڈال دیں اور دونوں دینے فیچ کررونے گئیں۔

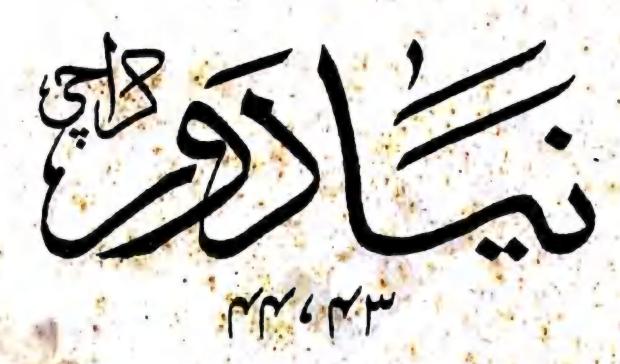
"گاؤں سے جوہلی خراکی وہ اسی برسات میں کمل تباہی کی تی. نا ناکا مکان ڈھے گیا تھا۔ نانی مامے والور کے گھرسی تھیں نا نامسجد میں ہمیار تھے۔ ماں تراب تراپ کوروی اور جب راہ ذراخشک ہوی پانی اُتراقیم کا دُک تھے۔

مرطوت ویران اور اُدای می توگ این گریشان من دل سے اس اور ایک کوئی این گری اس کا کا گھر ہنگ ہوئے اور نسکے موجے ارکا کا گھر ہنگ نے والا کوئ نرکھا۔ مال می کے ڈھیروں کے پاس کھڑی انسو بہاتی رہی ۔ نالی نے کہا " نشا مقدر سے کون لاسکتا ہے مگر کوئی صورت نکل آئے گی پریشان نہو"۔ ماے دلاور کا گھر نجے پرایا پرایا سالسگا گھٹا گھٹا سایس سونے کے لئے ودی کی طون عیلی گئی جہاں راست کی افری مودی کی مال بھی بہاں راست یا سے اُنھیں چاچا امام علی کی بوری کی باتیں بنائی مال بر کتے اور مودی کی مال بھی بہارے پاس بھٹی رہیں ۔

"بڑی برقست الاک تی دہ ساری زندگا اس پر بچائیں کے لئے گزار دی ۔ مانگ میں رنگ سجائے بھرتی ہے اور اس کی راہ و دیجتی ہے اجو کھی اس کی راہوں سے نہیں گزرے گا ۔

"مگر آخر وہ کیوں نہیں آسکتا میری ماں کا چاچا ام علی ۔ یں نے بڑے دکھ سے پوچھا۔
"تمہارے نا کا مزنۃ بالکل دو سراہے وہ قرآن پاک تو بھے سکتے ہیں مگر دل کی بات نہیں بھی سکتے ، ام) علی بڑے چاگ دے کا جوان کھا ایک لاک کی بات پر اس نے اپنی زندگی بریا وکر دی ۔ مقدے کے بعد تمہارے نا نا نے اسے گھر تے سے منع کر دیا ۔ جانے اب کہاں ہوگا ۔ آئی بڑی دنیا میں کہیں نہ کہیں تو ہوگا ہی ۔ ماں بر کتے بڑے افسوس سے یہ سب کہ دہی تی ہم چُپ چاپ بیٹمی رم ہی ایمیال تک کی میں بل لے کرجانے والے لوگوں کے قدموں کی چاچی گھر بڑے اذا ہیں دینے گئے چڑیاں کو کی میں بل لے کرجانے والے لوگوں کے قدموں کی چاچی گھر بھر سے کا کا دانیں دینے گئے چڑیاں چوں چوں جوں کرے درختوں پر جاگیں گئے بھوئے اور سو بریا ہوسے لگا۔

پندنہیں دل کی بات مجی کی مجھیں آئی بھی ہے کہ نہیں اور مقدر بنانے والا جانے کیا بنا آادور کیوں بٹا آ ہے۔ دیوانگی اور فرزانگی میں کمیا بار کیٹ فرق ہے۔ نا ناان با توں کا جواب دے سے جی وہ سسائل کا حل جانے ہی مگردل کی بات کیا بھیں گے کیا جانیں گے؟



فیمت تلکن رویے

شانع رده . ما كسان كيول سوسائتي يراي ه

Scanned with CamScanner

جميلهاتشمي

اكيلاكفول

دریا کے ماتھ ماتھ علی پہٹرک بیا ڈول کے دامن سے گزرن اندھرے میں دوی موی ملکی ہے دن کی روشی بادلوں کی اللی میں مدل کی ہے ادر یا ن میں کھلی سے ری شام کولم دنگ بنادی ہے۔ لہر اور آسمان کارنگ ادد معزب کی طرف اکیلے تائے كى تىك اىكىدىنام أداى كے رہنے بى بندھے بى يسركندوں كے تھبندى رنگ برنگ جرطیال بسیراکر لی سودمیان بی ادر مواک مرسرامط میں بی به اداری سیلے بن کا اكية تانابانا ساكيني مكتى ببر بيندول كحصبن ليك تفكاول كودط بي بادر الكيريد لسنانا سيفرول اوروريا مرك يادد نصابي كو كجنام ستاحلا عالم الول كى طرف د كھيتے بوئے دم كھٹے لكائے وات مرك كے كناسے كى تھا داول الدمرخ میدوں یان ادران ٹول سوئ بر جبول سے لکل دی ہے س کے تیجے سے دریا مائے كتن زما لال ببائ اور نكلاحلا كيام دم كهو على والى وسنوس أواره وبريان خیاول کی طرح سرطون سے دورش کرری ہی جنگل کی اس اندھیرے میں ملی گھات سے نکل کر حمد کرنے والے ڈاکو کی طرح ہے عین میں متباری فوسٹبو کی طرح عطیہ سیم جو اطانكبس سينكلى اورمجه ايادم كفشا بوامحوس مون لكنا يمتارى تخضيت سي باس مى عطيه بمم ومحية أج تك مقيد كئ موسب الدمغرب مي اكبلے نادے كاطرح ممهاداد ود-برممال وجود كالميه كقاعطبه سفيح وآدمى كريس كرديتا كفاادر مهارا دعینے اور دیجیتے رہنے کا انداز جیے دریا کے کنانے کی گھاس میں اکیلا میول بو رجانکے ادراینے اکیلے بن کا حکس دلائے ادر میربے جارگ کالبادہ اور مع متباری تا ساک

مكراميث

مبی مکارم می کرد کری عطیم کرد کیاعطیم کی در متاری تابان جوبگول کے نیج سے
کل کرم ہائے جہرے پر میں ہے مہنی ہے کہا تھا اور مجھے یہ احماس تھا کہ
میں متباری تحفیدت معروب وگیا موں غلط تھا میں نے متباری مہت اور مجائے یہ
بادقاد انداز سے ہا رہنیں مان معی عطیہ کی بی مردت متباری مکرام ہے تھی جو کلی پر
میول بنتے میں گزرنے والی کیفیت کی طرح ہے اس میں حزن والم کی امکیائی تبات
میسینے منتظر کھے لگا ہے متم قدیم دیو مالا میں اسمانی قوق کی مظرم و میرے اور اینے
میسینے منتظر کھے لگا ہے متم قدیم دیو مالا میں اسمانی قوق کی مظرم و میرے اور اپنے

الميمي الم كرداراد اكرف والى

دندگی کی سادی شامین منگ و نورنغم و کیف بنہیں ہوتیں مگراسی شامیر خن میں كيد مون والاسودل كومرى طرح دعوكان مب جب كدى ان جانى مصيبت نازل بدن والى مداك الكتب عبيه كيوسوكرديم كار اوراس شام هي بي مواعفا دفترسي هما يا مول ترميراي الجيالني مخايي بابرهانا منيس ماستانخا - آج ك طرح سنا كے كا ايك بجبى بوئ وسن كفى عوره ده كردل ك وبرائے ميں كو تخبى كھى ـ اس محفل ميں ميرى شركت ىزىدىكى كى الدامس كترجب يى ديرسے كينيا موں نوسادندے اسپنساد الاليے معبینی کی۔ اوادی مادد مری وادی سے اسے والی صداؤں کی طرح ادمی کے اندر سوى تا نول كوجيكان لكيس ده باد كاردات حب لك راعفا زمين واسال وحديس أك موت بي برشے فامونش اور حيب عاب منتظرے - مجے اينا ساس ركا موا لگنا كارئم سمند كسام إفي أب كوفي برس اور حقردره محوس كرت وكي ی وسیق میں سینے آپ کونا چراورفنا موتا یاتے سور سے اور نے میں بول اور دنیا کی خولفبورن بنى مدى سون منى موى اور عيريول لكما عقاساذ روهي صدائي سب الكرببرب مي ايك دديا كقا وكن وروان مي من كوسيال بنايا موا الدايف الق

سادلا

خس دخانتاک کی طرح تمام تمنا و سادد ا مدوں کوبہا کردے جاتا ہوا میں انگھیں بدر کئے تفاا در کانے والوں کے ہاکھنوں کی لذت ادر معباقہ بتائے کے انداز سے بے خبر اس کھڑی میں دیو تا بنا مواکنا ادر خبال کی سادی کا فیتی اور آلود گیاں دھل جی کھتیں اپنے نکھرے موسے باطن کے ساتھ حب میں نے ممتبیں دمکھیل ہے تو ممتبادی اس المی سکوام ہے میں ہے ہوئے اونا نی دیو الاکا کوئ کردار لگیں۔

سِ نے او جھا کھا کہ مہیں کہاں ماندہ فی بی کھنے تو میں کینجا اُدن " " مجھے مہت دور حاما ہے میری منزل قرب مہیں ہے ایپ کو ناحق تکلیف دگی ہے۔

میں نے دوڑ کا در دارہ کھو لتے ہوئے کہا تھا"میری تکلیف کا حال نہری

أ خركى طرح تو أب كوسينيا بو كامي نايد

تم نے گھرای موی نظرد سے تھے دیکھا جیسے اعبنی ادمی سے تم نے کمعی بات ى دى بورادرس نے سوچا اگرىم ايك دوسال كم كى بوتى اوميرى درى كے برابر موتى - مجھے این بنی بن اور تم میں کوئ فرق محسوس بنیں ہوا الد خوا گوا ہ سے عطبہ بھے تم جو میری سنی کواین دوان مین و خاطاک کی طرح بهانا جامنی مقیس اگریم کوس نے ادرى كى طرح كم عقل ادر برس د مانا موتائم سے متبارى حفاظت دى سول اينے سے تنہیں نہ بچایا ہوتا تو آج میں تمتیاری مس مگرامٹ کی تھینے نہ سوتا تنہیں یا کر س نے یوں موس کیا صبے میں مرقوں سمیار رہا موں اورا ب رولصحت مو کرمسیلی باد موادُ ل كى ترى اوركنيول كواين كرد كوس كردما بول عيدي م داس كاماك مور الدمبرى بن بسس ببدرى موادر نے نام فرننبو كى طرح تم نے تھے اپنے كھيرے سے لیا ۔ تم جاندنی س کرمیرے سامے دو در کھیل گئیں مگریہ تواعدی باتان ہیں۔ المتبادى مزل أكئ وتم في محصل سيط بيس انزكر درداده بندكرديا اوربنا الكريه كالك لفظ كي الدر لي كي من حرال كقا مر مي ويون كالكراي الماتي كم عمرى بياسي بالذل كالتعور بنيس موناحي كوستى دى الد كموطلا أيا سارى وان خواب

ادر مبراری کی ایک عمریب می حالت کفتی حرجی برطاری دی دیم موٹر میں این و خوسنبو چیواکیس دہ تھے برنشان کرنی دمی ادر ساتھ می موسنی کی تا نیس بن بردوج عموم تھوم گئی تی دماغ میں کو کیا کیں۔

عاردن لعدحب مين دور صص داليس أيا تواي ميزيرس نے احبى كريمي حِيالُ رِحْنِتُكُا كُلْ اللهِ خط ابن ميزيرِيا الكيماراج لفي معلوم تنبس مِلا أشايد مين مجى السلمة كوسلجها وسكول كاكريب في البيسنيلون خط أي ميزير ويجه كف . حبنين كو كھولائفا اورجن كے واب تھے تقے اكية خط كويا كركيوں ايا ہے قرار موكب مقا كولتس ميلي ميرى عجب كيفيت مورى من صيح وى ان دعموان مانا خوت مو ميرادل دورندرسے دھراكنے ركا۔ تھے ابنے المقاطق عمر تے مان رط سے من دماغ كردول برمالي كيد أكيس، إلى جيعنظى سيرده سيسركري غلط ريل حل مائة الدانطے مبرسے عکس ظاہر مول ا فرمنین علائے والاجی میں مٹرمندہ مرا علبری سے مشين سندكرو ده الماك حسب كوت كرية تك اداكر الح كاستعود منبس كعيلا وه كبول تكلف گی مگرمی ہے اس خطاکو اس طرح رہنے دیا۔ اور کلرک سے بات کرنے بی مصروف مو گیا۔ ادى كى الب كام كرنام س ك خداس كى خداس كى كي بنين اى اس خط كون كولنے كى بات آج تک تھومی بنیں ان مرس آنے والے کھے کے لئے اپنے آپ کونیار کررہا مقار بغيرالقاب كم بناخطاب كے محمالقار

"متهیں باد موکر نه باد مو "

 دد دن بعد میرایک ای طرح کا نوط میری میزیر رکھاتھا سکھاتھا " دال ده عزود عزونان "

میں نے بھی الکرکا غذکوسیکو دل بر زول میں بھاڈا اور بوخیار ہا ہے لوکل کوئ مرکبری اور دیوائی معلوم بڑئی ہے کھیا میں اتنا معروف ان ان اس انکھ مجیلی کے لئے دقت کمال سے لادل اور اگر دقت ہو بھی تو اس عکر میں کیوں بڑوں رہوں نے سوچا کمان ہے اس کے مشکر ہے کرنے کامیں نے کوئ نولٹ میٹیں لیا ڈ اس لئے اس نے اس کے اس کی اس کے اس ک

مگرمیں نے ددون اور خط نکھا اور نہ فون کیا۔ عام طور برمیں نہ ایک مست موں اور نہیں مغرور ۔ لوکیوں کی ای طرف سے میں اور نہیں مغرود ۔ لوکیوں کی ای طرف سے میں افراد کھی تو دلیے ہی قائم رکھے کی طرف سے میں افراد نہیں کرتا مگر کھی کہاری گا ور در بیٹے سے دھ کا متمارا مرمجاری حجی ہوئی حجالی میں کرام ہے بادا تی ممتمالا مرایا اور دو بیٹے سے دھ کا متمارا مرمجاری حجی ہوئی حجالی میں کرام ہے بادا تی ممتمالا موں تا ہوں دو بیٹے سے دھ کا متمارا مرمجاری حجی ہوئی حجالی کی کی کمی میں اور متمالا وہ سماسیا مناور یا دہ اور میں نے موجا کر میں کے موجا کر میں کر میاں کی کر میں کے موجا کر میں کے موجا کر میں کے موجا کر میں کر میں کے موجا کر میں کی کر میں کر میں کر میں کے موجا کر میں کر می

ائی کے کس جواس دات لگ دی تھیں۔ اصل میں کچے اور ہو۔ مہاری صورت کی لیس گئی چی اور ہو۔ مہاری صورت کی لیس گئی چی اور کی اور کی اور کی کے میں کہا ہے ہوں کا اور کھر فوراً ادادہ بدل دبا۔ یہ بات کہیں کہ میں کہ ہیں کہ میں کہ ہیں کہ میں کہ ہیں کہ میں کہ اور کی کہ وراً ادادہ بدل دبا۔ یہ بات کہیں کہ میں کہ اور کی ماری کے اور ای میں مائل کھا اور کی ماری کے اور ای کہ کہ اور اور کی کہ میں بات کروں بر بہیں کیا گھا جوراہ میں مائل کھا میں شکل بند ہی بہیں ہول اور لڑکیوں کا تعاقب کرنا میری عادت کمی بہیں کھر کھی مہیں فون کرنا مجھے اجھا اور ایس کا کہ کھا ہوں کو اور بہیں دیا ۔ بناگنا ہے یہ میں کیا کہوں گا ہے کہ اور ایس کے دو نوٹ میں کا کہ کہا دا تو اس بہیں دیا ۔ بناگنا ہے یہ طرح بے کلی میں گزدی سرائے کے لیے لیے اور ایس کو خواب کہ ہوا اور کی میں کو خواب کہ میں کو خواب کی میں کوری ہوں کے لیے لیے اور ایس کا کھا کہ کہنا دا فوط کھے آبیا ۔ اب ہیں کس کی حواد خطود کا میت میں دیے ہی لیے لگا کھا ۔ دیر پرم کو اسٹ سے میں نے خطا لیا کہا گھا ۔ دیر پرم کو اسٹ سے میں نے خطا لیا کہا گھا ۔ دیر پرم کو اسٹ سے میں نے خطا لیا کہا گھا ۔ دیر پرم کو اسٹ سے میں نے خطا لیا کہا گھا ۔ دیر پرم کو اسٹ سے میں نے خطا لیا کہا گھا ۔ دیر پرم کو اسٹ سے میں نے خطا لیا کہا گھا ۔ دیر پرم کو اسٹ سے میں نے خطا لیا کہا گھا ۔

ای جوری کولوی ہے نوسٹر مندگی می موئی اورعفر می ہی است یہ موگی کولون کی تعنی کے ماری کے مندی کے مندی کے مندی کے اور میرادل دھڑ کا کاکٹر درع مو کی ہے۔ ایک سفتے کے اور حب میں ما ایس مو کر کہادا دجو د کھول حارا ہے ایک است کے خوال تک کہنیں کھا کہ یہ موگی ۔ میں نے رسید اٹھایا ہے تو کہ انتقار

لعدون كرس

و ہ سالادن نون کا انتظار کرتا رہا دفتر ہیں ویر تک بیجھارہ یہ سوچ کر کرتا ہے اور میں کا انتظار کرتا رہا ہے اور ما میں کا دراداس ادراداس کھر لوٹا رہا م کوبادل تھے اور ما ص حیل کہا گئی ، رد نن بھی اور دنیا بڑی سین لگ ری بھی ۔ بجے محمر ہوئے کہ انہیں میر کرالاوُں۔ بوی نے کہا کرکی دنول سے کم انتظام اواس مور ہے ہو علیو آج با ہر طلین گھوم تھی آئیں گے اور کھے ایک مہیں کے رباول نوائش کے دال سے بوتے ہوئے آئیں کے رباول نوائش

سب كوموترس لادكرهلار

من ما حب خان معروف کھیں ان کا لا کی بابرا گئا۔ ہم بین اتن ملی ہوئ کہ میں ما حب خان معروف کھیں ان کا لا کی بابرا گئا۔ ہم بین اتن ملی ہوگ کہ میں دکھیتا دہ گیا۔ حب اسنے کہا " انکل آپ بہیں اتری گئے" قو بی نے ہر لرا اکر کم دیا کہ بہیں اتری گئے" قو بی نے ہر لرا اکر کم دیا کہ بہیں آگے عاد ہوں کی اور کے لوں گا۔ "شام لہو دنگ موری می بادل کھیٹ گئے تھے اور برط سے برا میں میں اور اور کی طرح لگتے تھے لوگ فوسٹیل سنامی کھتے ہوئے کو دو اور کی خار کی افران انداز ہوئی ہوں کا تے ہوئے لوٹ کو شار کیا ہے جو کہ دو اوق قاس کھی کیا دیوان آدمی موں عطیہ گئے گئے دو جو کہ دو اوق قاس کھی کیا دیوان آدمی موں عطیہ گئے گئے ہوئے کو کئی سے تعین کر آھی ہی تنہیں لگ رمی میں دیوان آدمی موں عطیہ گئے گئے ہوئے کو کئی سے تعین کر آھی ہی تنہیں لگ رمی محب سے سنگم خیالات ہی دواس کی خاوج

دى ادرة بسب گئے۔ يې آب كاكيريكير بي مس كا ديك كى جيط آب اعلان كرتے بي ميں اين است منده موتاريا۔

دومبرے دن رات کی مرزلن کرنے کی و مبسطبیت بہت مدتک تھیک محتی فزن کی منٹ بچنے بر مجھے فون کا انتظار منہیں تھا عام حالات میں تم سے ملئے سے بیلے میں جد النزاد لیاری رہ میں میں میں میں ارتبا

سي صبيا لفادليا ي عقار أرام سے كام كرد إلفاء

چیرای نے میک الحقای اورتم اندر آئیں۔ وہ کھردیر کھرارہا۔ بیدے اپنے اب يركرفت معنوط كرك ايك كرى كاطرف استاده كيا اورئم ببيوكين التادى مسكراتي موى أنكفيس أج معى بادا لل من توقيع اين ده أس لمح كى محمرار إدا ل ہے۔ لظاہر میں کام میں مصروف تقا مگرا ندر اپنے آپ کو لعنت الامت کرد إنفا آخر میں اتنا کر در کیوں موگیا تفاکر دواور ہے وقوت اور باگل کمی کا نون آباض سے مجھے فاص تعویت موی میں نے سوچ ایا کرس منہیں کی راستوران میں مے ملانا مول عائے بلاوں کا اور تھجا ول کا کر ذرا درائی لرط کیاں غالت کے استعار کا نکط انتال منہیں کیا کرمیں عجبیب رمیان اندازسے میں نے کہا" علونی تی مے کو کی کینے میں عائے بلائیں۔ اور سی میری غلطی فی اگر اس گھڑی مہسے دفتر میں بات کرے م كورخصن كرد تباتو نومت ميان ك زليهني وجيراى سيمي الحكما كام سے جا رہا مول آدھ کھنٹے میں اوٹ آؤل گا۔ مجھتے موسے میں نے اپنے سا کقدالی سیٹ کا درواز متاك لئے كول ديا اور خود درائيور جا بيھا مور على بے توتم نے كما "كس منه سي شكر تمية إس بطعت خاص كار"

میں اس قدر تیزی سے کی توریر نے کے لئے سار مہیں تھا میں ناصح مہیں ہوں گر میر کھی سے کہا۔

" لکتلیے خالت کے اضارات کو خب یا دہیں " مم نے موٹر صلاتے ہوئے میرے ہاتھ کو زور سے میرا لیا اور کہا "آپ تھے کہ کیول تھے ہیں ہیں اکھارہ سال کی کب سے دھی موں اور ان اے یں پڑھی مہر آپ نے کھے کیا تھاہے کہ میرے خطوں کے جواب تنہیں دیتے ہے ۔ فن پر بات تنہیں کرتے آپ کون ہوتے ہیں اس طرح میری بے عزبی کرنے والے " لاحل دلاقو ق ۔ میں نے دل ہی دل میں کہا۔ ادر بظاہر تم سے ابنا ہا کہ تھولئے کے لئے کما کھا۔

" بى بى ئى مىرى بىلىدى كى دا برموا وركفى خطون بى كى كى كى بائتى خى خى المواد مى بائتى خى خى كا جواب مى مارى با كا جواب مى مىز دردىيا ـ اس كے علاده مى آپ كونط كا تهنيں مانى ـ بى دون بر اس سے كيا كہنا ـ "

بیں نے موٹر کلفائی کا طرف موڈ لی۔

مادادام نندیم نے کوئ بات بہیں کار بہائے مان لیے سے بہ علیا تھاکہ م ہانب دی مد علیے بہت دور کا سفر طے کرے اس بھرے میں بخرے میں بند برندے کی طرح محکوس کرد اجتما جیے کھاک کھاگ کر کھک کر کوئ صیادے اسے اپنے اپنے کو بے لس بائے ۔ میں نے جی بیں کہا کیا دور دار لوڈ کی ہے اور کس قدر حراً ت مند میں مہمند کو اور سے کتے بغیر نہیں دہ سکا۔ میں میں کے کہا وہ عطیہ بھر مرا خیال ہے کہی آپ کا نام ہے کہتے آپ کو تھے۔

میں نے کہا وہ عطیہ بھر مرا خیال ہے کہی آپ کا نام ہے کہتے آپ کو تھے۔

میں نے کہا وہ عطیہ بھر مرا خیال ہے کہی آپ کا نام ہے کہتے آپ کو تھے۔

میں نے کہا وہ عطیہ بھر مرا خیال ہے کہی آپ کا نام ہے کہتے آپ کو تھے۔

میں نے کہا وہ عطیہ بھر مرا خیال ہے کہی آپ کا نام ہے کہتے آپ کو تھے۔

میں نے کہا وہ عطیہ بھر مرا خیال ہے کہی آپ کا نام ہے کہتے آپ کو تھے۔

تم پرهي چپ رهي ـ

میں نے کہا بھائ آخر کم تک مندر کے کنانے تہلیں گے آب تو کم رہے تی ک

آب کو محب بہت کچھ کہناہے و لئے قرسمی۔

م نے میری طرف دیجھ کر کہا

" برسن ب ادريا تصحن درميالهبي"

سيد في ما "عطيه في في آب مير النظيم الكل احبني من مال مجرب والا آدى

موں کے کیا فدمت کرسکتا موں۔ تبادی قوم بال موگی۔

تفوری دورتک اورم الیے ی علیے گئے سی جران کھاکہ اب عالے اگے بارلی کیا کے مگری کے بیٹ کرنے کے باردی کی کرے گرد حائل کرفینے اور ابنا سم برے سیے برد کھ کر دون کی کرنے گئے میں بہاری گرفت ای مصنبوط می کریں اپنے آپ کو چیٹر انہیں سکتا کھا اور بی نے بہایت آسٹی کی کرنے گئے کے دون کا کرنے گئی کرنے گئی کہ کرنے گئی کہ کہ اور مصنبوطی سے ابنی با بہوں کا ملقہ میرے گرد تنگ کرتی گئیں۔ میں نے بمہالے سر بر بالت بھرنے کی کوشش کی تو ب نے آپ طرح سسکیاں بھرنے ہوئے کہا گھا وہ میں الحقادہ سال کی جوان عودیت ہوں بجے بہنیں میر سے مرمر پا کا قدمت بھیریں "

بھارہ کی ل جو ب روک ہوں ہیں بررہے سرجہ تدارہ ہیں۔ بناری سوچ منہیں سکتا تھا کہ یہ سب کچد میرے سانۃ مورہ ہے۔ میں جو ایک ذردار بناری دمہ دارا فسراور ذرہ دارباب تھا حس کی شوہر رہے منہور تھی اورس کی اُنھے کچو ل

هيكس قدر بصرر مرتى كالتصامنين بسكت كنف

میں نے دیکھا دورددرتک ماصل بہتی اومی کا بہتہ تنہیں کھا ہوسکتا ہے مشرم
کے مامے میرا مُباعال ہو جانا ۔ ہیں نے کہانا کہ تم میری زمرگ میں ہیلی لوئی تنہیں کھیں
گر کھر کھی مہتاری نائیت کہاں گئی ادرس کس طرح سے گرفنا دکھا۔
مہانے اور میرے قدموں کے نشانات بر جائے۔ گئے وگ ابنی ما موں بر علیے
مول کے ۔ ہوسکنا ہے میں میں ہیلا آدمی کھا جاکس طرح سے کیرا آگیا۔

مہاری سب حرکات ہیں۔ آذ بنا دے معی ادر نہیں دہ سادگی جوباگل ہن کہ ہات ہے مجرمہ رے سینے سے لگی گئی تم مسکوائیں۔ ممہاری آنو وُل سے معبی مسکوا سیاحس میں ندویا معی ادر نہ شوی سیدھی سادہ می ایک بے لیس لوکی کی ہے جارگی کی الم ذرہ منہی سالد

ہی بہاری الم ددہ مہی می حبی نے محب نے محبی حبیت لیا۔ اس خام میں گھر آیا ہوں تو بوی نے کہا " آج نم کہاں تھے بجے کوچوٹ آئ کھی میں نے باربار دفتر فون کیا بہتہ جیلائم آ دھ گھنے کا نوٹس نے کرھلے گئے ہوا در لوٹ

كرينبي أك يس حيران من كريمتين كميا ل الكش كيا ماك "

الدین ایک برائے دوست مل گئے اُن سے بائیں کرتے ہے ہوائے داوں کی بائیں دل کو عرب برائے دوست مل گئے اُن سے بائیں کرتے ہے ہوائے داول کی بائیں دل کو عرب طرح اپنے شکنے ہیں اندی ہیں " نگر میں نے انکھ انتقا کر ہوی کی طرب منہیں دیجھا اس نے کہ لئے لیٹا موں نوجی چاہتا حیب مرموں کی سے بائیں کئے حوج ہے ای حیاحاؤں۔ نگر احراس گنا ہی کہ میں مورد دل کے گوستے میں مقا محمول ہے کوج ہے ای موی ہوا در میں کیا باب مقاجو ساحل سمندر بر بر بھا تھا ،

کچے دون کی رڈیمہالافون آباادر دہم کوئی خطا۔ میں مفتطرب بے عبن مہادی فرنشو کو اپنے سینے میں امانت کے اوجھ کی طرح بھیبائے اپنے کاموں میں لگ گیا۔ مہسے ملنے کاطریقے کوئی بہبس کفا اور تم سے بات کہبس مو بنہیں متی تھی۔ تم عابے کون مخلوق مفتیں کر غائب موگئی تھیں۔

سپده دن اصطاب أميد د سيم كے سپده دن مممارى كى خبر كى منا سندره

ون گرر گئے تو مہاما فون آیا۔

"میرا ایک کزن آیا مواہے اس کا دعبہ سے ندانا موسکا ہے اور دی فون "
میں نے شکانیا کہا "کم از کم فون نوکر سکتی تقییں "
اور کم ہے کہا تھا" انتظار کا المیہ یہ ہے کہ دہ سب کو لو بہی پراٹیاں کرتا ہے
اگر آب کہیں آپ سے ملئے آؤں اور کزن کھی ساکھ لاکوں دغیر میں آگوں گی "اور
کھٹ سے فون بندکر دیا۔

الله ادر کیر محم اس کوئیں بی کینیک دین کمی۔

میں کہاری ذات کا المیہ کہوں گا ہیں نے کو ن اگر دارادا کیا بیتے دقتوں کے بائیں کوپ میں کرداد مرون حرکتوں سے بہا آپ واضح کرنے بھے مگر میری سب حرکتوں پر تو کمہارا افتیار تفاصر و نے کہ ہمارا اور اب ہیں بہالیے حب چاب اندھیرے ہیں سے آلے اور اپنے مائھ لگ کردد نے دہنے کا عادی موصلا تھا۔ فالی الذہن ہیں اگر چا ہتا کہ دینے آپ کہالیے مربر ہاتھ کھیروں کہالیے بالوں کی خوشبوسو گھوں 'کہا الحقیق میں جاتا آپئے دیتا ہے جو دوں تو یہ ناممکن تھا ہیں معمول تھا اور کم عامل تھیں۔ حب کم کھیے چوڑ دیتا ہے جو دوں تو یہ ناممکن تھا ہیں معمول تھا اور کم عامل تھیں۔ حب کم میں بات کوتا دیتا ہے مذہب ہم ہیں دیکھیے اور میں اور میں فاموس کم کم اسی طرح مبھاد مہا ۔ آبے حب مہ ہیں دیکھیے اور می سے طے ذمانے موگئے ہیں اور ہیں کہاری طرف سے کھیس مائیس تھی موجلا ہوں۔ مجھے آجے تھی معلوم تہیں کرم کیا ہو ہے تہاری طاقا قوں ہیں مائیس تھی موجلا ہوں۔ مجھے آجے تھی معلوم تہیں کرم کیا ہو ہے تہاری طاقا قول ہیں ایکس تھی موجلا ہوں۔ مجھے آجے تھی معلوم تہیں کرم کیا ہو ہے تہاری طاقا قول ہیں۔

مہانے کالج کا ڈرامہ مم تھی دیجینے گئے تھے۔اسلیں میرے دوست مجھے کھینے کرنے کے مسلیں میرے دوست مجھے کھینے کرنے م کھینے کرنے گئے میں جانا مہیں جا ساتھا۔ مگر علیا گیا۔ حب حب م اسٹیے برا تمیں ہال تالیوں کے سورسے کو بخ اکھنا لوگ کس اختیا ت سے متبیں دیجینے کہتے میرے درست

نے کہا۔

سریافن بارد کھو بہی اول ہے اس کردارے لئے کنتی موزول ہے آگر یہ مائے کہ وہ کون ہے تو اس ڈرامے کا بطعت دوبالا مجمانا ۔"

می نے کمائم اسے مانتے ہوگیا؟

میری اواز کا اصطراب محرس کر کے مبرے دوست نے مرطا رہا بگر حیرت سے مجھے دیجینے نگا جیبے اس بے مینی کی تقاہ لینا جارتا مہر۔

سي منزمنده ساموكر تعريب بالمن ديجين نگار عطيه بيم ميرے دل مي ساك

فيمراكفابار

مس دن بی نے فاس طور مربہت دن سیلے سے ی غیر ملک میں علیے دالے

دونسنت اکس بے پر اس کے ہٹ کی جائی مانگ کی تی میں کی دون سے تہامات طر کھا۔ تم نے ملدی بن گھرام ہٹ بن ولیے ی نون کیا کہ تا آئے والی ہوا ور تھیے دفر میں منہیں ملوگ ملک کی سرائے میں تنہیں نے لوں۔ دہ اسٹاب بمرے واہ سے بہت دور تقامیں نے وہاں کے تی مکر ملک سرائم نظر تنہیں ائیں جب میں الیس مو کر مالے والل تقا اور لوگ تھے اوں موٹر میں گھر می گھرای اس ملہ کے میکر لگانے دیجہ کوشک وسنبہ سے دیکھ رہے تھے تم آئیں جیے دور سے تعالیٰ موئ آئی موا ور در داو و کھول کر میرے میہا وس معظی کئیں روٹر میں میرہے تھیا۔

معطبہ بگم مرے ملادہ اور کتنے لوگ آپ کو جائے ہیں: "آپ کے علادہ بہت سے لوگ مجھے جانے ہیں مگر یہ آب کیا لوچھور ہے ہیں۔ کیا

آپ کومیرے مواادر کوئ نہیں مامنا۔

میں نے موال سرطرے سے میں جاستا تھائم سے تنہیں او جھیا تھا اور تھیبر ہاکس نے کے اس میٹ میں شام مہاری راہ دیجہ رہی تھی ۔انسی مہیں مہیت ملوبل مرات طے کرنا تھی اور میں بات برطھا نا تنہیں، جاستا تھا۔

کونے گا۔ مہادی محبت نے میری دندگی کوئی علاا در میرے جینے کوئی امنگ مجنتی کھی مہانے کا افری کے بیٹر کا دندگی کوئی علاا در میرٹ ادر مرت اور کی کا دند کی کا دند کھی مہانے کا افری کی اور میرٹ اور میرٹ اور میرٹ اور میرٹ اور میرٹ اور میرٹ کے سے دولا ہے میرکھا۔ تم ہوا کی طرح میرے اس باس ادر کر دمیرے دجود کا اعاطم کئے تھیں اور میری میرپنے سے مامرکھی۔

ادر مما المسلة ميرے عذبات ميں و مممراد سدا سواسے وہ وہ الدن كے كردنے سے ميد موتلہے۔ سب ممتالے ساتھ مبت حلاسوں اتن دورتک کرمیرے ما دُن سی اب در آ گے مانے کی سکت مہیں ہے۔ مگریم نے مجھے آگے دیلایای کیاں ہے۔ حب مج سے لاقات مدى ب قريم دردد ورد بل مورى فيس عمارك ألحو لي كمائل مرن كسى المناك بي كيمي اور وه مسكرا مطحس ي ميراسب كيوسرليا مخارم في تحي ون سہر کیا تھا ہے کے کوئ اطلاع آنے کی مہیں دی تھی صرف ایک نوط لکھا تھا۔

" دائ فران وصحبت شب كى جلى موى "

میرادل اسکود کھے کر دھو کا مہیں میں نے سائے خطوں سے الگ آسے اپنے سامنے ركوليا الدسبن ديراك بإطنارا ببال تك كرحردت ميرى الكورس دهبول ك طرح المعرف لل محمير الين جبر مرى محدوس موى كيامي دور بالحقا ومتمام فراق كى د اتی طویل اور منامے دسل کی تھوٹی اتی محتضر مواکرتی تھی کہیں نے اپنے آپ کواس مایخ س دهال ایا نفار کیاس متابع نے برینان تفار

د فرت كرام الله مي محمد بل كيس منطق ي مم في ميرا الحقد مقام لياسي بھیٹرس موٹر ملاتادم ادریم نیے سامنے دیکھنی موی حیب میاب سوبہال رس ری نے مبرے سبنے براننے النوبہاتے بن مگردہ كيف دان طركة النوسف دو كھراى ل بينے كى دوسی کے آلنو ، حالے کبوں مجھے ابنادل سمنا سوالگار ہم دداول سے سے کوئ مہیں اولا - الس بے م سے مبہت یکھیے رہ گیا اور استے گہرا نیلا ہے یا یا سے کرال مندر كرولين في ربا عظ المرب عفد در داد كى طرح معينكاد رى كتيب الكي النافانول كى طرح تم نے اینامریرے سے بہیں لگایا آج سٹاید مہنے کھیمی زکینے کانسم المقاد کھی لهى وادس كيب بغريب لله كيا متهادك قرب مرسادا وخرميراكياح الفاع ميد مہادا وجود مجھے خوسی دیتا کھا میرے لئے سی کا فی تھا۔ بید نے م سے س ملول فاموی ك وعربنين يوهي -س نے اسے دوں میں قدرت كى طرح عبدائے بدلتے دنگوں سے مطالعت بيلاكراكى الدنحم رئمارى محميت يرلقين كقا اورزي بي لفيني كمزي

بب کر گھ سے کہا تھا " دنیا میں ہاکس ہے علادہ ادر کوئی عگر منہیں ممند دسے مجھے اب خوت آنے لگا ہے کیا ہم اور کہ بی منہ میں جا سکتے ۔ مجھے اس شہر کی نگا ہی بیس کر دکھ دیں گی میں بیاں ایک کمی منہیں در کھ دیں گی میں بیاں ایک کمی منہیں در کھا جاتا ہے ۔

، مگر کیول طلیم یکی سے بہت سمہت سے کام لے کر کہا۔ مسمندر کوشروع سے م نے شخب کیلہے اور ہیں سوچیا ہول یہ ہمیں ہے۔ "

ئم بليخ سے كفرى اوكتيں۔

كرف كاكوى من كنيس"

ہم برسوں سے ساتھ رہنے والے درستوں کی طرح ایک دوسرے برالزام دھر رہے تھے عطیہ تم المفارہ سال کی حبال خورت تعین اور سی تم اللہ تعادہ سال کی حبال خورت تعین اور سی تم عمری منزل دعین برسی مدن کا اور سی تھے درنا کا میری منزل دعین میں متارا سیارا نہ تھا۔

عظی ہے ہیں نے کہا میں شکایت تہیں کر رہا میں صرف اس سورت مال کی مات کرتا موں مہالا خیال ہے ۔

میری بات خم مر نے سے بیلے ی تم نے کہا تھا ور مجھے سہا اے کی مزود ن تھی اور تم میری اور تہاری میرا سہا دا ابنیا نہیں جا ہے تم کو مجھے سے قطعاً کوئی دلجی میں اور تہاری اور تہاری میں اور سے میں اور سی کے تہیں دل دجان سے جا باہم تم مجھے تہیں جا ورسی کیا کہوں ؟

کیری محصے من مور کردوٹر میں ماہیمی یں اور میں تہیں والیس ہے ہی عطبہ کم میں ہے کس اکیلی دات میں حب نہ کہانتا سے اور نہ تالیے افراد کر نامو عطیہ کم کس نے تہیں جا باکھا۔ اور میراول تہیں دیکھ و مکھ کر مہت مراہے حب محب محب سے دو محمد جانے کے معد دیا ہر کم مجمی تھے منہیں ملیں گراکٹر می دو مرول کے میلوڈ ل میں اور دل کی موٹر ول میں غیرول کے ساتھ تجمے دکھائی دی معید۔

ونفي م في المحاج الما الماج

گرعطیہ بی بہاری بہت کی دھ سے بہاری بڑت کرتا ہوں اور بہاری جرائت کے تعم بڑھانے کا وصل بہیں دیا۔ ہیں نے سدائم سے بہیں بجا ناجا با ہے۔ کہی تھے اسے اپنے آپ سے بہیں بجا با ہے بہ میری امانت ہوع طبہ جوس نے دنیا کوسونی ہے تم کو کیا معلوم میں نے ان کھر ایوں کورب بہ میرسے سے لگ کر کوسونی ہے تم کو کیا معلوم میں نے ان کھر ایوں کورب بہ میرسے سے لگ کر مسکی تھیں کیا مستی تھیں کیا مستی تھیں کیا مستی کا کہ دکھا ہے اس الوسبت کوسی برنا دہنیں کررکتا تھا ان کو دور کی تمیت دیم موادر دیں موسکی ایم کے دور

ادرس بہانے قدوں کے نشاؤں بر جلہا مگر جا ہتیں مزل بہیں بی کتیں عطیہ ہیم ۔
یہ تو زندگی کی داہ ہر جلنے دالے دیے ہی جن کی درشنی ہیں داہ طے مول ہے کھبلا ہیں اس سے جمہانے وجود کی دوشنی ہیں کتنی دور میں سکتا بھا؟ اور کو ن ما نا اللہ میں کہ مزل کہاں ہے ؟
سے اس کی مزل کہاں ہے ؟
سر عبر بر کھی نامعلوم خور بنوئیں مجھے گھرلیتی ہیں ہیں اکیلا موتا سول آذ مجھے یا د
سر عطیہ بیم گھاس ہیں سے جھا نکتے اکیلے کھیول کی طرح مغرب کے اسمان میر حکیے
میں تاری کی طرح ۔

جميله بالتمي مے اضانے اددوا فیانے میں ایک امنساذ کے جاسکتے ہیں ده صرت افساء نگارى منى ملكه ايك منفردنادل نگار تھى مىں ـ جميله بالتمي كي دومشهور تخليفات الاسهارال قیمت ۱- دس رویے فیمت د جار رونیب من كاية ومشتاق بكر يوسملان دود راجي



4 مرا الم

> قیت مه روپیے

شانع كرده - ما يستنان كلچ ل سوسائنى - كراچ م

ایک پرانی کہانی

مندر کا گفتہ ال ایک سار بج جاری تعیں اور یہے نیچ بھیے آئے بادلوں میں شام کا ادھیرا ہوا کے ساتھ گھل دہاہے کو کو کی کے سامنے آم کی ڈالیوں میں بڑی برم سائیں سائیں ہوری ہے جیے مندر کی بوجا میں بول کی پراتھ ناجی ملنا جائی ہو۔ دور کی درخت پر کو کل بول دی ہے ۔ اس کی کو مؤکو ہوگی گو بخ حب بختم جاتی ہے ۔ اس کی کو مؤکو ہوگی گو بخ حب بختم جاتی ہے ۔ توسنام ادر مجی سنسان لگنے لگئ ہے ۔ محیکے بتوں پر بوندیں ٹر پٹر پٹر ہوئے ہوئے بول گر دی ہی جمیا ندھیر میں قدم الحقاقا کوئی وا و تلکش کر ناجو ہوئے وی الحدید میں وا و میں قدم الحقاقا کوئی وا و تعلیم کر ناجو ہوئے گائی کو الگ الگ کر ناچاہے۔

البياية

مكيا بيوين دادا -

مر كيوبنين يويني متبين و عجمع علا أيا تفاكتنا اندهيراب اور تفند ب جائب بنين پوگ يا

جبین مرائی مرائی مرائی ما ای کارون و یکھے بنا اے مومن واوا کہ دی مول تو اسے بہت چل جاتا ہے کو میسے من برا دای کا اکیلے ہن کا این ملطیوں کا اور جا ہے کا ہے کا برجھ ہے ۔ مجمع معلوم ہے اب اپ کسے میں جا کر دہ آبی برح کا اور کسے میں جا کر دہ آبی برح کا اور اسٹ کیت میں جا کر دہ آبی برک کا اور ان مسٹ کیتوں کو بڑا معلا کے گاجبنیں میں نے وقت برخسو کر مادی تی ۔ پر پریم کی مشکی کیا آئی بڑی گئی الی برک کی مسئلت کی الی برک کی مشکلت کی الی برک کسی میں ہے جاور موالی کے اور موالی کے دیں اور مجان کی بین کے بہنیں کی بہنی کی بہنیں کی بہنیں کی بہنیں کی بہنیں کی بہنیں کی بہنیں کی بہنیں

موں اور مجھ ورنے ہورگ ہے دگوں کے جہا مہت ہوے اور فوٹ ہی پیمر ہوا وار اور ملے ہے جہا اور اور ملے ہے جہا اور اور اور اس ہے جہا اور اور ان ہے۔ ہی دور ان ہے ہیں اور اور ان ہے۔ ہی دور ان ہے ہیں اور اور ان ہے۔ ہی دور ان ہے ہیں اور اور ان ہے ہیں اور ان کا احساس ہے ہیں گا ان محدول ہیں ہے ہیں ہی ہے ہی ہوں کہ اور ہی اور ہی اور ہی ہی ہی ہی ہی ہور کے اور ان ہی اور ہی ہور گا ہے ہیں ہی ہے ہی ہی ہی ہو اور میں جہا ہی ہور کی ہور اور ان ہی ہور اور ان ہی ہور کی ہور ہور کی ہور ہور کی ہ

سويرف جان بريوس دادان مجي كما تهيا ككسيندي كرادى كامن كيساسكوند و اج من مدرس ما وادر المكان كيساسكوند و المعنا كرد "

اے اتبی طرح بیت کھے نعموان برقیبین ہے اور کی گئی بریس کھی مندر می گئی م ل اور در کئی کئی بریس کھی مندر می گئی م ل اور در کی تعناکروں گی مجھی کھی اس ایسا می مختل کے بہتر کی گفتیوں کو بھی در کے گفتیوں کو بھی دو کی تاریخ کے اس مند کی مناوعو و کر کا مے دو ال دکھی ال حالی مشکیتوں کو بلایا حالے دو۔

باداول میں اندھیراگس گیا ہے کوئل کی کو کہتم گئے ہے۔ مواڈالیوں میں سے بین کرنی گذر رہے مسیطے تجد ل پربنائد کے وندیں پڑری بید حرق کی کنواری باس مونے جونے وندول میں تال بہتی عاربی ہے۔ مساوتری "
مساوتری "

مجھے سے پادا ہے یہ پار تو بہت دورے آل جان پال ہے۔ سالوں کے اوپ سے بہت چھے سے اور سبت نیچے سے بہآ دازیں اور جا بیں جمیرا چھپا کرری بی اسل میں میرا دیم میں ۔ ان کا اور میرا محری رشنہ بنیں میرا ذکی نئے سے کی کوی رسٹ تنہیں ۔

مردبوں کی شاموں کوجب باد لوں میں سے کوئ تارہ دکھائ نہ دیتا ادر مال رموئ میں لگی ہوئی تو مون و آن وا وا بن کو تھو کے باس جھا کہ میں کہا نیاں کہ ناتا ۔ محب کہتا ہو اگل میں دکھو بڑے ہو کہ تہ ہو گار اس کا کر اسکو کی دھیا ان ملک کر اسکو کی دھیا ان ملک کر اسکو کہ انتا ہو اگر کہ انتا ہو اگر کہ انتا ہو گار دا اوم سے کہالی منے کے اپنے میں اگل کو برنام کرتے۔ اورم سے کہالی منے کے اپنے میں اگل کو برنام کرتے۔

ی قوفود الی مول می نے اپنے گردم سے کو عبادیا ہے ہے ۔ اپی ماری کر در ہوں کو راکھ کردیا ہے ۔ اور نے کردیا ہے اور اس کے اور نے کردی کری بہنے مسکتی ہے۔ اور نے رکھنی۔ میں قرابے گرد کے اندھ یکا دکھی رکھنی نہیں کرسکتی ۔

יציטטטבי

مگردہ این کرے میں جاپ کر رہا موگا ادریہ پکارمیک موٹول کو کہاں تیوسکتی ہے۔ میں کی کومی بنیں پکارسکتی ۔

موم و آداسلا کی طرح کہانی سنانے لگے گا۔ دیجو بیٹیائم ساوتری اس لئے موریم دیو تاؤں سے میں دوروت کی دادیوں میں کم میں دوسکتی ہوتم تو موت کے دیوتا بم کا بچیل کرسکتی موتم ان بھیرے داموں ادر دوت کی دادیوں میں کم سے اپٹی بات منوک کتی ہے۔ دمن دمن ساوتری۔

کاٹ میں اُس کی کو کھڑی میں میٹی کر کیانے دوں کی طرح اپنے ساوتری ہونے پر بھتین کرمکتی ۔ بھر وقت میت کو کتی ۔ بھر وقت میت اور زمان پائی کہروں کی طرح میرے اوپر سے گذر گئے اور مجمع معلوم ہے میں اوتری بنیں ہوں۔ کیونکہ کوئی مسینہ وال میری را موں سے بنیں گذرا اور میں سرا کی ہزول سرا کی ڈر اچک شی کی ڈر اچک شی کی ڈر اچک شی کی ڈر اچک شی کی مسینہ وال کو تو ڈھو نڈنے نکل میس کی مجبلا یم سے بیجیے کیا عبات ۔

عنن موت كى مانندزېردستىپ.

کبانی سنتے سنتے میں بوجھاکر لی کیول داوا تھالسا وتری اتنے اندھبرے میں بادول کے اوپر سے گذر کر دیوتا کے بیچیے کیے گئی تھی۔

اورودی و و المحلی الم المحید کان می کبتا یستید دان کوج دوت کے گئے اور دواس کا پی تعلی کا اللہ کا سیند درائس کی دنیا کی روشی اس کا سہاگ " اتنا کہنے کے بید مومی و ادا کے نتھنے مجول جاتے دہ المتہ جو الرک انکھیں بند کر کے دہ اسٹلوک پڑھنے لگنا جواس تعے کا اسل حصر کنتے استرس کے المیت کھل کر ڈھیلے پڑھا تے اور وہ النہیں گھٹنوں پر دکھ کر کہتا ۔ ماوٹری دھین کی دیج تاؤں نے می ایک سائے اربان لی جب مجے اپنی طاقت کو آزمانے کے لئے کوئی دیوننا دیلے تو میں نے سینہ وہ اللہ سے محمقالی کی دل میں مورج کی بی طاقت کو آزمانے کے لئے کوئی دیوننا دیلے تو میں نے سینہ وہ کوئی۔

حب بيلببلم ل دحرمج لانواي الكاجيميك اندك كرميكمل ري بريري ما تعييل ي

میں دو کے گینوں اور ہوں کی مرسرام شیں لی رہ دول رسوی گھرے لیے دا لاؤل میں مجرق میری طرف سکو کومیے بازور الاؤل میں مجرق میری طرف سکو کومیے بازور کی مجرق میری طرف بڑی حیث اور تحقیق ۔ بابا کے مرف کے بعد اسنے مجدے مرف ایک بارکہا تھا "ما وتری ایک گھرے لیے والاؤل میں مجرق میری طرف بڑی حیث اور شان مہارے دم سے ہے یہ بارے بعائی تو بڑا محبلا ہو کریں میں ذمر دار منہیں برتم لولی ہو۔
گھر کا مان اور شان مہارے دم سے ہے یہ بارے انگ انگ میں ایک گیست رہے رہا تھا ۔ مرکی دور مرب کے مرف ایک ایک انگ میں ایک گیست رہے رہا تھا ۔ مرکی دور مرب کے مہند و لے میں مجملا رہا ہے میرا را رسیب کی طرع میرے ایک ربیطہ در انتقا ہے موق کی طرع میرے ایک نظوں سے جہائے کی کوشش کی ہے۔ انگ در برطم و را مقل ہے موق کی طرع میرے ایک دور میں میں نے برایک کی نظوں سے جہائے کی کوشش کی ہے۔ انگ در برطم و را مقل ہے موق کی طرع میں نے برایک کی نظوں سے جہائے کی کوشش کی ہے۔

مبائے آئ مُرل دہر کہاں ہوگا۔ اپنے بال بجول میں گھرا اپن دنیا میں لگائے کیا معلوم کرلیک اکسلے گھرے اندھ یے میں حب بہت کی جا ہیں اور سائے اور وسیم میرا پجیا کر رہے ہیں مجھے مرون وہی باد اردا موگا کیو کک مرلی دہرکو کمی میں نے مستنے وال بنیں محجا۔

مجے اپنے ذہن پر ابی لیا تت پر نازی کا بھے کی جے مباحق میں بی سے سرام لی دہر کی مخالفت کی ہے۔ مباحق میں بی سے سرام لی دہر کی مخالفت کی ہے۔ مبینے اسکے خلاف کولی ہوگ ہول۔ وہش سے ملم سے طاقت سے یں لئے اُسے ہرائے کی کولیٹرٹن کی ہے۔ اور ہونسریں بارکون گیاہے ؟

مر لی در کی دو سکوام الم میں دھیری مخا اور لینین مخامجے اس کے بہر میں سب سے دیادہ میں کا مہات میں اور ای کومید نے مارنا چا ہے۔ آج سوچی موں تو لگنا ہے مرد تو بچے مو تنہے ہیں کی بات مان جاؤ تو اسے ملی مو فات ہے وہ اپن برتری کو فو شنے دکھینا نہیں چا مہلدہ مجمعت میں مار کھا مسکت ہے مگراکس کا غرور ند رہے تو آسے بریم اور چا مہول مرایک منے سے تقین الله عبانا ہے۔

ي اي فتح بر كمن مُرلى وَمِركوا مِناحَ محبي ري-

مچردب بالی کازا فیستم ہوگیا اور بی مرون یہ انتظار کر ل کمنی کہ وہ آئے گا اور کیے گا سارتری اب کی اور کیے گا سارتری اب کی اور کیے گا سارتری کی تو یوں ہوا کہ اُسے کہا اس و تری کم میری بہری و دست اور سائی جو کہتیں میں کہ وگی کہ یں کہلا سے شادی کرد ہا جول ہو لو ہو تیسیں خوشی تبنیں موئ ۔ کملا تو متبادی کی دوست می و و بہت پڑھی کھی بنیں مہتاری طرح ہے تی شا بحث مباحثوں میں بنیں بول کی ۔ بروی گھر میں گلے میں دوست میں دو میں بنیں بول کی ۔ بروی گھر میں گلے میں کا دواس دھیری اور محبت کے ماتھ بال بحق ل کو بال کی ہے۔

ال نے مجم بالا ہے۔ کیوں کیا میں نے متطالط کوئی ہے۔

می اندمیرے میں کئی اور دہ لیمپ کی روشن میں مخایش م گہری کی اور گرمی مال کے سواکوئی ند مخالاس کی انگھیں ٹوٹی سے چک ری تھیں اوروہ اندھیرسے یں میرے اڑتے ہوئے رنگ کوئنیں کے عاصلے مسکم تھا میرے باتھ پاؤں ٹمنڈے مورہ منے اور مردی کے باوجود میسے را تھے پرلیسنے کے قطرے منے ۔

محصر مبت دیرجیپ دیجه کراسے کہا۔ ال تو بتاؤسا دیری کمالکسی رہے گی ہیں اس معالے میں منباری دائے کو این ال کی بی بہول کی اور باقی دوستول کی دائے سے ایم مجتبا ہوں بمتباری ال اور دیم محساری بات مطے کودل گا۔ بتاؤنا ۔ دیم محساری بات مطے کودل گا۔ بتاؤنا ۔

دە بېت دىركىلىكى بائىرى را دادرىچرىلاگيا ـ دە اي باتولىس اتنامومىت كەر سے ميرے كم بولخ كاية ى نېيى جا ـ

اُس دات میں نے رو دھوکر اپنے دل کوت کی نہیں دی جا ہی۔ میں نے کی سوچا ہمی بنیں پر میں ساری دات میں ساری دات کا مدت کی اور اپن ساری طاقت ل کو میر ساری دات کا مدت کی اور اپن ساری طاقت ل کو میر سے اکٹھا کیلڈندگ آخر حنگ می تو ہے جا ہے دایو تا اُول سے موادر جا ہے عام آدمیول نسے جا ہے اپنے آب سے۔

القاء اخرس مبيت ادى كامول ب

آج اپنے ساتھ ماب کاب کرل موں تو گلاہے مجومی دھیرج بنیں تھا مجومی اپن ہارمان النے کامٹ کی بنیں تھا مجومی اپنی ہارمان النے کامٹ کا بنیں تھا۔ لیے کامٹ کا بنیں تھا۔

آم کے اُور کی فرمشبومیرے بالوں میں میرے سائٹ میں میرے کرے میں امر طون معبلی ہے است،
مرحال جو ل تو انگلیال مھیلے بتوں سے معبو جاتی میں اور ایک بوند شرب سے میرے یا تھ بر آن پڑی ہے
کے سرکا آن ہے ؟ میں جو آب کی مول آپ جہب اور آب نئب مول آپ برا دھا اور آپ معبادات
مول دیں میں برشے سے زیادہ اپنے آپ پر لفتین رہا ہے۔

مارنس يحبوط في معلوان أو ما ناب يه حبوث ب.

حبب مُرلَ دَبركا بياه موا توسى نے پھرد محيامال ميرى طرف بلى گرى نظرول سے د محيى اس كے ليج مين دكم كيسا عدما عد مالية الكيك في حول - ان داؤل ميري تعيول مين كنتى يے بائ مكول ياك كيا تقااور مارے دمشتے كے ايك بجائ كے دوست سے الس كا بيا ہ مى مونے والا تقار مال وني دما كتى ميراتوى ماستالها بيليترك التيليكر لتترى بارى التيرابان العيب يواتى برا مى عى بير تو محمد داردى مى بنيل كرسكى اور بجرتيرى طرف سى ذيول مى مجمع كوى فكرنبي " كنى كے جوادل يس كارى الكے ده ساڑھى كے بوسے اپنے آنو بو كبنى اور باتيس كرتى حالى - يس آن دان ابنے آپ سے برار زیادہ سے ذیادہ خوسس مولے ادرخوس رہنے کی کوسٹ کرل کئی تو محبے بہت معول می ، گرابا می مبیے محوی موی کا بودا موجب دہ دلبن بن نز اس کی اسکمیں ادر مى برى باى تى تىنىس ال كے چېكى بوشى كى ايك مىك كى جو اندر سے بدا بولى مىجىب اس كو وداع كاياعلف لكا فؤده موسے موسے روري مي اس كى الكموں كاكا على اس كے حيد يربتا عاريا عادران اس كرريمى كنني دكيماس كالكار الراب وكوى الوكمي حاري ميمي كونوداع بو كرعانا پراتاب دي دوننين ين ال مار عمياي جي عيى جي التابول براد سے ايك ستون مے ساتھ لگ کرمز جبیائے کمری کمی داب برا خوش خوش اروں ا در مجودوں میں و کھائ می منیں دیتا تھا اور پیرکنن بہے روپول کی بارش کرنے دہ نوگ اُسے اپنے ساتھ ہے گئے اور کا تک کے الا الحالة منانا بالع كرس كعومتاريا - به ويال بالرسبيمير دل ك اندر كن سارى عابي جریں نے معبلادی مقین میرے بھیے ایک مرکز نک آئیں اور میر باہری وٹ مائیں ۔اور کانے نامی داور کانے نامی داور کانے ناموں کی جاپ ناموں کی جاپ دیارہ اداس کرنی می ۔

مگری نے کہا میں تو اکبٹے تا ہوں میں تو داہا و سے مجانی ہات منواسکی ہوں ۔
مگری نے ایتے برج بھاتی مانگ کا مسیندور تھے اور جن کے باؤں کی وحول میں اپنے اہتے برج بھاتی اور جن کا انتظار میں ان کے گریں کرتے ۔ کم بولئے اور دھیرے سے بات کرنے والی لواکیوں کی تاکمش میں آگامش کی دومری طون لکل گئے۔ ایک الیے ہمرے کی طرح جے خربید نے کی طاقت کی میں نہو سنے میری عرف میں وجو سنے میری عرف میں وہ سنے میری عرف میں وہ میں اور کھی دومری جیزوں کی طرحت منوج ہوگئے ہیں۔

"מפתי כונו"

"كياب بياء"

منے مجھے کیمی کیوں بنیں بنایا کرستیہ وان کون مقاحب برماوتری مرحی کی ۔

اسے ادمے بیا جھٹنے ہے آج تک تو متبیں کہانی مسناتا آیا موں اور املی بھے متبیں یہ میں بہدنیں یہ میں بہدنیں میلاکر وہ اور امرام مولی آرمی مقالکر ایاں کا شنے والا۔

پریم کسٹکق مہان ہے بیٹا۔ یہ بریم کسٹکق تمی ساوٹری می جس سے اس نے داوہ اور اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس

ادریول مواکر حب معبلوان نے ماری شکتیاں دیں توپریم کی شکق دینا معبول گیا ادداب میں ایک امراب میں ایک امراب کے م میں ایک امسیا بمیرا مول جو بُران چیزول کے مائے طاق میں مجایا جائے گا ادر لوگ کمبیں گے ہے۔ ایب بمیراہے می کی تمیت کوئی نادے مکا۔

بت جڑ بیت گیلہے سارے وزمتوں بئی کونہلیں اوسنے بنظامیں میرے دل کے دکھ کوکون ملائے میں ایک ایم دھرتی مول س کا در کیم معجول کھلیں عے اور نے کونہلیں بھالوان ورت کی شکی ادر کس کا دھرم کس شے میں ہے ۔

دیران گوسی جبال المی بنیں بدوشی می بنیں ہے۔ می وی دادا کے قدول کی جاپ س دی مول دو اب ہو لے ہو لے میری طرف اسے گا اور کیے گا بنیا اندھے سے وکشی میں دائیں آؤ۔ مردی سے گھرے سکون می علو اکیلے پن سے آو انچلہ نے باتیں کریں آؤمی بنیں کہان مسناؤں گرمی اب اس کی کہانیاں نبیں سوں گی ۔ می تو آپ کہانی میں۔ براس کا امنت کون مبانے کیا جد آنے والے دن كى بات كون جاناہے؟

مندرى كمفشيال محبي حاري مي وكر ل ومعلوان سيمبت كيدانكنا موتلي عاس كيا ماتكول كيول موس دادا مي معبكوان سے كيا مالكول

ادرومن دادامی سوچے لگ گیا ہے کریں مبلوان سے کیا مانگول إ

مورى ادرمنوى ددنول تيتيق سيمنفرد بالصوبر متعلى وانت في الي ولمن من مدوس بركس و «فنحصيت"_ مائنن _ سائمات " - " حرائم ي "جنیات" _ مسپورش ادر کون کا بجوں کا صفح ، کرتب حبائدر يمجر الدافساني بنفين طزومزاح وغيره-فروم، ائے بیے _سالان فرت ١٩ روي ملج منبت دوزه أنادنم وم د مرس لين ، كلكة عرّا

بہرن میاری ادب بیش کرنے والا مامنامہ بدرتان عرب ای نوعیت کا واحد منت روزہ

خرال مهن

_ فيض القارى جرمراه كى بلى تاريخ كوياندى مصالع موتلب سالانه چے روپے ۵ نے پیے مامنامه خيال كامل (ناگيور)

منفردهم وعيالعربز حالد ك دوزيرتصنيف مجوع حريررك كل اسدرواغ ول كعبد تع نظرم واك ماتم يك شبرارزو - ركے يوس دو در

بهرائيول

7326

سازمجانے دلے ایک ہی دھن بار بار کبارہے تھا وردات ہوئے ہوئے مین دہی تھی ہم چاروں اس میز کے الرد بیلے تے جس کی کیاسط و تلوں اور کا سول مے مکس کوسیارے مے نئے پیڑے تھی۔ ذرا پرے نیم تاریک کونے مي ميادي ايك ساراس بواك كو على جا تا تقابوشام يدملسل رنس كرد انفا ، تفك كرجب مردر كما قدوه لاكى . سہیں بھائ وہ لڑی مہیں تھی دہ لاک کیے ہوسکتی ہے العرفیا اور ذراس بے بینی جوال ہونی یا ہوئی لوکیوں مي مونى باس كى جد نارواوا اورخو واعمّادى تى مريحي كوبنك كرمنے والى ده فاقون ابتے بے مياه بالل كو مرافظ جنگتی تھی جیرے سے سے مالے والی زلفول کوسنوارٹی تھی ادراس مےسائتی مے جام بس سیال مدھم دون یں یں اگ یونا تھا جیے ذرای دیر کے لئے ماجس کی تلی سیاسیل عبدت می گرفتار ہونے والوں کی طرح ال ودول نے بانی دنیاکواپنے سے باہرد حکیل رکھا تھا، ان کے نائ ان کے اکھنے اٹھتے قدموں من مہوں پرمیتے ان مے حمول سے، ببال تک کران کے لباس کے تھوتے ہوئے کنارول میں مجھ ایک پکاری تھی اور قریب اور قریب اور قریب کی مدا۔ میرے امناک کودی کا کرنل مرزانے کہا حس بنما شاقر یہاں روز ہوتاہے ۔ ان میڑھیوں سے کتنی کاری شامول نے لانداد جوڑوں کو آئے گزرتے بھے جلی استھوں سے ایک دومرے کی استھوں میں بھانکے ادر با نہول ك ليب كوتك موت ديما موكا . كير فرادك كنده يراكة ركد كما-

مر ميني ماچى كانني مي كروشن موكر مي ماق مي ميليدري كاطرت يد بندئيش وات اور في الا ذرابي بوتا بمعلمتول ميردي بابرار دلك!

ارناتم ذیادنی کردہے ہو۔ یہ بے چارے گھنٹوں سے الح رہی رقص کی یے دھن ان کی کا شات ہے؛ مرادف بست فورصان كي طرف ديجا.

· جیے کی کے نگے تارسے انگلی چیوجائے قرماداحیم تھٹکے کی مشتب کو کمٹوس کرتا ہے لیال ہی ہا ال دھن

" یکسی بائن کرتے ہوئے کزل تے مرآد نے آگے جمک کرمیزی چیک میں بنا مرا با دھونڈا ، اپی بان کی پرداد منہی ہونی قرآدی بھاگرا کو دے دواوٹ کی تلائش بی کیوں رہتاہے ؟"

• تم نہیں مجدو کے بھائی تم نہیں مجد سکتے : اس نے میری انھوں میں دیجتے ہو سے کہا ، ہر بات ہر کسی میر انہیں بنی ہ بی ، تم اس ما تول کو دیجتے ہوا نہی روٹٹینوں اورا ندھروں کے مادی ہو ، طوفان کی منت ت کا اندازہ کیے کر سکتے ہو تم یہ تفتور کبی نہیں کر سکتے کم آدثی جب جان بچاسکے توم نا تبول کرئے یہ جانتے ہوئے بی کم دو ذراسی اوٹ میں ہوکرزندگی کی طرف جا سکتا ہے دو (کرموت کو کلے لگائے ! وہ چپ ہوگیا اوراس فرم کری کی بیٹن سے سکا لیا .

کھراس نے میرے چہرے پر بھی بے بینی کود بچر کم کم تمہیں یہ بات عمیب لگتی ہے نائ استیم کے بائی سے نائ استیم کی کوشش مرکمی ہو۔ "
منہیں میں صرف تنہاری بات سجھنے کی کوشش کرر ہا ہوں میں اس کے دل کے اندر جھا بھنے کی کوشش مرکمی ہو۔ "
کزل نے اپنا کلاس اٹھا کرایک بڑا ساگھو نے کھراا در بھر کہا ، تم نہیں مجھو گے یہ افراس میں کون ساراز ہے خود مرنا چاہنے اور نی دکشنی کرتے میں کیا بہادری ہے ۔ "
میری سنٹیراز" مراد نے اس کے سری بیشت کو جھوا ۔

سٹرازایک دم ایس اُنچلا جیے اُسے سونے بی جا دیاگ ہو جی اور کیر میری طرف دیھ کر کہنے دکا ا جی اس کھوئ میں ہوں کہ ناچنے والی اس خانون کو کہاں اور کب دیچا ہے۔ اتن اَشنا صورت نشی ہے !! ساری صورتیں میک اکپ کو بعدایک کلگی ہیں : کرنل نے کہا اُشنا اور کھر کھی زم چاپی جانے والی، فرق فذکاہ کا ہوتا ہے جرف اگنی اور کھماکی صورتیں کھی تجوم میں گڈمڈ شہیں ہوسکتیں : کھروہ لائو ہے اپنا سکریٹ ملکانے میں لگ گیا۔

میٹرازنے بھک کرمیرے کان بی کہا ؛ مرزاکو آئ سے پہلے میں نے کہی بہلے مہیں دیجا ؟

میٹریار بات قراس نے کھیک کہی ہے میک ا ب ی دجہ سے دہ مجھے کہی روزی لگتی ہے اور کہی زری !

"اصل میں بہال آنے دالی ساری عور توں کے سرلیے ایک سے ہوتے ہیں ؛ مرآد نے ہنس کر کہا ؛ مہا ؟

تاذک اوراسمارٹ ساڑھیوں کے بُرِشور بہاؤیں جم کے دل آویز خطوط مصنوعی آرائشِ جال چہرے چیٹس توپدا
کرتاہے میٹوانغ اورت مہیں !

'مرزاکیائم ہاری بایتن کشن رہے ہو ،کرنل کیا تم اگئ کویا دکررہے ہو ۔ "اگریھ مہیں بھی تباؤ ۔ میں نے میز پر بڑے بڑھ جائے ہوئے کلوبوں کے کمس کو دیکھا ، چکتے فرش میں ڈور بی دوشنیوں کی تعبلملا ہے کے اوپر بیمٹیے وی لگٹا تھا جسے ہم کسی ہوں گئڈ میں ملگ دہے ہوں ۔

المجھے بھے ہمیں آتا میں مہیں کیا بتاؤں ، اگنی کا کونسار دب تاکر مہیں وہ آک طرح دکھائی دے جھے بھے دی تقی میں اسے دکھ اس کے دکھ اس کے جی کے ردگ اس کی نکر مندیاں یہ خاموی کے ایک بلے وقع کے بعددہ اولا۔

"ال درات جب بن بوسٹیں چک کرے مالم سم بہنچا ہوں قریحت تھکا ہوا تھا کی سے بات کرنے کو میراجی اپنی جا ہا تھا۔ ہوا کی مخالف سمت میں سفر کرتے رہنے کی وجسے اور دریت کے تھیں طوی سے چہو چیل گیا تھا۔ وائو سے فردوں کی کچا ہٹ کی کہا ہے۔ وائو سے فردوں کی کچ اہٹ کی کہا ہے۔ وائو سے فردوں کی کچ اہٹ کی کہا ہے۔ وائو سے اور کھ کہا ہیں ماروں کھ کہا ہیں ۔ اور کھ کہا ہوں ۔ وہ سے اور کھ کہا ہوں ۔ وہ سے دری تھیں ۔ ارد کی فریح کا گدلا پانی میرے اکھوں میں انڈیل دہا تھا کہ میں منر پر چیسبکا ماروں ذوادم وں ۔ وہ سے دریت چلنے کے نہیں کے مگروم جلنے اتنے کیوں بدل گئے ہیں ہم کام بے وقت ہوئے لگا ہے۔ جب بارش پڑنے کے دریت ہوئے لگا ہے۔ جب بارش پڑنے کے دریت ہوئے لگا ہے۔ وہ بارش پڑنے کے دری چھر کے دریت ہوئے اسان صاف اور ہے داغ ہو تا ہے اپنی معصوبیت کی دری جو ایک معصوبیت کی دری جا ہجا ۔"

والدارنے گوبے کے کھڑی نما دروار نے میں کھڑے ہو کہا و صفور دومری طرف والدلی پرسٹ ہے اوی الیہ مورت کولائے ہی اور ما صرف کے کہم مالت الیہ مورت کولائے ہی اور ما صرف کی اجازت جاہتے ہیں ؛ ان دون حالات الیہ تھے مطلب یہ ہے کہم مالت بنگ میں بہنیں تھے اور میں نے اس مطاف قانون بات کوکوئی زیادہ انجیت نہیں دی۔ اس کے علادہ چندول ہے ہے فاکد کی سات کوکوئی زیادہ انجیت نہیں دی۔ اس کے علادہ چندول ہے اور دون کو رکھاؤ کے بادجدودی کے رکھ رکھاؤ کے بادجدودی کا رہے دون کے دون کا رہے دون کے دون کا رہے دون کا رہے دون کی کھڑی کا رہے دون کی کھڑی کا رہے دون کا رہے دون کا رہے دون کا رہے دون کی کھڑی کی کا رہے دون کی کھڑی کے دون کا رہے دون کا رہے دون کا رہے دون کے دون کا رہے دون کا رہے دون کے دون کی کی کھڑی کی کھڑی کی کھڑی کے دون کی کھڑی کے دون کے

١٠ چاچائے كے بعد مى فقر عاب ديا۔

چلے بن کریں ہوئی بیٹھار ہاسوچا ہواکہ یودت کیوں آئے ہے گئے جھے کیا کام ہوسکتا ہے۔ بھلا ساتم سرے آن کی پوسٹ تک کا فاصلہ می زیادہ نہیں تھا یہ والدار دوبارہ آیا قرمیں نے کہا چلو بلا و۔ ایک ذراساڈ ہوٹ کو ہے کے اندرجل رہا تھا می کے تیل کی وکھیلی تھی اور ٹیٹر پردا روشنی کو ام ربطلے نہیں دی تھی اس نے کافی اجالا کھا۔

امهاداج بر مُعَاكر تِنَعِمَ مَنْ كَا اج مرى دائى مال ہے اور كچه كمنا جا ہى ہے م نے اس سے بہت پوتھاك مهر بنادے معروہ مرف آپ سے بى بات كرے كى جو كہنا ہے آپ سے بى كھے گا !!

خوب تویداس مهم مجمع واپس کیچرنے دائلے آوارہ گردول کے گردہ کی نائب مرداریتے سنتھ آن ایم کا دائی مال ہے ہیں نے بڑی لاپردائی سے اس کی طون دیجھا۔ اپنے بھاری گھاگرے کو میٹ کراور تجھک کردد آدمیول، کے سہسکار سے جو عورت اندر داخل ہوئ اُس کے قبر لیوں سے تجربے جس لگآ تھا جیے مدیاں بخد ہوگئی ہول۔ دہ کا نب رہی تی جیے زمانوں کی مسانت مطے کرکے آئی ہو، اس کے پرنام کے لئے آگئے جمہوں کی جائے گئے گھڑوں تھرے النے کا نب رہے تھے۔

گولچ میں بمٹین مے اس ایک کھاٹ کے علاوہ کچھ نہ تھا میں اپنی جگر بہت بے جین ہوا۔اور کھڑیں بھی اکٹ کر کھڑا ہوگیا۔

مهواددے پہلے تم می کہو: اس کی اواز مجھے زندگی سے پہتازہ الدس کی خرم کے مہیں با ، ۔ آتی لگی۔

> مهاداره مهر کھا کے لئے آئے ہیں!' * میول! چھے لٹا یہ تعداب مہیٹہ میرا پھاکر تارے کا۔

" تم ادگ کھا کاکیا کردگے اس کے لئے کیوں آئے ہو : یس نے ذرا تیزی ہے ہا۔ * بھگوان تمہیں کمی رکھے بیٹے وہ میری بہو ہے میرے چھوٹے کھاکر کی پند ، اس کا کھ کان بھلامیرے سوا الد ممال ہوسکنکے ؟"

میں اے کیا جاب دینا۔ پڑے جانے پر مگب کستھ کے ساتھ می سکھانے جربیان دیا تھا دہ اس بیتین مرج کھٹے میں کہاں بجایا جاسکتا تھا ؟

ميرى خاموستى لمي موتى تئى .

بامرموابر عندورادد در ادون من کے ساتھ کی محرا ہی چنجا لگتا تھا گھوم کرآنے والی صدائے بازگشت کی طرع جمنے ذریادہ اق جیسے گات بی ہواس کے ساتھ کی محرا بی چنجا لگتا تھا گھوم کرآنے والی صدائے بازگشت کی طرع جمنے دریادہ عدادہ ماروں کے کھنڈور بیری چربے جان ہوتے ہیں بھر سمندر کی طرح مواج ترمیت غصر سمیاہ ہوا پیمرا کمال دیکھا ہوگا۔ بیلے ایک جوٹے دو مری جگر ہوا کے ساتھ اُٹھتے ہوئے۔ برشکوہ فعال ذرے ، جوٹے مرائی زندہ دس ابندہ پرشورا در کھر درین کی طرح مائم رہت گھو کار سے طبق ہوئ مائم کرتی موروں کی طرح آندھ سیاں، مائی درین کی موروں کی طرح آندھ سیاں، مائی موروں کی طرح آندھ سیاں، موروں کی موروسی اس جادو میں گوتا کی موروں کی کا موروں کی موروں کی موروں کی موروں کی موروں کی کا موروں کی کہ کی موروں کی کا موروں کی کہ کی کا موروں کا موروں کی کار

اس کی اُوار نے جلے کہاں اندر کہیں دل کے قریب بہت اس کی کے چھ چھوا، ہے جین کرنے والی ماواد جو علی ماواد جو علی ما دینے کر جو میں جو عظم مزد نے پر بھی ملک دین اور کے کیا اے کی کارے کی گیا۔

* کیا اِچ چنا چا ہو گئے کیا کہو گئے یہ اگن والے بہت ہو سے کہا۔ دینے کی دوشتی میدھی اس کی انھوں میں جو اس کی انھوں

یں پڑری تھی اور و کے گھٹے بڑھنے وہ آنھیں مندر کی حرح مری تن تیں۔ اور پُر شور موجبی ساحل مے بندمن تو رُناچاہی تیس وہ بے پناہ زندگی سے کھری نگاہی جو پی معویت سے حیران اور اپنی جمیع اسے جب پر ن تحقیق میں وہ بے پناہ زندگی سے کھری نگاہی جو پی معویت سے حیران اور اپنی جمیع اسے جب پر کن سے کھیں۔ بیکوال نور کے چٹے کی طرح لگآ کھا وہ جس سے کو بھی جبولیں گی اے روشن اور جاندار بناویں گی۔

ا ملکے کے لئے کو لئے کو کو ل بدل سکنا ہے بیٹے " اس کی آنھیں ، کچھ نظاد صندی اتراکی ہے اور وہ اب این کوئے لئے گی مگر وہ نوز مانوں پرائی جہان کی طرح بیٹی کھی د اس کے ہوئے کہائے کے اندی کوئی موتی النہ کا نوٹ کا نیا ۔ ادر نہی کوئی موتی ال مفید بلکوں پر کا نیا .

ويرمر موال كاجواب من المن دائيس فيست وسي عامل بدلا.

موالد کے جاب کون دنیا ہے جی نے راری فرسوال کے ہیں کی پارکا کمی کوئی جواب مہیں آیا ، کو منگی موری کے مالے اندھیکا دست کھرے مشدد ول بر کھکتی کھری ہوا۔ اند نجھے آئ تک میں پتانہیں ہلا کھگو ان ہے مجی کہ مہیں، نبلے اور انیا کے میں کا فرق ہے ۔"

ا ين تنبي وكهي كرنامنين إنا "

دکھ ندینے کی بات نوید کر رہے ہو بھے بی کمبی دکھی تنہیں ہوئی "زخی منہی نے اس کے انکوں کے کوؤں کوچو ایا سر قباک دہ ٹیسے ہوگئی۔

گو ہے کے باہر مہامد حم مرول مرکمی بڑے داک کی اٹھان کی طرح تھی اددے ادداگئی پوجا کرنے والے تھکے ہوئٹ دمس متحاکن کے آمن سے نیچے اتر نے کے منتظر کتے ہر الحق کے جی میں کون آس کتی ،

و نارز بھی ہوں و کنام بیب لگلے۔ امر کومبری ورم دے ممادان مجول کاطرع کوم ہوا کے جو نے سے رہوار اور بی فیصل کا طرع کوم ہوا کے جو نے سے رہوار اور بی فیصل میں اس کے جول گئی ۔ اور میری کود دو فرد سے فالی ہوگئی ۔ یہ کمتی ابحال ہول میں ان کے ذہونے رہی مالن ہے دہ ومیرا مالن کتے وہ مزر ہے ادر میں الن کے ذہونے رہی مالن ہے دہ ہول ہوں۔

 دیجے۔ اس میرابہت مان کرنا نخا اور میں مال کی طرح ہی اس کا خیال رکھتی تھی میرا ٹرا کھا کر راے بوش سے اور بہت می مخت سے اباراح پاف کرد إنخاص سوچتی کمی کی واسی کا اتنامان کلہے ہوا ہوگا اتن بہت می فوشیاں جیے کاال کا بہاڑ ہو، کعبگوان کی کوئی پوری ثابت درجری وسٹی سوا کے لئے نہیں دیتا ہے ، وہ جیے کا نب کرچپ ہوئی۔

" مع بی از می دیپ سے جل اکھے تب مجھ بتا جلاداس کے تدم پرول کی طرع ہوت دہ ہوا پر تیز الگا الد بہوں ان محل میں دیپ سے جل اکھے تب مجھ بتا جلاداس داس ہی ہوتی ہے مال مہیں ہوتی ہیں ابنے آمر کے لئے اللہ کھے بی در کرسکتی کرنا چلہ نے ہونہیں سکتا ۔ سوچے بر بھی سوچا نہیں جلہتے ۔ دیوانی نی می دالانوں میں گھومتی رہنی الدیجہ کہ بر سکتی ۔ امرنے محکس کیا میراد نگ اڑتا جا لگہ ہے ۔ میں نہتی ہول توسیت دی گئی تھول کی شامید المالیک دن اس نے یہ تھا۔

"اكن داتم اكورى اكرى كول رئى بوتمبار من مى كالب إ

بېوف إنى مده مانى برى برى كانى آنى بىلى الكاكر كېرى نظروى سىرى طوت دى كاچىيى مجھ تول بى بو اسى نىكادىي مىرامدا قاراتى منى كى -

یں چبرہی قواس فے مہوسے کہا ؛ رائی واکا خیال رکھاکرواس نے میں پالاہے یہ قومیری مال کے ممان ہے تمہیں کوئی تعلیف موقوانی بہوسے کہاکرونا ؟"

کھنڈی مانن کوسینے بی دہاکر می نے سرھ کاکر کہا " تم مہت دن جواد کی رہو جھے ادر کچے نہیں جاہیے مرے الل ایس تومرت مہاری دامی ہول ، میراؤسب کچے تم ہومی توانیا آہے تم برسے وارسکتی ہوں ۔ بعگوان مرے تمہیں کوئی دکھ نہر "

مبونے کھرمیری طرف دیکھا اس کی نگاہ کا اندھرا گھنگھور گھٹا میں کجلی کے ہمریتے کی طرح تھا۔ میراول ہل گیا۔

"ران ابن سبنوں میں مگن تھی اور تج کوئی کھول رہی تھی گھڑی گھڑی کالوں پرامنڈ آنے والی سُرخی کو چھپانے کی کوشش کرتی وہ باغ کے اندھرے کھنڈے اور گہرے سابوں میں ہوتی باند بال اس سے دور تالاب کے کندے افرائی میں ہوتی باند بال اس سے دور تالاب کے کندے بیشی اور این میں پاؤں ڈالے اکارہ بجاتی رہنی وہ ان دول وا دھیا تھی اور اسے کہنیا کا انتظار رہنا!"

" و بے اور اتر اب اکٹر اکھے شکار کھیلے جلنے ہم ورائی کول کی طرع کھل اکمنی اور میراول ڈو بنارہ تا تہم کی طرت بیزیز جانے والے بچھ اور بھی اور کھیلے میں تم کی طرت بیزیز جانے والے بچھ کی طرح بنجے اور بنجے اور بھی اور کھیل اس بھی نے تب کوچھو لیا۔ اتر کوشکار کھیلے میں

گول لگ گئی میراسون گفتیرے بادلوں میں تھپ گیا جلے جیے وہ نیا تیل کا دیا ہوجے ہوا کا ایک کمزور حمدونکا بجادی ۔ " تیج تھی دائتا اس کے بڑے ہوئے تک ران گدی دہ کے دھے میں آئی ادراس کی چا در نے مبورانی کوستاوں محری بیٹری میں کردھک لیا۔ فائدان کے روان کے الما اُسے بے چا دراوڑ منا ہی تتی . وہ میرے امرکی گدی ہو جھیا وہ میری مبوکا مالک بنا ۔ وہ اس کے گوکا مالک بی بن حمیا ؟

"مجے اب انے ہوش کوسبمال کرد کھنا تھا یں اب دیوانی بھی مہیں ہوسکتی تھی سانے جھوٹا ٹھاکر تھا اور اس کی آنے والی فیدی زندگی سنمان ول بیں آند سیاں عبلتیں پرسی اسے وم ہوا کا ایک جوز ما بھی نے نگنے دی اور دکھیا تم نے ود کتے سالوں اس محرامیں مہا اس تھنے ظالم بے وم محرامیں جوز کسی سے جست کرتا ہے اور ذا سے کس سے لگاؤے ودست وکڑن سے ایک ساسلوک کرتا ہے !"

مب کے بیٹے بیدا ہو کے بی قرمرادل کا نہا ، ساراوقت انگاروں رہتی ، میں طاق میں رکھی مورتی ہے بہتی کھی گرتی ہے بہتی کھی کے کیا گا کا رد کے سوچی جھے بہتی کھی کیا گا کا رد کے سوچی جھے اور اُسلط کے لئے کہا گا کا رد کے سوچی جھے اب کیا کرنا ہے۔ مجلوان کو بیار فائر کسی پیار کا کو فراب مجی نہیں ملا یہ

"بمدر کوند الله بالنام دان وی کی جہار میں اور زعوں کی جموشیں دجنے جمعے پالے کے ہس بلایا،
م دونوں بتانہیں کیسے اکیلے ہوگئے ۔ اگنی دیکھو آ گئے سندراود کیسے مزہر ہی مرسے بیٹے تمارے تی سے
اپھے در جاگزان اب متاب می داج گدی کا مالک ہوگا ، جنے کو د بلنے کے لئے میں نے زبان اپنے وا توں سے
کاٹ کی ۔

مېودلېن نی دامسیول کے تجرمك مي بيني محق دج كى اكتھوں مي ميرے سپنول كوچور بوتے ديچے كر وسطى التاري تى .

> ا قراگنی برانجاره کا ؟ دیتے نے محر نجے بے بچا۔ جو مجلوان چاہے کا دی ہوگا۔" دیے کی منسی بڑی نونناک تھی

متم پتا منہیں کن زمانوں رہی ہو بھلوان کوکیا عزددت ہے دخل دینے کی جرمیں چا ہوں کا دی ہوگا۔ اب مجھ لگھتے جواس کی عرفیٰ کے بنا جل پڑے وہ اسے مطبنے و تیاہے ردکتا ہی منہیں، دج کو بھی اس نے منہیں ردکا۔ عمر نے دانی سے کہا مہرتم نیج کا کیوں منہیں موجیتیں وہ بھی قرمتہا دا بدلیاہے !! ا گئی تم کچے زیادہ ہی سوچتی ہو۔ بی اس کی ماں ہوں۔ مال ہوتم اس کی ؟ میں نے بدچھا کھا۔

الما المسل کے میں انرے پر کھی اکاش ہی رہناہے ۔ بب ہی اس کی ماں ہوں تم تومرف واسی ہوت ورد اور واسی ہوت درد از و کھلا و ہے اندر آیا ، میں نے انھیں جھکالیں ۔ بتانہیں اس نے میری بات شن کی گئی کہنہیں ۔ اس موجی رہی کہ میں داسی ہوں دن بی موجی رہی کہ اس بے ہما اربی کی ماں بھی ہو ، میں جوا کا کمٹ مہیں کی ہوں میں کی اس بے کی موں میں کی میں نے اُسے دودہ پایا تھا میرے انتریں اس کے اس کے انتریں اس کے انتریں اس کے انتریں اس کے انتریں کا میں گئی ۔ اور دہ دومری ورت دہ وبھے بچی کی ماں کھی ۔

وت کے ساتھ ساتھ ہم پرمپرہ کھن ہوگیا۔ می ادرمیرا نھار علی ہے اس مقیمیں جہاں رانی کئی نہیں آسکتے کے بنااس کے کسی کر کا نہیں سکتے تھے بنااس کے کسی کو کا نہیے خریرنا۔ جن کے فرٹے ادر راہ رکنے کا نجھے غم ہونا۔

جب مِن كَبِيّ ميرا كُفاكر بُرا مِركا رائ كَدى كامالك فِي كا إِنى مال كو كِلا نَهْ مَين دركَ مِنْ اللهِ تَوده باسْبِي دُال كرمير عظيمي تعول جا آتو مجھے تيا تخابي جموث كر ري محل . دہے كے ہوتے اس كرمٹوں كر ہوتے كبلايہ كونكرمكن تھا ؟ اے قسرے ساس بات ہے كا اكار تھاكم المرجى تھا اور تيج كجى ہے۔

النی می تہمیں دائ محون سے باہر کھنیکوا دوں توکیدا لگے "اس دن میرے کھا کرنے او پجے اڑتے ہوئے داجے کے باز کو نشانہ بنالیا تھا میں مذکر تی رہی دہ تجے ہی کھا اس نے ایک دسنی کھیر دیں لگا جیسے طوفان آگیا ہو ہی تحرکور کا بدی ہوئی منتیں کرنی دم و نفاسا جم دیوار وں کے ساتھ کھو کروں سے اڑا یا جانے لگا تو میں اس سے لیٹی موٹ کھی۔

اس دن بلی باری نے اُسے کہا ۔ مہاران الی کھول کھی نہیں ہوگی ۔

دفد می ماں بٹیا ہے ہوئش رہے بتا نہیں کھویں کی ہے جوگر انٹہیں ڈوٹنا نہیں مزانہیں . در نہیہ اس ہے باکون خیال سالن لینے گاکون آئس میرے تی میں زنتی ۔ اس نے کوڈ وں سے میری کھال ادھیروی تنی ۔ فرمانوں بعد بجھے لگاز مانے ہی بیت گئے تنے جب وج کے شکار پرجانے کے بعد ایک رات وہ میں دیجھے آئی ۔ میر نے آٹھ کرائی کے جرن تھوئے اور جب چا ہے کھری رہی ایک با ندھے مرکو تھ کائے۔

میں دیکھے آئی ۔ بیر نے آٹھ کرائی کے جرن تھوئے اور جب چا ہے کھری رہی ایک با ندھے مرکو تھ کائے۔

دہ موئے ہوئے تیج کی پائنتی کھری کئی ۔ اگنی اس کا کیا طال ہے ہا

"ا چھلے رائی مال " بی نے اور دامیوں کی طرح موسے جواب دیا .

والني "اسفُ المحرجي إزدون عيوكر الإيانة تم محدران مال كمنى موي ترتمبارى ببريول "

"ين اس سيبت كيدكنا چائى كتى بهت ى باين مؤمد فركما ، كباعم ب مركار "

"اللي مجلوان كے لئے كياتم مجھے معاف منہيں كرسكتيں مجلوان كے لئے " دود ہي بي مي مي مان دان مال دام ميوں سے يوں بات منہيں كرتے ميں نے انتخيس الحائے بناكہا .

دونوں المقوں سے اپنا مرچوٹ وہ اول بھی جیے گئی ہو۔ اور اس فے بھے کا وُں پرا نیا چہوں کھ دیا ، مسکوں سے دن سے اس کالوراجم ہل رہا تھا۔

" بخيبت دنول بعد سويا برانى مال " من فرم بي كرے كوكم الدي مالك بي .

"الكي مي إكل موجادل كا " وه كوري موكل.

پاگل تو مجھے ہوناہے سبوتم دہ سے کی ماں اس کی ماں کیوں زبن سکیں بنم نے اسے جنم کیوں دیا تھا۔ جب بر ابوکا تو اج سرکی محیوں میں کیسے گھوم سکے گا. دہ بہاں کا کیا ہوگا۔ تنم اس کے نئے عزت سے جینے کی راہ کیوں رڈھونڈ سکیس میری زبان دکھلوا دُ بجھ زیادہ باتین نہیں کہی چاہئیں بی جوا کیداس ہی تو ہوں جس کے جی میں صرت آگ کھی ہے۔

دوايك دم يحيم بني جعية دركن مور

امرے القمين و كھينين " ده برى برس لگ رى تى.

" تم دجے کے من پر قالور کھتی ہواس کے بیٹوں کا ماں ہو ؛ بی اُسے دہ سب بایش کمنا چا ہی تھی جواسے بھی ہے ۔ کردیں اُسے گھرادیں۔

اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا بولم سنگار کئے سیندورسے پھری ما بگ کے ماتھ سیں پھول پہنے اپنی ساری آئ بان کے باوجودوہ ایک معولی عورت کی طرح زرد ہوئی جاتی تھی جے اپنے کچے دہونے کا پورا ورشواش تھا۔ میں نے پھرکہا" تم نے وج کومہمت ہی مہنگا خریدا تھا تم نے بھگوان کچر کیا اور اسے مول بیا آخرکس لئے ؟"

ده فم مم كورى تى جيد اس ميس مجه تعبلان كى بهى بهت منهد اور كيراس نه كانول مي أعليال ديدي.

• لبس اكنى اب اورنبي ي

آئ تہیں سنا پلے کاران اگرتم نے کے اسے مرک چاردیواری سے مہیں کالا تو دہ سب بایس ج تم مہیں

چائن اسے تیاملیں چل جائیں گی یں ان را ان کوردک سکتی ہول دو مردل کی ذمردار سبی بھر حرکھ چندون سیلے ہوا ہے روز دمرایا جائے گا۔ اور تم کننی کھٹور ہو۔

اگن کھگوال کے لئے رک جا دیکھ من کہودہ اکنوں سے منچھپائے تنی اور اکنو انتظیوں میں سے مبر کر مانے کی اور اکنو انتظیوں میں سے مبر کر مانے کے کاوڈھن پر دیکے تھے جوئے موتوں کی طرح دو دیکھے والے کورجھا سکتے تھے۔

ٹھاکر کا داخلہ بے پوراسکول میں ہوگیا قرمرادل ڈوبا ڈوباسارہا پتا نہیں کیا ہوجائے۔ ہرگھڑی پرائے وگوں کے درمیان میرے بناوہ ادامس مرجائے اور کھر مجھے دہے کی وہ شکاہیں یاد آجائیں۔

دیکلیے تم نے میں مدایہ مجتی رہی کو کھا کر کی مفاظن عرف میں کرسکتی ہوں میں اس کے اور دنبا کے درمیان وال بن کردمی اسے دکھوں کی ہوا سے بچلے نے کے بی نے سوچا میں ہنے میر ہوں میں نے یوں اپنا آپ اس پر پھپلاٹا چاہا میں نے دھر کتے دل سے مہینہ اسے بچالینا چاہا۔ پاکل ہوں میں مجی بحرک کسی کر بھانہیں سکنا۔

جاتے سے میں نے اس سے کہا تھا مخاکر مورنی کے سامنے سوگذا کھا دُتم اپنے آبا کا بدارو گئے۔" "اُسے نہیں کیا ہوگیا ہے واکسی باتیں کرتی ہو میں بدار کس سے وں اور کیوں وں ، میں توروز ہی ان چروں میں ماتھا ٹیکٹا ہول جو کہتی ہوکرتا ہوں پر آج بیٹی بات کیوں کہ رہی ہو۔"

بھولے میرے کجو ہے میں نے من کمن کہا۔ اس کے سربہ اکھ کھیر کرمیں نے اس سے کہا ہ ٹھا کر جو میں کہتی ہوں گئی کہا تھ

اچھاکہدلگا پہلے یہ بتاد منہیں ملوم ہے نا ہی موتی کو قالد میں کرسکتا ہوں جب چھیٹوں بی اسکول ہے والی اُدک گاتہ پھر مجھے اس پر بڑھے ذرگی نا؟ ادر دہ چارسال تک اسکول ہے ویٹ کر نہیں آیا۔ اسے آنے ہی نہیں دیا جا گا تھا میں نے چدی چدی اور ہے کہ بجا توجواب ملا اسے میمال رو کئے کا حکم ہے۔ دو سرے بچیل سے بڑا ہے نا بچیلی کی پوری کر فاضر در میں جب ہرسال بلی چھیٹوں میں جب باتی وگ گھروں کو وقتے دہ پر الیول کے ساتھ بہا رہ بھیا دیا جانا ۔ پہلنیں میں اسے باد نہوں تو ہول جاتی ہوں۔ اس کا مجھوٹا سا

دل یہ کیے مجھ کیا کہ اج ترمیں اس کا کوئی زنتا ، اس کا کوئی تھرنہ تھا یں قد مجلائی ہوئی زامش باندی کمتی دہ اس کے بخ س کی ماں نے کمی ہے کا سوچا کیوں نہیں .

یں قرکسے بھی نہیں کہسکتی تھی کرمیرااے دیلے کرمی چا بہلے میں اس کی مال منہیں تھی۔ انٹریزریڈیڈنٹ کی شکار پارٹیوں کے نہتائے میں جب بڑی پوجا الاد یوالی آتی قرجائے کسی کو دھیات میول زائناکہ اسے مرکا گدی کا مالک کہیں نہیں دکھائی دیتا الدکھٹی کس کے لئے ما بھی میں۔

عل كار فرنے حريس ايس الماكرك واف كربد سره دى تنى نكل كرا يك دن ميں فيمت كى. مرانى مير الماكركود يين كومى وائتا ہے "

ده يول بلى جيمين كونى كموت بول .

ا چاارے يتم مواكن كتن كرورم كى بركتنى بورهى اك دم دھوپ كے بال ميں فيملى نظر من وتبي

دانی کی مانگ می میدندور کی کاری میرے ول کے پاراتر گئی اس کی کا ف بڑی گہری تنی جہرے پرسپ بجائے دو اپنے تیسرے بیٹے کے پلنے کے پاس کھڑی اس کے کال کو چیڑ رہی تتی۔

المى اسن الي بيني يرجك كركها لان ديجانين شتأب كنا مندرب.

الدانى مان يبل مهاب مندر تفااب يب ران كدى اب شايدا سيط.

وه پالے سے شیک نظاکر کوری ہوگئ افی برنم کیا کہ رہی ہوکسی ایش کرتی ہو۔

اگری مجولی مبیں قرمتہارے ایک اور بلیا می تقامبوکیا تنہیں اس کا نام یا دہے۔ اس کی شکل متہیں مجول و منہیں گئی ؟ قرمنہیں گئی ؟

- كليدان مان يم في تعك ركبا.

* بهادان اس ۲ بهن خیال رکھتے ہیں "

ا کیکے ہے کھیک ہی ہوگا میں کی کو دوسش تو منہیں دے رہی ۔ ادر میں چی آئی۔ یول چارسال بعد مدہ وا آقریں دے بیچان ہی دسکی . آمرے نیکنے قد کا اور اس کی طرح شندر ، چبرے پر دى مومنى اوركبولين ميس كفرى التنكى رمى ألى كيب جعبيات بنا.

اُنی دائم مجھے پیار نہیں کر دگ اس نے تھک کوا پنا سرمیرے کندھے پردکھ دیا۔ دات اپنے پرانے کمرے میں لیٹے اس نے کہاد بھو تھے۔ چھا وال میں نے من ہی مورٹی کے چروں کو تھے والے ہماری دہ ب چھا اور ہونا میں نے من میں مورٹی کے چروں کو تھے والے ہماری کے دال کھا اور ہونا میں نے مبکو ایس کا اور ہونا میں نے مبکو ایس کیا کہنے والا کھا کو ن سے دا دیکھے۔

" ولى نېبى بودآ، ئىچ بنا دىكى الى جوت بى بوكى بى الاگ مجو فى با نى كى توباليد بى"

" براع كلن وال مونم بي تومعلوم موكا "

و مرعي ما بول نم توجيوف نبيس بولو كى نا؟"

ادے کاکرمٹے کتے ہوٹ بارم و گئے ہدتم کیا گھراہ مجے إ

" جوير حيول بتادُ گُنا!"

ا بیت دل کو پراتے ہوئے می نے کہا تھلاتم بچھواورمیں م بتاوں ـ

تمبی میری موگنددآ تخیک کهنا کچرده چپ بوگیا جید لفظ فه حوندر ابودا ندهیرے میں مخیک می نشاند لگانے کا سوت و ام اس بچرده لیفے الحدیم کم کی الدیم کھڑا ہوگیا۔ مردیوں کی اس کالی دات میں جب سوائے ستادس کے اور کچھ بھی نہ تھا دہ دردا زہ کھول کریا ہے کہ گیا جیدے اندیاس کا دم گھٹ را ہو۔

"مرد في الماكرويقة نبس موكياما تناجلة مد ؟"

" دا ده ميرے پاكس اكريجه كيا : تم جهوا منهي كهوگ اورميں ده يج بردا شد كجى منهي كرمكول ال

من سريج محك اس زمها تنهي بتا عدا بي يوهول كاء"

مجه كيا تيالكنا باسية، من في اس كا بالله تيود كركما في كومفي ولى مديرا ايا-

" دو دولت كول مني موع ده كيركم الوكيا .

الخارسارى بالآل كو جلنے كا سے المجى منبي أيا الجى ده گھڑى منبي أئى ميرے چندا!

ونبي دو الد كوكوا مدكيا المى اس كفرى يا بهر سے نبي موكام

مع نے آپ سے آپ میرے دوار کھنکھا تے تفعے کچے آو کرنا تھا۔

" تم كيى دائى مال بواكن وآكيروه به حال سام وكريس في ى كرى براركيا جيد چارسال بدل جلام مو

مجھے اسے جاب دینا کھا مجھے کچھ توسو چنا تھا میں ایکی اتنا بڑا ہجھ کیمے بروا مٹ کرسکتی تھی مرے کندھے بہت می کروں تھے۔

وائی مدیادے نم فے جلتے ہوئے جھے سوگندا کھوائی تی کی سے بدلدینے کی بات کی تھی دو بدلد کیا تھا۔ کس سے تھا تم فے کیاکہا تھا تمہارے من بی کیا تھا وہ ؟

م ماری دات جاگے رہے دونوں ایک دو مرے کوچٹ بیٹے رہ جینے نیز اندھی میں کھلے آسان ملے بیٹے موں میں اس کے بیٹے موں میں اس کے بیٹے موں میں اس کے بیٹے موں میں کانپ جاتی تھی۔ ہمارے چا دول حرف میں کانپ جاتی تھی۔ اسے ہرحال میں اس گذی کا مالک نبنا چا ہے۔ اسے اپنی کنے والی زندگی کا خبال نہیں تھا۔ دوا ب مرے لب میں کہاں تھا۔

جاموس باندلیل کی نظروں سے جی بچائی جب میں دہے کے بیٹیں کی مال کے پاس مہنجی آودہ اکیلی تھی تھے دیکے کراس کارٹک مغید موگیا جیے لیتین ہی نرا نیا ہر

مبواگرتم اب بھی مرائیں نو کیر کھی تھی اس تک پہنچ نہ یا دگی۔ اس کے اور مہادے درمیان اس سے بھی بڑی دیا ارسی میں ب دیواریں بن جائیں گی جہنیں تم کمبی کھلا نگ نه سکوگی وہ ان دیوار وال کے اندو بند ہوگیا تو سب کچھے ختم ہوجائے گا۔ نیند سے ماتی آئے تھیں کھول کراس نے کہا۔

" جلفة تم كيا كي كنتى رئى بوجل في كبول كبتى مود"

اندهری داه داریون سنسان دالانون کچلید آنگون ادرچور دردازدن سے بوتی بوئی جریم آن بی توده دیوالود کواک پلٹ کرتا انجی تک کھڑا تھا دئے کی روشنی میں وہ بدلا بوا اور کوئی اجبنی جان پڑا۔

دہلزکے پاروہ رک می جیے ڈرکے مارے اس کندم اُلی ندرہے ہوں۔

"بوكبار في مواكن كيول منهي مو" يم في بهت مو الص كا

اس نے مرگھا کر مہاری طرف دیجا، بتانہیں میرے جانے اور آنے کے پیج کیا ہوا تھا دہ میرے کندھے پر فالا موا ہار کے نے جھکا ہوا۔ اگنی واکر کر جبک کی پوٹے والا چہرہ کہاں گم موگیا تھا ؟

داوالور مجينيك كروه ادبراكيا جدبرهم دوفل كفرى تقيى -

* دَا تَم مِرِي بان لاجواب دئے بناکہاں جلي گئ تحيي إ

" مي جاب بني دے ملى تنى چندا مي قومرت داى بول اور داسياں اليى بہت ى باننى بني كيلي

ده بندا وجها لاكتن دكي تني اس كى مكراب.

من دای قربونای قوده بحی منهی، کھلانے کے بنا آسرے کے بنا، مال آخر میں ایس اکیول ہوگیا ہول! بہونے آئے بڑھ کراس کے کندھوں کو تجوا قودہ بچے بہت گیا بنہیں یول نہیں پہلے تمہیں میری بات الاجا اللہ

ای می می جوایک کرور عورت مهل جس کے اپنے اختیار میں کچے نہیں یہ را لنکے اتحاس کے میلودل پر و می اللہ اللہ اللہ ا میں جو خود کہیں نہیں مول :

"السلكف كيا موتاب تماد افتيارس مير بالوزم كملانا وتخانا!

و المريع وه يخ كودين وعي

مجديس وأسا الملف كم مت دحى امركا بديا بمي دبي كارارا-

" يرسب بجو ف ہے، يرسب بجو ٹ ہے ؟ اس نے مرکو زمين پر مارتے ہوئے کہا ؟ ميں اب نہيں کرکتی کتی نہيں بيٹے ميں اب انہيں کرسکتی کتی ؟

مورتی کے چرن تجو کرایے کہ سکتی ہو " مجھے لگا وہ بڑا کھورا درسبت می ظالم حاکم ہے۔ اس ک آداذی درسبت می ظالم حاکم ہے۔ اس ک آداذی درست می اور زری دائے ترکا یہ دائیکما دمیری کودمیں کہاں پلا تھا؟ جے پیدا سکول سے آنے والے اس واج کرمیں مہیں بہانی تی تی .

وه اکمی تراسے چلائی ہوا تھا اگوں کھسیلتی ده مور تی کے طاق سے مرکا کو کھڑی ہے ۔ کھڑی ہے ۔ گؤی ہے ۔ گوی ہے ۔ گوے کے اہم واچپ کتی بھی دم سلاھے آگی داکی بات سن رمی ہو۔ اسے مجھ سے جوا ہوئے دس سال ہوگئے ہیں بٹیا۔ بی باس کے یہ دس سال جس کے آخر میں کوئ امید نہیں جب دہ مجلب قرمی کی تھا۔ وقت کیسے گور جاتا ہے۔ ۔

امر کا گھوڈ ابہت بے چین تھا اور طونان میں نخالف مست دور نے کے لئے بے قرار، دینا چپ تھی اور سوئے میں اسے اسے سرپر کھر کھی دن نہیں نکلا الدیول میں اس کی آئی وا بچولال کی راہ میں دیا جلانے کا سوچی رہی اور میں نے اسے سمال کھودیا، مقامی کھودیا، مقامی کھی جسے اسے کا دیمی نے باہر تھا انکا دھے ہوئے نہایت سیا ہی مائل ، نیلے آسمان میں کا تعداد ستاروں کے اور اس کے اور کھاری طرح مرکے اور سے قدد کا خبار سے کہیں دور پرے آبشار کی طرح

صحراکے پارگردی بنی .نعنایں دراس گردنہیں بھی بہرا ڈبول کے اوپر کی نمی سے بھرے گھاگرے کومبنعائی زودس سے لدی دانی کا طرح بہج بہج تدم اٹھار ہی تقی۔

ممزىل بيني ميرى باستاكا جواسيكبي نؤدور

مسكمان باب كر هماي من مرديم الله الماري الم

پھریس نے اگنی داک طرف دیکھا اس کی انتھوں یں ایک سوال تھا اب بھی اورمیں نے اندھے سے میں کمکل سے انتھ مادکر روسٹنی کا بٹن و بلنے والے کی طرح اس کی بھا ہوں کی اتھاہ تاریک سے ڈوکر کہا۔

سکماک کھاکرسے بہت لگاؤکھا اگئ دا ابھاگن کی طرح دہ اداس کتی اسے کھاکر کے نبواپی مانگ دھوڈالی کتی اورچ ڈیاں قرڈ دی تھیں ۔

پتاسبی آن بے کی طرح چید کردل کے اندرا ترجانے والی اور زمانوں کے پارچھانک لیے والی نگاہوں عمراحبوٹ یا باکر مہیں ؟"

جيلة باشمى كى تخليقات ببول فياردوادميس بباريول كعلايس تلاش ببادا ں آدم جاانسام يافته ناول م تشش دفست ممرزمين يجاب كالكبيتيا ماكتاناولك ردى نادلث 1/10 آب بني مكسبتي منتخنب افسانول كامجور 4/0. ابيا ابناحبهنه مين نا ولسط 10/-ملنے کا یہ ۱۔ دائمير ذبك كلب - السير ٩ وسينط جونزيادك - لامود مستناق بكري رمشيلان رود كراي

جميسله ماثفى

كبيهي

ہناآئ کی گرم ادریج لسادینے والی ہے تیزی ہے بلی ہوگر کر کے طوفان کو اپنے تھے پہلے کے
انہے کونت کی طرح کا نب ری ہے جینے ضرورت سے نیادہ ہوجا کھا رکھا ہوا در ہم کا کوئی کی ہم کی
مدی کیے لئے ذعرہ باتی دوا ہو یوں ہی المحل دل سے ہو لے ہو لے تدم الحفاظ ملالت کے کر ہے الحقی کوٹر
سک حلانے کی کوشش کر ایا ہوں جہال میراشو فریرامنتظر ہے بھر ہوں اکتاب عبیم کی بھی ہاس تک
پہنچ بنہیں یا و ل کا میرے تدم یا آل کی طونت المقرب ہی جی ہوئے گر دوا ہوں اور زمین کے ایمول کی ماری آفیتی میرا مواکت کرنے کوموت کے کی دویہ بنگر میری طون آری ہیں میں گری کا افریت میری ماری آفیتی میرا مواکت کرنے کوموت کے کی دویہ بنگر میری طون آری ہیں میری طون خورے دی گئی موٹری ماری آئی ہیں میری طون خورے دی گئی موٹری کو میں آئی ہیں میری طون خورے دی گئی موٹری کو میں آئی ہیں میری طون خورے دی گئی موٹری کو میں آئی ہیں میری طون ہو کوٹ ہندیں ہو کوٹ ہو کوٹ ہو کوٹ ہو کوٹ ہندیں ہو کوٹ ہو کوٹ

جو كے يا دين اور كيانى كى وہ بيٹياں جوركن كے ميلے يا بيعيے بيائين الدحب بجي سكمات ركن سطن مالے كم ألى بى توور بى كى تى سى دىد اسكول خى كيا تو بايد نے تحيے كالج ميں ير معن امرت سر مجيع ديا - گوندوال مير ي ائے ايك ايسا اي بن گيافس كو فارغ كمر يون ي وات كونبزس كمس كريكوں كے دس كى باس كور تك كرياد كيا جاسكے۔ اورس مببت بم معروف دہا ہول ۔ آئ تک مجھے کیسری کو باد کرنے کی فرصت کب لیے اور سے توبیہ کے حب کمی میں چھٹیوں میں گاؤں جاتا تو دہاں میراول ی كب لگتا عمام سيكرماما كا گفر تثرمیں تفادوس اكث تهنيا نشرس كزارتا يرصفي لكارسنا ادرمينك كالح كالركبون كويريال مجتاجه إلا منبس سكيس داده پربات توكيسرى كى مورى ، حب بى مقابلے كے امتحان كى تيارى كرد باعقا اور برا بننے کے سینے دیجینے تک کی فرصت دیمی مجھے اب کی حیمی ای کر مال بہت بیار ہے اور میں گھر ادل مجامى منى بيرك المين رك ب ترستام كاد مندلكا كؤن كي ميتون مينيا مور إنقا ادر كا دُن تك جلنا جع ببت متكل لك رائقا يحيران ساد عمسالون جس السع دُور رائقا مجمع دكه مود إلحقا اور تحجه مال مبهت بإدا رج محق في تحرياد آسائفا اورجلا يكول س اتنا حذ ما قدموا تقا- می نے بابرنک کرد کھیا سٹا بدکوئ سواری با بچے نے مجی مو مگر کوئ منہیں بھا اور سٹیٹن کی عمارت سے بے محدول پردات موے ہوئے اگر دی ہی سواس تازہ کوس کی باس می ادر گرا کی مرک می بان كى يكي وى بوا كے جو تكے ميرے مرب كردسے كادر بے كانے بى جائے بو تھے داہ پرا عبنيوں ك طرح مجاگ را مقارده انگن س بن نم كا درخت مقا نجع مبهت مي بيايدا لگ را مقار

کچرال دنگ کے بادلول سے پرسے موری کا گول کھال مرک کیا اور ذرمتوں پر چڑیاں دور ذور سے بدلنے نگیں میرے مرب ہے کہ اور لیکے تطاری باندھے گزر کئے رشام کہ مہا بیلی عوری مروں پر چارے کے اور لیکے تطاری باندھے گزر کئے رشام کہ مہا بیلی عوری مروں پر چارے کے گئے لئے واہ کی سینوں بی گم موث کین اور گر کے کڑا و کے بیچے ملنوالی اگ زیادہ دوری مرک کی مہر کی مہر کی مہر کا اور لم بی مجھے موثی مہرک کی مہر کا اور مہری موجے مہر اللہ میں مرح اللہ اور مہر کے اور مہری کو دی ماری کے اور اللہ میں مرح والے واہ پر میں نے کہری کو دی ہا۔
اپنے گا وُں کی طوے مرح والے واہ پر میں نے کہری کو دی ہا۔

" دیرتم کماں سے آرہے ہو" اسے اپنے مریر بلوکو درست کرتے ہوئے کہا۔ " شہت " سیدنے اسے دار علتے ہوئے کہا" ان کا کیا مال ہے ؟ مجھے تو آج ہی ما بو کی حجبی کی کمنی کی کمان کر مال مرید ہے اور کا محبی کی کمان کر مال مرید ہے اور کا محبی کا محتی کر مال مرید ہے اور کے ا

مع اب قواجی اب قواجی ہے۔ یوسول اس کا جی بہت خواب ہو گیا تھا۔ دکن کھی ای ہوئی ہے ایک المقد بی بھر کی ہوئی ہے ایک المقد بی بھر کی کا م مکوڑی ہے فال دی گھوڑی مرجو کا تے ایک آئے ایک ایک جی میرے ہی بالا میں مرجو کا تے ایک المرب کی الم میں ہوئے ہوئے کا اسے گی بی کھیلنے مال کے ایکھے ہوئے کا اسے گی بی کھیلنے والے بچی کی طرع الک شی براکٹوا ہو اسے مقف اور حوالیوں اور مینے مالے اور کی ہی کا تکھوں ایک جوت بہت گری گئی ۔ عبیے اسکے الدکھیں دلیا لی موری ہو۔ اپنے باس جلتے ہوئے میں نے ایک بھیل کی صور کا میں باک جوز کھیتوں کی می نہ معلی میں میں میں اور دیان کی ۔ کھاس کی موگند کس بی بی بی خور کھیتوں کی میں میلے دالی بیتوں سے بی بہتری کی اور دیان کی ۔ کھاس کی موٹنی کی بہتری کی اور کھی ہی ۔ ایک بیتوں کے کھاس کی موٹنی کی بہتری کی اور کھی ہی ۔ ایک بیتوں کے کھاس کی موٹنی کی بہتری کھی ۔ ایک بیتوں سے بی بہتری کھی ۔ ایک بالی زالی الوکھی ہی ۔ ایک بیتوں سے بی بہتری کھی ۔ ایک بیتوں کو کھی ۔ ایک بیتوں سے بی بہتری ہی ۔ ایک بیتوں سے بی بہتری کھی ۔ ایک بیتوں سے بی بہتری کھی ۔ ایک بیتوں کے کھی دور کھی ہی ۔ ایک بیتوں سے بی بہتری کھی ۔ ایک بیتوں کے کھی دور کھی ہی ۔ ایک بیتوں کے کھی دور کھی ہی ۔ ایک بیتوں کے کھی دور کھی ہی دور کھی ہی دی بیتوں کے کھی دور کھی ہی دور کھی ہی دور کھی ہی دور کھی ہی دور کھی دور کھی ہی دور کھی دور کھی ہی ہی دور کھی ہی دو

میرادل اُس باس کے ساتھ ما تھ کھنگ رہا تھا اور ہم دونوں گھوڑی کے بچھے جل رہے سے ۔ اُنہی کرنے کے بیاری مامیوں اور مہنوں کی باننی بین دل ہی دل میں حیران مقاکریتی کا بیاہ اب تک کیوں بنیں ہوا ہے ساتھ کی ماری کواریاں بیاہی جا می کھنیں ہائے انگی ٹین تھے ہوئے ہوئے ہوئے اور کھنوں نے دکن کی مبیلیوں کی مگر اینا ڈیرا جا ایا تھا۔

حب گوندوال دکھائ دیے لگا توسی نے بچھیا مم کہاںسے آری کفیں"۔ دیرواکسی کا میں ہے۔ کا میں ایک کا کا میں ہے کہ میں ہے۔ کا میں ایک کا میں ہے۔ کا میں ہے۔ کا میں ہے۔ کو میں ہے۔ کی میں ہے۔ کی میں ہے۔ کی میں ہے۔ کا میں ہے۔ کی ہ

" کون دو پرمنگ " میں نے کچے یاد کرنے کا کوشش کرتے ہو سے کہا۔ " کمبٹروں کا ہرت" اسے ہوں جمجا کروا ب دیا جسے آسے میسے میول حالے کی کوشش ہے

غفته آدبا بور

" ایجا دیدال دالے لمبروں کا روب سنگھ اسنے اسکوائے م کرلیا ہے یہ بین نے اپنے یادکرنے کی قوت برخوش ہوتے ہوئے سر لاکر کہا یہ دہ دلاست کیوں مار باہے اسس کا بابی تو پر مسنے دالے دوگوں کے خلات ہے ۔ وہ دو ہے تائی دور مجمع رہا ہے ۔ کے خلات ہے ۔ وہ دو ہے تنگھ کو کھیے آئی دور مجمع رہا ہے ۔ س

روب سنگ کہتاہے دا ہے ہے۔ اکردہ اپنجاب کا زمینوں سے نکر ہوبائے گا اپنے ہڑی ا بر آپ کوٹا ہو جائے گا۔ اکی آب کے بہت دھیر سے سے ہوں کہا جیسے وہ کرس کے گھونٹ ہی رہ ہو اور شخص سے سے ہوئے کے اس اور شخص سے اسے ہونٹ جبک رہے ہوں۔ شام کی ہوا میں ہیں نے اسی لمی چوٹی کو مسے بھیے لہتے در کھیا اسے دہلیتا دیکھا جب وہ اپنی کوٹر اسے دہلیتا اسے دہلیتا در خت کی شہن ہی سے تک مجوٹ میری کھوٹ موسوخ بتوں در خت کی شہن ہی سے تک مجوٹ میری کہی سے تک میری میں اور زندگی کے کوس سے کہی تری کے در سے سے بھی کھوٹی موری اور زندگی کے کوس سے کہی توی ۔

آئے کی حب دہ عدالت میں کھڑی تندگی کارس اس کے انگوں سے خبیکتا تھا بیری فی فربی خبیکتا تھا بیری فی فربی فربی کے دوسینگھ فی فربی سٹام گوند قال کی گلیوں میں لمبڑوں کے روسینگھ کا موجی ہوئی گار میں کم کھامس کا موجی ہوئی اور سکے موسلے موسے موسے موسے ماری کی اور سکے موسلے موسل

میں جران ہوں اور سوی مہیں سکا کر میٹاس دہر کھی ہے ؟

گوند وال ہے ہیں بہت کم میٹرا۔ ال کاجی ایجا نظافہ میرے آنے سے بہت ہوئی ۔

رکن کے آدھ درجن کچ لانے شور کی کر میراس کھا ایا ۔ بلنے والوں نے مجھے پر بیٹان کر دیا اور ہے والے مقابلے کے استخان کی یا دیے میرا دود و وہاں کھٹر زامشکل کر دیا ہیں سے دن حب ہیں میٹر آر ہا تھا و مند ہی جو دانے آیا ۔ گاڑی کے آئے تک وہ محمی کھڑی کھیتوں محصول اور تو مند ہی پورٹ کی بات ہی کہ دن دہ میں کہ این میٹی مجھے دیں لوگوں کی بات میں کرتا رہا ہے جو میں میٹر وہا سے مند کر این میٹی مجھے دیں گری بات خود کہنا مذ جائے تھے ۔ تب س کھڑی کی کہتری باد آئی اور میں نے بابی سے پوجھی میں میں نے میں نے دو ہے کہ میں میں نے بابی سے پوجھی است خود کہنا مذ جائے تھے ۔ تب س کھڑی کی کہتری باد آئی اور میں نے بابی سے پوجھی میں میں نے مار ہے ؟

بتأكياب

نب یں نے بر کہ کسی وفاک فاطر مہیں الیے بی کیسری کا نام لینے کی مزودست نہ مجی اور بالیسے کہا تھے گا مزودست نہ مجی اور بالیسے کہا تھے گئے مالول ایر دسے کسی نے تبایا ہے !

بابدنے مونے سے کہا مہانے گاؤں ہی سے توکسی کومعلوم منیں سٹاید جہنے مسئلے کے گھرے مات نکلی مو بہتیں منہیں منہ وگ کیسری اور دو پسٹاکھ کے لئے کیا کیا گئے ہیں ؟'

میں کھر کی جہد دا تو ابوے کہا ایک طرح سے قواجھا کی ہے وہ ولایت جا جائے گا ڈکیسری کے جادو سے نکل جائے گا وہاں کسس کا دل کی اور میں گئے گا۔ ناہ گردکی کو اسی لوک مالی کیسری تو ڈن کن ہے گا فل ہی سے کی کی پر وہ کہ بنیں کرتی " کھر کا فوں کو ہاتھ لگا کر کہنے نگا " توبہ تو برمیں کی بہیٹیوں والا مہدل کس کی باتیں کیوں کردں۔ موسکتا ہے لوگ عبوث کہتے مہل کیسری ذو دلیری لوک ہے اور تب مجھے دہ آنکھیں یاد آئیں جو مہارے مہاسے آگئی ہیں۔ دایوارکے اوپرسے عبائنی تھیں اور اسی گئی تھیں جیسے بلی اپنے شکار کی گھات میں ہو۔

گوندوال بہت ہجیے جہٹ کیا میں مقابلے کے امتحال یں اول آیا اور اکیڈی ین ٹرنیگ کے لئے مہاگیا۔ ایک سال کے بعد جہاں میری پوسٹنگ ہوئ مال ہی وہیں ہواگئی۔ اسل یں وہ مجد سے میری شائل دی ہوں ہوا گئی۔ اسل یں وہ مجد سے میری شائل کی جہاں کے تقرمیں میں گوری ہور کے بش سنگا کے گھرمیں مہت آبا جاتا تھا اور اس کی تنج کور سے جوکی کہا ت می انگریزی تیزی سے بولتی می اور والای میں اور مہال بات کی در کردتی عشق کر دہا تھا۔ ویر وال اور لمبٹرول کا فقد میرسے لئے بیا نامود کیا کھتا میرے طورطریعے دبکہ کرمیری مہت ہو وہ کا دن اور جہا ہوں کی بات مذکی حب شام کو ہم میرے طورطریعے دبکہ کرمیری مہت ہو وہ کا دن اور جہا ہوں کی بات مذکی حب شام کو ہم میں کھانا کھلانے کے لئے میری مہت ہو وہ کا دن اور جہا ہوں کی بات مذکی حب شام کو ہم میں کھانا کھلانے کے لئے میری میں ہوت ہو وہ کی ماں در جہا ہوں کی بات ہوگی دور ہو ہو کہ دور کے اور جہا ہوں کی بات میں کرتی دیں۔

يس نے دچھا مال كيرى كو بياه مركي كياكيا۔

اسکوقیول کرے گا۔ دہ کسے کوئ بات بھیا تی محودا ہے۔ جانے کس می سے بن ہے اتی بیٹر لڑکا ہیں ہے کھی بہبیں دیکی ۔ واہ گرد کرے اُسے توموت آجائے اسکی ماں نے نواب لمعنوں کے ڈرسے گلی محلے میں آنا جانا کھی چیوڑ دیا ہے !!

حب ال نے بائے۔ ہم کی تومیں نے کہا ماں مجھے کے کہا ہم کی کے بچے کھڑا مول ۔ وہ تولیش کی کھٹر ہے نا۔ اور آ دی کو اپن آئیدہ ترتی کے لئے کسی کیسی سے بناکر رکھن ہاتی ہے ۔ توجہال کی میرا بیاہ کرے مجھے منظور موگا کے بلاس اب ایس کسی کیا نا لائق ہوں کر تیری بات مذا نول گا۔ میں کوئ کمیری ہوں یہ

الدنے فوٹس ہوکرمیرامنے میں ایرے مرکو ہار کیا اور بولی یوس بٹیا تر نے میرادل فوٹش کردیا ۔ لبتروں کی مجبوت ہے ہیں می فوٹش کردیا ۔ لبتروں کی مجبوت ہے ہیں می موٹش کردیا ۔ لبتروں کی مجبوت ہے ہیں میں موٹس کے ایک میرے ساتھ مل کر تورہ سکے یا

اپنے ہیاہ پرسی نے کیسری کود کھا۔ اس کی آنکھوں یں جوسے ایسی کہ علیہ اندر دیے میل رہے ہوں ۔ وہ لوکیوں کے جرمٹ ہیں ہیٹی سے الگ جان پڑتی محتی اور اسکی آواز ب سے او بی اور کئی کئی ۔ آج وہ دیوار کے بارے عمارے گھرآگئی محق اور کئی کے ساتھ کام کرتی مرخ کیڑے ہیں جو دیوار مرخ کی جہاں اور لوگیاں باہی کرتی اور بہت بھرری تھیں وہ دیوار کے ساتھ کوڑی ہوئی جہا ہے کہ دیکھ و کھر گھر گھر کی اور سے گیزوں کے درمیاں الحقی جہاتی می کو کی گھر کی کھر کی کو کے اوپر سے کوئی گذر رہا ہو اسکی جاتھ میں دیوں کی تو کے اوپر سے کوئی گذر رہا ہو اسکی میں میں بیسی میکوں پر میں نے یا دوں اور بین کھر اوپر سے کوئی گذر رہا ہو اسکی میں میں میں میں اور بین کی کھر اوپر سے کوئی گور کی در کھی انگر دہ میں در کھی اندر ہال ہوں کی در کھی انگر دہ کی تا در بہنال ہوں کی کان کو دیکھا گر دہ میں در کھی اور بہنال ہوں کی کان در کھی اور بہنال ہوں کی تا دو بہنال ہوں کی تا

منجبیت کو شہر ہے ملنے سے ایک دن پیلے میں یو بہی سٹام کو کھیتوں کی طرف انکل گیا مرد ایوں کی مشام کا دُل کو ذرا عبار آلبتی ہے دور تک آگاش اور زمین کھیتوں کے اوپر سے ملئے کے لئے تھیکتے اور بڑھتے چلے عباتے ہیں۔ گلیال سوان موجاتی ہیں آفارہ کتے چی رچی کرتے کھیلیا کی لاکھی مرجی پانے کو ایک وو مرسے سے لاتے ہیں۔ گائیں مجبیٹ میں مقانوں پر بزدی اپنے گلے میں پڑی گفتیوں کو مرکی حرکت سے کباتی ہیں۔ گھروں کے اندر دیئے عبلتے ہیں۔ البوں کی آگ کیونگری بہیں ہم بی ہے کو کھ اور ان ہے ہیں کے کاسٹر کھلتے ہیں یور ہیں جرخے کا تی ہیں اور جان اور کیا گیت کے بول اٹھا تی ہیں۔ بند در وا ذوں کے بھیے کھیٹوں اور فصلوں کی باتیں کرتے کسان اپنے لوکوں کو موسم کی باتیں جائے ہیں ۔ کہا نیاں نہنے دھو تیں کے دھند لکے ہیں سہان لگی ہیں اور نہنے کی کو موسے ہوئے اندھیرے کی طرف بڑھی رہی ہے۔ عیلبوں میں گھوڑیاں مہنا تی ہیں اور تراب لیا کہ مدیکہ شن ہوتے جان اپنے اپنے عشن کے قصے کہتے ہیں۔ بوائی مبنوں کی ہاتیں کرتے ہیں اور گذرے گیرے ہیں۔

قوات چاندن می اور دوشن سی گذم کے کھیت البہاتے ہؤے مجلے لگتے ہتے ہیں داہیں ہی درائیں ہی درائیں ہی درائیں ہی کہ المحق کے کیا دہ اس مطرح میں ہاتھ دینے کلب ہی کھوے گار کیا دہ اس مطرح میں ہاتھ دینے کلب ہی کھوے گار کیا دہ اس محلی دوسرول میں کر بھوٹر کرمیرے ساتھ بھے نے اور سم بجی میں میرے ساتھ دیکھے جانے گا آخر کوئ تو تسلی ہوگ ۔

میں نے بشن سنگھ کو بتایا بھاکہ کی کام سے گا دُں جا دہا ہوں ۔ اب جب کہ آسے بنہ جہل جیکا ہوگا دہ کیا کہ گار کی روائی تھا وہ مون میرک کے بیار کی میں میر میں کے بھی بارک کی میں میرک کے بیار کا میں کہ دھا رہبت تیز می اسے مہم کہ کو کہ اس مادگی ہو فعال کی دھا رہبت تیز می اسے مہم کہ کو کے بیار فال میں جیت کی مادگی ہو فعال کی دھا رہبت تیز می اسے مہم کی موٹ میرک کے بھی ہا گل کردیا تھا ۔ میں جیت کی مادگی ہو فعال کی دھا رہبت تیز می اس موٹ میں یا دمی دائی ہو فعال کی دھا در میرائی تھا دہ صوف میرک گئی کسی دو سے میلے مجھے کھی یا دمی دائی گئی ۔

ليرمس نے كيسرى كود يھا۔

اسے بنا کچیکے محبے اچھیا" دیر کیا داابت کی عورتی محصبے زیادہ خوبھورت ہوت ہیں ہے وہ میرے سامنے داہ پر کھڑی اور چاند کی کر اول کا دھاراکس کی اکھول اور للکول پر کانپ رائما میں نے اور اس مرتک کے سے دیکھا خاکوشی سے صبے میں کس کی خوبھورتی کا جائزہ ہے رہا موں گے ہے ہیں کس کی خوبھورتی کا جائزہ ہے اس کے جہا ہے کہ انتظا کی مونی جب موت کی حجے ہو ۔ وہ میرے سامنے سالن دو کے کھڑی کی اور میرے جاب کا انتظا کردی گئی۔

سی نے اکس دان مہلی بار دیجا ککیری کاس اپنا جواب مہیں رکھتا مختا اس کی سادگی کامقابلہ دنیا میں کوئ شنے کرمکی متی دہ دنیا کی سادی ور توںسے ادبی می احجک مبنی کہا نیاں یں نے کت اول میں پڑھی تھیں جتی عود نوں کے سندتا کو میں نے محیس کیا تھا دہ سب کی ہس کے مس کے مس کے مس کے ان ان ران در سے مسل کا من بان ران در سے مسل کا آن ان بان ران در سے کہ مس کا منکا اس کی مسلول کے دول کی میڈیا کا دیا ہے ۔ ان بانہوں میں جوڈیا کا در مقیس مگر کھی کھی سے کوری مسلول کی عود تول سے بڑھ جراھ کر مقا کے نوار ہے گی نری اس ادا می کو مبالے کیا بناری مسلول کی عود تول سے بڑھ جراھ کر مقا کے نوار ہے گی نری اس ادا می کو مبالے کیا بناری مستی می میٹریں جب تھا۔

كيترى نے پھر كہا الكوں وير كھ كہتے كيوں بنيں ہو۔ مي گوند وال كالوك موں مانے روپيگھ كوليندي أوّل كرمنيں ؟"

میں نے کہاکیتری اسی ہوائی واسی ہو مناا چھا منہیں واسی ما و۔ اور بیتین کرسکن ہو
توکر اوکر د نبانے اسیا ہم اید العبال ہوگئ ایسا منہا ہے مقابلے پر دکھا ماسے دہ میرے تذرو
میں منہ کھی الا اولی و در میال ہرکوئ ایسا منہیں جمیری بات سمجسے میں نے کوی پاپ منہیں یا
پر کیا کر ول المبروں کا لوگا مجھے مبلنے کیوں اعجا اگھ ہے اور میں نساری عمراس کا انتظار کوسکی
موں کیونکہ اسے کہا تھا کہ ہم سکی واہ دکھوں رہ مجھے بتا دُد وایت کیا کیس ہے ؟
میں اور المین کیا اور ایکی ہے کہا کہ المین کے اس کا ول کر اسے فرا سے ہور ہا تھا۔

میں نے اس سے برہ ایجی ایجی بائیں کس ساکھے دن میں مجبہت کو ہے کر کا دُل سے جلا کیا۔ اور کھر بیشن کسنگھ نے میرا تبادلر بہت دور کر وا دیا۔ نوکری کا بھی ایک جادوہ ۔ طاقت کا ایک نشہ ہے العکیم زندگی غیر معلوم طور پر دوز کے حکر میں ملی ہے تو وقت کا بتہ مہیں میل ایا پخ سال کے بعد میرا تبا دل پھرامرے مرکا موگیا۔

کیا ہے جو اسے چاہے کہتان کو گالیاں دیتا اور کی کو اپنے گھر آنے رویتا یمیں کلب کے ایک
کو نے میں مہت دہر تک تحص ہا ہیں کرنا رہتا۔ کس کا تیز انگریزی لالنے کالہج اب بدل گیا تھا
مہلان ہی لینے والی ندی کی طرح کی روانی اور مقبراؤ کسس میں پیدا ہو گیا تھا وہ کہتا دہ سے پھٹے کا را
بانے کے لئے پولئے دوستوں کو لئے کہمی کہوار کلب بلی آئی محقی جہاں دہ مشراب بہتی اور اپن حالت
بردونی رہی گئی ہیں کس سے مل کر مہت اُدکس ہو گیا ۔ محمد بینے دن برسی طرح باد آئے جی کا
باب اگر کوشش کرتا تو اس میرانی کہتا دہ ایجا کوئی آدی کس کی بیٹی سے مشادی کر لیتا اگر کوشش سے مشادی کر لیتا اگر کوشش کرتا تو اس میرانی کہتا دی اس کی بیٹی سے مشادی کر لیتا اگر کوشش کرتا تو اس میرانی کہتا دی کہ اس کی بیٹی سے مشادی کر لیتا اگر کوشش کرتا تو اس میرانی کہتا دی کہ اس کی بیٹی سے مشادی کر لیتا اگر کوشش کرتا تو اس میرانی کہتا دی کہتا ہے جو بیا ہے کہ میں سے نفید بدل سے جھا کوئی آدئی کس کی بیٹی سے مشادی کر لیتا اگر کوشش کرتا تو اس میرانی کہتا دی اور ایک آدئی کس کی بیٹی سے مشادی کر لیتا اگر کوشش کرتا تو اس میرانی کی تا تو اس میرانی کیا ہے جو بیا کہ کا تو اس میرانی کو ان کی کھرانے کی کوشش کرتا تو اس میرانی کی میں کی بیٹی سے میں کھرانی کو کوشش کرتا تو اس میرانی کی کا تھا کہ کا کہ بیا کہ کا تو اس میرانی کی کھرانی کی کھرانی کو کوئی آد کوئی کر کس کی بیٹی سے مشادی کوئی کھرانی کے کہتا کہ کوئی کھرانے کے کہتا کہ کوئی کوئی کے کہتا کہ کوئی کھرانی کی کھرانی کھرانی کھرانی کوئی کر کوئی کوئی کھرانی کی کھرانی کی کھرانی کر کھرانی کی کھرانی کی کھرانی کے کس کی کھرانی کر کھرانی کوئی کر کھرانی کر کھرانی کر کھرانی کھرانی کے کہتا کہ کوئی کر کھرانی کوئی کی کھرانی کر کھرانی کی کھرانی کوئی کر کھرانی کی کھرانی کی کھرانی کی کھرانی کے کہتا کی کھرانی کی کھرانی کھرانی کھرانی کوئی کھرانی کھرانی کی کھرانی کھرانی کوئی کوئی کھرانی کھرانی کی کھرانی کے کھرانی کھرانی کوئی کھرانی کی کھرانی کھرانی کوئی کھرانی کھرانی

گھرادٹا سول تو مگ جبت اور بچے گھر کوسجارہ مقے دوب سنگر کا خط آبا سخارہ کل ولیں کنے والا تھا۔ بچے میلی بار اپنے ماما کو دیجیئے والے تھے جبت کی محصی کا کوئ کھکاند دیا وہ بار بار محسے کہن ۔

" حب دیرگیاہے تومیرانیاہ منہیں ہوا تھا اب آکر بج ل کو دیجھے گا نوکیا کے گا تسے کیا گے کا۔ وہ خوشی سے مرخ مردی می سشام تک اس کا بالچ کی آگیا۔ اور گھر بیں میک میل کرنے لگا میلے داوالی مو۔

میں کس مادی تیاری کو کہیں سے دیکے دیا تھا۔ عبہ جیت کا لمبر باہب تل باتیں کردیا مقاکہ دکھ س طرح روب سنگے کو کی مہت انجھے گھرمیں بیا ہے گا اور انٹی خوسٹ کا کر رکا کو سرای کے پہلی خوسٹ بال کو کو کی مہت سالوں کے بعد مجھے کیے بیاری باوی کا اور کی اور کی اور گؤرا کا اور کی اور کی اور کو در اور کس سے سلوں ۔ ولا بیت کی عود توں کے حسن کا چرچا اب تو بیاد کیا بی کا کو کی باتیں سے سلوں ۔ ولا بیت کی عود توں کے حسن کا چرچا اب تو بھوٹ کا کھا تھا ہیں دل ہ دل میں لمریئر کی باتیں سے کو من رہا تھا رہے بلا رو بہت کے کو بری کو میول مسکم ہے کی بریم ہیں گئے۔

دوبارماه کی معروفیت منتگیں اور کا نفرنس تھے مجرابے ساتھ بہاکر ہے گئیں گرگاؤں جاکھیری اور دوب سنگھ کے مالات معلوم کرنے کی فواش برابر دل کے ساتھ رہی ۔ ہیں انتظار کرتا رہا کہ کہ جیٹیاں موں عدالنیں بند بول اور میں گو تقدوال ماؤں جہتے اور اور س کا بابج تورد دوب سکا بابج تورد

عبی پرسے اسین پرکوی سوادی رہی کونکریں بنا اطلاع کتے آبا بھا مشام کو ملیے ہی کے گئرتک جا کا اورمال کو حیوان کرنا مجے سوپے کری مجالا معلوم دیا۔ ہیں بہت پہلے کی ایک سٹام کو یا د کرم انتخا حب ویر قال سے گوند وال کی طرحت آنے جانی داہ پر ہیں نے کیسری کو دیکھا تھا جہاؤی فالی می نظا اور ملیک بھی جینے خوصی کا مردر کھنے کہ طرح آبی سے جھایا جا رہا ہو۔ امادس کے لئے منالے جانے والول کی ٹولیاں تھینوں کی مند ٹیروں اور میگر نڈویں پرسے شود مجاتی گزردی تھیں مثراب بی کر بہتے ہوئے تھے اور بی آماز میں ما ہمیا گاتے ہوئے جورر مشارک کو اور کی گولیاں کہتے ہوگئے جاتے منظر اور بی آماز میں ما ہمیا گاتے ہوئے جورر کا کو گورڈیاں دورڈائے ہوئے ایک میلیما کھیٹوں کے گاروں سے تالاب کی طرح و جارہ انتخا ہے۔ خور کہ گارک کورڈیاں دورڈائے ہوئے ایک میلیما کھیٹوں کے گاروں سے تالاب کی طرح و جارہ انتخا ہے۔

دیروال سے ذک منام ہو ما نے کے با وجد آ سے تھے ان کے المقول میں نتام ہو جی الانعیا مقیں اور دائر معیول کے بال ہوا ہیں اہرار ہے تفے عور تبی دھتے بچوں کو اپنے سائے توسیلی ای کھیں اور دائر معیول کے بال ہوا ہیں اہرار ہے تفے عور تبی دھتے بچوں کو اپنے کی شرف میں داتا ہو ہی ہے کہ کوس کھیں اپنے کو فراس کے میں داتا ہو ہی ہے کہ دیا تھا اور میں اسکے مسیف کرد یا تقالوں میں اگر دھیں کے بازو ہول اور وہ تھے اپنے مسائے لگانا جا ہے تو ہیں اسکے مسیف کے ماک کردیا تھا ہوں میں کول کا ر

ددیسنگرک ٹادی کی باتیں جومگہ جیت ادر کس کا باہ کرتے رہے تھے ادر کھر دیسینگر کا اُن بڑھ لڑکوں کے ذکرسے می مجل کا تھے یا دار اس تھا۔ اس میں میں کیٹری کا انجام د تعیینے کے لئے گاؤ مار انتا۔

مجرس نے تیز کھاگتے گھوڑے کی ٹاپیل کومنااددوہ شور قریب آ تا گیاا در قریب آ تا گیا اب یہ س مفری تا جہاں سے نہر دومری طن رائ ہے اور گو تدوال کالاہ نیج ا تر حالا ہے ہم کندد سے بنا دیجے تا ہے کان کے کواند میرے نے ڈراؤ ٹا بنا دیا محال الکوس کی لات کو تی ہو تے ہیں اور معرالیا اید واقعاص کاکوئ کوئ کوئ کوئ کہوں کہ بہیں السکتا ہیں ڈر بہیں را مقامجرانے والاس کالی وات میں گھوڑا دوڑانا مواکون موسکتاہے۔ میرے پس تقبیلے میں ٹارچ کئی میں نے اسے شکال کر التحقیل الدو تو دسر کنٹونل والے کنا اے کسیا بھائگ کر کھڑا موگیا۔

مرده بكبال في قردهائ تبين ديّا ين في المركث ادحرادهم بينك .

"ميان اكسيخ كتيل يريا تغادا" بيان"

میدنے کہا مناق مت کوئم کوملم ہے ہی مسترمی مانے گاؤں ہیا ہمل آلدی سنگھ کےمساتھ بیاہ کواکی موکر نہیں۔ مجھے تو وہ بہت بلا ہوالگ تقام آلا متعام آلا میں تو دہ نہیں بدلار " نہیں وہ نہیں بدل سکتا تھا ہیں اسے بدلنے کب دی مجلا۔ اب وہ بدل کہ نہیں سکا دیر " اور مہ دور ذرمے بننے گل۔

مجے خل دگول ہی جہتا ہوا لگا۔ یہ کبری کی کیا۔ جود میری سے بات کر آن می یہ بن نے آسے بازد سے مکولیا اکدیمی سے بچھا۔ تم مبن کیوں ری ہو آ خواس ہی مینے کی کیا بات ہے ہیں نے تم سے مہنے مہمدی میک ہے اور اب میب کرتم خوص ہو تھے تبانا می مبنیں جام تیں یہ

ده ایک دم فاکوش او گی ادر کی ده میری سے ابل ید دیر زیادہ و سی اوی کو بالل بنادی اللہ عمرے دیے ہوا در حم کور بناؤں کی تولی بناؤں کی میرے دیے ہوا در حم کور بناؤں کی تولی بناؤں کی میلای مجودہ مقیلے کی دوریاں کو لئے گئی اور در دیکھ ہے۔ " دیم نعل کی تو بلاک سے بردہ کر ہو ۔ کوئی ادر در دیکھ ہے۔ " میں ایک میا دو کے اثریں آئے انسان کی طرح بادر سے کر انتھے اوٹ کرنے دیکا دوری بین کے جادی کی دوری باتھے ہی میلی ہے تو کیسری دوری میں ایک ایم مینے کے اوٹ کرنے دی اوری بین کے جادی کی ایم مینے کے اوری کا درم میں ایک ایم میں کے جادی کی میں میں کے جادی کی دوری میں کے جادی کی میں میں کے جادی کی دوری میں کے جادی کی دوری کی دوری کی دوری کی دوری کی دوری کی دوری کی کے دوری کا دوری کی کے دوری کی دوری کی دوری کی کا دوری کی کے دوری کی کے دوری کی کا دوری کی کے دوری کی کرد کی کا دوری کی کے دوری کی کا دوری کا کا دوری کا دوری کا کا دوری کی کا دوری کا دوری کا دوری کا کا دوری کی کا دوری کا دوری کی کی دوری کی کا دوری کی کا دوری کا کا دی کا دوری کی کا دوری کی کا دوری کا د

می اورون معوران اور جا کاری می ایک دی میے باکل دو کی مو۔

كيترى م نے ي كياكيله" ميك نوريا كانية بت كما۔

م كومنين دير كورنيس يس ك أواز كامردى مجياي كيا مث مقابلين مبت عجب لك

ادر مجرمركوداب تقيلس ركفت موسے ولى -آب مي مادل كوى ديجه مذ ہے۔

مگراے مسابق لئے کیوں پھرتی ہو میں نے مستقبل کے فوت کوعمیس کرتے ہوئے کہا۔ اسے گھوڑی کی باگ مانق میں لی اور مقیلے کو کالٹی کے مانقد لٹکا کے موسے برلی کے سی کوما تقد لئے کے سے گوری کے دول ۔ معیسلنے کے لئے تزمیں نے آئے تک گھڑیاں گئ گئر کر گذاری جی ویر اب اسے کیوں معینیک دول ۔

معركيريم بالل ويئ موكياتين فيوني كين كالت كالع كما.

میں نے اسے بہت کہا سکیری ہے مرکبیں جیہا دو کہ س بات کاکسی کوبیۃ مہیں ہے تم مون سے نہیں ہے تم مون سے نہیں ہے تم مون سے نہیں تا اون سے نہیں ہے کیا بیٹے والا ہے تکواسے کہا توصرت ہے کہ میں تا اون سے نہیں فردتی اور تم منکر کیوں کرتے ہو۔ میں اسے اثنا جیہا کر رکھوں گی کرکسی کو کمبی بہتہ مجی نہیں جل سے گا۔
مہر اور کے بہت نے باگلوں کی طرح جما تک کوا در مجھیا کر کے تھے ا بنا دیوانہ بنا یا بھا۔ ہیں دیکھا کروں گی ۔ بھیا کر رکھوں گی اور کھیے میں دیکھا کروں گی ۔ بھیا کر رکھوں گی اور کھیے میں دیکھا کروں گی ۔ ب

میں نے روشنی مجادی اور خاموسی کعر اربار

ده بعرول متبیں پر بہیں دیریہ انھیں مجھے کتی ہاری عتبی ہے ہوئٹ کتے میٹے کتے۔ دانت آد موتیوں کی لڑیاں ہیں ۔ ان نگام وں نے کھے کتی کہانیاں مسئائ میں ہمتیں ملام بیرہ نے کے کتی کہانیاں مسئائ میں ہمتیں ملام بیرہ نے کے کتی کہانیاں مسئائ کے بنا ذندگی کتی سون گئی ۔ کیا ہیں اسکے بغیری لیتی ؟ اگر اسے دومری عورت کا بنا پڑی تو مجھے دی موتا۔ اگروہ وہاں سے کوئ میرے آیا تو میں کیا کریسی میگردہ میم منہیں لایا۔

یاں کو دو لوں نے بدل دیا تفا دو مہینوں سے میں کس کی دامول میں مجی آسے ملنا چاہتی ری ہو می دو میں میں میں دہ مح

معراع ووكيے قابراليار

"آج" اسے بولے سے کہا۔" آج الدس کی دات میں نے اسکے ایک برائے بارکو بھیجا مقاکہ اُسے بلالائے۔

دہ چپ ہوگئ توسی نے کہا ہی اکس ادی نے اُسے ساتھ لانے میں مہاری مدد ک می میں فی اندر کے افر کو طبکتے ہوئے میں ا

ده من کرادلی سوب سنگر حب تک مجعے دیج بنیں لبتا تھا اسے عبین بنیں اُٹا تھا اور آج میں نے اُسے کہا تھا کر تہیں دیجھے بناس بنیں میسکت یا مجروہ دہ گو تدوال کے اہ بہ آئے جلی گی احد آگے جلی گئ

آئ کس کی اہلی کا نبصلہ تھا۔ میرے سامنے مگہ جیت کئی اور کس کا بالچر تھا۔ الفات تھا اور وی ٹرا زو تھا حب بی بی نے اس جاند ان دائیں کیری سے مسن کو تو لا تھا اسکے چہرے کی مومی اور اکھوں کی اُدک می کو جا مخیا تھا۔ وہ تھے ویر کہنی تھی اور جھ پروسٹوکس رکھی تھی۔ اور پھر علالت میں میری دہ کری گئی۔

دد کے ساکھری کی بناکھری کی بہنی کی اور سی اسے انکلیت دینا نہیں جا بہنا تھا ال مونول کی میک میک میک دیران کی اور سے سکھی انکھوں کی طرح آج کیری کی انکھیں میک میک دیران کے میں کہی حیث ہے کہ کہ میک میٹ کے میں میں میٹ کے میں میں میٹ کے میں میں میٹ کے میں میں میٹ کے میں اسے اپنے کا دور بر سے قدموں میں ایا میک میں میں میں میں کر کھوں رہا ہوں اور بیر سے قدموں میں بارباد دہ لگا بی کو ل ارب بی ۔ مجم کی بھی بین آ یا سٹلید یے کری کا افرے۔



ستالانسدد ۱۹رول تیمت نی پیچه رس *دول*

شائع كده وماكيتنان كلجرل سوسياتي كواچ ه

پشران کی چنا

جميله بالثمي

مكن رئي مول دل كى باتي دومرول كوكمال علوم موبال مي-میادم کے ال مندری مجولال کی سوگندھ سے گھری مجن کا نی ہرسے اُن برائے داؤں میں مالسبی موں وکھی وٹ کرمنیں آئیں گے جب بینا سے بھی وٹ کرمنیں اسکٹا تو بھلامن ابی بریار کی آشاد مركوں الجمارية إعب معبوان وسكن ديتا ہے دكموں كوسيد كى طاقت ديتا ميشانى كيوں مبي العالم كمي كوى ماتنا اوهم الكت بي تو بجارى كان سيميراذ كرمزودكرت بي كر كيم مشرادية تف ہو سے ماد مو بہاتا وُں سے ہے آج تک یہ بہی بچھ یا ٹ کرم اوگ جو کن کا برجار کرتے ہو ہے بھار ک باتیں دہے کول بنیں دہتے تھے کنی کی اسٹ انہیں ہے ۔ کیلی کڑی کی طرع میں سدا سلگتی ری موں اورانت تك بي ديني سلكن ربول كي ميران بانال كاطرح كبراهاس كالخناه نه مجع لدي اوريتيبي عے گے۔ یہ بھلا کمتے عربے کا میں ناستک منیں موں بر کہانے بول مجھے تسلی منہیں دے سکتے ہوگ كتي وقت بلے بالے زخوں كو برديتاہے يرميرے نظاد خوں ير توكوى شامى مرى دائا كا۔ مالی جانی ہے میرے بناکے مائی ہے کر مجمع کئی کی آٹ انہیں پر زندہ رہنے گئے کئی دکسی سمالے گا فرددت تو مول ہے نا کمجی کھی حب راتوں کو اند میکارگرا موجانا ہے الد سے می نیزدنہیں آن توالعكربية عال إاداب ي آب كيفائل ب كيول مال جي إعاب كعبوان منط برشاني تو ملی ہے ۔ اورس ما اسم الرحیب الن موں میں اسے کیا کول کے مجی تنہیں ل با تا کیم می تنہیں ل سکتا۔ آدی کے معے میں صرف سلگنا آیاہے۔ دحرت ک طرع میدنے پیری کو طبح دیا مقاادر معبوان نے حب محبے اے می سے ایا اے زیر ئي معيدالگ كرديا لوي الكسف كي أشاكرون - ياري في ما تين سنكرا وم كي أن ير فيك ہوتے میں بارمنناکرنا جا موں کھی تو کھو مالگ تنہیں بال ترمیرے مونٹ ہاکرتے میں برول خالی رہتا ندى كادهاما اى طرح روال بي وه تفريحي أى طرح ب مرت بي مدل كئ سول جيزول ك مقلیلے ہی آدی کی دندگی کننی کم مولاتے۔ بہیلی کا درخت ولیے ہی ندی پرجو کا مواہم جیے ال گنت مداول بیلے جبکا موا تقا۔ بینیا وقت مجھے نو انتابی لمبالگذہ جیے اس سے ادرمیرے درمیان صدیاں موں دالے موں اور کتنے می من موں سے مبول ہیلے کی بات مگئی ہے جب اسے ندی کی لمروں ہ دنگ باربرد م من ميتون ات بف داه ين الله كر مي وك كرميوكن عن ادر الله كو

دسونے کے لئے با دُل بال میں ڈال لئے تھے رسا تھ کی سکھیاں آگے نکا گئیں الد کھے آوازی میے دیے مرکنڈوں کے بنے ہوئے ماہ سے دؤسری طرف جھیے گئیں تھے ان کی باتوں اور قبقہوں کی گوئی دُور تک سنائ دین دی دی بھر سنتی نے ذور سے کہا "ہم جاری ہی تواکیل کہیں گم نہ ہوجا ہو۔" بسنتی کو کی معلوم تفائم ہونے کے لئے اکیلے ہونا مزودی نہیں ہوتا۔

پیرئی کے پارسے شام کے دھند لکے میں ایک سوار آبا اور اسنے تی ہے پوچھا تھا کیا "شام نگو" کوالمت نیں بہدسے مو آ ہے ؟ دہ بیبل کے توں کے بھیگے ہوئے گہرے سائے اور ندی کے دنگین بائی کے مقابلے میں تھیسے بہت اونچا اور دور ایک دیوس الگ رہا تھا اس کے ماتھے پر پہینے کے خطرے موجوں کی طرح حیک اے کھے اور اسکی ملکول پر دعول کی سفیدی بڑی تعمل گئی تھی وہ صابری ملبری بلکیں جھریکا رہا تھا اور اکس کی کیسری بگرای سے اسکے کا ان ڈھینے ہوئے تھے اسکے کا وق میں لیکے بالے بات کرتے میں بارے کھے۔

میں نے کہا تقابل کے پاروالے شام نگر میں جائے یا او ہردائے مشام نگر میں الدہات المعاکر دوراٹھتے نیلے دھوئیں کی طرف اسٹارہ کیا تھا میرے بھیگے ہا تھنے اون یں میری باہم برجیلی حبًا ری تقیس اور ایک عجیب بے میپنی میری حال کے ساتھ لیٹن حاری کئی ۔

اسے مرافقاکر بہلے ہیں ہے اس بار والے من مگر کو دیکھا کھا کھر میرے المقے مہتے ہا کہ کی سیدیں دو مرے من مگر کی طرف اس واہ برجہاں مری سکمیاں بنی گائی میں اورجہاں سے افتی نہلے دھوئیں کی دھاریاں ہوئے ہوئے اکامش سے انز نے اندھیرے کی نبلاٹ میں مجمود کی میں میں کے موری کی میں اورجہاں کے کہا بہا کہ کے کہا بہا کہ کے کہا بہا کہ کوری اس میری طرف دیکھا تھا۔ اور کھر بوا کھی کہا بہا کہ کھوڑا ای داہ ہر وال دیا تھا جو میرے گاؤں کو جاتی کھی ۔

اوگ جائے کھائے اپنے جانوروں کے ساتھ ارتباط کے اور شام کے سنائے اس جو درخت وں کھنیوں اور دھرتی کے سینے سے الحقا ہے۔ گھنٹیوں کی منہنا میں بر کھلا گئی تھیں۔ کچیچ کی طرف سوری بادلوں کے بچیچ بالاز سے تھیا گوئے کی طرح نیج بی نیج و کھلانا مارٹی تھیں۔ کی جو بی کھوٹ کو اور میں تیز تیز قادم الحقائے لیے او جو سینائے مان اور دو مرے کا دُں کی طرف مبال عور میں تیز تیز قادم الحقائے لیے اوجو سینائے مان بڑتی مان بڑتی کو اور میں میڈیروں برگر نے برائے کے دوتے ماتے تھے اور Scanned with CamSo

کھے گا۔ رہا تھا جینے بی اس ایک گوڑی ان سے الگ ہوں۔ مجھے کہیں بہیں جانا اورجب شام
دات کے گئے ملے گا ترہی بھی اس سرقی کے ساتھ اوپر اٹھ کرگم ہوجا دُن گا۔ پہندوں کی پر ول ک
تیزی میں سماجا دُن گی۔ میرا عُون رگوں بن گرم علنا ہوا مجھے کی اور کا او چرمعلوم بڑنا کھا یہ کھیاں
اور اُن کے جائے گئے میں جھے بہت بڑائی کہا اُن کی طرح لگے جس کا بس ایک اُدھ اول ہی مجوالہ سر
سامبرے ذہی میں باقی دہا ہو۔ جانے بہی اے داموں کی دھول مجھے قدموں کے نیچ ای بڑی بیگا

میرا کی معدوی سٹ م کی چرمائی و تیا تھا۔ گائیوں کھیندوں کو ہا نکتے ہوئے اور گاؤں کے دوسرے کھائے میر ا
کھر مجھے میلوں وور دکھائی دیتا تھا۔ گائیوں کھیندوں کو ہا نکتے ہوئے اور گاؤں کے دوسرے کھائے آئے
میر اسلام کی دھرائے کہا تھی میں بھی جاگ کر بہل بار اُنہیں سٹنا ہو۔ میر سے ساروی کہا ہوئی ہی میں ایک کیکی گئی شاید دیر تک یاؤں ندی میں لٹھائے سہنے کی دھرسے سروی کہا ہوئی وی میں رگوں ہوگ گئی دھرائی اور جس کی دھرسے سروی کہا ورجس گاؤں
کی دھرائے نے مجھے جم ویا جو تھے ہی درج ہوگ گئی وہ مجال بیگانی کیوں لگئی۔
کی دھرائے نے مجھے جم ویا جو تھے ہی دی ہوگ گئی وہ مجال بیگانی کیوں لگئی۔
کی دھرائے نے میں سٹ ایم جھے جم ویا جو تھے ہی دی ہوگ گئی وہ مجال بیگانی کیوں لگئی۔
کی دھرائے نے میکھ جم ویا جو تھے ہیں رہی ہوگ گئی وہ مجال بیگانی کیوں لگئی۔

ماں نے دیکھا تو بھٹیکار نے کے لئے کہنے لگی کیا اہمی نیرے کھیلنے کے دن باتی میں ج تو کھیت سے گھرتک آتے آتے جم سگادی ہے۔ اور گھرس مہان آتے میٹیے ہیں ؛ میں لئے اسبی آواز میں جو بھے کسی اور کی لگی می کہا تھا " کیوں ماں آنند پورسے کوئ

آبلے۔

ال نے کہا تھا میرب باتیں پوچیدلینا کام قربیلے نمٹائے کے بھرمبراجیوٹا بھائی رفتے نگا اور ماں نے بہت عفے سے میری طرف دیجرکر کہا یہ اب کھڑی کھڑی کیا مینے دیجیری نے کیا اتنامجی بہیں موسکما کر فوا بھیا کو بہلا ہے انتے ہیں دوئی ڈال اول۔

کیتیاکو انتظاکر میں باہر حالے کے لئے مڑی ہوں تو ماں نے پیر کہا" ادی جمیا کیا تیری مت ادی گئے ہے۔ ایسے معبلا کوئی جوال لڑک باہر نظلی ہے جا کو تھڑی میں حامر۔ گھر کا کام می خود دیکے دول گئے۔

آج جانے کیا بات محق میں مبل گئ منی کہ مال کوعفر زیادہ عقاد تھباکو لے کر انگن میں ملیتے ہوئے میں ادن کا مرت مول حسے میلے کے مسلے میں دادن کا مرت مول حسے میلے کے

دن حبابا حابہ میں نے محب کرا بنے پاؤں ک طرف دیجھا گردیاں کوئ چنگاری رہی۔ یہ

بھیم کی طرف بادلول میں لگی آگ ہوئے ہوئے ہوا می گھل گی اندھیرا آگا مش سے نیجے اثر آیا اور کھیلے والے لوکوں کی طرح ایک ایک کرکے تامے اپنے گھرد ں سے آکل کرما نومیران میں ایکھے مہنے لگے ۔ میرے کندھے سے لگا لگا بحبتِ عانے کب کاسوچیکا تھا۔

ال کے بکار نے بھی نے دب اوپر دیکھا ہے تو مجھے ہوں لگا جیسے نیند میں کی و دیکھ دی موں۔ معیا کو رسا کر میں جوری بچ اٹکن کے کو لمی ہوگی۔ آج میرے الخفظ باؤل میرے اس میں نہا نہ میں ایک مزکا ہوں میرے الفظ بالدہ اللہ عالم اللہ عالم

بھرستام احدگہری ہوگئ بھباسوگیا بابا مہان کے لئے کھانا حویلی ہیں ہے گیا ہیں اور مال کی کی عورتوں کے ساتھ گادُل کے باہر چیا۔ میری سہلیاں ایک دومرے سے بوجھ رب کی کی عورتوں کے ساتھ گادُل کے باہر چیا۔ میری سہلیاں ایک دومرے سے بوجھ رب کھتیں آج جیتیا سے ہاں کون آیا ہے کہ اس کی مال نے صلوہ پکا بیا ہے اوردال یکھی

كمى حيودائے۔

میں نے کہا اس ابیدے کوئی آیا ہوگا۔ ماں سلا اپنے بیاروں اور ما کے والوں

کے لئے کہ جی ایکی چیزیں بکا یاکرئی ہے۔ سب میسے مرحوک بنی واہ واہ مہیں صبے آندور
سے آنے والوں کا بنہ تمہیں جلتا۔ اری ہوشش سے بل کیا آئند پورسے آنے والے حولی میں
مینچے رہتے ہیں۔ اور یہ تیرا آج کیا حال ہے کہ ایک یا وُں بیال پڑتا ہے اور دومراوال کا
تو نے نہ بی رکھا ہے تیج معلوم نہیں آج تیرے گھرکیا بکا تقا۔ تیری مال نے منا مجبونالکا
کردیا ہے۔ اب بتا مجلادہ کون ہوسکتا ہے بھروہ سب ناچی موئی میرے گردگھوئی رہی اور

كادُل بِي اور لوكيوں كم طرع مجع خ مشى كا قراس بات كى كدنتے كينے لمين كے الكوں

Die

من الم بل کی گہری تظیر ہی جول گی اور میرے البطے کی گوٹ می رشیم کی موگی۔ میرے سینے اسس

سے آگے می نہیں گئے۔ نیم تلے جب فوریس لل کرسوت کا تبین اور لو کیاں ال کر گیت کا تیں

تو میرا انگ انگ ایک عجیب فوٹ سے جھوم المفتا ۔ ان دنوں میری سہیلیاں کہتیں ۔

"اری چہت کے کیا موگیا ہے تیری آنکھوں ہی جوت سی کیا جلنے لگی ہے جیسے ان میں

تارے تھے کو ورا اور یہ آنی جیل کیوں گئی ہیں ۔ جیسے سائے جہب کو ڈھانب لیس گی "مال

می محیسے بہت بیارسے بولی مجمی عضر نہ موت میں اور بریت مباتے میں اور کھرانی

کی طرح بیٹیوں کے دن می ما بال کے آنگن میں کم موت میں اور بریت مباتے میں اور کھرانی

بیاہ کے اور ما تکے کے نقصے کے میٹیٹیں سالوں پیچے برائے دنوں میں بیٹ جاتیں اور بول سے

بیاہ کے اور ما تکے کے نقصے کے میٹیٹیں سالوں پیچے برائے دنوں میں بیٹ جاتیں اور بول سے

سنے میرے دداع کے دن آگئے۔

٢

بات آگہے قد صوم بگائی اوٹوں کو تطاری بنرے بی سے لے کر بماری حوبل کے تھیں۔
باج ل کے شور اور آدمیوں کی بھیٹر میں لگنا تھا۔ گا ڈن او پر اٹھنا جائے ہے۔ گا وُں کی لو کیاں
ہائے آگئن میں جمع تھیں اور ڈھولک کی دھیہ دھیہ دا گوں کی ندی پر بہی تھی۔ گفتگر وباندھ
ہائے آگئن میں جمع تھیں اور ڈھولک کی دھیہ دھیہ دا گوں کی ندی پر بہی تھی۔ گفتگر وباندھ
ناچنے والیوں کے پاول میں بجلیاں گھیں سنگاد کرواتے ہوئے نائن تھے کہتی جاتی تھی " بیٹیا
تیرے دھن بھاگ بہی جو آو الیے برٹے گھریں جاری ہے ایسا گھر جہاں دو دھ دی کی بنہری
بہی جی بھاگ آو کا دُن
بہی جہاں کی لونڈ بال باندیاں بھی رستے مہینی ہیں۔ اورے تیرے جیسے بھاگ آو کا دُن
بہی نائن میرے بالوں ہی مول ہوری کی ۔ شیعے لگنا تھا کر رہیم کے ڈسمیروں میں ہیں دب
کر کھو جا دُن گی میراس انس گھٹ جائے گا دو دھ دی کی بنہوں ہو جاوں گی کہتے
کر کھو جادُن گی میراس انس گھٹ جائے گا دو دھ دی کی بنہوں ہو جھے وہ آگھیں یاد آئیں جنہوں
کر کھو جادُن گی میراس انس گھٹ جائے گا دو دھ دی کی بنہوں ہو جھے وہ آگھیں یاد آئیں جنہوں
کر کھو جادُن گی میراس انس گھٹ جائے گا دو دھ دی کی بنہوں ہو جھے وہ آگھیں یاد آئیں جنہوں کے تھے یوں دیکھا تھا کہ میرادل ڈول گیا تھا اور میرے گیا باتھ سے جو سٹام نگر کی طر دن

کوایک عجب بے جینی کالٹی عاری کی ۔ نائن کاکرایامواسٹ کا جھین بن رہا تھا اور کا علی ہے ہی ۔ انگ اعلان میرامن عاب کے بدوں اس سادی خوسٹی سے الگ اعلان میرامن عاب کے بدوں اس سادی خوسٹی سے الگ اکسا کھا ہے میرامن عاب کی اور میری سکھیاں مجے چھی مربی تعبید کے ایک مالے کی اور میری سکھیاں مجے چھی مربی تعبید کا میل نے کہوں ایسے باری میرامی جا اس سجیلے کا صلیح کی جو اس سجیلے کا میل نے کہوں ایسے بی بریکار کی ایک آسٹا کی طرح میرامی جیا ہ رہا تھا کوئی محیسے اس سجیلے کا میں ایسے بی بریکار کی ایک آسٹا کی طرح میرامی جیا ہ رہا تھا کوئی محیسے اس سجیلے کا

ذكركر سے ادركي كرتيرا دولها اياہے۔

ال كويد نے دوابك برائي إسى كذركر اندر كون ملى جانے دى القاميلے كيون س کی اس کاچرہ میک میگ کردہ انتقا اور حکے سے بات کرن تو لگتا تھا اکمی اس کے گلے لک کر مارے وسی کے ناچنے لگے گی۔ اندر بابرعور میں اور انندپورسے ای موی براوری ک رمکیاں بارس معانجنن جینکان بوری کھاگ دورری سے میے سبسے زیادہ الم تولس النبيل كے ذمر مو بھيگ موئ سبان مت محق اور سروى ميرے حب براول ملئ من جیے کوئ انجانا باتھ مجے سل دے رہا ہوا ور ہواجب کھلے در دارے ان تو مال بڑا جيے گھرامٹ بن محجے تنلی دے رہ ہو۔ میں انگھیں بند کے معیمی تھی اور عمیب سینامیرے سلمن نفور دل كرطرح كموم را انفاجس مي ميري سبليول كرجوا تخبنول كرجين كارمي عن -وصولک کے ساتھ گاے ہوئے گیت کی سے بات کے ساتھ آئے اوٹوں کے ملے یں یری کفیٹوں کٹنٹن کم کھی جینے راسس لیلار جانے والوں کی ٹولی می گوبیاں کنھیا ہوں ۔اور ين رادهاعتى اور يمايس شوركادها رامير عملي بهدراتها ادري اس سالك عن يم درون مخیری اورکوی دوسراتفا محب ادیامیری پہنے سے دور سرمیرے بالک قریب جیے بری جان کا ایک معرب عیے میرے انگوں کس اری دکھن تکل کر اسکے قدموں میں اوے دی مومیری حان اسکے بادل میں مور میں ایک رسینم کا کیڑا ہوں جس براگردہ جلے تو ایایا وں دھرائے رس ایک کول کاسفید مجول ہوں اگرجا ہے تو اپنے سالنس سے اس میں خوسشو لحردے۔ میرے قریب کھڑے ہوئے اسے میرے کذھے پر الف دھراہے توسس متن كر يري مان يون لكركن جيد كمي كل ي بنين - مي د لا دها مول - اور دكى اور حول كا ايك ذره مول جواكر اسكے يا وُل نظے آجائے تو اس كى مان اورسٹان بڑھ حائے آنگن یں طانے کیسا نٹور ہوتے لگا تھا یا میرامسینائی ایسا تھاکہ مجعے لگاکسی نے میرے پاس کھوا بوئے جوان کے مسربر زور سے کوئ شے ماری ہے۔ جبک سے میری انکھیں بدہوگئیں اور ہیں چنے مادکر گریڑی۔

میری مہیایاں مرے گرداکھی میں اور کہری مخیس چیا اری چیا ہوئے ہیں ہمیرے سبنے دالے میں۔ادر تو اول چین ری ہے یہ کیابد مشکو ن ہے۔ اگر میٹے سیٹے کا کسکی کے قدرو گھڑی کو کر مسدمی کرنے یہ

میری آنکوں ہے اسوسان کی جل دھادا کی طرح بہدد ہے تے اور میرے پرانوں بن مان بہنیں گئی ۔ سمارا کیا مواسف گارخواب موگیا۔ اور فائن بائے ملی ہوئی پھرسے بڑاری کھول کر مبیعی میگر میراا بنا آب میرے لیس بن بہنی تھا۔ بن جا ہم گئی کے سنجل کر مبیعی کی کی مبیدا نہا ہی میں کھی کے بیاہ کی محق کی ہے بیاہ کی محق کی ہے بیاہ کی محق کی ہے بیاہ کی اور کہنے لگی تجب کھنے کیا ہے بیلی کی بیاہ کی خوک بہنیں ہے میں اور آئو ہے خوک بہنیں ہے میں اور آئو ہے کہ انظار میں دمی میں اور آئو ہے دوار کر میں دو اس میں اور آئو ہے کہ میرے دوار پر یہ دول کھڑا ہے دوار کھڑا ہے دوار کھڑا ہے دوار کھڑا ہے دوار کھڑا ہے تو گھرادی ہے ۔ اور کالی قرار مالے لئے کنورا جاری ہے ہی دو مواردان بر دو میاردان ب

مرکنڈوں سے بنے بھیتے میں رنگین ٹاگوں سے بے لٹو جاروں طرف سے میرے مری ابع کئے تھے۔ اور کھی کے دیوں کارکوشی میں جن کنڈی آگ بڑی پر تلگ ری گئی آپکی موی جیے باتی مرمشے کولینے میں کھینے ہے گئ مجبولوں کے میروں میں سے جھانگ کرمیں نے دیکھا تھا مال کا چہرہ پہا ہور انقااور وہ اسور و کے حالے کیے میٹی کی تعبیا اس کی گو دہب لدا میٹیا تقااور لوگوں کو الیے دیکھ رہا تھا جیے میلی آئے ہوئی کو دیکھ رہا ہو اس کی رور وکرتھی ہوئی آنکھ بس بند موئی جائی تعقید کا تعام کا تعقید کا تعمید کا تعقید کا تعقید کا تعقید کا تعدید کا ت

کھیرے کرتے ہوئے میں نے سوچا تھا حانے ہے کون ہے جو تھے کی دومرے گاؤں سے
دداع کوانے آباہے میرے دل ہو کھلیای کی گئی اور میں جام تی تھی کم اذکم کھونگھٹ اور کھیولوں
کا یہ او چو شاکر ایک بارکس جبرے کو قر دیجہ لال ۔ اور آج مجیم علوم ہے چبرول میں آوکھ بنیں

ہوتا ۔ کھ لوگ کتے مجو لے دکھائ دیتے ہیں ،

بنڈ بی اسٹلوک بڑھ کر آگ بر عانے کیا کھ ڈال رہے تھے کہ ہاس سے بیں بے سکا ہو گا جو گھا ان کھی۔ آج گھنے زماؤں کے بدکھی دہ باس مجعے ان کھی ادر الگ کی میرے ذمن کے ایک کو نے سے جہاں کمبولی سبری یا دول کے ساتھ پڑی ہے آیا کرئی ہے رسا مگری کی وگئی۔ علی میں بینے میں میرے آئے آئے جبل کی طرح کوند رہ کھی ادد تجھیے سے کھل جُولی میں اتنے کیڑوں ایس کی ہوجاؤں گئی۔

مبغی ہوں تریوں ملکی ہوئی تی جیے جنوں کا سفر کر کے آئی ہوں اور لگا تھا گرجاؤں گی

ہرانے وگر ہو میرے آس پاس بیٹے تھے جانے کون تھے اور وہ جو میرے قریب بیٹھا تھا دہ

عبد کون تھا میر سے ساتھ کیا ہینے والا تھتا ۔ بھر مون کنڈ کو مہا کر شجے اور اسے جاب میرا

عبد ان تھا آسے سانے بھا و باگیا۔ وگر بنیں رہے تھے میرا باتھ کبی انھا یا حبانا تھتا

اور کمی رکھ دیا جاتا ۔ میری آگھیں تھائی کے مارے بند ہوئی جاتی تھتیں جب نائن نے کہا تھا

کر ل بی آگھیں کھول کر اپنے دولہا کو تو دیجہ " میں نے اپنے سلمنے بیٹھے ہوئے کو دیجے

کر کوئی آگھیں کھول کر اپنے دولہا کو تو دیجہ " میں نے اپنے سلمنے بیٹھے ہوئے کو دیجے

کر کوئی آگھیں کھول کر اپنے دولہا کو تو دیجہ " میں نے اپنے سلمنے بیٹھے ہوئے کو دیجے

مالی کر دیا تھا جو میرائی اس کو طری میں سے سب کو نکال کر میری سکھیوں نے تھے اسکے ساتھ

تد کر دیا تھا جو میرائی تھا۔

تذکر دیا تھا جو میرائی تھا۔

گمی کے دیے گاؤ تھے جبی مری لگی اور کھولوں کی ہمس مسئن سے بیوسش ہوتی عبان بڑی۔
حب کی نے مبرا گھوڈ گھٹ الٹ دیلیے یکھٹوان عبانت اتھا میں کچہ دیکین نہ جائمی گئے عرب
سنے کا انتظار کھا۔ بریکانے ہائموں کا جو میری طون بڑھیں گے اور لاج کے ماہے ہی دوہری
مرحباؤں گی۔ اور کسس انتظار ہیں جیسے ذیانے بریت گئے۔ دیئے گاؤ کھرٹ کی اور اندھیر
میں بینگ کی دو مری طوت مبھٹے گی آ واز آئی ۔ مو بے موسے میرے انگ ڈھیلے پڑگئے ت بدیں
انتظار کرنے کرتے سوگئی ہی۔

ائع نگ ہی استظارہ جومیرے گرد باتی ہے۔ ادرج کچے باتی دون میری دی گئی ہوا ہے اسٹے کی اس انتظار کے جادو کو کہنیں اور ار اس سے دوارد وار کھی ان انتظار کے جادو کو کہنیں اور ار اس سے دوارد وار کھی یہ انگی ہے۔ بر کھی تا کہ کے دائے کہ کا کھول میں بین نے جھالکا ہے۔ جانے کہتے ہا کھول میں بین سے جوانکا ہے۔ جانے کہتے ہا کھول کی بین سے دوہ تنا وجو اس می کو دیتے کو میتے کے جینے کے بعد سے اب تک میری رنگول میں خون کے ساتھ موجو دہے کھی اوال کیا ہی

بياه كقا إ

دُول المَّى ہے تو میں ڈھنگ سے بیٹے اسکی تھی۔ نہر کے بل سے لے کر دریا کے گھائے

تک اونٹول کی تطاری تھیں جن کی فیٹوں سے لگنا بحت سالاجہاں تھیے دواع کرانے آبا ہے۔

مال کے رونے کی آواز سب سے الگ اوپی تھی۔ ٹائن میر سے پیڑوں کو تھیک کر لی ڈولی بی بیٹی بھی بھی ہے کے لیے تعریب کے درمیان ہی نے

میٹی بھی بھی کے لیے کھائی میر سے ساتھ آن لگی تھی۔ بابا اور بھیا اور وہ سالاسے جن کے درمیان ہی نے

میٹی اور اس اس کے دو بیٹی نے دو بیٹی نے دو بیٹی نے آوئی جاتی ہے میرے رنگین بینگ کی بائنی بیٹی اس کی اس کے میری بیٹی اس کو سے میں اور کی میری کی اس کی اور ہی ہوں۔ تھے گئنا تھا میری ارکی آئے دراب سے میں نے بیس کی اور کی اور کی اور کی اور کی اور کی ایک رکی اور کی سے دراب میں سے بہا کرمیرادم گھنت ہے دراب میں جول۔ قبی کی اور کی اور کی اور کی ایک میرادم گھنت ہے دراب میں دو تو کی کردو کر کرا چا ہا۔ اور نائن سے کہا کرمیرادم گھنت ہے دراب میروں تو کی میرادم گھنت ہے دراب میروں تو کی میرادم گھنت ہے دراب میروں تو کی میرادم گھنت ہے دراب

دریاس پال زیادہ منہیں تھاکشتی کورگلول تاگوں اور لیٹی کھیندوں سے سجایا گیا تھا جب چیو جلتے تو گھنگر دل کی جبنکار بڑی مرحولگی ۔ مجمعے پھر لگا میں را دھا ہوں جو پرائے دلس میں اپنے کرش کو ڈھونڈ نے جاری ہوں پر بہ جو میں بیاس بھیا تھاکون تھا۔ گم مادر فالوش جسے اس
پرکوئ جادد کردیا گیا ہو دریا پر کی تھنڈی ہوا کا گرمیرے چہے پر لیکے مہیے کو طافی محتی اور
میلی بواری طرح میرے میں پھیلی تھی پر میری رکبیں جسے بحت پڑگی ہوں بچرکی طرح کس
ٹھنڈا کو متبول کر نے سے انکار کر رہاتھیں۔ جسے میں مور نی بن گئ ہول جس پہان کی پھوار
مردن ادبر کی سطح کوئ محبکو سکت ہے۔ آج تک کی تھنڈ نے میرے انترکو تھنڈا انہیں کیا۔
میں قوابنا نرک اپنے ساتھ لئے پھران موں میرانر کے بس میں ہرکام کا آخر تھکی اور مین میں
ہے۔ تھے آج تک کی نے سکون کی اس میٹی نیند منہیں سلایا جو اس مرکنڈوں کی کو تھری میں
رنگین یا یوں دالے بانگ برسو نے سے پہلے میری کھی۔

کیرمبراگادُں کی جہاں اور ناق آئے بڑھ آئے۔ دریاکا دھارا وقت کی طرح جہاں جی جہاب ہی جہاب کر اے مبا تاہے ماتے دور لگار ہے تنے ادر گیت گارے تھے۔ میری آئکھوں ان بان نظا اوردل چا بتا تھا ہے لہری تھے اپنے میں جھیالیں دو مرے کناھے بر آموں کے بررگی توشیو نے میراسواگن کیا اور سایوں والے ٹھنڈ ہے راہ بر میں اسس کا دُل کی طرف جل جو اب میرادی بنے والا تھا جس کی میرے ہے کو ملنا تھا جو بر ما تا لئے میرے لئے بنائ تھی۔

ڈولی کے آگے آگے جینے والاسوار بانکا جھبیا تھا میہا اُکی طرح اوٹ کر میٹھا ہوا۔ وگوں سے
من شن کر برانا جاتا تھا۔ نائن نے پردہ سرکا کر کہائی ہا ہر تو جھانک دکھیے توسی کننامسندونگر
ہے۔ وزندوں کی اوٹ سے برے کھیتوں پرسے موا اناج کی خوصشبولار کا گئ ۔ پرنمق بار بارمیرے
مونٹول پراکر کگئ کھی ۔ اورسالس لین میں ناک دکھ رہی تی اس لئے میں نے اسس کی بات کا کوئ
جواب مذکھا۔ میں تو آب مہکاری ہوگ تی۔

٣

س نے حب اُنیے میں جھالکا ہے قرمیری الکھیں کھلی کھلی روگئیں قربیر ہی ہیں جوجیب کی بیں جوجیب کی بیں جوجیب کی اور ایک میں انتخاد کھی ہیں جوجیب کی اور ایک میں انتخاد کھی ہیں گھوئی ندی میں تیر فی اور ایک میں انتخاد کھی اچھا کیڑا ا چڑھا تی کئی کرمیری کھیاں برب کہنے لگینں۔ یہ می کئی جہا حب کو مال نے کہی اچھا کیڑا ا ينے كونبيں ديا۔ كتبواركومى حيكمى رسيم ديھيے كونبيں لائقا۔مشام نگركى وہ لڑكى ابگردل سيم م سمل سمل سمل ملم ملی اور مالول می مرواع مولی جیسے کے مقلطے میں ماند مخفے آنکھول میں آكائش كاس كارد كالمحتادول كالجيت محق اور كاحل كى لكيرى دهو كان وكول كالمحرية الكمو مِن بكراد حكواكر ري تعين ما والله الله المحمد عن المحت العظية تو كمنكرو وال كنكن ایک دوسے سے مراجاتے۔ اکتے پر طلے شکے سے میروں سے روشی نکلی می اور جوعدت كونكف ال كردكمين حيران موكر تحييم بال بوك بوا دن كعسكار باادر

تام ك طرف حا آريا _ اور كيو زم ي موا علي لكى ـ

اس رات حانے کتے یوالے اور سیلے خواب میرے من کی دایواروں سے آ آ کر مکرائے میں ١٠ رمی نے کیا کیا سوچا رکھے تاروں کے ساتھ آنکھ مجولی کھیلتا چاند نکلا۔ رنگین یا بول والے لینگ کے چاروں طرف کیولول کی جا درول کی مہکار کھی اور کھی کے دینے مبل سے تخے باریک باد ہے کے دویتے میں سے میرامشنگار دلانے کیسالگ را ہوگا۔ میں اپنے الحقوں کو دمکھیتی کھتی ب پاؤں کودیمین می کیا میں کئی کی گھاٹ سے بیاں تک تنے میں کتنے ہم بارگی کھتے۔ یہ جادد کا کیسا دس کھا۔ اسے حسم کی پاگل کرنے والے باس سے میں آپ کی بیومش موى حال كسى _ كعلوال _

معراس انگن کی طرف آلے والے را ہ پر مجھے کسی کے قدموں کی جاپ مسکنائ دی اور الري دين الحطرة يقربونين

میری زندگی کاسے بڑاد کے تو بہے کومیں کو تھے بھیگوان بناکر بع جنا تھا اسے تھے ديرى تجدر يومايس جاسي مى كبين سے سوجى أى بى مائے كون ميرادولها موكا يى كيے كيے اس كى ميواكروں كى - يرميرے من كى يوجاميرے من ميں رى .ميرے دل كے ب ركبي کھل دسکے میں اس بدوی سے نیج اُر دسکی جس برمیر سائے عبوان نے مجھے معادیا تھا۔ اس رات می میرا کمونکف اللا ب توسی منظری مول مراسے کما جمیاتم توداوی موداوال

م خلتی بارکہاہے الی میں تدیجاران می

اور مالی کہی ہے مال جی سے بڑھ کر مجاگوان کول موگائے ایسائی اللہے جو اچ جا ہو جودوی سجنامور ارسے مال جی سرکی کے ایسے مجالک کہاں ؟

میں الی کو کیے بتاہ ل کرمی ہے کیا جا القا۔ اور تھے کیا الا۔ میں نے جا ہا کھا میرائی عفہ عدرت سمجھے اور عفہ درم کرمیں اسکے خوت سے کہنی کھرول میں نے جا ہا کھا میرائی تھیے عدرت سمجھے اور عورت کا کردویاں تو مہنی کردویاں تو مہنی ہورل میں جنہیں کا اور کس نے آپ دایوی بناکر میری ایوجا مشروع گھرسورگ نہ بن سکا۔ وہ مندر کا بڑا بجاری کھا اور کس نے آپ دایوی بناکر میری ایوجا مشروع کردی ہے کہ کرمیرائی جا بتا اسکے مرید زور سے کھوکر مارول جب وہ میرے باؤں این انگھوں سے ملتا تو میں اول بھی کی طرح بڑی رہی جیں دایوی مول ۔ اوہ کھیگو ان کی کہیں یادی مول ۔ اوہ کھیگو ان کی کہی یا دیں آج پر سے باندھے جی آئی میں ۔

حب ہیں اسکے لئے آپ کھانا بنان قودہ کہنا جہانہ ہی بہتارا کام بنیں ہے ہم میری
دیوی ہوکر برب کچے کرے تھے برادھی بناری ہو۔ ہم قرصوت اس لئے بنائ کی ہوکر تہاری
پوجا کی حلائے میرے جارد ل طرف رشیم کے دھیر ہوتے سولے اور موتیوں کے گہوں سے
میرے مندون کھیے گئے ہاندیوں کی کی دہی ۔ پر ہردات سینے میں اپنے مائے گھر عالی جہا
کی داموں کی دھول کھی اب مجھ تک نہ بہنچ سکتی تھی اور کھیکسی رکسی طرح ندی کنا رے
ہیں کے ساتے میں دھول کے دل کے ساتھ میں اس سوار کا انتظار کرئی ہے کیا وہ کھوجنا کھوجنا

میری انکھوں میں ملی جون ما ندریائی ۔ اور دو کھے کیمیکے دان ایک کے بعد ایک اول گزرنے لگے جیسے کھے اس میں موں میرے گالول کی لالی اور میرے الخول کالوج صلے گذرے داؤں کی بات مو میں سنگھار کرنی تو کھی نے کروں تو کھی اسنے محیص اس يرتهابالقااس الارنااكس كات رائل مرى كرحسمس يون جياليب میں برن کے بیاروں میں دب کئی موں جب بر من بیدا موی ہے ترجند دان میرادل اس سے بہل گیا ہے پہلے دی سن اور دی بیزاری میرے گرو آگی اور پیٹن می اس گفند کو

جوميرى دكون في في كرم يرمسكي.

حب بدتمیٰ نے باول طلام سروع کیا ہے اور تو تل بائنس می کرنے لگ ہے تو ایک ئى سويەت ئىرى كوكھيرا -كىيى سى كىي ايداديونا دىل جائے جواكس كى بوجاكرے مس كا باب أس بدماون كتبالغا اورحب حبك كراس بياركرتا نواس كي المحس غرور سے جیک جائیں۔ بدیمی آنگن میں ایک رنگس حیر ایک طرح کےدکن میرن اور اسکے تھے باندیو ك تطارمون - مي براك مانك يرح والان بي برادرمتا ليف ليف كروف مدل كرو كلين مكر مرادل کجاسارہ اگرمیوں کی دولیروں کوجب پرتمی اینے بابا کے ماتھ سوی سوتی اور رنگین عظیے رسٹی ڈوریوں کے ساتھ بندھے ہے اواز عمالے صرول پر المائے حاتے تو می دالان سے باہر درخسنوں کودعین جن برنے تے حیکتے مونے ادری کونیلیں میوٹی مائیں۔ مرصفے مربیار آ ل ہے تھے ہر جانے کب بہار آئے گی پر محبے خود علوم مذہ ہا یا تفاکہ میں كس فے كے انتظار ميں مول ـ كون أكس برائم في مجھے يونكادي ہے ـ اس بكارى اكاكرس في دور شور سے كھركوم نوارنا اور بركام مي حصد لين مشروع كيا -رسوئ سے ليكر بابرتك سب لوگ جونك الحق . بيتا كي بابات مجيم كمالهي ي مجال منهي بيب كشف المفانے كى كيامزورت بے كام توم تے رہتے ہيں كم سے آپ كوكيوں الكان كردى مو۔ ابنی دنوں دریا کے یاس گھاٹ سے ذراسٹ کر ایک حوک نے اینادیو لگایا . اور لوگ مندر کوچیور کران کے درمشنوں کے لئے الٹے پڑتے تھے ۔ ایک میلاس ارات دن گھاٹ

پر کا درہا۔ دوز باندیاں آئیں اور کہتیں ہاں جس اوجو مہاتا و حسب کی طرف نظام کے دیکھتے ہیں کہتی کا بیڑا یاد ہوجا باہے۔ مہاتمانے آج ایل کردیا آج ایس کردیا۔ فت شے قصے منتظ میرے جائی ہی گر نگ المی اور میں نے ابنی نند کوج انجی کنواری کی اور محب بہت ججو ل کمی ساتھ نے کرمہاتھ کے در شنوں کو جلنے کا اداوہ کیا۔ جاتے جاتے چیکھٹ کے ایدر ایک دم کرک کرمی نے سوچا کھی ان نے مجھے میں کچھ دیا ہے دو است ہے چاہئے دالا بی ہے دو ان کے بی جی خدمت کے لئے باندیاں ہیں۔ میری تو کوئ ایسی اس مالی جو کہ میں کہ میں ہوئے ہے کہ میں میں میں میں اس مواری ہول دیر ہوگئ ہے مہاتھ کے باندیاں ہیں۔ میری تو کوئ ایسی اس مالی میں کہ اور میں بنا یہ سوچا کہ مجھے کی اشام نہیں کوئ شے لین اس جاری کوئ شے لین اس جاری کوئ شے لین اس جاری کوئ شے لین اور میں بنا یہ سوچا کہ مجھے کی اشام نہیں کوئ شے لین اس جاری کوئ شے لین اور میں بنا یہ سوچا کہ مجھے کسی میں مردی ر

نہیں جل برلی ۔ وک گھاٹ برکشیوں کے باسس احرگھاس والی ذمین بر میٹے بخے عگر حگر الا وُجل مے بختے ادرمیلے کا سماسان کھا ۔عور بیں اور بجے حوان ادر اور ھے سمی تقیے دل می آٹ آپ بے برار نھناکرتے آنکھیں بندکئے برمحبوسے لولگائے کھاٹ یا نگئے والے ،مجھے ان سے کو

د کے کرمنی می ای کیا مہاتا ان سے داوں کا حال جانتے ہی کی ان سے کودہ د مے کیں

مے جا بنیں جائے ہوگا۔ معبگوان تو سرکری کو دہ دے بنیں باتا جو انہیں جائے یہ مہاتا اپنے سے کوکیا سمجیتے میں کہ مراکب کی امس پہنچائیں گے ۔ مجھے دینی شبی آئ ۔ حج گی مباداع کے

اس مے اس باس اوگ رام نام مالا جب رہے متے اور م نے ہونے اور لئے متے اُدی مرجوبائے میٹے متے ایک دمنیائمی بھیری جبے وگ کس کا انتظار کردے موں۔

عور توں اور باندیوں کے ایک خلکھے کو اپن طرف آتے دیکھا تو امہوں نے آدمیوں کو پہنے کا دیا ہے۔ ایک حلکھے کو اپن طرف آتے دیکھا تو امہوں نے کا دمیوں کو پہنے کا دیا ۔ ہم نے چاوری اپنے ایکے تک نچی کرد کھی تیں اور باندیوں نے می منہ مصل میں تھے۔

مباتا نے میری طرف دیکھا تو کہا داوی کم میرے اور پاکس، حادثوس کم عبات کردا تھا اور بارے فون کے میری ذبان تا اوے اگ

گی می حب گھونگھٹ ہم اکرنچی نظریں کئے میں مہاتا کے سامنے مبینی موں تو انہوں نے کہا "اکھیں ادیر الحادی"

میری نگامی جانے کیول جبی جاتی تحقیں اور اکھیں اٹھائے نا اٹھی تحقیل لگتا ہے۔ مدیال میت گئی ہی اور ال نظروں کے سلمنے میں تعبسم ہوجاؤں گی تھرائپ ہائپ میرا ڈر دور ہوگیا اور میں نے اوپر دیجھا۔ وہ مجھے یول دیکھ سبے کتے جیبے میرے انترمی اور رہے ہوں۔

بچربہت است کے گئے مہاری انکھوں بن انی تہائی ہے اور زمانوں کا دکھ ہے۔ بہتم وکھی بنیں ہوداوی مقصوت زعرگ سے نوامش ہو ۔ تہائے دریا دیکھا ہے بہتراہ کرنے والے دیوتا کا جہرہ بنیں دیکھا ۔ ہے نہ بہت ارام کرلیا ہے ۔ مہنا ہے من میں جوت جلے گا اور مرد حلے گا۔ پر بہت بن اور مہمارے پی کو عہاری بی کو می اور میں کو در حلے گا۔ پر بہت بن اور مہمارے پی کو عہاری بی کو می اور کے بہت کی کہ جو رکشن می سے بہت کی جھی اور سے گا ۔ بر بہت کی اور سے بہت کی کہ جو الم کے مہدت دن گذار لئے میں اب میتبا سے لئے جینے کے دن آئے میں ۔ میں کھر ہو نے دالی باتیں مور مون اس کے میں اور مون کر رہی ہیں ۔ جو نصیب میں برا مودہ مزور مون لئے والی گھڑی کی حالے اس کو مالی کے بھوگ کے مور انہا ہوں کے بھو کے اس کے مالی کا اس کا میں اور انہا میں اور انہا ہوں کے طوفان میتبا سے مالی کا کھوا اس کو مالی ہو انہوں کے جو انہوں کے مور انہا کے اسکے مالی کا کر دائے کے انہوں کے مور کی است ارہ کیا۔

رستی و کیا تو کہنے گئے " تم کنیا ہو می تہیں کیا کہوں اگر سال سے پہلے کہا نے القربلے

ہوگئے قالم سکوٹ ان سے رہوگ تہیں تو ابک ردگ ابی جان کے ساتھ لے جاؤگی ۔ کم

جوجا ہوگئے تہیں دہ کہی دیل سے گا۔ ادی اسی دھرات سے بنلے کردہ ان سار ؟ جیروں پر

جو اسے ل جال ہی کھی خوکش کہنیں ہوتا۔ اندھیر سے ہیں جھا نکنے کی کوشش کرتا دہ کی برگانی ان جیروں سے مکرا جا تھے جب تک کھو کر دکھائے دہ سنجان ہیں سکتا ہے اسے سر جھیکا یا تو

جیروں سے مکرا جا تھے حب تک کھو کر دکھائے دہ سنجان ہیں سکتا ہے اسے سر جھیکا یا تو

انہوں نے اسے اسفیر با ددی ادر دیر تک اس کے سریر انتق رکھے آ تکھیں بند کئے ہوئے مہیے دہے۔

داه بی وستی گوری گوری میرا یافته بکره کرکه نامی میانیم بریار می آئے اب بر وہم
میرے جی بی جرا بگرالیں کے نصیب کی بانیں بوجینا بریار سوتا ہے بھیگوان ذکر ہے مجھے
کوئی دوگ لگے ۔" دہ چپ ہوگئ تو باندیاں کہنے لگیں تے دیکھو توسمی ادیر سے مہاتا بنتا
ہے ادر دل بیں کتنا کر د دع بھرا ہے اچھا ہوا ہم نے بھر نہ بوجھا در نہ جانے کیا کیا بتاتا ۔"
میں نے کہا وسنی مہاتا نے کوئی ہیں بات تو تہیں کی جس کا بڑا مانا جائے ۔ بران
کا کہا تو تہیں بھا اگر ایس ہوتا تو الہیں کیسے بہتہ جبلتا کرتم کواری ہو۔ ادر بھری تو اند جبر

بجريم مركندو لك رامس جو كاؤل كے باہر سے بمالے گھرتك جا تا تھا تيز طينے لگے سركندول كركيتي ورم السعمرول برلكت مخ اورسرسركرن سواكيل اكيل ميل مبن كرن موى بعالى عالی می ۔ گاؤں کے باہر جمونیٹر اور اس دینے مٹمارے کتے اور حب مہمثان کے پاکس گزمے میں او بڑے بڑے بہم الرج کا داری تیز بتر ممانے آگے بیجے اونے لکیں۔ اور اليي اوادي آخ لكين جيے كوئ زورزور سينس را موادركوره بجا كر كھنگرد بينے ناچ ر امورس خاموس محق الدرس المركمي بروسني مم كرمير الدح عد الدر المراح الدم كبتى لمى المحياني مم السوراه سے كول أئيل كجلات م وقت لي كوئ اسطون كا ہے۔ بورمی باندی وسیسے کے ان ہوی بانے ریائی اس کابات سرکے لگ ان ب جونفيب بي سرام ونادي مع كرنا اور درنا سكام بالكل سكاد مجا گنجم بور الفاحب بمائے گاؤ لي استنان كاميلا لكے - دهرات ميے ماردپ دھاد کردکھنے سے بہاکر نکائحتی رزم ہوا ملتی اور سیلے اسال بر اکاسش بر چاند تاروں کے جرمط ي بهت معلالگا پرندول كردل سي نيادنگ مقا اوران كي اوازي ول تازه لخيس جيے بيلى بار البول نے بولن السيكها مو . كھيت دور دور تك بريال سے الباتے منے اور موا کے تھونکوں سے گندم کی بالیں دوسری موجاتیں۔ سی حب کولی کھول کر باغ سے پرے دمکیتی تو مجھے لگتا اکس زمین کواوران ورستوں کو حبوں سے دمجیتی آئی مول اور مچری سیلی بارد کھے دی موں ۔ آمول پر بور کھتاجس کی باس سے بیندی آنے مگی اور برے سالے سُنِ دکھائ دیتے۔ یں کوئی طب کے کیاسوچاکر آٹھی سفیدنگوں کی تطاری میرے مر پہسے اڑا ہی جاتیں اور آگاکش کا نیاسورج کی روشنی میں بڑا گہرا ہو جاتا۔ جیسے کسی سہاگن کا دویت ہو میرا دل بلکا تھا اور بہت سالوں سے جنوی میں نے نہیں دکھی تھی وہ جانے میرے گر دھی۔ میری دگوں کی انتیشن کم بھی اور مجھے مہاتل کے نفطارہ رہ کر باد آتے گئے۔

ائیدوسافے رکھے میں ہمروں سنگھار کرنی ادر ابن استھوں ہیں دکھی کر تنہائ کہاں ہے۔ میری کھیاں فزکہا کرنی تحتین کوان استکموں میں مانوستانے کوش کر بھرے ہیں۔ اربے یہ

وى بوى دهرل كرح ير في كون جاكا كاي

پوجاہیں بیرا من آئے گی طرح می ہی بہیں لگا۔ ستانی کی شاہی نے ہے کی طرح کھی بہیں کے۔
اور دیو تا پہر بھول جڑھا کر برار کھنا کرنا چا ہمی ہی جی کیا چا ہے تھا بھی گواں اُو تو من کی ڈھی بھی بات ور دھوں اور دھوں اور دھوں کی جی کیا چا ہے تھا بھی گواں اُو تو من کی ڈھی بھی بات و کو جا مت ہے۔ انتر یا می مجھے کس شنے کی جنتا تھی جا اور من پی من ہیں ہی تی کہ میں بھیلا کیا ما نگنے اُلے اُلی من بھی ہوں اس ان قدموں کی دھول کبوں ما تھے برچ محصا دُل کی تحجے تو کی جی بہیں بار دیکھا اس میں جا کہ بان میں جھی کتے ہے جہا گاتا تھا اور بھی می میں ترکی میں اس دیکھا اور کھی میں میں ترکی میں اور کھی اور کھی اس دیکھا اور کھی میں ترکی میں ترکی ہوں اور کھی گا یہ دیکھا گاتا تھا اور کھی میں ترکی میں اور کھی اور کھی اس دیکھا کے لئے میں جی بیا بیا دیکھا میں دیک کے لئے میں دیک میں میں ترکی میں کے لئے میں دیک میں کے لئے میں دیا کہ دیکھی اس دیک کے لئے میں دیا تھی دیو میں دیکھی اس دیکھی سے میں دیک میں دیا کہ دیکھا میں دیکھی دیا کہ دیکھی میں دیکھی دیا کہ دیا گاتا تھا اور کھی میں دیکھی دیا کہ دیا گاتا تھا اور کھی کھی اس دیکھی میں دیکھی دیا کہ دیا گاتا تھا اور کھی کھی اس دیکھی میں دیکھی دیا گاتا تھا اور کھی کھی اس دیکھی میں دیکھی دیا کہ دیا گاتا ہے اس دیکھی دیا کہ دیا گاتا ہے اس دیکھی دیا کہ دیا گاتا ہے اس دیا کہ دیا گاتا ہے اس دیا کہ دیا گاتا ہے اس دیا کہ دیا کہ دیا گاتا ہے اس دیا کہ دیا گاتا ہے کہ دیا کہ دیا گاتا ہے کہ دیا گاتا ہے کہ دیا گاتا ہے کہ دیا کہ دیا گاتا ہے کہ دیا کہ دیا گاتا ہے کہ دیا گاتا ہے کہ دیا کہ دیا گاتا ہے کہ دی کر کا کی کی کی کے کہ دی کی کا کی کی کر کے کہ دیا گاتا ہے کہ دیا گاتا ہے کہ دیا گاتا ہے

کو چپار دی روستی گی انگھیں سر ارت سے حیک افقین اور میں سر ماکر دیے دالان می چپ جاتی ۔

برکوستی دال برگی میرا بچیپاکن اورکهی اچیا کیتا کواند آلینے دو دکھو توسیم کیساکیا متبیں بریشان کرنی مول سے کھیلا کے نام بر اول گلا جیسے کمی نے زور سے میرے مربر کوئی جیزداری ہو۔ میری رگون بی خون ٹھنڈ ایانی بن جاتا اور میں کہی وستی کھی کوئی کام کی بات کیا کر کھلا کھنے کیا ملے گا مجھے پر بشان کر کے اور کھر نوائش می ہو کر کھڑکی ہیں جا کھڑی ہوتی اور باغ میں انزنی چڑوں کو ڈال ڈال پر کھیدگئی ہوئی دیکھاکرتی اور سوچی آدمی ایسا کیوں ہے کہی شے سے می خوش کہیں ہو باتا ؟

وسنتی کی بوائی استنان میلے کے لئے اپنے گاؤں سے آئیں ان کے ماتھ ان کی بہوئیں محیں اور بیٹے پوتے تھے۔ دو چارسال بماری ک وجے ان میں سے کوئ انسکا تقااور اب محجب بواعلين موين ومسبى وي كرمندرج ها واجر ها اح أي كمن عجیب گہا گہی ادر رونن موگئ میرے باہ بر آئیں تو بو کے گھر بچے ہونے ک و صب بہت علدو الحفی ان سب اول ان کے بیٹے آتے تو باہری سے بلیٹ جاتے رہے مسیدی ماس بوتين توخيرا وربات بحق مري مال مجي عييا كوليكرائ محق اودميري موسى كابتيامي أن مے ما يذ تفا۔ گوس اتنامنگل تفا اور دن رات اسي بعظر رئي كرميراول بول كى طرح كهل الخا۔ دستى كى بُواا درميرى مال مندر سے وٹ كر أئيس توميرو ل مجتى عالے كہاں كہاں كى بائيں كياكرتين ميكري أن دنول گھرس ببت ى كم كم آياتے۔ اتنے ابنول كى وج سے ابنيں ميرى أدامي كى كوئ أسيى حينها ديمن . مجتيان باليخ جه سالول مي برام كيا تقااورحب جيت كتاة لكاكس ادركويكاررام ويتى اككندهے سے خاترتى - ميرى دوى كا بيلاكبيں پڑھتا ہے اور ماں کے اکیلے مولے کی وجے اسکے اللہ آگیا تھا۔ وہ بنارس سے تھیٹیوں من آبايقا ادرمبت بالكا نفا مجم كبتا دبدى و نو بلے گورك دانى بن كى بے عبى بم كلب وك كى -ادريس اسكے ياس معيى ادھراد عركى باتيں كن رمنى ـ باتى وگ ببت كم اندر آتے۔ باہرمیلی تقاادراتی رونی می کدائد آنے کی فرصت کے می۔

ایک دن قوا مے سہے جیوٹے پرتے کی طبعیت مگر گئی تو بہوا داسس ہوگئی اور بجیہ پکار پکارکر بابا بابا کہتارہا تو فوائے کہا جمہا ہم ہے ہوا نہ لگے تو منے سے بابا کو گھر میں بالوں بجیر سے بکار رہاہے اور بہنیں بہلتا۔

میں نے کہا مجال اس میں کوئی ہو جھنے کی ہات ہے اُڑا ہم دوسے دالان میں موحائیں گے مہانے لئے کوئ مرکان میں موحائیں گے مہانے کوئ مرکان تو منہیں سی اتنے دنوں نہ ملنے کی دھرسے ڈرائھج کسی ہے ہو منتی اور میں دوسرے دالان میں چلے گئے اور اول میں نے با تکے تہاری کو دمکھا۔

اسے کا فرن پہلے ملکورے ہے دے کھے اور وہ اسلمیں جھکائے تیز تیز قدمول سے
انگن کو پارکرد ہاتھا بھیر مجھے لگا یہ سب لوگ بیسادا ذمانہ بہر شے جھوٹ اور برکارہ میں مدی میں با دُن لاکئے میٹے ہوں اور میرے اسلمی موٹ کا تھے ہوئے ہاتھ کی سیدھیں وہ و مکھ کہا ہے
میں مدی میں با دُن لاکئے میٹے ہوں اور میرے اسلمی موٹ میں جھان کا ہے اور جب میراسینا
کھر اسے آ مہتہ سے سرکھیرکر ایک کھی کو میری انگھوں میں جھان کا ہے اور جب میراسینا
گوٹا ہے قودہ کچ برجھ کا پچھے دہا تھا اللہ کیوں ارتجن منے میمے کیوں بھائے تے ہو باہر سیا میں جاتی ہو اور میں نے دسی کے کہا ہے کہا ہے کہا ہے کہا ہو کہا ہے کہا در کہا میمانی کھی کے ساتھ اگ کر دور سے دو نے لگا اور میں نے کوئی کی کہندی کے کہا ہو گئی مول میں کوئی اور کہا میمانی کہنیں
کیا ہو گیا ہے کہا دار تگ میلا کیوں بڑتا جاتی ہے کہ ایکن طرح سے قرمو۔"

میرے حلیٰ میں کا نظیم رہے تھے جیسے زما فول سے بیاسی مول اور زبال مزمیل سوکھ کرلکر لمی ہوگئی میں نے مرابا کر کہا میرائی انجیا بنیں کوستی تجھے کانی لاکر دو۔ اور میری صورت کوٹکی وستی بھاگی موری کئی اور پانی ہے اس جیم حیم کے بیاسے کمبی بیاس بھیا سکے میں۔

بانکیباری بیچ کو گئے سے لگئے بہرطا گیا۔ سنام کا نیاد حدد لکا جارو ل طون تھا۔
ہوا اواد سے حل دی کئی اور سردی یہ یں نے باپنگ پر لیٹے لیٹے سوجا رات کئی سہائی اور سند
موگ تارول بحری اور سورگ کی البراؤل کی طرح نازک کامن کے۔ پر دول میں اپنا چہرہ جھیا کے
اپنے بائل جینکائی جانے کتنے من لبحائے گی۔ جانے کتنے وگ اپن بیاس بجائیں کے کتنے وگ
میس کی اور سامی اپنے ہر دے کی بیٹے اور من کی دھن ایک ووسرے سے کہیں گے ؟ اور دہ
ماری دات ایک نیلی دھند میں لبیٹی میں بے سامی بڑی رہی میراها گاموامن نے بیرا ہوئے

ي كراح اين مالت يراب بحران مقا بيل كجيسوجنا جامنهم ادرسوح يسكى من يراى آداري كج سين دور بالركبين اوركمون الكي تخيل ود ايك باردستى في محاف ك لي كما توسي في محدديا ميراي الجهالنين ب است كما كما كما كما عبياكو بلاول و مجع بول لگا جيے بحبيا جانے كون مو محبلا أے مجه تك بلانے ميراجي كيے الجھا موسكتا ہے۔ ارتین کی حالت مگراکی۔اس سنام سردی ہی باہرے جاتے ہوئے با نکے بہاری نے خیال مہیں كبالخاادد اسے كارا يا ہے تودہ بي ش و كيا ييں سب سے الگ لخلك اپنے كرے سے باغس أترابال اورميرم عبول يرمي تالاب ككار يرول بالنس جانكي من يموش ی شہد کی می کاطرح جو زیادہ خو مضبومیں میں درخت کے گر دیکر لگائی ہے اور اسے معول عائے کہ دہ شہد لینے کے لئے آئ ہے معور سے کی طرع و مجول تک بہنے کرس کھو حائے اورابیا منه بلا كئة تكما علا حام و ادريم وجم ايك نقص النس عب الوا اننا بيًا ولكما مقا كممرا كري ابنا القول كونكى معى - ايك نام بيدي كے ول كراح ميرے دل مي حكر لگا تا تقا با كے بہارى بالكيبارى چرال دال دال ميدك ميدك كريمي نام لين معين بيت سوا علي مخ تريمي نام كيت سي الحب درخستول من سي كُور ل توكي أواد أن سي الديم حيها جب عان كون يكانتا كعتاء

یرب کیادهرا اس کا ہے اگروہ ابی ایجی صورت کے ساتھ دارتا بنتا نور برلکھے کو کون شاسکتا ہے ؟ مجھے اس پر بڑا نرمس کیا وہ میرے لئے آب اتنا دکھی ہور با تھا۔ وہ میرے لئے الیسی سادی بابتی کرنا جا ہتا تھا جو آئی کے خاندان میکھی تہیں ہوئ تھیں دان داؤں ہی بیدتن کو کھی محول گئی دستنی کو کھی جول گئے۔

حب با کے تباری نے مجھے ہیں بارد کھا ہے دہ سنام بادلوں کی دھ سے سیاہ موری کی اور بارش سے بیا ہو گئی ہیں بیٹی بی لیٹی نگئے سے شیک نگا کے اپنے کرے میں مٹی گئے۔
اور باقی سب لوگ ارجن کے پاس کنے ۔ کوسٹنی کھی اپنے کرے میں باندلوں کے ساتھ کہانی کہر ریکھی یکی جباری کی آداز کھ تک پہنچ ریکھی۔
میرے بی ایکی مندرسے لوٹ کر نہیں آنے کتے میرا طیال تھا جیسے پو جا ایجی ہم کہ بی مرف کے دیتے کتے اور لوہا موقی میں آگے کی کورٹری دھم کئی ادرائی کے اور لوہا مانو کھی مرف کئے دیتے کتے اور لوہا مانو کھی س رہا کہ ادرائی کا مکس میرے میں ایک کا مکس میرے میں ایک کے میں ایک کا مکس میرے میں ایک کا مکس میرے میں ہوگی کورٹری دھم کئی اورائی کا مکس میرے میں ہوئی کی میں میں ایک کا مکس میرے میں ہوئی کورٹری دھم کئی اورائی کا مکس میرے میں ہوئی کی میں میرے کی کورٹری دھم کئی اورائی کا مکس میرے میرے میں جینے ویا گئی گئیں ہوئی گئی گئیں ۔

کی نے دردازے میں کھڑے ہو کر کہا کھا لی کیا گھری امرت دھارا ہوگا۔ ادجن ردئے جاتا ہے۔ حب میں نے مزیم کردیکھا ہے تو با تکے تہاری کفا۔

المرموا الكي بين كرتے والى اوار سے ملى رئى تى ۔ اور كھ كوكى ميں سے جوبادل مجھے دكھائى دے دے ہے تنے دہ اگر كے رنگ كے تقتے اكائش كليل كرلان بي ملما موالگا كا كات ك سورج اب دو ب رہائتھا۔ يہ بہل كوئى كرم دو نوں اكيلے لئے اس اٹھنا جا ابتى كاق اور اللہ يسكى كئى ۔ اس نے گھرا كر كھر كہا " كھال موا دو اللہ اللہ يسكى كئى ۔ اس نے گھرا كر كھر كہا " كھال موا دو اللہ ما دو اللہ الكرا مرت دھا دا مو تو دے دو !"

دومرول کے سلمنے ہم نے آج مک کوئ بات دی گئی میراکیا کیساجی چاہتا تھا کہ دہ نج سے بدے کچھ او کہے اور ترج حب ہم شخص سامنے تھے قرشوجی نہیں دہ انتقا کرمیں کیا بات کر مسکق مول۔ حانے اشنے ندی کنار مے مجنی اس رنگین مشام والی لواکی کو پہچاپا کمی محتا کر مہیں ؟ نتے ای ارتبی بہت دوسے بینا ادر با نکے بہاری بھاگ کرمیرے جواب کا انتظار کے بناکرے سے باہرنکل گیا مجھے بہت دکھ ہوا۔ آج جنوں کے بعدیم اکیلے ایک دو مرے کے ملائے ہوئے ایک دو مرے کے ملائے ہوئے ایک دو مرے کے ملائے ہوئے اور آج اُس گھرٹ کا دہ میری پر داہ کئے بناجب کرمیں ابنادل اسکے قدمول میں ڈالنے والی کی بھاگ کر حلا گیا تھا جیسے اور دینیا دہ بجہد دہ ہوی اس کے لئے سب کچھ مول اور میں سے نوان اس کا انتظار کیا تھا، س کی کچھ نہ تھی۔ من جب نوانی باتوں سے دکھی مول اور میں ایک انتظار کیا تھا، س کی کچھ نہ تھی۔ من جب نوانی باتوں سے دکھی مول کا میں ایک ہوئے اور کی امرید کھے کا تنووں سے مورکھ من امیری انکھیں دکھ کے انتواسے کو ان مجھا سکتا ہے۔ مورکھ من امیری انکھیں دکھ کے انتواسے کھی باتی بہاری کو میں اور میں دو تی امرید کھی۔ باتی بہاری کو میں اور میں دو تی امرید کھی۔ باتی بہاری کو میں اور میں دو تی امرید کھی اس نے مجھا کو میں اور جب دہ گھراگیا تو اسنے کو سنی کو اور ازیں دیں۔

میں ایک روگی کی طرح نسبتر سے لگ گی اور دیے کی بی کی طرح گھٹنے لگی بہوا وربائے بہاری دو لوں میرے باکنوں کو دبائ اور تھے کہی دو لوں میرے باکنوں کو دبائ اور تھے کہی کہی کا کہی کہی کہی کا کہی کہی کہی کا کہی کا اور تھے کہی کہی کا کہیں کیا ہے کہ کہ کا کہیں کہا ہے کہ کا کہیں کیا ہے کہ کا کا کہیں اب اتنے کھوٹ کے داول میں آپ کی صورت بدل گئی ہے۔ اس کی میں اب کی صورت بدل گئی ہے۔ اس کی میں دول میں آپ کی صورت بدل گئی ہے۔ اس کی میں اب کی میں میں اب کی میں اب کی میں میں اب کی میں میں کہا ہے۔ اس کی میں اب کی میں کہا تھی میں اب کی میں کہا ہے۔ اس کی میں کہا تھی کی میں کہا ہے۔ اس کی میں کہا تھی کی میں کہا تھی کا کہا تھی کہا تھی کا کہا تھی کی میں کہا تھی کی کہا تھی کی کہا تھی کی کہا تھی کی کہا تھی کہا تھی کہا تھی کی کہا تھی کی کہا تھی کہا تھی کی کہا تھی کی کہا تھی کھی کہا تھی کہ تھی کہا تھی

آلااتی مسندری جیے چاندمو۔ بالکل دیوی کی موسی سکے چہے رکھی حب سنی قرمیرادل چاننا اسے میں جب سنی قرمیرادل چاننا اسے اپنے دل کے ساتھ لگالول باللے تہاری سکی صورت کو دیکھ کر جبتیا تھا۔ باہرے آنا او تالا تالا تکا تکا موار یوں ایسا او چانمی دیفا کر تالا میں اس کی خوائی می رجیا ہو یہ چاندا دی چورموں کی دیوں ایسا دو کھی اور میری اس او بلے جانی ایجا مو یہ دوان بلے جائیں آد!

بیرمیری بمیاری لمبی مول گئی اور دہ دونوں جلنے کے لئے تیار ہوگئے ۔ تا آا محصی لرکر جا جا کھی اور دہ دونوں جلنے کے لئے تیار ہوگئے ۔ تا آا محصی لرکا جا جا گئی تھی اور اس کے تیاری حب محصوب کی سے دواع مولے آیا ہے قریس دیوار کی طرف من کئے لیمٹی میں اور دو رو کرمیری اسکھیں سوج گئی تحقیب رہے آیا ہے قریس دیوار کی طرف من کئے لیمٹی اور دو رو کرمیری اسکھیں سوج گئی تحقیب سال مجلک ہوں سے میر اسم بار دیا تھا۔ حب اس کے بلالے بر بھی میں در بولی تو اس نے محیم بلا مرکبیا۔

مجانی بجانی آخراب کوکیا ہے کیا آپ کافی بہت ماندہ ہے میراجسم اس کے الحقہ کے پہنے گئیل کریانی بن گیا۔ جسے دہ سورج کھا اور میں ایک قطرہ میں جسے دہ آگ ہو اور میں چیکاری۔

وکریں آند ملائقا بس نے دبور کی طرف منہ کئے گئے ، پے کند معے پر بڑے اسکے القر پر اپنا ہائذ رکھ دیا جو کا نب رہا تھا اور رگوں کی ساری آگ زندگی کی ساری تمنا میر کی گلیوں میں سما گئی تی ہے۔ ہس کا ہائے مہرے صلتے ہوئے ہائف کے نبیج ٹھٹ ڈا مونا عار ہا تھا۔ اور اول

بسیاکھ آگیا تھا جب ہیں ہو ہے ہوئندرس سے ہوئی مول فیصلیں کو گئی تھیں اور دور دور تک سنہرے ڈھیرکھینوں میں تھے۔ ہوائیں دیوانوں کاطرح درستوں میں ناجتی ہوئی لیس اور اور مندر میں جرطعاد سے جرطعالے والوں کی تھیڑر تن ۔ ڈھول بجے دہتے اور لوگ سست ہوکر دیوی ماں کی استی گاتے ۔ میں ان ساری آ واد وں کو سنی جو این گہری گوئے کے بادجود مرن میرے کا فول سے تکراسکین کھیں۔ اندر میرا من ایر انتقاطبیا عباک کر پورے ہوئی ہی د آیا مو۔ کو سنی کھی بوانی میں میں میں ایک کی بورے ہوئی ہوئی کو اس سے دہتے ہوئی ہو جب میرا میرا میں ایک میرا میرا ہو ہے گئے ایل گئے ہو باوی آگئے میرا میرا میں ایک بری ہوجو بائے سینے دیکھی ہوجب میرا میرا میں ایک بہت وقت مائے مین کھی جو بالا کراڑ جاؤگی " بھر می ددلوں مل کر سینے لگے اور بیری کھیلی ہوئی کہیں سے آگر مبالے ساتھ مل کے وہ بی میں میں تی تو کئی میں دوس میں کھیلی ہوئی کہیں سے آگر مبالے ساتھ مل کے وہ بی ہی میں دوست وہ بی کہیں ہوئی کہیں ہے جو ایک سے دوسرے جیرے بیمیلی ہوئی کہیں ہے آگر مبالے ساتھ مل کے وہ بی ہی میں دوست کے جو ایک سے دوسرے جیرے بیمیلی ہوئی کہیں ہوئی ہوئی دوست ہو جائیں۔

دقت ایک ایسے میگلی کا واسند میری میں سے لکنے کا واسند میری میں سے لکنے کا واسند میری میں میں سے لکنے کا واسند میری میں معرف کی میں اور با رسکی موں وا نکے بہاری میرے دل کا حال حال حال ان کھا پر اس سے کیا موسکتا ہے ۔ موسکتا ہے سے میری کوئی پرداہ دمو میں مرت اسکی معالی موں اس کے بھائی مین کے بیائی میں کے بھائی مین کے بیری۔

دن لمبے ہوتے جاتے مخے ادر موسے مسائے سفید مدی کے گالوں کی طرح محبول محبول ا مالاں کے قافلے میرے مرکے ادیر سے گزر تے رہتے ۔ الی دد پیرس حب نیند آلے لگت ہے

وربث كي أوازيس ماري دُنيا كرساز عفي اورميراول عاستنا يرنگاكر ارجاز ال مهانمان كها بخا مهداد عن من جوت على عكريه جوت كمي مي كمن كرمكي دواندار کنی نه باسروکی تک مجر پنج نه پال کفی اسول کے بور کی خومضبو مدسم پدل حال کفی اور باغ میں كأملين شوريان رمتي يوير عير عرب الني كالبات ولمت مين البي كي كوكوك بيهم إن دل بالكن لكن كوئل على اتف دكم في كيول رونى ب "جنديشيكم الحكمي بالكي تباري كانام ليناتوميرا ول ويني وهراكن لكما وسارجهالي ای دمورکن کی تال پر محیے ناچیاا در کا نیتا لگنا تقااد رکھے رسے زیادہ ڈرمجے اس بات کا کھتا اكرة چندر كومعلوم موكيا و كياموكامس كى ديواني جامن كيا جناكور وه كياكي كايشاسترو نے مجھے اس کی بنتی سایا تھا ا در میں ایک بن ورباعورت دھی میں مشروع سے اسی دہمتی میں اليے ي ان گنت د كوميرى مان كوروگ بن كران لكتے _ دريا كے كھاٹ يرمندركى ميراجيو يراولة ادرطية وكول سے لمة برا درى كاعود تولى سل كر سيھية استنان اور يوما كے سے یں لیک ایسے جود کاطرح می حس کوکسی گھڑی کھی اپنے دادے کھل حالے کی فکر مورد اوی كرامنين حائ سے درق ديوى مال تودلول كا حال جا ني ہے اور ديوى مال يعي حانى ہے کمیں نے با تھے بہاری کے لئے اینا آپ کے دیا ہے۔ میں چریا تھے بہاری کوکب دیکیوں گی ب وستى باتيل كرتے بوئے بن تارا بھالى كتى مسندرے مانو جاندن مور حباليے جروں كود مكيموزود نيابرى بيارى لكف لكت عجى جاستا باس جف چلے جائيں اور كيركميا ببارى ب كتنا ادى ادرسندر ب داوتا ككتاب مير بي كعبّا سي نكلتا قدب راؤكراك بیٹوں یہ سے دی سے بالکا ہے ۔ حب میں برے جیونی سی اور مال زندہ کمی تو سالے باباك ياس راكرتا كفا يجرال اور بابا وونون علكة اوراداب بورسى موكن بي كم ي الى بني أن دون مماسے كوس كتى رونق مواكر لى كھى ۔ اب تو مجے بيارى معبيا كے سامنے تق لاج ألتب ال دول و و مجع الما كر كعوماكرة عقرادين ال كوكفا تنك كرتى لهي-معانى تب يمندرا وكما ف اوريكا دل ميت آباد تقار مجھے براس شے سے جو بائے تباری جبو چکا تھا گاد تھا پر کستی سے کیوں د موتا۔ وسنی یو بنی

بای باری دای کمی میرات باے کوسیم دد اوں ی تو سے۔ پورنی مواعلیٰ تومیری کوری کے کھلے سے یوں بھتے جیے دد کھیای روسی اکسی سے الدي مول ين بادوكمول دين ادرميراي جانبامواك يسارى شوخى ادرتيزى دين بي مرول ادر ال ساری فی مشول اور خیالول کے اوبرمیرے کال ان قدمول کی میاب مسنے کے لئے بے قرار سے جن میں میرادل مقارساری دنیا دی گئ کہ ایک دل کے بدلنے صرب کھے اور م کیا تھا۔ معرر میال آئیں اور سنسانی موی دو بیرول کے ساتھ گزرگئیں برسائیں سوئیں اور براکی اری كادل اوط او الراد الرباد الوارك كمنبر عين دنگون اور ورستون كريالي مي ذك كاس أكري على رئيس محيد كمي حقيكادا ملنه والانهبي عفار حب دستی کمنگن موی ہے توا در لوگوں سے ساتھ با تھے تہاری می آیا۔ كوعورانول سے معراففا اور بہت معظر كھي ۔ كال موئ عورتيس مشنكار خومشبوكيل ود بجر سكولاى سمى دالان كے ايك كونے ميں كا دُن كى لوكيوں ادر مرا درى كى مسيوں اور جا جيوں سے گوری دستی بیٹی کئے " چندرشکھو" نے اس سے پہلے اس بان کا محبے کوئی ذکر انہیں کیا كفااور حب كياب تو محي بوسش كبال مو كاكرسي بركم كوركوستى سے يوچ ليا حاب كولا کسی کے کھی رہ کیوں سے می اوجھا ہے کہتاری مرمی کیا مول ہے ؟ رسمخم موئ ب توجيط مو ع مع مع مع الله ميري حالت يهي كرمنزل سامن كفي ادر مي دبال تك بيني رسكن من ادرس مبت داس من مبال جمارى بورس مجمع أن حال برى -سيساداسدادن ديوار كيطر مندكتے ليشي رئن اوراس إعدى منتظر من جميرے كندھے مريك كا ورمير إلا كار كرى كے نيے كھ الى اس حائے كا۔ ميرى ركوں كى دہ منيس بان باك بيك اورميراساما وجود ك تديول يه وكاجه سايدان سي كم فردد يمي يكن -بہاری کی اور میری دومری طاقات بالکل اجا تک ہوئ ۔ دستی بیصا کے لئے مندر گئ موی می اورس اے کرے میں رنگوں کی ساری سے کھ دھونڈری می شایدوسنی نے کھ كبابوكاكرده بابركمنكادا اوركيردالان كوياركرك دروازمي يحمي كعطاعقا مبرع إلخ جہال تنے دہی کے دہی رک گئے اور کھنڈے لینے سے بھیگ گئے۔

اسے دوبارہ کھائش کرا بنا گلاصا ف کیا اور کہنے نگا " مجابی میں دواع لینے آیا ہوں۔ تج اپنے گا دُل حاوُل گا تارا کو کیا کہوں وہ تمتبیں سبت یاد کرتی ہے۔

میرے کا ول ای اس کی اوار میٹھے مدھر ماگ کی طرح پر در کھی جو تھے سلام تو دیگا۔
اسے کھر کہا میں ہے سوچا بھیا سے و داع لینے سے پہلے تم سے و داع مولوں تم ہمارتیں حب مال گئی میں متباط کھی مہرت پوچھ رہی تھنیں حس دن سے میں ایا مول اس مجبیر کھوڑ کے میں کے سات کر نے کا موقع می نہ مل سرکا اب مجاری طبیع سے ؟

ہے بات رہے ہوئ ہا ہوں ہا ہوں ہاب ہار معبیت کا ہے ؟ محجے کمی دموسکا کہ اس سے کہتی مبیلاتو عباقہ۔ وہ دمیں دملینز پر کھوا اعقا اور باقی ساری دُنیا کے اور میرے درمیان تقا۔ اور کھی تھے سے مبہت دور تھا۔

مبن نے بہ کو بہت سنجالا ۔ عرف ایک اندھانے نام زور کھاج ہے کہددا کھا اگر اب کے بی بہآری سے کچھ کہ مسکیں دہ کچیوشن در سکا توساری عرود ان رہوگ بردوز وسنتی کمنگن تو نہیں ہوگی ۔ روز تو بچول بنیں کھلیں گے ۔ بیارت سواتو نہیں رہے گی۔

مہے مہے مہے مہے مہے ابی پوری طاقتیں لگا کر انکھیں اوپر اٹھائیں اسکی طرف دیکھاوہ ایک حادد کئے ہوئے انسان کی طرح و میں دہلیز میں کھڑا تھا اور میری طرف دیکھیں حاباً تھا میری ان لگا ہوں نے تجھے کتنا ننگا کردیا تھا اور تھیران انکھوں کی چیرت وہ بڑی بڑی کھی موی انکھیں جیسے تصویر میں کھیگوان کرمشن کی ہوتی مہیں۔

پچردہ مڑا اور اس سے پیلے کس اے کچ کہسکی لیے لیے ڈاگ مجرتا صحن پارکر سے باہر مبلاگیا۔

میں نے مذکو ہا کھنوں میں جیبیا لیا اور رنگوں کی بٹاری پرگر کر دور دوستے سکے نگی بھگوان
یہ میں نے کیا کردیا تھا۔ کیا جا ہمت کا بچی طلب ہے کر اپنے آپ کو دوسر ہے کے قدموں ہیں
گرادیا عورت کی سٹان اس کا مان پو تر تا۔ ہائے تھے لاج دائی جائے ہیاری کیا کہتا ہوگا۔
اب تو شک کرنے کی کوئی گخالش ذری تی ۔ در ند دہ پوں کھا گ کیوں جاتا ۔ اس تھے سے
سخت نفرت کی یک کوئی گخال اب میں کیا کرسکی ہوں میں پوں تراب ری کئی جیبے تھے کہا کی مانب
سخت نفرت کی یک کوئی ان اب میں کیا کرسکی ہوں میں پوں تراب ری کئی جیبے تھے کہا کی مانب

بھاگن موی دستی ای ادر مجھ سے ابر ساگئ اسکے تھے باندیوں کی تطار می تمادے براثان چہروں کے درمیان میرامن میر سے ماعق سے جھوشت اجاتا تھا۔ سٹرم ادر بے عزل کے حیال سے میر جسم بائی ہوا جاتا تھا کیا ہی اچھا ہوتا ہی بیدا ہی یہ مول آ۔ معبگوان یکسی جون میں حقی حومیرے من کو کھی روشن نے کوسکے گی یعبگوان کیا تو دیا تہیں کرسکتا۔

ال میں درم کمی اور میں جامئی کی کہ اپنے الیے حمز میں کنوک دول اُس گھڑی برمزار کچٹے کار حب میں بیدا ہوئ موں خاندان کا نام لاج اور شرم -ادے میں کیاسے کیا ہوگئ کھی ۔ ابھی کورے کے لئے تو موت سے زیادہ کوئی بہتر سنے بنہیں۔

سادادن گزر گیاس م ایمی میسشید میرادل مبلاتا را دیدی فے طاقت کی دواس

دي _

0

مہت دنوں کے بعدس نے اُتنادل لگا کرادر بابہ سے اُس سے بات کا کی اس لئے دہ بہت وسٹ کھی اس لئے دہ بہت وسٹ کھی اس لئے دہ بہت وسٹ کھا ہے ہوئی نے بیٹری کو بیار کیا اور حانے ہوئے سے کھڑے پاؤں ابنی اُنگھوں سے مگائے دہ اللہ بیٹھا اور اولا جہا اُنگ تہیں کیا ہوگیا ہے لگائم بہت نراس ہو مجھے تو سناد کیا بات ہے گئائم بہت نراس ہو مجھے تو سناد

تک بی زنده مون تم مربنین کتب کتب کیلے عز درجاد اورداوی ال کے قدمول بی بیج کر می بورکر پرارتفناکر و یعیگوان حاندے بی او تمتبین وسش دیجینا چامتا مول میری زندگی کی ب سے برای اسس کی ہے۔ تم قرمیرے بردے کی روشنی مویم میری بیتن کی ال موتم میری ساری دنیا مور "

میرادل کہتا تھا کہ اہی دلہن ہی ہوجربیلی بار دینے پریم سے لئے جاری ہو۔ کم را دھا ہو جو اندھیں دیا ہے۔ کی جو اندھیں دیا ہے کی جو اندھیں دینے کرمشن سے لوگ یم رگن ہوجے چرا نے دہ آپ آئے گا۔ اور مرنے والے کی طرح میرے قدم کمکے انگھ دیسے تھے ۔ ساری و نیا تھے دینے دوالوں کی طرح میرے قدم کمکے انگھ دیسے تھے ۔ ساری و نیا تھے دینے گرد ناچی مگئی تھی۔ ہوا میں اسپی سننا میٹ بھی جو توسی کا کیت سا ہو ہے تعبگوان و نیا تھے دینے گرد ناچی مگئی تھی۔ ہوا میں اسپی سننا میٹ بھی جو توسی کا کیت سا ہو ہے تعبگوان کی بہاری جاتھ کے دین اول ریکھی ا

مندر میں دیا مند من مبار ہاتھا۔ میں نے تھال رکھ دیا اور بچول دیوی کے جراف برج ہا عادیجے۔ اننے دیئے علینے سے رکشنی زیادہ ہوگئی تھے۔ دیوی مال مجھ سے اوکجی تھی اور اند جھرسے مل دوشنی میں مجھے اس سے در بھی المنا تھا ہے ۔ دیوی مال مجھ سے اوکجی تھی اور اند جھرے سے مل دوشنی میں مجھے اس سے در در گی گا تا تھا ہے ۔ میری دندگ کی آخری دائے تھی۔ میں اُن جو نوس میں آئی جو نوس میں آئی جو نوس میں آئی ہے میں میں اُن جو نوس میں آئی ہے ۔ دیوی آگر ہو ہم کی مار کے مقید ہے تھے۔ اور میر کے مقید ہے تھے۔ اور میر کے ماری میر سے لئے مقید ہے تھے۔ اور میر کی جانی ہی جو نوس میں ان میں میں ہے تو میں حینا انہیں جا میں مردن میر سے لئے مقید ہے تھے۔ اور میر کی جانی ہی جو نوس میں اُن کی جو دیوی اُل

وک بھے جینے کی مجاف مانگے ہیں ہی بھے سے موت ک دکشنا لینے آئ ہوں۔ دیوی ماں مجھے طاقت دے۔ دیوی ماں مجھے شکتی دے۔

اس گری مجھے ہا ایاد نہ آئے۔ کھے کند سے پرالحالے والے بابا یاد نہ آئے۔ بلو کوکھی تو میرے دہن میں دیخا ایس ایک خیال بھاکہ آج میری آنکھوں میں میرے نن کی کوکھی تو میرے دہن میں دیخا ایس ایک خیال بھاکہ آج میری آنکھوں میں میرے نن کی کھوک کوبہاری نے جان کر بھی تھیے دھنگار دیا ہے اورسوائے مرنے کے میرے لئے اورکوی مات دیخا موت میرے سامے دکھوں کا انت کھی۔ میرے سامے کشٹ دورہ دہے کتے تو بہاتا ایکی کہا تھا کہ میرای اور میری بدمی مجھے کھی جیا جائیں گے۔ بیتہ تہنیں اب میں کہاں اور کس صورت میں جم کول ۔ میری بدمی مجھے کھی سے داوی مال مجھے شکی دے یہی جینا

بھرس نے ایک کر دئے کہا دینے ۔ باہر جاند کی روشن می جربط سے دردازے کی دہلیز پارکر کے اندر آنا جام بی می بہالی رات حب بوت اندر مو ادر یم کے دوت دوارس کھوے معاد مان کھی جس کے طاحہ الحقائد ہے۔

مول- جائدن معي الحيوت كطرح بالمحلكي ري -

دیری ال کے چران کھو کرمیں نے بلو کے اس کو نے کو ہا تھ میں پکو اجس میں زمر تھا۔ ہم سے اسے اسی افاد میں جو مندر میں گونج گئی۔ کہا ۔" دیوی مال نوگواہ ہے میں لاج سٹرم اور پوئز تا کے لئے مرتب ہوں۔ تاکہ میرے من کو اسی بمیاریاں دائلیں جو پی در تا استری کی سہارسے با ہر موں یعلواں تومیرے اس بلیدان کو سویکار کرمے میری انگلیاں ہونے ہوئے گرمیں کھول رہا گئیں اوری کے قدموں کے باس مرف ایک دیا گئیں اوری کے قدموں کے باس مرف ایک دیا جس رہا تھا۔ پڑیا کو کھولتے ہوئے میرے ہاتھ کا نہ گئے ۔ میں فرسوجا باہر کرتی زم چاندن ہے میں رہا تھا۔ پڑیا کو کھولتے ہوئے میرے ہاتھ کا نہ گئے ۔ میں فرسوجا باہر کرتی زم چاندن ہے اور موائی کے دیس فرسوجا باہر کرتی زم چاندن ہے اور موائیں گئے ۔ بیر گؤا کو بہتہ چلے گا اور کھر بہاری اور تا ایک پڑیا کے میرے دہ نوا کو بہتہ چلے گا اور کھر بہاری اور تا اید بہاری میرے اور تا اید بہاری میرے اور تا اید بہاری میرے کے دیور تا اید بہاری میرے کا نور بائے دیا تا موائیل کی بیری انگلیاں پڑیا پر بہت ہے جان ک

کتیں اور کا نفذ کھو نے نہیں کھل رہا کھا ۔ حب میں نے بڑیا کھول بی ہے گیا۔

ہے مان میں گرائے نگ ہوں آدکی نے باقتہ مارکر زمر گرادیا اور پھر دیا ہی بھی گیا۔

میں سسک رہ کی آ اور میرے من میں دلیا لی جربی گئے۔ اس چرٹ سے بیے میں ہملے نے کے خور نے اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دیا رمیرے جو نٹ میری باہیں اور بیباں تک کہ میراد لیج گئیں کر اس کھر دھائے میں مل گیا جو زندگی تھا۔ وادی مال نے تھے و کشنالوں دی تھی کہ تھے میرا اپنا آپ کی والد دیا اور وہ بی آب کی گئی میں اپنا ہے۔

ایک مرحر سپنے میں دیجی مورت کی طرح کوئی کہ رہا تھا ہوا کوئی کہ دہا تھا۔ سے بیس نوں کی کو دات ایک مرحر سپنے میں دیجی مورت کی طرح کوئی کہ دہا تھا۔ مواکن نگا رہے تھے ہے۔

کال جاسمتی تھیں۔ موت میں کی اتنا بل ہے کر سندنا کو جیت سے بیس نوں کی کی دات کے اس دات میں کئی گوال جو آپ بری ہے جو آپ سندیا ہے۔

میں کہن تک میں اور اور ان ملی ہے کی میں اس اس اس میں میں کہا تھا۔ سوے موٹ کے میں میں کہا تھا۔ حرب میں گھرولی ہوں تو آپ میں کہا تھا۔ میں میں کہا تھا۔ سوے میں کہا تھا۔ موٹ کھیا لی حرب میں گھرولی ہوں تو آپ میں اس میں میں کہا تھا۔ اور میں امسا ہوا میں گار میں میں کی جو گھرے کھی ہے ہو گھرے کھیے ہے میں گئی تھی ہوئے گھرے اور کھیا لیا جو ایک میں میں کی ہوئی جو لی میں ہوئے گھرے اور کھیا لی حرب میں گھرولی ہوں تو آپ میں باز دو میں امسا ہوا میں گار میں میں کی ہوئی جو لی میں ہوئے جو لی میں جو سے گھرے کھیے سے میں گئی تو کہا تا میں امسا ہوا میں گار میں میں کی ہوئی جو لی میں ہوئی جو لی میں ہوئی کھیاں کے میں میں تو کی گھرے کھیے اس کھیاں کہا تا دو میں امسا ہوا میں گار میں میں کی ہوئی جو لی میں ہوئی جو لی میں کھی ہوئی کھرے کھی کھی ہوئی تھا۔

حبین گرول ہوں قرا کا شریاندھرا اجائے میں ملنا جا جا تھا۔ سوئے ہوئے کھیے سٹائی میں کا تارا خانی تھا۔ اور میرامسا ہوائٹ گار میری کو بی چیل میرے گفیرے اور کھیال میری چولی میرے گفیرے اور کھیال میری چودی کی نشانی تھے۔ ہرطرت مشائی گئی۔ تو دھنبہ ہے دیوی ال یہ بیرا مندر پر کم کا جائے ہے۔ ارب دیوی سے کچیلی انگوں تو کھی بنیس سے گا۔ ارب ال بھری رگول بن کیا دہا ہے ۔ اب دیوی سے کچیلی انگوں تو کھی بنیس سے گا۔ میں نے تو سے بار سے ان تو سے بار سے کہ بر ہرشے کی بار سے گروی گئی گئی ہی انگوں کی ماری پیٹر الم میرے بدون سے سادامیل میرے من سے مادی کو میں اور میرے انگوں کی ماری پیٹر الم کی کئی ہی بیدا ہوئی ہوں۔ میں بر کم دیک میں دیک میں دیک ہی بیدا ہوئی ہوں۔

4

دہ جیون جہ س دان کے بعدے مجھے وا ہے اس پرسوائے بہآری کے کی کا ادھیکار دکھا دہ جیون اسنے بچا یا تقارد اوی مال کے ملئے موت کے التحول سے یہ جیون اس نے جیدیا تھا۔ یہ اس کی مکتی تی جب سے بہ کے دھت بھی شکست کھاکر اوٹ کنے بتنے اور بجگوان جا اندہ اس دات کے بعد سے جہ نے موائے بہآدی کے کی کو اپنا انہیں کھا اگر داوی جا کی آئی تو تھے مشیکنے کو اوالے کی

وسنی تے سرطا کرکہا نہیں محبوان کی سوگندا کھوا اور تم تو بون کھری ہوما نوساگر میں سے بہاکر نگی اندے درباد کی البسرا جدار سے بھائی بہتاری انکھوں میں بے گلائی ڈدوسے کیسے ہیں۔ بھردہ خوش سے تالیاں بچا کرمیرے گردناچی رہی اور میں مشرم سے لال ہوگئ ۔

دوببرکو مشیکی آیاتو کینے مگا جی اتا تو اتی مسندر میان بڑی ہو افر دایدی ہو یہ ایک دات بی گفتا بدل گئ ہو۔ مہاری میاری کیسے دوم و گئے ہے ؟ بی کہا ہوں تم دورات مندیں اور کا اور ایک مندیں اور ایک مندیں اور ایک ناور سے میں کا ناور سے میں کا ناور سے میں کا ناور سے میں کا اور ایک خوا یا کروتو دایوی اس تم پر بہت بی کر با کریں ۔ میں کا ناور سی کی اور بی کی کی بادور سی کے کر میں اور کی کی اور بی کی کی بادور سی کے کر میاد کرنے گئی ۔

پرتی کھی میری اس اجانگ تبدیل سے بہت جران ہوگئ ۔ ایک دہ دن محظے کرمیں پردن دیارے دیا

یں روشن کردیتا ہے تو ہم محی ہرشے رنگ اور نورمیں ڈوسب جالی ہے۔ میں گھڑیں ایک شنلی کی طرح گھوئی بجراتی اپنے نئے بن میں آپ مگن وسنتی کے گئے لگتی۔ بید تن کوچوئی مسٹیکھڑ کومیں دینے احسان کی لگا ہوں سے دیجیتی اور باندیوں سے بہلے سے زیادہ درسان سے ملی۔

مردات میرے لئے داوالی دات مول می بردات مندر میں بیرے لئے دن ہوتا تھا۔
اجائے بی بی دکھی کر باطے بہاری مندر کے ساتھ دائے ایک کرے میں بیٹھا پر جا باطے کرتا یا
شامستہ دل کو بڑھنا "مشیکھ" گھرآنا تو کہتا "جمبیاً بہاری کے لئے کھانا جمبی طرح بجبجا کرد بجارا
دن دات ان محنت کرتا ہے کہتا ہے مجھے انھی بہرت کچرسیکھنا ہے "

وستی کہتی بہآری بھیا کھی گھر میں کیوں نہیں آتے جائے گیوں اسے برگانے ہو گئے ہیں،
اہر بڑے دہتے ہیں ۔ اوا اُئیں گی توسی سے کول گی کہ انہیں جائے گیاسکھا کر بھی اے کہ
م سے ملے نہیں آتے ۔ کیوں بھیا کہ بہیں یا دہے کیسے بھیا تھے گو دوں میں اٹھا کر گھو ما کر تے
م

مشیکھرکہا میں توکئی باربہاری کوکہتا ہوں لیگے گھرطی آخرا یا حبنن اور اتن تھیا کرنے کا کائدہ مرکام کے لئے دفت ہوتا ہے ۔ تیرا کھی مہاتا بننے کا وقت منہیں آبار سے اور باتیں ہونے گلیتیں۔

یں برلمی ہے الی سے دات کا انتظار کر ل بہلے بہل توسٹیکو بربت و مش کا کھلو کی بہانے یہ ہی۔ داری ماں کی سنگت ہیں ہی ہی جب کا دل تو بہلا جب برک دہ زودی ادر بے دونتی تو دورموئی بر ایک سے انجی طرح سے اولتی ہے گھر کے کاموں ہی مصالی ہے۔ گاؤں دالوں سے ملتی ہے اس تی جب کی گھر میں جانے پھرتے دیکھ کر وہ بہت فوٹسٹ موتا۔ و تھی سے کہا" دیکھاداری مال نے تیری بھائی کو کننا مدل دیا ہے بہرا اوجا کا کھل ہے ۔ اور معرد اوی ال کی استی گائے لگتا۔

بہاری کہائم اندھرے کودلبن ہودن میں کم مشیکھ کے ہوپردات میں میری ہو۔ میں را ت کومند میں دئے معجول جراحات مدد می ویا مرخے کیلئے

بہاری کے قدمون می تعبی کربہاری میرادیوتا تھا۔ یہ کہنا برکارہے کہیں اُسے دیکھ کرجین کمی ۔ پر کمی کھاد ایک جنال سوتے ہوئے ناک کی طرح میرے دل بہمرانھاتا ، ہو مسکنلہے بہاری کی جہامت وقتی ہوا در میں جو ابنا آپ بچ کر اسکے قدمول میں آن بٹری ہول بی جس بر ترکس کھا کراسے گرے جول کی طرح تھے دھول یہے اٹھا باہے کیا بہتد وہ کہی تھے دوب کروائیں تارا کے باس جا کہا جائے کہ اور نہر بنکر کھیلیا۔ پر بیر ما اسے خیال یہ ماری اُور کی میری ہوگئ بی ما قدر نہر بنکر کھیلیا۔ پر بیر ما اسے خیال یہ ماری اُور کی میری ہوگئ کی موتیں ۔ دو مرس کے دریا کی بڑی انہر کی طرح اس مدموی کا طوفال کھیے اُنے ماکندے جانی۔

دېدائيس مېيجوميرے پاس ما قى بىي اېنى دا تول كائيل بىكى دندگى كاديا حالانے كومىديول كانى موگار بىبارى كے بعد اگرميكى باس مهارے كے لئے ان بى دا تول كى بادىجى

درول الكياموتاه الحكياموتاء

اندھرے ہے تیز باس دالے کا بھلتے عہدے جاروں طوت بھڑکا دہول اور مجھے لگت ہم پہچول برسنے کنے ۔ لوگ کہتے کتے ہم نے مند کو کھر شر کے دباہے وگوں کو حالے پونز ناکس شے ہیں دکھائی دہی ہے پریم سامے دہر مول سے انتماد سرموں سے ادبیا ہے کی بیددی قرآگائی ہم ہے ۔ اگر داوی مال کو یہ سب مجرالگذا مقاتوہم کو آپ مندر سے نکال سکتی محق زمانے نے کہمی کی کاملاتھ دیا ہے ۔

بنے لکن الوسوگ یہے آگ عل دھارا موں۔

می گئی بہاری میک دیا ہوتو اچادر ہے اور بہاری کہا تھا مہاری آنکھوں کی جت سے تو ملاحگ روشن ہے تم جا ہے روشن ہو منہیں داور ان کی کیا عزومت ہے۔ میں گئی بہاری ادر حیرا و تشن ہے اس سے مومٹ یار کیوں نہیں رہنے اند حیرا میا ہے۔ ہے کہ چیکے سے دس لیتا ہے۔

اوربہاری میرے چیسے کوانے بالحول میں انتقار کہتا۔ براندھیرا کبال ہے یہ اتی مرحی

بڑی ہوت سے جری انگویں یہ تہا ہے بدن سے مجیشی کرنس کیا ان سب کے موتے مہیں ندھیے سے ڈرنے کی عزوست ہے کہی ہم دلیدی ال سے ٹیک دکا کر چپ چاپ بیٹے رہنے ایک دوسر سے ایک ورس سے ٹیک دکا کر چپ چاپ بیٹے رہنے ایک ورس سے بیا کوئی دوسم اند ہو ہم ایک ہور اندھیکا رسی گئن ایک و دسرے سے لگے موت جیسے ہم میں کوئی دوسم اند ہو ہم ایک ہورت کوئی کا بوجھ کے دھو گئے دل سے ڈول ہی سرجی یہ بہا کی دان اور سے اس کا دوس کوئی ہے ہے جو معرفی اس بوجھ ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے اس کی مگران سادے و مول کوئی نے مسئار نے کھی ایک ایک کی میں ان کا ذکر ان ہی کیا تھا۔

میں بہت دان کشیکو وصو کا دینے میں کامیاب د بوسکتی کھی۔ دانوں کو گھرسے میرا اول مندم چلے آنا اور اندھیا اسے میں دہنا اسکی نظروں سے میجیا خدے گا۔اور پیرمباری کا بناکسی کام کے بہاں اُ کے رہنا ، ہے معبگوان کیا بنے گانگر جار گھڑی سے ذیا دہ یہ سوح مجھے پر نشان ذکر تی ۔

 اج الگاہے کے الک ہے کہ توایک سینا ہے سینے میں ویجھے دنگ محل کھی جا گئے میں دکھائ دئے میں و اور دست دون ل حب میں دندگ کے بہائے میں سے خوش کا آخری گھونٹ نک بی جان ایک جوان کھا۔ چامی می آئے گئی ایک میں ایک جوان کھا۔ مینا چاہے کمٹنا ہی لمباہوما لول بر پجبیلنا چلا جائے آخر سینا ہے اور حب سونے والے کی آئکھ کھلے گئی اور وہ موسشن میں آئے گا تومسینا ٹوٹ جائے گا۔

حی طرح اور سپول کے نصیب ہیں ہے کہ دہ ٹوٹیں ای طرح میرے نصیب ہیں کا کھو
کھول کرہے دیجھنا بدائفا کر بیال نہ بہادی ہے نہ مند رہے دایوی ال کی مور نی ہڑے دکھ سے
این مبنی جھیا ہے مہنے ہے اور ہڑے لیے ختم نہ ہونے والے دن ہی جن اس کی مور نی ہڑے دکھ سے
کی نگا مول کی بے تینی جب اور ہڑے لیے ختم نہ ہونے والے دن ہی جن کو کی رگول ہیں خون کی حبکہ
ہوت ہوئی اور وہ سر سے کہا تھا کہ کم افاو ھیرے کی دلہن ہو کہیں ما ہوتا۔ مندر میں دے جا کر
ایکھیں بند کئے سوجی دہی ہر آ سٹ پر کان وہر سے بہنے سامے ہم کی افو کا اور ان ای ای ارکر گرا دے۔
سے کوئ نہ اٹھی کہ اس دہر کوجو ہو ہے ہوئے گھل کرمیری رگول ہی جبیل رہا تھا ہا تھ مارکر گرا دے۔
ایک کو نے ہی کو ایک کو ایس کی کو نے ہی کوئی دہری گھی تو دہ ان وابول ہے گزرے گا۔

میری اجول بیم گری ہے کہ بدنے اپنادہ کجول جو تھے اس کے قداوں برسوریار کرنا جاہئے
ما کیا کرد کھ چھوڑا کھا کراس کے التھیر کے ناج میں ہجاؤں گی۔اس کے سرنگ ببرے التے بہنے
ما کیا کرد کھ چھوڑا کھا کراس کے التھیر کے ناج میں ہجاؤں گی۔اس کی مرزگ ببرے التے بہول کو
ما اور میرا کچول میرے التھ سے گرکر دھول ہیں لیا۔ آج نک اس کی میں ہجے بہول کو
میراک میری مجول ہے سب میری مول ہے اور محلوان میری ہول کی سزا مجھے کئی بڑی لیا ہی ۔
میران بیا بڑیا ہے اگر ایک ہی امرت محقاز سرسے مجراہے اور ہر دور مجھے اس بیا ہے میں دس کھوز ال گوٹ میری محال ہے اور میری کھول کی سرائی کی درمیان کتے جنوں کا فاصل ہے جول اپنے التے میں اور دی کروں کے لئے تھی۔ بہتری کے درمیان کتے جنوں کا فاصل ہے جول اپنے التے میں اور دی کروں کے لئے تھی۔ بہتری کے اور میرے درمیان کتے جنوں کا فاصل ہے جول اپنے لئے میں اور دی کروں کے لئے تھی۔ بہتری کے اور میرے درمیان کتے جنوں کا فاصل ہے ہوں ہے کہ میری محال منہیں ۔

مرایک ادی کے صبے میں کچوٹو شیاں آئی ہی اور کچے دیخے ہیں نے دینے صبے کی ڈسٹیاں ان چند وانوں ہے تھے کی دوسٹیاں آئی ہی امار ان وانوں ہیں ہے کیوں لگتا بھا کریے دوس ان ان جند وانوں ہی نے کیوں لگتا بھا کریے دین اس خوش کی خاطر کئی نزک بھیو گئے ہوں میں سارے مسلسار سے مقابلہ کوسکتی ہوں میں سارے مسلسار کے مقابلہ کوسکتی ہوں یعبلا آئے مک سسلار کے مقابلہ پرکوئی ڈٹ کر جبیت سکا ہے۔ مسلس ہی گرگئے ہی اور ہم دولوں می گرگئے ۔

حب دستن کا بیاہ ہوا ہے تو تارا تھی ای کھی اور آب کی بہدیں ہی۔ تالا اس طرح بریم سے

الحجے ملی ، بروانوں کی طرح میرے گرد جگر دگاتی تعبابی کے ساتھ لگ کر شیخی ہوت ۔ بھر کا موں

سی گن ، اگران دنوں دہ میری مدد مذکر نی تو میں سٹا بد مجری طرح گر جان ۔ بہاری کھی اندر آنا تھی تو

سی دو لمحے تارائے بات کرتا اور جلا جانا اس کی اواز سے نگرمیری دگوں میں ٹھنڈ کے سی کھر جاتی اور

گماگمی میں بھی اس گر مم ہوجانی جیدے میروش موں ۔ تارا کہنی بھائی بھیلا ہے وجھے س طرح برواشت کرکتی

ہماگمی میں بھی اس گر مم ہوجانی جیدے میروش موں ۔ تارا کہنی بھائی بھیلا ہے وجھے س طرح برواشت کرکتی

ہماگمی میر کی دھر سے اور بڑھ وجانی ۔ میں برت بیزار ہوجائی ۔ شادی کے کا مول میں توگوں کی فکر

ہماری دھرسے اور بڑھ وجائی ۔

کسنن دداع موکن و مجے گھر ایک دم مبہت مون لگنے لگا۔ مجیم علیم تفا باندیاں ج باتیں کرت مقبیں ہروت کسنن ہی ان کامز بند کر سکن میں ، اس کے حلانے کے تعبر مجھے ہتے میں کردہ دنیا کے اور میرے درمیان ایک حفاظت کی دبیاری ، کرزدری دبلی کامن لوکی سامنے بہت کچے سنے بہی کی کھے ایک دن سے الگ جوسے کہا ہے گھرے سے الد ہے الک جین کا خرات کے ایک ہدے کا طرح کئی۔

مال ہے ایک دن سے الگ جوسے کہا یہ جینا کچے گھرے سے الد ہنے من کے جین کا خرد سنیں تو کم ادکم مہاری عزت کا خیال تو کیا کہ ۔ دنیا کی آگھ بین شیار کی طرح مند منہیں مرب کے ملی ادر تبر میں روانہیں جا تھی کہ اس عمر میں بنرا آبادہ تبر روانہیں جا تھی ہے کہ اس عمر میں بنرا آبادہ تبر کو منہیں جا تھی ہے کہ اس عمر میں بنرا آبادہ تبر کم مرائے کہ کہ اس عمر میں بنرا آبادہ تبر اللہ اللہ کے کہ میں جو کہ تبر الاز جو باکر دکھ بن کے تو یہ تبر کو کئی تارا کو منہیں منا نے گا تو سوجن ہے تیرے ڈر سے لوگ تبرا واز جو باکر رکھ بن کے تو یہ تیری جول ہے ۔ میٹی وگ تو کو گوان کا دار بھی کہ دیں ۔

こうとうしんとろんい

میری طرف سے کوئی جواب نہاکر وہ کمئ گئ یہ کیا توسوجی ہے مندرکو بھرشا کر کے تُو ادربهاري جع ما يكل يعبوان ك سوك رئم برديري مال صردر عصد موكى - ارى مخفي لاج منهال في توعم بے دیاکر افری عمرس عمالے مفید بالوں میں کیوں کانک لگوائے گی۔ کھر تیرے اتی مسند الدومى بين ہے۔ آدى كيا الفي لئے بى جيتا ہے توميرى بني بوكراسى موك رائے ميرادددها كراتنا با اياده كيا " اور كيروه ددن مليس الله كرجائ للى قواسة ميرابد بكراليا ادركية لك حِبِّ وَمَسْكِم اللَّهِ وَرَنْ وَالْفِي عَبِيات دُروه كية سي حجوه الوبي بربت عفد ب دہ کج سے رد کے ابنیں رکے گا ادر کھرنہ عانے کیا ہوجائے۔ ادی ہی تیرے یا دُل بُرُلْ موں مجھے باق سی بہاری میں سے کیالال لگے میں ج تو شیکھ کوچھود کر اسے جاہے لگی ہے۔ حس ي معلوال كمان كي ماك كي ماك كي وي توالنبل ع كرياب كراست بركول علے لگی ہے۔ کجدیکس نے جادد کر دیا ہے۔ جمیا ترا مجیا حب نا کے گا تو دہ مجھے تہیں و کے گا۔ کھرنے کہنا مجھے خبرے کی اس میں میراکوئی دوسش منہیں۔ کھراسنے طاق میں رکمی معلّوان کوشن ك مود ل كوف إلة المفاكركبا يحبُّوان وكواه بي في الصحب برا محبايات ي ادر مجے لگا جیے دہ بہاری کی مول کے سامنے کوئی ہو " برتى كى مكان ميرے بودے بى تىر كى طرح اتركى . كمٹ نگائے بڑى برى الكموں ے میری طرف دیکھتا محبوان اور سیش ناک نے میرے اندائبرے مندمی ذورے مینکر اری۔ انن دوسے کس بلگی۔ بہت دوں سے میں نے بہاری کو بہب دیکھا بھا۔ میں برتمن کھی ادر باغوں سے گھرے اور کوئل کی کوک سے بھرے اس گھرمیں اکیا بھی۔

بہرسنت کی نے والوں کی ٹولیا لی جیس ادر مزدر ہیں تجھیا سال سے بڑھ کر دھوم کی یہ اس سے میں رنگ ادر مہکاری ہے۔ سار دھونا چنے والے ادر ہے سروہ ہو کر گربہ نے دالے کا کوائی کی میں رنگ ادر مہا ہوں کے بورک باس سے بخی ادر آ دی سب مست بھے۔ کنواریوں کی ٹیز ایل ہیں رنگ نگھرے ہوئے ان کے چیروں پر بخی ادر استوں برا ہموں کے بورک باس سے بخی ادر آ دی سب مست بھے۔ کنواریوں کی ٹیز ایل ہیں رنگ نگھرے ہوئے ان کو کیو ہی ہوں کو اس بار سے اس بار اس کے بار اور استی کی کھیے ہوئے دھوری نے منیار دب بدلا بار اور اس کی گیت بال کو کھیو کر اکامش بنگ کو بخیج ہوئے دھری نے منیار دب بدلا بنا در سنوں کی کہنی ہوگ و دو بار سے اللہ بال کو میں دانوں ہی مرجھا گئی ہو۔ بواک سنی کے دوبار سے اللہ کے ایک میں مرجھا گئی ہو۔ بواک سنی کے دوبار سے راب اللہ کے ایک میں ہوگا دور مندر کے اندر با ہر اتنے کے بالات بین مرجھا اور مندر کے اندر با ہر اتنے کے بالات بین مرجھیا اور مندر کے اندر با ہر اتنے کے بالات بین مرجھیا اور مندر کے اندر با ہر اتنے کو کھیے کہ کہنے۔

کول آموں کے جونا میں ولی تومیری آنکھوں ہیں آب سے آپ آلسوا جاتے بہاری تھے۔
سے بول آنکھیں جواکر طابی حبیا ہی است تھے دیکھائی دم و اجامے میں میں لیے نفظے کی طرح جو دھو ہے ہیں ال کیا ہو اُسے دکھائی ہددی ہی ۔ تاکا کتی بھاگوا ان تھی حس کوا ہے او بہتا ہی تا اور جو اُسے جا مہتا ہی تھا۔ سورگ سے الکا اور جو اُسے جا مہتا ہی تھا۔ سورگ سے الکا نے موسے کی طرع تھے کسی طرع عبین نہ آتا۔
سیتیا آکر ہم تھی آ تو ہیں اس سے جی دل لگا کر بان نہ کر ان ۔

وگ کہتے ہیں کس لئے اداس ہوں کر کستی اب س گفری دہوگی۔
رستی سے راگھرے بہی بار اوٹ کر کا ٹی ہے تو بہت فوٹس یکتی الیے کھیکاری طرح
حس کولس بریٹ بھر کرردن کی کھانے کوئل ہو کسس کی کاجل سے کٹیل بی انگھوں ہید ہے رونتی
مین میں نے اسے دیکھا اور دکھین رہ گئ جب تک اکسس ہوئی ہے انسان جئے حالہے ہے جب
سیکے کے کے در ہے اور جومودہ مہماری عبولی بن اس بڑے ہے تھے ؟

سپاوگوں سے ل کرایک دات حب کی کے ال پوجاب گیا ہوا گفا اور تارا بوا اور مال کے ساتھ باتوں میں گئی دہ میرے باسسا ک اور پہلے چپ عاب سمجی اپنے بلو کو الکیوں میں مروڈ نی رہائی کے بعدا تھ کرمیرے گئے سے لگ گئی اور کیکیوں سے مجھے اس کا سائٹ وکی ہوا معلم موجے لگا۔

میں نے کباد سنتی اسے پوش میں آقد روکیوں دی ہے ساری و نیا کی را کیاں ما تکے گھرے وداع موکر سسرال جاتی میں کیا میں اس گھر میں الیے تنہیں اس کھی۔

رستی نے کہا کا کہا ہمائی کہ بیں دہ گھاٹ دا لے مہانگایا دس البول نے کھیک کہا تھا ۔ اورس سے کیا تبال کردہ مہانگا تعبلا مجے مجول سکتے تھے۔

یں نے کہا مزوری بنیں کرباغ میں جاکر بیلے ی وہ سب مجول دکھائ دیں جو ٹوٹ کر جول میں کرنے والے میں:

ادرستی نے بہت اسور بج کر کہا کیوں عبابی اس بھیر ادر شور میں بہاری تھیا ہے تو ملنا جانہ موگاہ

حب بریم کومیں نے سالوں اپناخوں دے کر بالا تفااس سے انکارکرنامیر ہے ہی بات رہیں چردستی کو میں کے وہ جاتی ہوگا۔

رہی چردستی لا بہت کچر جاتی تھی ستاید اس سے بی زیادہ جتنامی تھی کہ وہ جاتی ہوگا۔

کستی بچردستی کچر کہنے گئی تھائی کم کسی کو اپنے سے ادبیا سمجھ کی موریکی بہت ہے۔ اس جبورائی مرکسی کو تو یہ خوسی مہمیں اس کتی بھائی ۔ اور بھی کم الا مہاری بھیا بانو ایک دو مرسے کے بلائے کے میں جہیں دیکھا ہے کہ دولوں کو ایک ساتھ دیکھ کرمیرا جی ناچ الحقاہے ۔ کے میں جھی میں دیکھی سندرمور تیوں کی طرح ۔ بھائی اسی جسے کم مادھا ہوا لادہ کھی سندرمور تیوں کی طرح ۔ بھائی اسی

رائن کرے یفیے میں قربنیں ہو ہیں جر مرامی ماؤں تو وہ کہا رات بنیں مول سکتی حب مندر س دیوی ماں مے مدامنے میاری معیا سے ملی ہی ۔

یں نے کہا۔ اس دات توبر سوجی می مندر میں موت ہے اور میں موں۔ تم کمال کھنیں۔ وستی نے بیس کر کمامندر کا دوار کھلا کھا اور مرکسی کو متباری طرح بیجا کا ادھیکارہے۔

ہے نا تھا لیا۔ میرے ن میں ایک شک نے زخی سانپ کی طرح سراٹھا یا کیس وسٹی تھی بہاری کے لئے تو دہاں : مال کھتی کیا دہ تھی بہاری کو پوجتی ہے ہ

الم کوملوم ہے کوسنی میں و کھیواں ہے این پوتر آگے گئے مون کا سہالا ما گھے گئی کھی تہیں و سعیوم ہے کوسنی نے بھر کہا۔ دکھو بھا آئی توں کیوں گھیراری موکیا پریم اور موت میں کوئی فرت ہے ؟ اور بھر تہیں تو اس رات بی دندگی تائی ۔ دیوی مال نے تم کوج کچے دیا وہ کی کو کب مارے ہواں ان نے تم کوج کچے دیا وہ کی کو کب مارے ہواں کے اس سے بہلے مارے ہوں کو ایس انہیں دمکھا ایم السے بالتھوں میں نے کسی دو ہوت کو ایس انہیں دمکھا ایم السے بالتھوں میں کا دیک ممتماری انکھوں میں کا حبل کی دھارا در کھروہ ہوئے ہوئے وہ ماری پوتر آئے تو وہ کا مول میں دھار لیا ہو۔
میرار کے تعرب کے ملے بال اور تمہار سے بیا گول ایس را ت تم مرسے با قول تک وہ مور اس کے مہاری کو تر آئے کو دو کا کو اس کی دھار لیا ہو۔
میرار کھی ہوئے الی اور تمہار سے بیا گول سے بھا آئی اس را ت تم مرسے با قول تک وہ دو رہے ہوئے الی اس را ت تم مرسے با قول تک وہ

می نے بڑے دکھ سے کہا ابنا آپ ملبال کرنا بہت شکل ہے۔ اور مِنْ آنے بڑے دکھ سے کہا۔ ملیدان کرنا تو مہت لوگ حاضے میں پرسو بکارکمی کمی کای ہو با تا ہے کتبیں توداد تا الا ہے س فئے کی حافا ہے ؟

می نے کہا مبتایوں پر وہ بر مبتا کا ہے کی تنہیں۔ تم دیکھنی تنہیں ہو بہاری گھر میں اسے میں اور میرو ایک دول ہی ا ترمیری طرف دیکھیے ہی تنہیں، تاراسے بات کر کے چلے جانے میں اور مجرد وال کے دول ہی اور کھرد ایک دول ہی اور دو کھی سا در مجھے دم گھوٹنے وال چیب جا ہے کا سناٹا مہر گا۔ اوساس میں گارت کے بعد حب لمی دو پر میں اکمیں گی تو یہ وی کر میں بہاری سے بات تک اور کا کا دول کے بعد حب لمی دو پر میں گی تو یہ وی کر میں بہاری سے بات تک اور کی کا ناوی وہے گئے۔ عالے بھر کے بدا ہو اور ل سکیں می کر منہیں ؟ وستی نے میرا المحظم کی کر کہا ہے کہا کہ کے عالے بھر کے بدا ہو اور ل سکیں می کر منہیں ؟ وستی نے میرا المحظم کی کر کہا کہایوں فرامش کیوں ہوئی ہو کھا بی دو ایک دن تو تالایماں ہے بی کجے سوچوں گی۔ دہ بہاری کی ادر میری آخلوں ہے بیل کی ادر میری آخلوں ہے بیل کی ادر میری آخلوں ہے بیل چھپ کی جینے ہی تھی کہ بھیان حالت کی ہوئی ہول تو لگھا ہے ایک سینا تھا میں نے سوتے میں ساری ذمر گی کی خومشیال اور دہ نے بھاگ کے سکو کھیوگ لئے کوجب آ کھی کھل ہے تو آئ تک اندھیرا ہے۔ میں اس اندھیرے کی دلہن ہو دن میں تم شیکر ہے۔ میں اس سماگ کی سیح براسلی مول اور دہ حوکہ تا تھا تم اندھیرے کی دلہن ہو دن میں تم شیکر کی مورات میں میری موراب کمیں بندیں ہے۔ میں اس سماگ کی سیح براسلی مول اور ہرام ہے برحو نگ کر و کھینی مول کو مشاید وہ اب میرے قریب آئے گر منہیں دہ جاپ قریب بنیں آئ۔ برحو نگ کر و کھینی مول کو مشاید وہ اور ہرام ہے برحو نگ کر و کھینی مول کو مشاید وہ اور ہے ہے میرم انا موا ا در ہر کھڑی دستا موا

اس دات باغ مینی گھاکسی میٹی باکس ادر پیولوں کی پاگل کر دینے والی نیز سوگند کھی۔ یہ وسنی کے بتائے ہوئے واہ پر منگے پاؤں جاری کئی۔ اور اسے والی گھرلوی کی بیر پنی جھی برائی سے جھاری کی آ کاکسٹن میں جاند ملے سفیا۔ بالاس کے بول پر سے ابھر تا ڈو متا جارہا تھا کا موں کے ہینڈ میں سے فوسٹیوں کا اندھیرا مجھے اندھیرے کے کے بنڈ میں سے فوسٹیوں کو کر بیا سواگت کرری کئی اور میٹوں پر سے رسکی لگی تھی۔ چاندن بی کا پھیلا ہوا رنگ لگنا کھا ہوا ہو جو ای کھی و جاری کی اور میٹوں پر سے رسکی لگی تھی۔ چاندن برائی ہی کا دیکھی فرا اور میں ایک جارہ اور میان اور میں درا سے بیت کے بھی کی ہوجاتا۔ آ مکھ می کی اور کھی درا سے بیت کے بھی کی ہوجاتا۔ آ مکھ می کو ل

اگر مجیمعلوم موماکہ یہ بماری اخری الاقات ہے۔ یں بہاری کو اس سے بعد کھی بنیں دیکھی بنیں دیکھی بنیں دہوائی ہوں بنالا ، دیکھیوں گی قرمتابد میں اس سے دہ سب کچھی ہی جہ بس اب ہر گھڑی جی بن دہرائی ہوں بنالا ، کے کناسے گرے ہوئے درخت کے تنے پر بم دونوں مبھٹے کننے اور دنیا بمالے لئے کوئی پرائی کہا ان میں دونوں کی بیتا ہی کی باتیں کہ رہا کھا۔ اتنے بہدیوں کے بعرب کہ اللہ دومرے میں دوجھرفوں کی طرح مل جانا جا ہتے سے نم اسے سالنس بے تر تیب اور بمارے بائے سے میں دوجھرفوں کی طرح مل جانا جا ہتے سے نم اسے سالنس بے تر تیب اور بمارے بائی اس بی تر تیب اور بمارے بائے سے میں دوجھرفوں کی طرح مل جانا جا ہے ہے کھے اور کو دونوں کی کھی کھی کے دونوں کو د

دون گیب سے بیس مندر میں گزاری اس کہا وات کی طرح آخری وات بھی گلیل کو اس کے فون میں من جا تا جا ہے ہے۔

ون میں ما جا تا جا ہم ہی ہے۔ میرا بینا وجود کہ ہیں ہنیں تھا۔ ہرطوت با تکے ہماری تھا۔ میراول کھول کی ہی کی طرح ہلکا تھا اور میں اس کی بوجا کرنا جا ہم گئی اسکے قدموں میں مرنا جا ہم گئی ہے بھر لوپ چا ہی ہے۔

چا ہم ہی کھوے ہی تھے اسکے بعد کچے ہمنا کرنے کو باتی نہ رہا ہو کچے کہنے کو اور چینا کرئے کو باتی نہ رہا ہو بھے کہنے کو اور چینا کرئے کو باتی نہ رہا ہو بھے کہنے کو اور چینا کرئے کو باتی نہ رہا ہو بھے کوئی میں اور سے میں اور ہم دو بھونروں کی طرح تا الاب کے کنا رہے گر موت پر بھے سے تنگدت کھا جا ت ہے۔ جہاں بر بھم ہو وہاں موت کہا گئے۔

ماتے تو بھی کھے کوئی میں نہ ہو وہاں موت کے بعد آج تا ہمنا کرنے اور کہنے کو کچھ باتی ہمنیں رہا۔

عب تا در اس واس کے دومری طوف بہارتی نے قدیوں کی جا ہے کہ جہاں کوئی سے کھوتے ہیں رہا ہو تیں ہے کھوتے ہے کہا ہما آت کی موت سے کھوتے ہیں رہا ہو تیں ہے کھوتے ہے کہا ہما آت کی کھی سٹانتی نہ ہو گی۔

میں رہا ہو تو میں ہے کہا بہا آت کی موت نہ تا کہ دول بعد کھے میں اگران جا پول کوئینے کے لئے سے کھوتے وہا تھی ہیں دیا ہوتی ہے کہا ہما تی موت کی ہے۔

میں دیا ہو تو میں ہے کہا بہا آت کی موت نیا تھ دول بعد کھے میں مواگران جا پول کوئی ہے کھوتے سے کھوتے سے کھوتے کے لئے سے کھوتے دول بعد کھی میں دیا ہوتی ہے کہا ہما تی تو دول بعد کھی میں اگران جا پول کوئی ہے کہا ہما تی تھی ہو تا گیا ہے۔

بہاری نے کہانفا جی اتن فری میں می کیوں مولی موکر دنیا کا دار سخت موتا ہے ہیں نے کہامیں متبادے میسے دارتا کے سائے سول متبارے بازوقلع سے زیادہ مصنوط میں مجھے

كى منے كادرانبيركى بات كى فيتا تنہيں۔

اور کیروه امرت زم بن گیا۔ وہ گوری گزرگی اور اس کاسا بیاندهیکار مبکر آج تک میر

عباگ کے لکھے کوچباپت ہؤے ہے۔ ال حب جانے لگ ہے تو اسنے مجھے کہا جیآ کتے اپنے سہاگ اور گھرکی ہیں تو اسکی توجینا ہونے چاہیے حب کے لئے تونے اج شرم سب تحیور دی ہے۔ جیآ ہیں کھے کیے محیاؤ کر دنیا سے ڈرتے رمنیا اجھا ہوتا ہے۔ بہت آگے اور اندھیرے میں بڑھنے والے حب ایک ہار گھڑ کر کھا کر گرتے ہیں تو مسجل بنیں سکتے ۔

س نے ذراعفے سے کہا می کیا کہتی ہو ماں میں نے اب کیا باب کیا ہے؟
ماں دینے اور لئے بینے اور بال جمیا اب تیری بربادی اصاحر نے میں کوئی وقت باتی انہیں ای میری کوکھ کو اگر گئے مالی اور میں کھے بیدا میری کوکھ کو اگر گئے مالی اور میں کھے بیدا میں درخت کے تنے پر مبیلے کھے کی نے میرک کر ای قوام کا کا ماغ میں اس درخت کے تنے پر مبیلے کھے کی نے میرک کر ای قوام کا کہ باغ میں اس درخت کے تنے پر مبیلے کھے کی نے

لنبس ركهار

میمال یا اور ای کی کہالس میں اور دیادہ کیا مسنوں گی۔ تعبیانے مجھے دیجھا ہے۔ اسے اس کا کیا عال ہوا اس کی خبرہے۔

تب کھے نگامی نے بھیا کو دو تین دن سے کہیں نہیں دیکھا یہ دستی ہی جل گئی تھی بہاری اس سے انگے دن می تار آ اور اُوا کے ساتھ جا چکا تھا یہ بال می بل گئ اور میں ڈرن کا نبی پیو میں رہنے والی رہنے کہ لئے ۔
میں رہنے والی راجکدی کی طرح کسی روشنی کی راہ دیجھی ری کسی آس کا سہارا لیننے کے لئے ۔
جانے اب بہاری سے کب ملنا مور میرسے دامن میں بند سے مول کھل کر سب بھر کھی تقے۔

سنگھراس دن دایا اول کاطرح دالان ہی گھومتا پھرتا کھا اور اپنے ہال او چا کھا حب دا اور کھی سوچر منہیں رہا کھا کہ
اب کیا کرول اور کہاں جا ڈل ۔ دالان ہی تیز دھوب ہیں سے اٹھا کر حب باندایوں نے محیا تدر
اب کیا کرول اور کہاں جا ڈل ۔ دالان ہی تیز دھوب ہیں سے اٹھا کر حب باندایوں نے محیا تدر
کرے ہیں لٹا یا ہے اور تعنیڈ سے پائی سے محباً کو کرچھا حجوا ہے تو اس حیال موکران کی طرف دیکھی اسی سب جہا ہے اور اداکس کتے اور محیو محبول چکا کھا کہ مشکور سویر سے سے جاچکا
ہے اور بہاری کی گردن کی نے بیز چھری سے کا طردی ہے دہ گردن سس پر سے میں اپنا سب
کچے قرال کا کو سے محق میں اسی سے اور کی اگر ہوگ آور سے بنہیں اور کی دویا تا کو کہ طرح سیاہ بالوں کے تا ج سے اتنا سے اور کی آفر کے سے بازوں نے الگ کر دیا تھا جو
طرح سیاہ بالوں کے تا ج سے اتنا سے ندرگ تا تھا۔ اس سرکوا انہوں نے الگ کر دیا تھا جو
مرمیرے کذھوں پڑدکار مہتا تھا۔ میں دائیں بائیں دکھی اور کہی " بہاری نہیں ہے" اور دیکھنے دالی بائیاں افکوس سے کہتیں ہو کا دراغ میل گیا ہے۔

کستی جبنام کوائ ہے تواس کا رنگ یوں درد کھا جیبے اسکے کندھوں کچی مری ہوئی عورت کا چیرہ اشکا دیا گیا ہو۔ محبے دکھی کر کہنے گئی تہ کھا لیا گئی بن کر کیا تم انوٹس نیا دہ کرسکتی ہو۔ متبادی انہی باتوں نے تو بہاری محیا کی حاب لی ہے اوراب دینا کو تا مثاد کھاری ہو۔ بمتبارا پریم گیرا بنیں ہے تم مرف بریم کامسکھ جانی ہو۔ اس کی پیڑاسے وافقت بنیں ہو یم نے حس شے کو چاہے بل سے مندسے پالیا ہے اس لئے تم ناس بونا تہیں جائتیں ؟
میں ایک بیک اس کی طرف دیجین گئی یہ دی وسنتی محق جرمیسے سلمنے بی سے بڑی ہوئی
محق جو مجھے پرتمنی کی طرح بیاری می اور جو مجھے پریم کرنے اور آسس نواس کا مسبق ہے دی ہوئی ۔
میں نے کہا وسنتی تم غلط سوجی ہو میں نے استے دنوں نوکش اور دکھ سے ساتھ گزارے
میں تم تہیں جائیں۔

وسنتى نے اس طرح كہا حب المر كائى اس د موتوم مراسس مونا حالو توسي

محبول ـ

دوں کوئ خرندائ خس کو جوایا جانا دہیں کا ہور مہتا ۔ پھر سنگھر نے بغیام بھیجا کہ بہاری کی حالت سے موری ہے اور کھوڑی اس ہے شاہد وہ تندر ست ہوجائے اور چند مہینوں میں علی کہ جوائے ہور سنتی کھی اپنی سسرال جا بھی کئی گھرے کا مول سے نمٹ کر سی الول میں جب ہے ہوگئی کا مول سے نمٹ کر سی ہی داتوں میں جب تیم ہی ہی تا اور پنوں کی اوٹ میں چھیتیا تا لاب پر آنا میں جب تیم ہوئے ورخون کے تنے پر جا مبینی اور سب بالی میں جبانکی رہی اُن گرے سالاں کو دیکھیتی اور سب بالی میں جبانکی رہی اُن گرے سالاں کو دیکھیتی اور سب بالی میں جبانکی رہی اُن گرے ہوں چل چل کو کو کھیتی اور سب بالی میں اور سویر سے کا مرخی ہور ب ہیں سے اُنھر لی ۔

مین اس دن حب مرب تیار منے اور دروازے سے لکنے دا لے مختے مجھے اپناول موں مجھیاً مگا جبے سب او طاعر بحرائے میرا سے مرکز کل می اوجائے گا۔ میری وجہ سے دستی می رک گئی مشکیر میری کو مے کرجلا گیا۔ مچرسادی باتیں ہوں تیز تیز سؤیں جیسے آندھی جلنے لگے الدیں اکس نیز مواکسا کا اللہ کر م نکھ کھی ہے توبیال برکھی ۔

وہ گرمجے جیٹ گیا جمیری آسٹا اور زاٹ کاسائھی تھا اور بدہ تن حس کوہی نے کمجی گھوم کرنے د کھیاتھا جوسوا میرے بیار کا معرک ریکئی۔

مستی گئی می مجانی می مجیا کی بات کو کیوں اشا بڑا مجبی مود النبیل گھر تنے دو، میں سب کچو شیک کروں گی۔ آب سے آپ مربات در سن موجائے گی می اس مقولانے داؤں اور رہ مسکو تو کیا مہیں مجدیر در شوامس بنہیں ہے کہا اس بر وشوامس بنا مجھے مشیکھر بر مجی وشوامس بھا مجھے مشیکھر بر مجبی وشوامس بھا بر مجرو مرد بھا۔

جائے بیرے ادربہآری کے دار کو گئے وگ جانتے گئے ،

مشيكه ميرا كارى إ اور است اين مور لي كودين التولى تورد ال

اس کی طرع پرتی کوئمی تھے بہت ہار تھا۔ وہ میری مورت کود بجدلین لائمیروں دیجین دسی جہنے بھرکے گھرس سوئیل مال کے التوں دکھ الٹا الٹاکروہ مری ہے تو تھے اسکی مورت دیجھنے کوئنیں بی ۔

الدنجيات تى تك محب بات دى۔

مجرسُنا ایک سال بعدجب اسکے زخم مجیٹ گئے منے اور وہ تارا پر حال دینے لگاتا مینے کچھلے پالیں کا پڑسٹین کرنے دالا مقابہ آری اجا تک مرکبا ۔ یوں جیسے ہوا کے تیز محبوظے سے کوئ ناذک مجول سٹ نے سے نیچ اسے ۔ سی کسی دی میں دی اورافوس بہیں کیا یھبلاکوئ سینے میں دیھی صور توں کے لئے دو تاہے۔

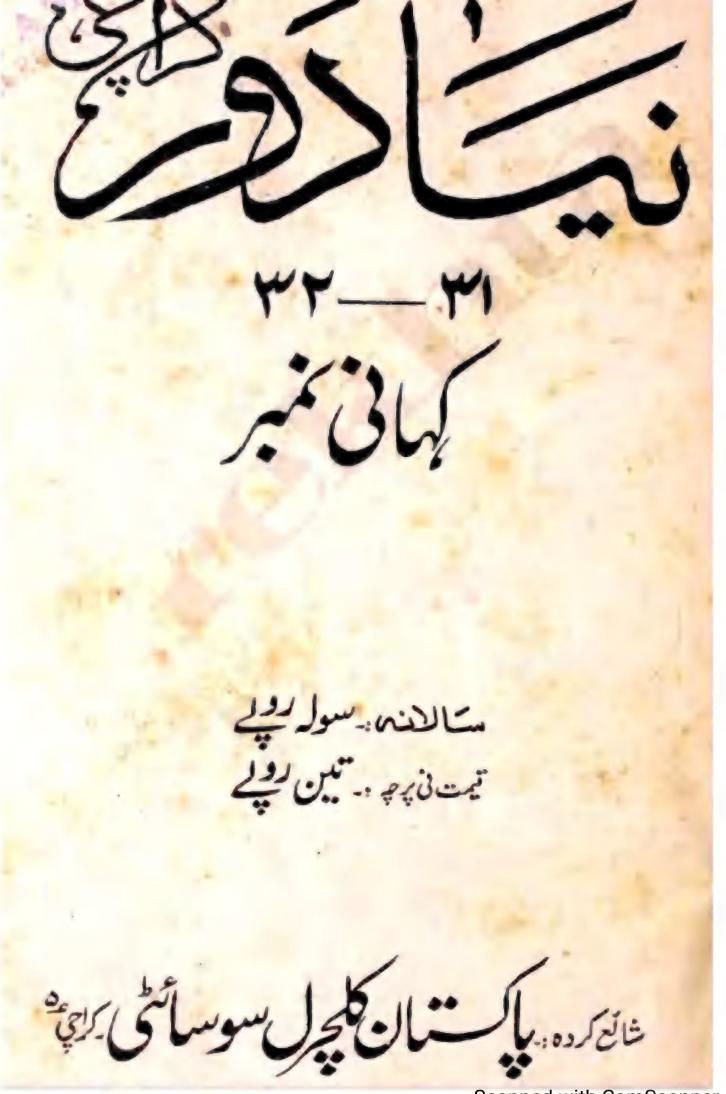
یر سی کھڑی سے مجھے اور بہت سی چیزوں کی طرح محبلوان کی دیا بر بھی دشواس بہیں ہے

دہ ایک گھڑی دیتا ہے تو دو سرے کھے چیس کمی لیتا ہے۔ کھرا لیسے کھیگوان سے کوئ کیا مانگے ۔

اور ایوں اوم کے اسس بر چھکے ہوئے میں برار کھنا کرنا جا موں تھی تو کچے مانگ بہیں با ن ۔

میرے موزش بالکر تے میں پر دل خالی دمینا ہے۔

ادب كى تخليقى فلدرول كالمالينه دار جس کو پاک وہند کے متاز ترین ا دیبوں کا تعبا ون عال نے عنقرب ابنابيلاستماره بيس كرتاب "نقبد انسالے ، تراجم فظیس، درامے ، گین ، دوھے، طنزومزاح اورتبصرے وغیرہ سمی کجیستال ہیں۔ آج ي اين كايي محفوظ كراليس. شير صلقه من كرنو - وزيمنين - بلاك دى يينيرشاه كالون 12315



Scanned with CamScanner

أتظارين

جميله ماشمي

"تم فيرى كمان توود قي في ا

ونيس الى نيس راعى !

اد دوامری کهانیان ؟ ۱۱

" چھری کے نیچے دم تو بینے دو۔ الی توقم نے مجھے کاب دی ہے ۔ اب پڑھوں گا " یہ الی چیلے برس ک بات ہے جب جملہ ہاشی نے اپنے انسانوں کانیا مجوعہ " رنگ بوم"

جوافيس داؤل شابع أوا تقامج دياتقار

د دسرى ملاقات مي مجروي تقاضا لائم فيرودتي يرهى إ"

" پردور ا ہوں۔ رکہان ابی نہیں بڑھی ہے "

" میں نے مندوکھی کے دیگ کی کہانیاں تھی ہیں کیسی ہیں !"

"درى كتابيت ون عيرات على "

تيسرى ملاقات جب بونے كوئتى توسى نے جلدى جلدى وه كبان يرسى . ملاقات

محفے پر پچردی سوال ورس نے اطمینان سے جراب دیا۔

"ترورنى برهك هـ".

الميىء:

"اللي عي

جيداس دولفظى داوسيمطئن نظرنبس آدمي تى ده كيدادرسننا جابى تى رس في جيد

شادور سے وعدہ کرایاکرمیں اس کتاب کے بارے میں لکھوں گا۔ بات آن گئی ہگئی۔ مگراب میں ہوج دیا اس اوں کرچمیل نے بار بار ایک ہی کہا ن کے بارے میں مجھ سے کیوں سوال کیا ۔ کیوں اس کہا ن کے بارے میں مجھ سے کیوں سوال کیا ۔ کیوں اس کہا ن کے بارے میں دائے معلوم کرنے اور سننے کے لیاس کے بہاں آئی بے میں بی میں اس و میں وقت اس کہا ن کے بارے میں تفصیل سے کھو نہیں کہد سکا تو اپنے اس روئے گی تو میں وضاحت کرسکا ہوں ۔ اچی کہا ن مجھ سے فرا اسے فرا کے فرا کے فرا کے باد کے بعد جب وہ واپس میری یا وداشت میں آئی ہے تو کھر اپنے تقوالے تعوالے دی تو میں کہ بیٹوں کے بعد حب وہ واپس میری یا وداشت میں آئی ہے تو کھر اپنے تقوالے تعوالے کی کہا ن تو جمیلہ کی دو میری میں سے اس میں کہ یہ کہا ن تو جمیلہ کی دو میری میں سے دور سے میں تا ہے ہیں کہا ن تو جمیلہ کی دو میری میں سے دور سے میں کہا ن تو جمیلہ کی دو میری میں سے دور سے دور سے دور سے دور سے دور سے میں میں کہا ن تو جمیلہ کی دور میں سے دور سے دو

کہائیوں سے ختلف قسم کی کہانی ہے۔ جب جیلئے داد طلب لہج

جب جیلے وا وطلب ہج میں جوسے یہ ہماتا کہ دیکھوس نے ہدد کھیے کے رنگ کا کہانیاں تھی ہی توس نے اس وقت اس بات کو سرسری لیا تھا۔ وہ اس وج سے کہ مجے یہ پہ سے کر ومانی رنگ میں کوئی کہانی تھے والا ہند و تہذیب کی طون جاتا ہے تو اس کی نیت کیا ہوتی ہے۔ وہ وہ ہاں اپنی دومائیت کے لئے غذا عاصل کرنے کی ٹیت سے جاتا ہے۔ وا فرمقدا میں غذا حاصل کی اور والیں ہی اے اس مجبوع میں اس رنگ کی جو دو سری کہانیاں ہیں ان اس میں غذا حاصل کی اور والیں ہی گیا ۔ اس مجبوع میں اس رنگ کی جو دو سری کہانیاں ہیں ان اس میں جبیا ور رہے ہو گی ، ورکس کہائی ہو جا کو ان کہ جبیا ہوں کہ جبیا ہیں ان ہوں کہ جبیا ہیں ان ہوں کہ جبیا ہیں ہو گئی ، ورکس کہائی پر جا کو اس کی نظر ٹم ری ہے اور پھر کس خوبی ویوں میں ان اس تصادم نے کہائی تو جب شکل دی ہے کہ وہ کا کا اور کا 10 کا اور کا 10 کا این کی کے میات اس نے تی کے کہائی تو جب اور کی کہائی میں ایک بلے جلے مزاح اور طائزی کی غیرت اس میں ایک بھے جلے مزاح اور طائزی کی غیرت مرمزادی ہے ، یہ رنگ جبیل کے میاں بیلے کہاں دیکھنے میں آیا گئی ۔

میں اس وقت اس کہان کے متعلق بس اتنای سوچ بایا کتا۔ اب جبکہ جبلا اس ذیا سی نہیں ہے اور اب جبکہ وہ اپنی کسی کہان کے ہدے میں مجھ سے پر چھنے نہیں کے گا اور اب جبکہ اپنی کسی دائے کے ملسلمیں مجھے اس کی نارافنگی کا کو لٹی اندیث نہیں ہے تو میں اس

שוננו

کے ناویوں طویل مختصراف اور مختصراف اور کے مافظ میں دہرائے کی کوشش کرد ہوں،الٹ پٹے دیکور ہوں اس بی بی نے اس فن میں کیا کمایا ہے ادر اس عمل سے گذرتے ہوے ایک مرتب مر اور تن مجے یاد آئی ہے اوراس مرتب وہ مجے اس طرع پولائی ہے کہ میں چونک پوتا ہوں ۔ آخرجیدنے کیا سوج کرے کہانی مکی داس کے اقد رکھا ہور یا تقاکم يه كمانى ظهورس الله كياوه شعورى طورير موت كمستدك درجار التى ياتحت الشعورى سطع يرموت مح كاشار محكنائ مور على كايكبان تعيمي يرتب مح احساس موا كمنددديرمالاك ساوترى كم جميدا في رومان تخيل كى داه سے نبيس مني ہے كولى اور يراسراراشاره كفابول وس كوس كے سائے ميں ايك لبى ياتراكے والى اس كورت تك ے گیا ،سا وتری عجب عورت متی ، اس کم بخت نے کس جوان کو اپنے شوم کے طور پر بیند کیا جس معلق سے ہادیاگیا تھا کہ وہ سال کے اندر اندر جائے گا-ساوڑی کس شیت ساس آنے والے سین وقت کا انتظار کرتی ہے اورجب دہ گوئ آئی ہے قورہ موت سے الجدیرتی ہے۔ یم دوستے ستیددان کی دوح تبض کر لی ہے اوراب وہ لینے ڈیوے ك طون جاراب -ساوترى سائے ك طرح اس كے بچے الى بول مے مندروں إبها ور اسمانون سے گذرتی مولی اندھیری بھید بھری دا موں پرایک لمبی یا ڈا۔ یم دوستے بخلایا موام كرايك وريدكس ب فن ساس كا يجياكر ري ب - اخ مي ماركاما ما ع الد ستیہ دان کازندگی اے واپس کرنی پڑجاتی ہے۔

اس کہانی کومیں نے پہلے کتنی بار پڑھا کھا اور جب ہوت سے مقابلی اس کہانی کا ذکر

ایک گباہے تو ای تبیال کی بیک اور کہانی کا حوالہ دیتا چلوں۔ ابنشدن میں بیان ہونے والی

وہ کتھاجس میں ایک برعمن دیو تا ڈس کو فوش کر لے کے لئے اپنا سادا مال و متاع بھینٹ

چرھھا دیتا ہے ۔ اس کا وُخیر بیٹا نشکت پوچیتا ہے کہ بہہ میں بی تو تیرا مال ہوں ۔ مجے تو نے

کس دیوتا کو جبینٹ دیا ہے۔ باپ کے مخوص بیسافۃ نکوی ہے کہ میں نے مجھے کم دوت کو

بھینٹ دیا۔ نشکت فوراً ہی اکھ کھڑا ہوتا ہے اور یم دوت کے فیرے کی عرف چل فیری ہے کہ عرف چل فیری کے ایس سوال ہی سوال ہیں ۔ یم دوت الکھ پہلی کھیا کہ بہلی کھیا ۔ یم دوت سے کرنے کے لئے اس کے پاس سوال ہی سوال ہیں ۔ یم دوت الکھ پہلی کھیا کہ اس کے اس سوال ہیں ۔ یم دوت سے کرنے کے لئے اس کے پاس سوال ہیں ۔ یم دوت الکھ پہلی کھیا

ہے مگرجاب دیے یہ بالافرمجبور ہوجاتا ہے۔

میں نے ان کہا نیوں کو پڑھا اور سوچا کہ قدیم مبندو بھیرت نے ہوت کے بڑے کو گوفت میں لانے کے لئے اس کی تقاہ کہ پہنچنے کے لئے اس کے ذریعہ ذرگ کے جید علی نے کے لئے کیا کیا جس کے فیا ہوں کئے ہیں۔ ایک دفعہ ایک تورت یم دوت کے گئے پڑجہا تی میں انجھا کر اس سے حکمت کے موثی دول بیت ہے۔ دومری مرتبہ ایک ٹوچوان سے بحث میں انجھا کر اس سے حکمت کے موثی دول بیت ہے۔ میں نے کتنی ہار سوچا کہ کیا ان میں سے میں کوئ اپنی کہانی نکال سکتا ہوں ۔ لیکن ہیں جی بیٹ ہیں جیلہ یا سٹی کس عالم بہی ایس میں کے ماوتری کی کہانی سے اپنی کہانی نکال لی ۔

جید ہائی کے بہاں اگر ساوتری کو جنگوں کی بتیں سنی پڑتی ہیں۔ اس سے قول وفعل
سوفقل کا کسو فالچر پر کھا جانے گئا ہے۔ بے چاری ساوتری۔ ایک بنواری دا دا ہیں جو
ساوتری پوجا کی رسم ہی کوففول جانے ہیں کہ ان کی دانست میں کسی پوجا کسی برت سے ہونی
کو نہیں ٹالا جا سکتا۔ پھر مونیک ہے جو سنیاس لینے کے شوق میں مغرب سے بہاں آئ
ہون ہے مگر اپنے نئی تہذیب کا عطا کر دہ تعقل اور تشکیک ساکھ لائ ہے۔ سو وہ ساوتری
کتھا یکو ن کے ساتھ نہیں سن سکتی۔ نیج بچ میں شک سرا کھا بہے کو ن موت کا شکل دیکے
سکتھا یکو ن کے ساتھ نہیں سن سکتی۔ نیج بھی شک سرا کھا بہے کون کو ت کا شکل دیکے
سکتا ہے کیا ہے ہیں راج کاری تی اکر تھی سو جیٹے ما بھی نے نہوں کو سنجھا لما تو پوں می بہت
اچلانے بھی کہا کہ کھا سننے کے پھو آواب ہیں۔ یہاں ہو تیاں باہرا تا دکر آن پڑتا
ہے۔ ابھا ہو کہ راضی برمنا ہو کر اپنی تشکیک کو دیتے عرصے کے لئے معطل کر یاجا نے گڑ مونیک
اپٹی تشکیک کو معطل کرنے پر رہنا منہ نہیں ہے۔ اچلا سے کہتی ہے اتم کھ سے اس سلسلہ
ہیں میں سوال کرنے کائی نہیں بی مدنہیں ہے۔ اچلا سے کہتی ہے اتم کھ سے اس سلسلہ
ہیں سراسوال کرنے کائی نہیں نو بھی نو بھی گئی ۔

مگرکہان کا پنا ایک ہوئیک نے اپنی رضامندی سے تو اپنی تشکیک کومطل ہیں کیا۔ بس کمان کے سوس کم ہوتی میل گئ ۔ شہر عیں اس نے شک ظام کیا گفاکہ "کیاسا و تری کھا ہے ہے ؛ اور اب جب کہان تحتم ہوئی ہے تواسے مب کچھ ہے نظر آر ہے۔ مگراس کے

اچلاسوچس پرجاتی ہے۔

"وه کیوں امرنہیں ہوئے ؛ مونیک کا موال محرسنا لی دیا۔

اب اچلااس پوزیشن میں نہیں ہے کہ مونیک کو مرزنش کرسکے کو کتھ اسنے کا یہ طریقہ
نہیں ہے ۔ وہ فوداس پی میں پڑگئ ہے کہ جب اکنوں نے موت کاسمندر پارکر رہا کھا تو وہ امر
کیوں نہیں ہوئے ۔ اور مونیک کہدر ہی ہے " اچلا اجب آدمی امرنہیں ہوسکا، جب موت
پارم پار اسے چھوجاتی ہے قو پھر کھنے سے کیا سے گا ۔ ٹم کتھا سنار پی تقیں اور میں سودی رہی تقی
کہ وہ دو لؤں اب بی ہوں گے ۔ پرجب ٹم کہتی ہو کہ وہ نہیں تو چند دوں کے لئے موت
کو ٹالنے سے فائدہ ۔ سب سے بڑی گئی جب دھم دان کی ہے تو یم پوری کے اس کا پچھا کرنے
سے جی ہیں کیا ملت ہے ۔ جے بچا کہ لاؤ ، وہ لوٹ ہی تو جاتا ہے "

ا چلاکے پاس مونیک کاس بات کاکوئی جواب ہیں ہے کہتی ہے کہ انھا صبح بنوادی دا داسے پوھیں گئے رمگر صبح کو پتہ چلٹا ہے کہ بنواری دا دا نوس معار گئے اب کس سے پوچھاجائے ۔ مونیک کے سوال کا جواب کون دے۔

وہ وقت گذرجاتا ہے۔ مونیک مجی جلی جاتی ہے۔ مگر بہت وقت بیت جلنے پر مجی اچلا اس بات کو مجول نہیں باتی ۔ اسے بنواری وا وا یاد آتے ہیں " جو کہا کرتے ہے کو کرنے اور جینے کے نیچ ایک قدم کا فاصلہ ہے 'جو اس راستے کو مجلا نگ کر انتقا ہ بے کنارہ موت سے مکت جیون میں نہنسی خوشی واخل ہو گئے ۔ اور پھر اسے مونیک یاد آتی ہے جو "جانے کہاں محموم دہی ہوگئی واخل ہو گئے ۔ اور پھر اسے مونیک یاد آتی ہے جو "جانے کہاں محموم دہی ہوگئی اسے کس شے کی کھوج متی کی اس سے مکت ہے مکت ہوئے کا گرسکے

جیلہ ہائٹی نے اسٹری فقو لکھا" جائے آدمی موت سے مکت ہوناکیوں چاہت ہے۔ جانے
کیوں " اور کہان کو فتم کردیا۔ یہ سوال س نے کیلے، افسانے کے مرکزی کردارا چلانے یا خود
جیلہ ہائٹی نے جب کسی نے چی کیا ہو چیلہ ہائٹی کی کہانی یہاں اگرضم ہوجاتی ہے جبیلہ ک
کہانیاں آھے ایک رومانی افسردگی پرضم ہواکرتی فقیں ۔اب کے ایک کمسجور سوال پرخم ہوئی ہے
اسی سے ملتا جلت سوال نشکت نے کم دوت سے کیا تھا " جب آدمی مرجاتا ہے
توایک شک بیدا ہوجاتا ہے بعض لؤک کہتے ہیں کراب وہ نہیں را ربعض لوگ کہتے ہیں کہ اب ونسی سے اربعض لوگ کہتے ہیں کہ اب ونسی ہے۔

نشکت نے یم دوست سے کتے سوال کئے اور مرسوال کا جواب لے کرمانا اور جب
وہ سب سوال کرچیکا اور سب سوالوں کے جواب سے مل چکے تواس کے اندرگ
خواستیں دھل گئیں اور وہ موت سے مکت ہوگیا۔

مگرجمبدی کہان میں آف کیک نے اے اس مقام پرلا کھواکیلے کرمون سے مکت مونے کا خیال می عبد فرا تک ہے ۔ " جانے آدمی موت سے کیوں مکت ہونا چاہتا ہے۔ آفسر کیوں ۔ "

عائث صديقه

ميرىمال

ہم دروں کا رہ تہ ایک دوات مال بیٹی کارشہ نہیں کتا بلکہ آن دوستون سیا
کی جنس زمانے سے بیک رومرے کی تلاش ہوا ور پھر اسی کھوٹ میں وہ ایک دومرے
کو پالیں - ہماری زندگ کے دکو سکھ سب سا تجھے تقے - میں کہتی اٹی میں نے باہر ٹرھے
کے لئے جانا ہے توائی کہتیں ۔ "نہیں بیٹی تمہارے بغیر میں کیسے دہ سکتی ہوں " اور اگر سمی اتی ہی وہ بھوٹ کر گاؤں جاتیں توہری ہی در ہوتی ای جلدی واپس آجائیں اس آب آجائیں کا موں کو مختر کرکے واپس آب واپس آب اور اٹی کا موں کو مختر کرکے واپس دوڑی جی آبیں اور ذندگی پھرسے شکمل اور کھر اور لگنے لگتی۔

سنور کی منزل میں آنے کے بعد تقریبا ہمرانسان بحول جاتا ہے کہ ذندگی اسے

RUDE SHOCKS

درات کو اتی کو میرا سپتال کے اے دی ایک وارڈ میں لے کر گئے تو مجے سونی عدیقین

مات کو اتی کو میرا سپتال کے اے دی ایک وارڈ میں لے کر گئے تو مجے سونی عدیقین

مقاکر میری اتمان موت سے جیت کر میرے لئے آجائی گی۔ وہ تو می بہقیں۔ دلیرا ور

بامجت تقیس بھلا وہ کیسے موت سے بارٹیں مگر ایسا ہی ہوا ا ور میری مثیرانی میسی بامجت

بہادر ماں جس نے زندگی کی اتن کھنا ٹیوں کا اتنے حوصلے اور جرائے مندی سے ہمیشہ مقابلہ
کیا گھا موت سے بارگئی۔

in short کیاایسائجی ممکن کھا۔ میری ماں ایک بلند وصلے فاتوں کتیں کا SHORT کیا ایسائجی ممکن کھا۔ میری ماں ایک فائع میں مروایک

ا دینوں اور سکنے دالوں گر برادری کو یہ اعت اعت اعت اور انسانی کے جمید ہائی اس بیہورہ نشام کا ایک شکاری ایک ذمیند ارتی ہے سکن انہیں کیا معلوم کم جمید ہائی اس بیہورہ نشام کا ایک شکاری بھو جس نے ہم خوان کی جان ہے لی وایک ایسانظام جہاں چا درا ورجار د براری کے تحفظ اس اور اس قسم کے ادر نعرے سب بے کار گھنے ہیں۔ جہاں سب کچے کم کے اور اس قسم کے ادر نعرے سب بے کار گھنے ہیں۔ جہاں سب کچے کم کے کم ورکی جان جل جلے بیکن میری مال نے ال تام حالات کا مردان وار مقابل کیا۔

مرور کی جان جل جلے بیکن میری مال نے ال تام حالات کا مردان وار مقابل کیا۔

مرور کی جان جل جل محتی میں :

"دادی اگردکو کے سامنے چٹان ند بنتی قومٹی کے تو دے ک طرع ڈھے جائی و دوالوں کی سردار لی ہیٹی کے دشمنوں اور دشتے داردں کے سامنے جس شان ادرجس دل گردے کا بھوت بیا اس پر سادے اپنے ہے گئے جران رہ گئے۔ دم دم مم سنگھ کے گرک کہار یاں اور جیار نیں گئی ہے گزرتیں ۔ شاید بین کرنے کی آوا ز کے شاید سردار لی کرتارکورا فوپ سکھی موت پر آنو پی جانے والی اب جیٹے کی موت پر آنو پی جانے والی دیا تی موت کی کور ترشنوں کو یہ دیا تی دوائی موت کی جیڑ کھاڑمی جیٹے امردار میرسنگو کہتا ہے ہے گئی دیا تی دوائی دیا ہے جی کا موت ہے ہیں اور جیال کی بھیڑ کھاڑمی جیٹے امردار میرسنگو کہتا ہے ہے جی اس کو دائے ہیں ایسی شیر لی جید کروں سے بی زیادہ عصلے والی دو حیان پور دائے ہی ایسی شیر لی جید کریے ہیں "

اور میری ماں جب اس دنیا کے جسیلے چوڈ چاڈ کر دنیا سے چلی گئ قوہمار سے گا ڈی
فانقاہ شربیہ جہاں وہ بیاہ کرگئ تھیں اور غیر تھیں و ہاں کے لاگ آنسو بہار ہے تھے اور
کینے کئے کئے کئے کئے کئے کئے کئے ان فانقاہ کی ٹیر لی ، اس کا سان سب دخصت ہو گیا ہے ۔
دشمنوں کی ایک بلٹن ، جومردوں پُرٹسٹل متی ، اس کا مان سب دخصت ہو گیا ہے ۔
دشمنوں کی ایک سیلی ہی جوردوں پُرٹسٹل متی ، اس کا تن تنہا متابلہ کرتے ہو میری ماں تھا کہ بھی گئی۔ لیکن مجھے تواپنے دشمنوں سے نہیں اس نظام ، اس سٹم اور اس معاشر سے
سے گل ہے ، جو اندرسے گلا سرا اموا ہوا ہے ۔ جو امن اور انصمان سے نقاطوں کو لور ا
نہیں کرتا ، جس کی وج سے انسانی جان ہے وقعت ہو کردہ گئی ہے ۔ جس کی وج سے
لوٹے لوٹے لوٹے ہو جو کی میہا در مجی ہے بس ہو کر چلے جاتے ہیں ۔ نہ جانے ایساکیوں ہے ۔ کیا
اس معاشر ہے کو اچھے لوگوں کی قدر نہیں ۔ اچھا درجینون (ENU INE) انسان جو
کاپی کو کشنز (CONViction 2) پرڈٹے دہیں چاہے ذندگی کا میدان ہویا اوپ کا۔

وہ نزمرف ایک عدال اللہ اللہ جینوں رائٹر ۔ GENUINE کا انسان بلا ایک جینوں رائٹر ۔ GENUINE)

WRITER بی تقیں ایک ایسا RATER ہوکہ R م کے بھیڑے سے آزاد مرف لیک کے کام اور انتھک محنت کاممتاع ہو۔ قرق العین حید سے اپنے ایک خطسی افی کولکھا کھا کہ ا

"جبسماج میں MEDiocRES اور HYPOCRATES اور HYPOCRATES اور برخود غلط تم کے فنکاروں کا تسلط ہوجائے قرتم جیے لوگوں کونہایت سخیدگی سے اپنے معیار اور بالا CREATIVITY کو برقراد رکھنے اور جلا دینے کی طرف توج کرنی جائے ہے ۔

فی سمی (زرطیم) مكتنية نيا دور - كراجي

واكر جيل جالبي

مختی سے گفتگو

۱۹۵۹ء کے دسمبرگا تری تاریخی اور سے سال کاسوری نئی املکوں اور ولولوں
کے ساتھ طلوع ہونے کے لئے تیار تھا۔ انھیں تاریخوں میں کرائی مبیں رائٹرز کنونیش ہوا ماس
وقت کرائی متحدہ پاکستان کا دارا فکومت تھا اور مشرقی پاکستان ہمارے جسم قومی میں دل کی
طرع دھڑکا تھا۔ ادبوں کے اس کنونیش کے سلسلے میں میرے اور قرق العین میدر کے ذیہ یہ
کام لگا یا گیا کہ بھی ادبوں کو کرائی اسٹیش سے لاکر انہیں ان کی قیام گاہ کا پہنچا یا جائے ماس
نرملے میں ہوائی جہاز کا سفرات عام نہیں ہوا تھا۔ رہل ہی وہ تیزرف دسواری تی جو ایک جگہ کے دمائے میں بیان چھیوائے کا چیک
سے دو سری جگر بہنچا تی تھی۔ ہوائی جہاز کے سفر کا مزاا در اخبارات میں بیان چھیوائے کا جیک
انجی نہیں پڑا کھا اور تعلقات عام ہے د فاتر بھی نہیں کھلے تھے۔ اس دمائے کا دریب تی

م ادیب کے مقابع میں یقبناً پسما مُدہ مقد وہ ذیادہ پولمت اقدا ورزیارہ بحث کرتا میں اور دیات و افرات اسلی اور زندگی کے مسائل پر ایسے فور کرتا محتا جیسے یہ اس کے اپنے سائل ہوں اور انہیں سُلیمانا اس کی اپنی ڈاتی ڈمرداری ہو۔ میں اور سینی جگیم اور آ العین حیدر کو ہم سب اسی ام سے پکارتے تھے) سٹیشن گئے اور چندا دیوں کو ان کی قیام گا ہ تک پہنچ دیا۔ افیس اور پول سے سفیدگرم جادر لیعظے ایک صحصت مند نوج ان سی لوگی مجی ۔ تعارف ہوا تومعلوم ہوا کہ یہ وہی خالون ہیں جن کے افسالے میں نے اس فیاری میں پڑھے تھے ۔ نام جس نے اس میں مدی واقون ہیں جن کے افسالے میں نے الی ونہار " میں پڑھے تے ۔ نام جس نے اس میں اور می ما اور ایسا کی اور شی مطابقت ۔ اس دن سے مرفے کے دن تک ، دوسی و ملوص کا دشتہ ماہ وسال کی گردش سے بے نیاز ہو کر قائم دیا ۔ اس می مصلوم ہو تاہے جیسے ملوص کا دشتہ ماہ وسال کی گردش سے بے نیاز ہو کر قائم دیا ۔ اس می مسلوم ہو تاہے جیسے میں میں اور سالے تھا اور سدار ہے گا جمیلہ ہاشی کانام نیا دور کرا چی کی مجلس ادارت کی آئی جمیلہ ہو تاہے جیسے ہورشتہ میاہ ورسدار ہے گا جمیلہ ہاشی کانام نیا دور کرا چی کی مجلس ادارت کی آئی جمیلہ ہاشی کانام نیا دور کرا چی کی مجلس ادارت کی آئی جمیلہ ہو تاہے جیسے ہورشتہ سمالے می اور دور کرا چی کی مجلس ادارت کی آئی جمیلہ ہاشی کانام نیا دور کرا چی کی مجلس ادارت کی آئی جمیلہ ہو تاہے جیسے ہورشتہ سمالے میں اور در کرا چی کی مجلس ادارت کی آئی جمیلہ ہو تاہے جیسے ہورشتہ سمالے کی تعال در سدار ہے گا جمیلہ ہاشی کانام نیا دور کرا چی کی مجلس ادارت کی آئی جمیلہ ہاشی کانام نیا دور کرا چی کی مجلس ادارت کی آئی جانوں کی تھی ہو تا دور سرار ہے گا جمیلہ ہاشی کانام نیا دور کرا چی کی مجلس ادارت کی آئی کی تاری کی تاری کی تاری کی تارین کی تاریخ کی تاریخ

ابی پھلے دنوں جمید ہاتھ مرت مرب اواء کو میری بیٹی ک شادی میں شرکت کے لئے

رای آئی تھیں اور ار دسمبر ۱۹۸ء کو اس سے میری آخری ملاقات ہوئی تی جب

عدہ شادی کی تقریبات سے منٹ کر اپنی بیٹی عاشی کے ساتھ لیٹ گا وُں خانقاء شربیہ جاری

عدہ شادی کی تقریبات سے منٹ کر اپنی بیٹی عاشی کے ساتھ لیٹ گا وُں خانقاء شربیہ جاری

ھیں مان دس دنوں میں وہ خوش وخوم دیں ۔ لواکیوں کے ساتھ گا نے بی نے میں شرکیہ

ہوئی ، مہندی میں آئی تیں ۔ ولیے میں شرکت کی ۔ پر بیزی گیا ۔ بر پر بیزی بی ۔ پر میزی بری وت

عداور بد پر بیزی اپنی طبیعت سے بجور ہو کر ، میں شاید ماحد آدی تناجس کاوہ فیاؤ کر آئی تیں ۔

ایسا لی الم بیسا بہنیں بھائیوں کا کرتی ہیں ۔ وہ ذیا بیٹس کی مریش فیس ۔ میشا کھاری ہوتی او تجھے

مائی کی رفیعی دور کر درسی ، جس دن بد پر بیزی کا ادا دہ ہوتا اور نیت ڈانوا ڈول ہوتی تو تیے

مائی کی ۔ جب لا ہور یا خانقاہ شربینے سے آئیں تو میرے سب بہن بھائیوں سے ملتیں ۔

مائی کی ۔ جب لا ہور یا خانقاہ شربینے کہتے کرتے زبان شوکھ جاتی ۔ اپن بیمادی کا بھی میں ہوت سے ملتیں ۔

میری یوی کی توایسی گرویدہ تھیں کہ تعریف کرتے کرتے زبان شوکھ جاتی ۔ اپن بیمادی کا بھی میں ہوت بیں بیان میں بیان کا بی بیمادی کا بھی درکر تر بھی ۔ بھی اور بیا جس بی ہیں ہیں ۔ میں پوچتا۔ اپھی ہوں جیل صاحب ، نیا دل سے درک تر بی بی بی بی ہیں ہیں ہیں ۔ میں پوچتا۔ اپھی ہوں جیل صاحب ، نیا دل سے درک تر بی بی بی بی بی ہیں ہیں ۔ میں پوچتا۔ اپھی ہوں جیل صاحب ، نیا دل سے درک تر درک تو بی بی بی ہیں ہیں ہی ۔ میں پوچتا۔ اپھی ہوں جیل صاحب ، نیا دل سے درک تر درک تھیں ۔ جیل وہ درک تر درک تر بی میں اب ۔ میں پوچتا۔ اپھی ہوں جیل صاحب ، نیا دل سے درک کر درک تی سے دیوں کو درک درک تر درک درک تر بی بی بی ہیں ہیں ہو سے درک درک تر درک کیا صاحب ، نیا دل سے درک کر درک تر بی میں اب ۔ میں پوچتا۔ اپھی ہوں جیل صاحب ، نیا دل سے درک کر درک تی سے درک کر درک تیں میں بی ہیں ہیں ہیں ۔ میں پوچتا۔ اپھی ہوں جیل صاحب ، نیا دل سے درک کر درک کر اور کر بی سے درک کر درک کی تو اور کر درک کر درک کر درک کیا کی میں بی بی کر درک کر درک

کردیاہے۔ مومنوع فردا بدل جانا درسلم سیسی کا استخ پار بنہ کا تصدیح رجا گاجس پروہ اپنا نیا کا ول تھے کہ بہاری گزشتہ دوسال سے کر رہی تھیں۔ جمیل صاحب؛ یہ نا ول کپ کو پسند ہے گا اور اس بار آپ مجھ سے خزور کہیں گے جمیلہ ہیا ؛ یہ وہ تحریر ہے جس کا مجھے انتظار کا میں ہی جمیلہ ہی سے بہت توقعات ارکھ انتقا اور چاہتا تھا کہ وہ لیسے ناول یا افسانے کھیں کر زندگی ہی میں کلا سیک بن جائیں۔ آج جب وہ ہمارسے در مہان نہیں ہیں میں اعتاد سے کہ سکتا ہوں کر جمیلہ ہاشی نے اردوا دب کو ایسی کہانیاں، ناواٹ اور ناول دیے ہیں کہ ان کا نام تاریخ کے صفحات میں مہیشہ محفوظ دہے گا۔ آتش رفتہ، روپی اور دشت سوس وہ ادب پارے ہیں جو کئے والے زمانوں میں مجی تازہ وڑ ندہ رہیں گے۔

44 میں بری بوی اورجیلم اشی نے ج کارو گرام بنایا۔ طے پایاک میں اور میری ہوی کراچ ۔ے جدہ ہوتے ہوئے مکم عظمیا ہیں محے اور جملے ہاشی اور ان کے میاں مردارا حد اوسی لندن سے جدہ ہوتے ہوئے مکر معظمیا نیس گے اور م سب ۱۱ر اکنو پر کومعلم سے یا ل ملیں گے۔ ۱۸ر اکتوبر کوم دو اوں سارے دان ان کا انتظار کرتے رہے مگروہ نہیں آئے۔ تين چاردن بعد كسى فى كراي كا خبار" جنگ "لاكرد يا تواكي فبر ير بيرى نظرجى اورسي سنافي سي رہ گیا۔ میاں مرداراحداولی اُس وقت وفات یا کے بجب اُن کا جہاز عِدہ کے محالی اللہ يراترد بانخا - ان كى ميت كراچى واپس لالى كئى -جيله إستى اوران كى اكلو تى بى عاشى ساتى مع بسرداد احدميراآ دى تق - سيد ع سادے سريد النف اور وفي داد .جيد إلتى كا ایساخیال رکھنے جسے مالی تازہ گلاپ کار کھتا ہے۔ ساری ذمہ داری ، گرک بام کی ، فودا کھا اورجید کو سکے پڑھنے کے لئے تازہ دم رکھتے ، ہو وہ کہتیں وہ کرتے ۔ عاشی کو مردم لینے ساتھ رکھتے اجواس کے مُنہ سے نکلتا پوراکرتے۔ نازونع میں پی یہ بی اب بن باہد کے رہ گئ تی اور جيل بى جائداد كے مجاكر وں اور مقدموں سے غشنے كے ليے اكيلى رہ كئ تقييں جس ياموا ے انہوں نے زندگی کے جمیلوں کا مقابلہ کیا جمیلہ ک ذندگی کا وہ نیا رکنے سامنے آیا جمام ك چيها بوا تفار انبوں نے بیٹی مے مائوس كرزمينوں اور جائدا دباغ مے انتظام كوايے سليق مع جلایا کر سب دیکھنے رو گئے۔ پہلے باپ ک لاش عاش نے گاؤں ہے کم کئ متی اور اارجنوری ۱۸۸

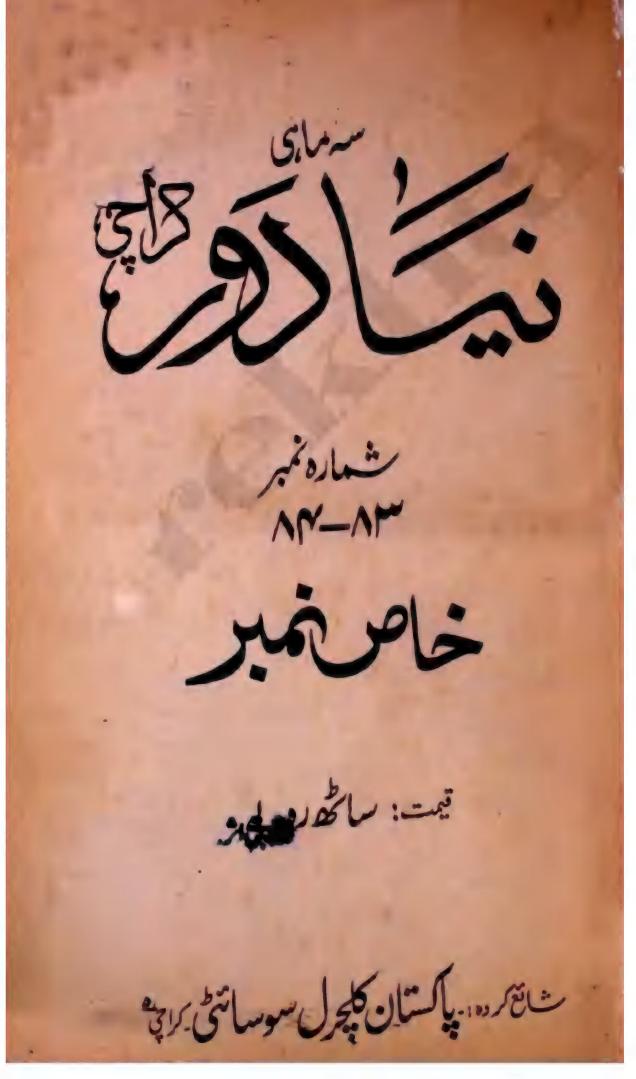
نہادور اپن ماں کی لائن اپنے گاؤں نے کوکئ تاکہ آبال قبرستان میں میرد فاک کر دے معمنی نے

کیاتماث نظرات ہے انہیں، حیراں ہوں

ياركون فاكسكيرديين عليجلتي

• ارجنوری ۸۸ واع میں اسلام آیا دمیں مقاکد کو ای سے فون آیا ۔ جمیلہ ہمتی بہت جارمي اورانتهالي نگيداست كے وار دميں كل رات سے داخل بي-سي لا بور یل فون کیا۔ عاشی نے اکٹایا وہ دوری می ۔ انگل میں کیا کروں۔ ای ک طبیعت بہت خواب مرانكليس كياكرون ميس في الدى وهارس بندهاني اوركبايس الجي دوباره فون كرتا ہوں۔ کشور نامبید کوفول کہا۔ وہ نہیں ملیں ۔ سائرہ باشی کے گرفون کیا۔ وہ بھی نہیں ملیں ۔ منظار حیین کوفون کیا وہ بھی نہیں ملے مطوم ہوتا کھا کہ اے لا مورخالی ہوگیا ہے۔ دو بارہ عالی وفون کیا جملہ بتنی مے بہنولی میعنوب خان صاحب بول سم نقے۔ انہوں نے بتایا کہ لرات ساڑھ دس بجے مے قریب اچامک طبیعت خاب ہوئی، فرائم سیتال مے گئے۔ فاکٹروں نے معائد کیا تو بلڈ پریشرکی مثیق خط ستقیم بنادہی تی۔ فوق میں شکر کی سطح ۲۹۷ والمی اورای وج سے دماغ متا و موگیا کھا ۔ دات سے لے کردوم سے دن ایک بے تک نہیں زندہ کرنے اور زندہ رکھنے کی کوسٹیں مسیوائے لاہود کرتے رہے۔ جب سانس کا رُعاكا وْنْ لَكُنا تُووه سانس بحال كرنے اور ذندہ ركھنے كے لئے ليوں اور سينے كو د باتے۔ بل كے جھے ديتے۔ سعمل سے رسلياں مي توث كيس دس باره مكن كي سلسل كوشش كے بعد رواس فراس کاکیفیت سے باہر سکے اور ایک نے کرتین منٹ پر اعلان کیاکر مریش نے دم وروا م الدوال بالكيام - جهال سے كونى والسنبين آنا رائا للندوالااليه راجون - ميل ف ويها عاش كبال ب إ وه دهال ماركر دوري تل - انكل س كياكرون - اى عج يحواكم الم كن بي - من ف مقدور كورسلى دين كاكوشش كا وركها مين مالدين الدل التى وقت اجيد افى كى ميت مهدال مي تى . گرنبي الى الى ميس نے اصلام آباد سے الدر سينے سے تظامات كي اورساد عين بج ك قريب بعرف كيا- عاشى فون ركى ربس كة ندوك

عكر تع اورمارا كل ول مين اتركم الخار الكل مين الحك تدنين كمان كرون مرا بيا"! مين ا كہا " ليخ كادّ لير ميں انشاء الله مع عے جہانے مينے راموں والك لو يوم ميت كو ایک گھنے میں خانقا والربینے جائیں گے۔ میں نے پھر تسل تشل کی اتیں کیں اور فون رکھ دیا۔ ابی فون رکھاہی مختاکہ اخرجمال کا فرن آیا۔ بھائی! میں اے بہن سے بات کی ہے۔ میں جی آب وگوں کے ساتھ خانقاہ تمریف جلول گی ۔ اور جنوری کوہم تینوں اسلام آباد سے لاہور والم سے ملتان اور ملتان سے گاڑی میں خانقاہ تربین پہنچ تو ماڑھ بارہ کی بھے تھ برتان سنے تو جميد التى كى قرير حافظ صاحب قرآن پاكى تلاوت كرر بے تھے - بہاوٹ كى ہوا قرى طرح جميں يوست بولك، بوامرد ادر تيز بو تو اسو بى اجلتے بيں ميں نے اسو بي كے اور بدا ك رُخ ك عرف مي وكرل- فاتحديدى الدجيد التى ك باغيس الي جها لكاب يرب شار بدرے دم ساد ھ بي جا ب كونے تھے كشور الميد اور نثار عزيز بات تعور عم بن ساك صامت سر عدا ك منى تقيس اور صحنى محد مع مقر عَيْ جن سے گلتگر میں، وہ بارم گئے منس سن مے ای فسر مدارم گئے۔ و اکثر جمیل جالبی کے نگرا مگیزا درخیال افردز نقیدی مضامین کے E. F. U. ا. تنقيد ادر تجربه بدنی تنقید ۳- ادب جمیم اورسائل رائل کے کینی - صدر - کرای سے



جميلهاشمى

ناستک

اُفارْمَرُك بِهِ الاُول عَلَيْ والول مَعَ تَلْعُول كَ فِلْ اللهِ وَلَا مَعْلَى مِنْ اللهِ وَلَا مَعْلَى مِنْ ا مِن مُورِي مِن وصلاح بِالديجين وُوكِشَن كوبي جل الدمروى جاك لبرول كرمائة مبي جن ميرى بذيوں كے كوف كوجراري ہے

رات چپ جاپ الدائس ہے آپر مائے کیوں مبارا عکر مو نے میلاً بند بازاد کا عکر تگار کہے۔ مدد توسوک کے بحراب سے گذرکرمند کی طوت عری میں تجرول کوجڈ کر جائے ہوئے کی کے کس پار میلا ماتا ہے میب ال ترقیمی وال سے گزدان ہے تو وہ میا تک برجگ کو سے مسکوک اسے۔ بوز تو اسے ما ل کا جم بی معلوم ہے احد ندی وہ می بوجا کے لئے مندر

می جاتا ہے۔ دوگ کہتے میں وہ نامستک ہے۔ مستینا کہا کوئی کئی میں ہی نامستک موں اور مبال جرکبی نامستک ہے اور کی ہمارا معندھ ہے کہے میت جاتک ہے۔

مبارا مكر كامسوندگا ب اس كے إلا مي مديث دالى تي كي كائي مي اندهيرے كو الله مي الدي الله مي اندهيرے كو الله كارن بتي كي كموج دائے دائے اللہ كارن بتي كي كموج دائے دائے۔

عالے دہ کے دعونا اے

کوئی کواٹردھر دھرار ہاہے۔ کون ہے میں بہر بیسیم کر اچھتی موں۔ کھرائیں گھر مرم اور احتی موق اور احتی اور احتی ہے۔ بہن میں میں جی گرمتی موں۔ میں میں مالا جکر موں۔

اوہ مجدی بنیں آتا میں کواڑ کیوں کر کھولوں۔

ال کھلے مدوائے میں چرت سے کھڑی مہارا مکر کود کھ ری ہے بی نے اسے تزیور کیا ہے ہے۔ اسے تزیور کیا ہے ہے تو کا دکیلے توالی میں دوائی کھا کی ایک کے دہے جس ایسے گزدر ماں مندسے دوائی کھا کی دہے ہے گزدر ماں مندسے دوائی کھا کھی کھڑ ہے۔

ال عن کرمبالا مکری دین البین مربت دول سے مائی مول مستیکی البین مائی کی۔
مال نے کوئ جواب مبین دیادہ اُسے اول دیکھ دی ہے جبے مبالا مکر باگل مو۔
مال میں میں و درسے رائے نگاہے۔

میرے پاس مبارا حکر کی سفارٹس کے لئے اور کوئ بات منہیں۔ میں اس کے لئے حکمی مسنا مخامستینا سے منا مختا۔ میتا کوئ دوسال بہلے بمایے اسکول میں کلکتے ہے آئی می جہاں دہ کسی کانونٹ میں یا عبالے کہاں پڑھئی میں نے تو آج تک کوئی بڑا منع برنہیں دیجھا۔ میں

میاں سے مہبت کم باہر کئی موں مجھے کیا معلوم کلکتہ بڑا مشہرے۔
ہم سب نکلتے قاد کی مہت بڑھیا کیڑے ہیے بھا بھے سے طبی وہ پہلے مہاں مہیں
کوئ مہادا ان سی گئی رجم عصد میں سس کا جی ذوا نہ گلتا۔ استنانوں کو اس کی باقوں کھواب
نہ سوجتا اِوروہ مجھلے ڈرک پرمجھی منبل سے کا غذیر کئے برناتی دی ۔ حب کھنٹی کی تومہرت بزاد

و دید اکدوہ ہے وصف ہی ای اسے کید ہے اما او اگریزی میں جواب دی سب المکیال سے اور دی سب المکیال

اس سے دور دور در متبی جہاں سے وہ گزنگ میک طرف موجاتیں الدیجھیے سے چپ اسے چپ اسے جپ اللہ وکھی رہیں ۔ وہ کھی آتی اور کھی دنوں خائب رہی ۔

ایک بارائی وچروان موامید مور میلی موی جیے کچیرو چری مور میں نے کہا مسینا دیری اسے دون کہاں گر تقیس۔ حماعت میں مسس کی مگر میری مگر کے بارکھتی ۔

کے گئی مرای میاں کولی کہنیں لگنا میں نے باباکو بہت کہاہے ، مذک ہے کہ مجے دہیں کا ایک بہت کہاہے ، مذک ہے کہ مجے دہیں کلکہ میں میں کا کھر بالے دہ ای ملکہ میں میرے التے اپنا گھر بالے کی مرمی میں اکیلی اب امہیں میرے بنا انجیا مہیں لگنا نا۔ اور ای لئے مجعے کس جیل فانے میں مغرور دمیا ہے ۔ کہ کر دہ دور سے مبنی را می ۔

می دهدو محرد کمیوکنتی او کیاں بہاری سمیلیاں بن جائیں گی۔ اسے برے محص با بہا دال دیں اور کس دوں ہے بہا اقتصالی رہے گئیں۔ اسے برے محص با بہا دال دیں اور کس دوں ہے بہاری اور کس

اب اس کاول کالوں می و بنیم الو جماعت میں مزود تھے کا تقابیل مستاند کا سے بالے میں می خریک مرکی کمیلوں اور درا مول میں وہ بہت تیزی روے کا کام اسے

ا بي باح ي باب مريد بي عيول الدوا عن ي معيول بي عيم اسط المريد ا

مسئے گوم کرائی ونیا و کھی کی - میرا دنیال ہے کئی اسی بات مہیں و اسمعلوم دموگی۔ استانیاں اس سے گھراتی تقلیل وہ ایمی کھٹ کرنے گئی تھی۔

استانی درگانے پڑھلتے میں مکے الکیا معلواں جو جا ہے سوکریے ای کے لئے س

الله الله الله الله المعلى الما المعلى المناسية

ستنان کھیا تطارم بیٹے بہلے دورکا ہنجہ لگایا اور کینے لگ واستان جی ملکوا کی ا وکھائی منیں دیتا ۔ وکھی سے کئے کیے سب کچے ہونے لگار اوق نے ای سی کے لئے یہ سامی اس کولی میں ورد معبکوان کمیں ہے بہتیں :

استالنے کبا متیا اگر میگوان د مجا اورده دجا جا اور م اس وقت این اگریدی سکول میمنی سوتس به

امستان ہوئی گیان دھراتا دوھوا ورت ہتیں ادران کاسہارا روائے کس موچ کے بہتیں بھا کہ معبدوان کی سبدارم پارہ ہارہ کے بین سیتاک بات مسکوامنوں نے کانوں کو بائن سیارا اور کہا کہ کانوں کو بائند سیارا اور کہاکہ گراہے ایسی باتیں کرنی ہیں توجاعت میں نہ کیا کہ ہے۔
اس دن سے اسے ملی ہوئی ہے کہ کہ کہ کے بیدا اور نے بائیوں اکوچ اور سبب کے درستوں کا باغ کھا اور تالا بس بان کسی مشیعے سے آتا تھا۔ مال نے بہت محنت کرے

مولان نے سے جامل طون سے ہیں جمانی و یا تھا کہ حدث یوں کے میٹینے کی ایک مگری باق روکی تی ہم دولاں وال ملی مائیں ما تکریزی کی کبامیّاں پڑھی اور یہ نیل کے اوھو سے کہے اورے کر آ۔ زیج بی سم آئی کی کرتے مباتے۔

حب استان درگانے مجے باکر ڈاٹلب الدستنا کے ماتھ ذیادہ کھلے لئے ہمنے منع کیا ہے وقت میں ہے ہیں ہدنام می ۔ اسکول سے اُسے اس لئے منیں کالا ماسکا اسکا اس کا باب ایر فرتے کارئس آدی مقا اور سرسال اسکول کو مہت بڑی

وستم دیاکرتا بھاا در اس می مواقے میں بڑا رحم دل مضبور بھا۔ مجرادر لیکیوں سے مناکد لوگ ستیا کے لئے بہت میک مبی باتیں کہتے ہیں۔ اس

کی بال اس کی سندنتا اس کی وی سب ی توافتر امن کے مائے جی باتیں فلیہ اس کے میال اس کی سندنتا اس کی موئی سب ی توافتر امن کے مائے کے قابل باتیں فلیہ میں کی بادد کمیں کوئی کس کا بامسنگ محتار

مير كالعاكم كالكست كم فيرال تكسيمي بيني

ال بہت زم مزدی کی اور بیاری ہے اسے کھے یہ بہیں کہا کہ مسینا ہے ہوں جمے
کہنے گل بی وگوں کا کیا ہے ہوی اہلی کہنے میں بھی ان سے ذرا بہیں درتے ہوں مجم
ترسینا بہت میں گئی ہے کئی مسندھ ۔ ال ذوا بنا مجملہ کے ملی ہے تا اس ای لئے لوگ
اسکے چیے ہے ہے ہیں دوئیا می س اے کمی ول کی بات کہددی ۔ اور بنا ڈسے ای سوچ کو آواز
بنالیا اس کا بیاں کوئی تھ کا د بہیں ۔ پر دکھیو تم ان پڑھائی میں دھیان تھایا کرو۔

ميدخ وعده كرفياكي في فريدل ماكر يرفعون كي -

ایک دن ایل بی سے سے اے کہا جسنو یہ وگ کیا کتے می کام فاکر مہا دامرے

مي مي المن المركان المديدا

اسے ایکے پر تھیکے تھیکے سرانفاکرمیری طوت دیکھا ادر کہنے لگی یا تم نے مہالا میرکہ می نے کیا کمپین میں نے ان وادیوں می کھیل کرگزاداہے میں میاں کے ایک ایک عقم كومانى مول عاكر كوبمال آئے بہت دن أو بنيں و نے نيرال ندا اور صاب سيّن خ كبه تم مجي يي سوجي موجولاك سوجة من - احجالة محيد واكثر احيالكماب

اسي كياخالى بى ريوم دوول نامستك مى قى بى د دده مندرس مجائلا ب اوردس كريس ببت ما وي من آك رهم وملي من اور داكر مرجيكات بينيا عقا -کھکوائن اسے ال کوئا طب کرے کہا" ستیامیری معومی کی طرح می ولی ہی مسندای کاسامام المکیوں سے نکاتا ہوا قدچیرے بردی مجولاین ۔ اگرمیری میں کومرے بو سبت عرصه مو گيا مؤتا ترس سوچا اسے دوبارہ جم لے ليا ہے ۔س اي ميل كادك ببلا فيبال علا آیا گھا۔ وہ اکیل میری زندگی کی ایکٹی کھی ۔ بہت وکمی موں مشکرائن۔ اس کی ال اسے محیور كرميرے ايك كميون لركے ساتھ جا كى كى بى نے اسے پالانغادى ميرامسبارالمق مي اى كے لئے مبتا تھا۔ ساب وزندگ كاس كن مي كم ب ب سوچا مقا الد ملكى دورى سے یادی مجے پریشان کرنا چوڑدی اور بیاں اگریسے سیتا کود کھا و تکا میے میری دھوی ی موردب سیتا سکولے گروانی مندے سامنے سے گزمے والی راہ پرسیای

كسالة كورا مومانا وه تيز تيزعلِي كنكنان وي كندن على مان جمري عجرون كوملائلي م ی کیٹی اتے ہے بار کسنجانے سے برداہ میے کئ مل بری مور بہت داؤں سے

بنى بنيل ملاكس مرمن ال ديمين وال كوامة تا مول داوروب أعملوم مواقوا سن

كما واكرامادب آب تحيي كوقت وكان بذكر كيبال آتيبي مي درا عكردارا ويعلى عایاروں گا آپ کیوں کشٹ کرتے ہیں۔

ادر کھراسے اسان راہ کی کبائے جو تری کے بل ہے ہو کھالمے میری دیکان کے سامنے

ے ورنا سر مع كرديا دورا ل اور مجے برنام كرے تكل ملى مال باہ کے دب دھی حب میں دا اسکول آئ ہے اسے دہ دائد مندج وڑا۔ شام کوم

بباری ادرده سیرکرنے نکلتے قده ننرد کبیں نکبی مجھ لمق جید ده وهوند کر تجے ب د کھنتے او حمر اُدھوں کے او مرکون کے اور اُدھو کھوم دی ہو۔

> مین اسے مری طرف دیکی کر کہاہے" کم نے بہادی کو دیکھا تھا۔" میں نے محبلا مباری کو کہاں دیکھا تھا "منیں ہی نے بہاری کو بنیں دیکھا۔

مستنا اور بہاری جیے رادھا اور کرسٹن موں گیٹیے جسم کم عنبوط فری جوان تھا پراکھوں این افی نری کی جھروت پریم کرنے والول کی آنکھوں ہیں مول ہے وہ اس پاس بول گومتے رہتے جیے ود بچے ایک وائمرے ہی کئی اور دمنیا سے بے براہ مول ۔ ان ووں مجمعے روموئی بربت یاد آئے۔ اگروہ مولی قرمیرے گھوے آگئی بی جی سہاک کے گیت کو بختے ۔ میرے دالا ول بی بی کوئی ترمیلا

سالاكاميرادابادا كوشيتا ميرسكوسيكي بريم كاردشن وق ادريك وت-

وک کہتے ہی معبکواں ہے اگر معبکواں کہن ہونا تو مدھومی کو محبے تھیں دلیتا۔ اگردہ موثا قاست نے ایک کہتے ہی معبکواں ہے اگر معبکواں کہن ہونا قامست نے الحقہ میں ایک است کا محب کے الحقہ میں کہا جسے اندھاداہ منٹول رہا ہو۔ اگر کہیں کوک دکشتی ہوتی فوکوک کرن میرے صفح میں کمی آئی ۔ اندھاداہ منٹول رہا ہو۔ اگر کہیں کوک دکشتی ہوتی فوکوک کرن میرے صفح میں کمی آئی ۔ اندھاداہ میں میں کمی دی ہے وہ ڈاکر کم مہاراحکرک ماست کا کیا جا ب فیصے دے کہت

- كالمجلوان بي يانني كان كرے-

ایک دن کی اوسے دیدارے پارے خلیل مادکرایک آل کومارد یا اسے ترائیے دیکھ کرستی لے کہا تھا "اسے کہا الا کھی ان اس ایک لاآل کی حفاظ میں میکن و کیمو تو کیے تراخ نے ہے۔

يدنے كہائم لاسب وقت الى مسيدهى باتين كرتى مداور كھ كوان كے كيا كي بنيں كہتى جوركيا اب مع كتبيں اسبر وضحائس منبي آيا اگرائس كى مرمىٰ موتى توب ال كمچ و لاں اعد جبتى رئى ۔

ملیف کرکے گئی۔ تم انجی بہت معولی مور تم نے دنیا بہیں دکھی۔ یہ ساری باتیں آدی ایسے آپ بالیتلے۔ موسے الد جینے سے کسی کا کوئ واسط بہیں۔ بیاں اننا دکھ ہے اتی خوالی ہے ، اتی محبوک ہے آئی پرسٹان ہے کہ ادبی پاگل موسے لگنا ہے ۔ اگرتم معاسب مان ماؤ ومرائ كري ماية لكار

میں آئی مہائی پر کم آ و مائی جوادر کم ایک تک جی ری مور مستنامے الک کی طرف سے مند مورکہ الاب سے کنامے مبطیع ہوئے کہا کہیں کی بیت میں کوں جی دی مول د

عبّان دل کا بات عبلا مع کیے بہت باسکتے ہے۔

میں پر ہم کرناچا ہی مول ہے سب محلالے سے لئے بہم ایک سہالا باقی رہ ما اے یہ دہ میں ایک سہالا باقی رہ ما اے یہ دہ میں ایک سہالا باقی رہ ما ایک یہ دہ میں ایک بڑا بوجھی۔ دہ یہ سب دیے کہ دہ میں ایک بڑا بوجھی۔ میری آگھوں بی جرست دیکھ کر ایسے کہا۔

بریم کرنابری بات منیں آدمی کا اپ می دیشی سی اس سے بڑھتا ہے اوریہ ایسے ہی مری کام نا ۔

رہیں نا۔ ای انتیامی دکھائی میں ہیں وی میمی لکھنے اورا طلاع دینے کی قرام کی عادت می دیمی۔ جب بادے کی میم میمال اور می کور ارسی کے اور رسنجالی بندیا اور سیند در کارنگ

چے رہمے دہ ای اے قرمے تیس کا انتار

ممارا وندنا موگیاہے!" می چپ جاپ اے وعی ری۔

مری ادیمی دی اعمی ملے ادمیرے پال می کول کھلے ہوں۔ ماعد لنے

سینے بی دیمی موریت کی طرح میدنے اُسے سیح بی مہیں مبانا۔ میراکندھا بگر کمرکہنے لگی اب فرنمتبارا امتحال ہوگیاہے اب تو نمتبیں کوئی مہیں روے گا اُڈ باتیں کریں۔ دہ تالاب میں پاؤل مشکا کر مبیموگئے۔ اس کے بیروں سے لال رنگ جیو طنے لگا اور

ان کسنیدی سے بیان سی دشنی موسے گا ۔

میرا تو ناچ ناچ کر گراهال موگیلہے۔ تلوے ادھر گئے ہیں۔ اسنے ناک ہیں بڑی ہای کیل کو گھلتے ہوئے کہا۔

مرے عبی تو بایای بنیں، تم م سے بولیں می کول۔

و یکیو پرتمی مجھے معلوم نتا آئم بڑا مان ماؤگی۔ بریمہادا قرامتان نظا۔ اور مجرمانے گریں قومہید مجر خود ہوتا رہاہے۔ بہآری کی پیند کا آبا کو مہت خیال تقاریس نے رات وان ناچ ناچ کرشکل مے محکل قولے کیے میں ۔ اور اب سندے کے والیں ابا یا جار اب رائی و نیوالی ہے۔ بہآدی اور شہ مانے کا اور میں اور بن کھی ۔

میں نے کہا شکایت کرنے کی ہوبیاری کی۔ کنے گئی او سرمنین میں میاری کی دکارت کی

کنے مگی اسے منبی میں مہاری کی شکاست کیوں کروں گا ۔ اس کے لئے تو این مبان دھے کی موں میں میں میں میں میں میں موگیاہے۔

میدے کہاتم چاہی تعلی کی دکی ہے پہم وہتیں کرنائی تفا بہاری سے موگیا ہے

مستان کے کہا او ہمی تو ٹھیک بہیں ہوا او میدے کہا اسم عجبیب راکی ہو کمی سینامیری مجدیں کچے بہیں آتا رہیا کہی تقیں رہے ادمی کا دہنے میں دسوامس بڑمتا ہے اور اب کہی ہو یہ ٹھیک بہیں ہوا ۔ آخر کچے بتاؤگی میں جائی ہو ہ

وہ ٹالابے کانے حجک کروہنی بعدوں پر ہا ہے بعیرے مگ ادر بھروں ہو سے سے

ئے در جوکئ سن ہے گا۔ کے لگ۔

می اول گذاہے جیے مرانس دک ملے گار جیے جون کی می گھڑ باب بوری کل موں جی سے میں اوری کل موں جی سے کی اوری کل مول جی سے کی اور جانے کی میں اوری کی جانی موری ہوں اوری کی بنیں اوری جو میں ہوں گا اوری کو میں ہوں ہوں گئے اور جانے ہوں کا میں کا میں کی مورد جائے ہوں کا میں کا میں کا میں کا میں کی مورد جائے ہوں کا میں کا میں کا میں کی مورد جائے ہوں کا میں کا میں کا میں کی مورد جائے ہوں کا میں کا میں کا میں کا میں کی مورد جائے ہوں کا میں کی مورد جائے ہوں کا میں کی مورد جائے ہوں کا میں کا کی کا میں کا میں

" تم دیم کب موئن بو" میں نے اُسے الناسے کو کم الحادیا۔

كچەادر بتاد مستاكبرىبارى كىبات ساد-

مستناف کہا کھی اب یں بل دول مجھے اسکے آنے سے پہلے والس بینمینا ہے دہ ابی تھی کوبڑھانے کی تاروینے کیا مواہے۔

افد حن کومر برجمات المعی کرمسیالے دہ دھنگ کے دنگوں کی طرح موا بہت ادف میں موکی الدائس ادف کے ادھر سے بھر میں نے مستیاک بنیں دیجھا۔

م نی جاعق ی کتابی نے کروکش و مش عامیے مقے اسکول یں میارمالگا تھا حب مم خصنا مستقام گئے ہے۔ بازار بادم و گیا اسکول یہ میٹی و گئی اور میں کتابیں میٹے کرج چینے لگی موں قدمجے بیتہ مہنین

بازاربدم وکیا اسکول بی می مونی اور می کنامی وی کرد چینے کی موں قدیمے بیتہ تہیں گا میں میں میں میں میں میں میں م مب وشش میں آئ ۔ بخار نے دون لمنے تبین دیا بہ فیدوں میں سے چین کر آن دوشن می کی انگلیس بند کتے بڑی رمی ۔ میرے دماع میں دھما کے سے موسے میسیسے کی تیاہ مور امو۔

مستان درگاجماعت بن كنفلس يرسب كرون كالبل ب منظوان سب كومات كرديتا ب يرايي بقبال كرديتا ب يرايي بقبال كرديتا ب يرايي بقبال كرويتا ب يرايي بقبال كرديتا ب يرايي بقبال كرديا ب يرايي بقبال كرديا برايي بايراي ب

ي نے كونا چا اے ا ہے اس كادكر ميد د الله ي كيس كاركر بير ديد وى بريادك ياتي

كف كيامل وسوچا بوع - كيازن بات ب

ال کوکی کام سے ایر آئے ہے جانا پڑگیا توسی نے بہت منت کی کہ مجھے ہی ساتھ ہے جلے۔ ڈاکٹر صاحب مال نے بھبتی ہوئ اگ پر اکٹریاں ڈالتے ہوئے کہا ۔ میں تود دہ گفر دیکھیا جامتی کتی اور اس کے حب ایر آئے ہے تی موں قرمتیا کے ال کمی گئی ۔

وادی کے ایک طرف ڈھلوان پر بناوہ گھر نہیں دور سے مندرگلات ہے۔ جارہ ل طرف باغ سے گھرا جیے ہورگ ہو ہے ہور اس سے بخ سے گھرا جیے ہورگ ہو ہم طرف بجولاں کے دنگ اور معبی ہوئ ہاس سے وجھیل ہوا یہ سے بالاپ ہی کونول ہے ہوں گئے پر اس دن قوتوں سے آنا موامقا جوستیا کے مرف کے بعیرے وال اکھا جور ہے تقے یرب طرف جی جا پہلی اداب استاثا جیے اجاز مندول ہی ہو تلہ ہے۔ گاکس شکا کے جولاں اور سابوں نے بڑھ کر مرطرف تبعنہ جمار کھا تھا۔ میں الدید ترقن ایک آدی کو کھیے کر تو ڈری کے جوار کے باس یوں میں دیا تھا جیے کوئ منہی موٹ ہی تھا کتھے میگ بعدو ٹ مواور اور کے باکس یوں میں دیا تھا جیے کوئ منہی موٹ ہی آتا کہتے میگ بعدو ٹ مواور اور کے باکس یوں میں دیا تھا جیے کوئ منہی موٹ ہی آتا کہتے میگ بعدو ٹ مواور کے دیکھ دی موٹ ہو اور

سایماری طرف براها تومیرادل دهک سے ده گیا۔

مسیتا پارسال آپ بابا کے ساتھ میل گھوسے اس کھی۔ بیباں سامنے برائے باداری دولوں باب بی گھوڑ دولوں ہے۔ اور سال کے اس باب بیٹی گھوڑ دول برگزانے سے دہ اس جیو ٹی بہن جان بڑتی گئی۔ اور سی کومی نے اسس دیان گھریے دیکی اور خالی خالی ہا کی اکھ سیس دیان گھریے دیوں کی طرح تھیں۔ کھے دیوں کی طرح تھیں۔

پرتن كى مرى الدىجىركركى نگارى ستىتاكى سىل بولس كى اى موگى رى بىلى سىتاكى سىل بولس كائى كى موگى رى بىلى سىتاكى سىل بولس كائى الدوده محكوا چا كى بىلى بىلى بىلى دە بىلى كى مىلىلى بالدى كالى مالادى كى مىلىلىك بالدى كى مىلىك كى تولىس كى تولىلىك بىلىك كى تولىلىك كى تولىك كى تولىلىك كى تولىلىك كى تولىلىك كى تولىلىك كى تولىلىك كى تولىلىك كى تولىك كى تولىك كى تولىلىك كى تولىك كى تولى

پسس آیا۔ مشکوائن تم بی بتاؤی کھوان مجرکھی آدی کی طرح عضد مو تلہے۔ میں نے کہا مبیاکوئ وٹ کر آئیس آتا۔ پرستیا مانے والی دیمی ۔ ہے تا کھی ۔ جیسے اور کوئی جیتا نہ بہاری اور سیتا بہت گن تھے اپنے میں دو ہے ہوئے ۔ جیسے المہیں اب اور کوئی جیتا نہ رہی جو کئی چیز کی مزودت ہی نہ مورسینا عصد در اور تیز مزائ گئی۔
اپنی مرش کرنے والی بر بہاری کے سامنے و هیری اور سٹانتی سے بہنے والی اور کی طرح می السی کی بیاہ کرمیں نے سوچا اب سب سیم ل ہوگیا ہے ۔ مجھے کی کوئی میٹیا تہیں ۔ بر بہاری اسس کی بیاہ کھوں سے ذراس بر سے ہوتا اور وہ اس موجوات اور اسے چہرے برکی زردی سے لگت میں در سے ذراس بر سے دراس بر بر بہاری سے سیا ہے جہرے برکی زردی سے لگت بہند ں بھار ہی ہو ۔ فری ب کے گھر پر دہ سکتے ہی اور ہیں می بی می اسے بہاری سے بیاب بہند ں بھاری ہے۔ بہاری سے بیاد کھر پر دہ سکتے ہی اور ہیں می بی می اسے بہاری سے بیاب

باری کے مانے کے بعد وہ مجوی گئی ہوئے بہلانے کے لئے سامے عبن کرتا۔ منب

المین و این برایتان موتے میں بایا مین و کوش موں آئی و کوش '' مریخ سے کچ دن میلے وں علی صیبے سینے میں جل دی موجیرہ درد کچ موجی موئی۔ حب دن اسے اپنے آپ کوختم کر لیا ہے اسکے دومرے دن مہاری کے مرنے کی فہر آئی اوڈ میرے دن مجے یہ کا غذ باط میں آلکا موا طل ہے۔ اور اسنے میٹا موا میلاس ایک کاغذ ممالے سائے کو ایا۔

مبنی کیا یہ ستیا کے الق کالکھا ہے تم قراسی مہلی ہو۔ کانی میں سے بھار ہے کا فذیر مگر مگر مگر می ادرا سے نشان میسے بہت سے بادک اس یہ سے گزنے ہوں موالے اسے اللایا ہو۔

لکھا تھا ۔ میں کی دانوں سے ایک ہمسینا دیکھ دہی ہوں یہ سے بہاتی کو اپن النامو سے کو ل کھا کو گرتے وہی موکر تراہتے اور چیخ جی کردیب ہوتے دیکھا ہے اور آخری دم تک کھنے مجے بکارا ہے ۔ معبلاس کی بکارکو کیے ان مسئا کردوں راسے بعد اس دنیا میں کوئی شے ہے ہے

لے میں بے ماؤں یہ استخداک ہاتھ کا لکھا جہے تا یہ اس کا داد میں آئ منت کمی ۔ کو س می بیستین کے ہاتھ کا لکھا جہے تا یہ اس کا داد میں آئی منت کمی ۔ ڈاکٹر مماحب میں نے مر الاکر ہاں کہ دیا۔ میں ادر کیا کہتی موسک آہے وہ لکھا جو اسکے التوكا د موروگوں نے اسے مرف میں کہ انیاں آپ بنا دالی ہی آدمی ابی اتساں کے لئے کہ بنال بنا آب لیے سوالوں کے جواب ڈسونٹٹ کا باتال تک میں اگر مابات ہے۔

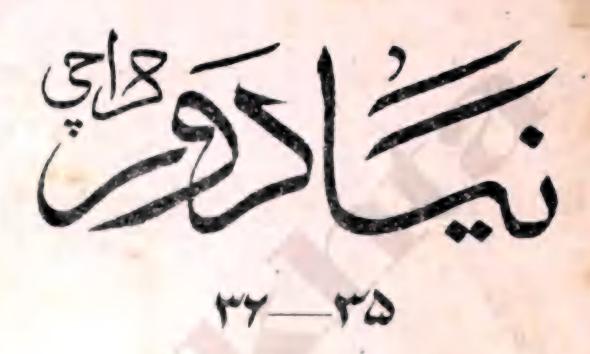
کیکوان موتا توسینا بھی موتی ۔

کیکے ڈر ہے میری سوپے کی اداز اگر مال نے مس کی توکی کی ۔ مسینا مجھے بالگئی صروری کی برائم تو اپنے کھیکوان پر دسٹوں س رکھو۔

برائم تو اپنے کھیکوان پر دسٹوں س رکھو۔

ادر میں کس شے میرورشوں س کروں ہو

اول كاس فاكوش يكاركاجوا ي کاٹوں کی دیاں سوکھٹی بیاس کے باہے اك آبليا وادى يُرخاري أوے (غالب) مسياره وسميرك فالرمس يب صداقت كى لوكو فروزال تركرنا جابتاب مسيآره - سازقلم سے دہ فا بيداكرنا چاستاہے لنمت مبديل ياصور كمسوافيل مسارہ ۔ایک سنگری کڑیک ہے۔ اس جہادیں ابنا بھر اور تعادن میں کیئے۔ دنر٢ - بي - وبلداريارك - اليسره - لابور



ستالانده ۱۹ اروپے تیمت فی پرپ د ۳ روپے

شانع رده .. پاکستان کلچرل سوستائتی کاچی

اگنی وا

مرتل مرنا کا پیلی کا پڑگو ہے کے سامنے بھی اور بھٹی سے سیاہ پڑتی گیا می پرسے ابھی اڑا تھا تھا کہ پی ساتھ کی تلاش میں حواک اوپر لمبی اور بھی ہوئی میں اور بھی بوئی میں میں مورٹ کے بے انھوں نے بردگوام کے مطابق اپن دور بھی اور بھی بوئی میں دور آب کو اپنا تھی گانا بناتے ہوتے تھے کیوں کہ بیندوقیں کو ابتیاں کے مار درا بھی میں مورٹ تھی اس کے سر پراکی بہت بڑا انعام مفرد تھا جی کا اعلان کی بار ہوجہا تھا گر سرواد محواکے ہونے کے فرد طبیعت کی بے باک اور جراب میں نے اس اور بھی کے میں میں نے اسے اپنی جان سے بی بے بروا بنا دیا تھا وہ کو اسے بیرے اور تھی گھیرے کے باک اور جراب انگا کی کا دور جرم ابنا کرائد آ۔

گرم ہواؤں کے ابلے ہوئے چرکھائے اوراگ اکلتے اس وسم میں جب سورج تہد ہے مر برجیک رہاہو الدریت کے امرادی میں سے آگ کے شعلے لیکنے ہول وہ اپنے نیز رفناراؤٹول کے جنڈ لے کرجس پوسٹ پر موتع منا محل کردینا۔ ہم نفریعا بچاس آدمی اس جنگ میں نگا چکے تھے اورکر ال مردا کے لیے بیراب زندگی اور عوت کا سوال بن گیا تھا۔ مُرد و یا زندہ تیج سنگھ

جھکڑوں اورخونی آعرصیوں کے گھیرے میں بہرلداروں میں ہونگی ہواسناگا ہارہے جاروں طرف ہے برطین دھمن کی می چالا کی سے وہ آدمی کو گرف رکڑا اور فنا کرتا ہے بھوا کہ ہے جوا بخصہ ور دبواتی اپنا لندگی کی کھوچ جب کمومی ہیں۔ خانہ جدشوں کی طری ٹیلے اپنے کندھوں پراٹھاتے ہوا بخصہ ور دبواتی اپنا مرجمنگی شور بچاتی ہے ، ربیت کے ابلے ہوتے فواروں جی سومت اپنا نور اور فوائی لگاتا ہے گرشا جی اپنی مہدی گی فورل ہے مات کی اور سنی پر محفظہ کے ستارے ٹائھی ہیں آسے بچاتی ہی جو نا موخی کی وصولک پر ملی تا فول دانے راکوں کی چواو ربیت کے ذرول کو رجماتی ہے کال کرچی بولی ہے۔

سارے ٹو بے سیاہ کیچڑ بن جاتے ہی جواندری بیش سے بھٹ جاتی ہے اور کا مے جرم المنے بوتے ہم تول کا جرم المنے بوتے ہم تول کا طرح کو اتی ہے توریت اس سان برا سے وطی گیت اور موت کے توانے کا تی ہے توریت اس سان برا سے وطی گیت اور موت کے توانے کا تی ہے توریت اس سان برا

چگاری ۱۳

چس کا پائی پا آئل سے ال ہے کہی میں سو کھا کیوکو اس او بنے ٹیدی خطرناک ڈھلوان سے نیجے کا ان جندا ادرکریں وائی اورمجوک کے برو برجے میٹ رجال کے دفت میں الجھے ہوئے اس پر کرے بڑتے ہیں الد بائی برسایہ کے ہوئے ہیں ہیں بنا رجال کے دفت میں الجھے ہوئے ہوئے اس پر کرے بڑتے ہیں الد بائی ہوں سے چپا محنت موسم میں بھی اس میں جکھورے لیت ہے بھولی میں جو تے اورف ، بھٹے ہوئے ہوئے ادف ، بھٹے ہوئے ہوئے ادف ، بھٹے ہوئے ہوئے اس بائی بائی ہوئے ہیں جو ہوئے اس بائی بائی ہوئے ہوئے ہوئے اس بائی بائی ہوئے ہیں الد اس الد بنے ہیں جو ہوئے ہوئے کہ ایک دوسرے سے بھے ہیں یوں لگنا ہے ایک فہر آباد میں ان اور ہوئی الد کی ہوئے الد کو ہوئے الد کو ہوئے الد کو ہوئے الد کا سامان ، بنسلیس الد برش کا غذا در کھیؤس سنگار کا ہارہ کھنا ہوئی کا سامان ، بنسلیس الد برش کا غذا در کھیؤس سنگار کا ہارہ کھنا ہوئی کا سمٹا ادر ساتہ وہ خودک شہنا تی اور کا میں ہیں ہیں ہوئی اور تک کا سمٹا الد ستاد، وہولک شہنا تی اور کا میں اس الگنٹ ۔

فام قریب بنی وهوپ کے زور میں وراکی بنی جب بہلی کابر البند ہوا ہے تود ملی ہوئی نفا میں نیرک طوح سنا تا ہوا دورتک دکا تی دیتا رہا چرانی نے اُسے اچک ابا اور لظری حدسے پرے اس کی بحر بھر بھی بند ہوگئی۔ میں نے باہر گو ہے میں آگرادھوا دھر د بجا بندوق کوچائی پرد کھ دیا۔ ایٹ اکرف ہو تے اصفار کو بیدھاکسنے کی خاطر مرسے اُوپر یا تقد آٹھا کو انگیول کو جھا۔ دائیں با بھی کھوا۔ ہوا کے آلے والے سورانول سے آٹھ دگا کرد بجی میں بندوقیں بیا مستور کھڑے تھے۔ میر نے مطفولی رہت براوندھ لبا کو اپنا مواجرہ جہاتی برر گرا۔ آٹھیں تور بخود بند ہونے گیسا در تھر جانے کے جھے نیندنے آبیا۔

جنب ابر موست آپ سے مناچا ہی ہے سپاہی کہ آواز توپ کے گولے کا طرح میرے کا ن بیر داغی عمق کے گرمیں نے بندوق ہر ما تھا را۔ اکر ای ہوئی فانگوں نے ہنے ہے اب دے دیا یسوئی ہوئی انگھیا لدہ جان کی بندوق کے گدومردہ کھاس کی طرح کی دنیں ۔

قابلان عرائی ہوئے گئے گرتے کے ایک گھاگرے کا گوٹ دکھ فیدی ادر گھر برا کے ہوتے ملے گرتے کے دامن بر للکے ہوئے ہائے گرائے کا غذی طرح زاد پول ادر شانوں ادر شکوں ادر شکوں میں بے مرتے نے بھی انگلیاں بھی کئی زیائے ہی ہے گئے گرائے کے اور قلم سے تصویر پر بنائی ہوں بچنے کی زیائے ہی ہے مورتیاں کالی ہوں ہے ہائے کم زود نہ تھے اور قلم سے تصویر پر بنائی ہوں بچنے کو تراش کراس میں سے مورتیاں کالی ہوں ہے ہائے کم زود نہ تھے گرصن میں اس می کے داب بھی ان سے مجرام سے نہ مول ہے ایخ کم زود نہ تھے اس وزئت تک دکھائی تنہیں دسے کیا ہوں کے داب بھی ان سے مجرام سے نہ مول کے تو با دُن بغرق کر وزئ اس میں اس میں با سرن جا دُن با آئے دالی کوا ندر و بلاد ال بخواب کی اس وزئے بی دھندے بھوے ہوئے کہ با ہر آیا تھرے سامنے ایک دھندے بھوے ہوئے دو اب کو اس میں میں نہ ہو بھر وں سے دبی دبی دبی دبیر و برن وہر میکی ہیں کو بخبری نہ میں سفید

چگاری ۱۲

اوں مرکبر بہر سیاہی تقی اور گوندے جماتے ہوتے چیکیے بالوں میں انگے کم ہوتی گوندی کی طرح خی
سفید ہوں ، پہولوں پر چپائی ہوئی تغیب اور پہوئے بے میکوں کا شخص برگرے کرے تھے نگاہ اُٹ سے چپائٹن کون بنی اور دھبرے دھبرے دیکے جانے وال فٹھا کو اجابت بنی گرمان سید سے کندھوں بر می ہوئی ذوا آ کے کوچکی ہوئی تنی جیے کوئی دجود صدیوں برانے بردوں کو ہٹا کر آج کی دنیا کر دیکھ

ین اگی دا تمول تی کواتی ال ، مفاکر تیج شکم کوائی ال میں اُسے دعمی ای دیا۔

می کیاتم نے اسے کمون لیاہے کہا دہ تھادے پاس ہے؟ اس نے بر بڑاتے بھے کا۔ دفظ کو مراح سے سے کا۔ دفظ کا دفظ کا دفظ

"انجيرے آئى ہوں كياتم بين كان كوك،

" تم اپن بندون کو برے کولو ۔ بر نمیں کہ مجے اس کھلونے سے ڈرا ما ہے بیں بہت تھک گئی ہوں بھروہ اپنا جاری گا گرامیٹ کول سے گھیروں پر ببجو گئی جو تیاں آگاد کو اپنے سامنے دکھ لیس اور با زن کو دبانے لگا۔ با ذل کو دبانے لگی۔

" تخمیں اپنے سے کسی بڑے افسر کا انتظام ہو گاکم خود مجھے بات کا کو گئے۔ مجھے جب دبچھ کراس نے کما میرا بچہ مید معاا مد مجولا ہے ، ہٹیلا بالک ۔ ہوائیں اسے میک جہاں دبی ہیں اپنے سائق اڑائے اڑلتے بحرتی میں۔

رین ایک می ارائے ارائے اور می ہیں۔ " ہوا بین می کی کو تید کر سکتی ہیں۔ میں فیصران ہوکر پوچھا۔

جب ہے کہتی ہول ہے ہوائیں اپن ارول اور آوانول سے ایہا جا ود جگاتی ہیں، الی باک دکاتی ہیں یہ ہے کہتی ہول ہے کہ کی سے ایک جا کہ دکاتی ہیں یہ ہوئی ہیں الی باکہ دکاتی ہیں یہ ہوئی ہیں ہوئی ہیں ہے کے چکر نہیں دیکھے نا دریہ تھی بہت ہو آ کہ ان پرا گرکوئی ایک بار پا دُن دھردے تو پھروہ کہیں کا نہیں رہتا ہے ہے کہی کہنیں سنتا ، اپن وال ماں کی بھی نہیں ہے

عجیب بات ہے ۔ یونے جواب دینے کے لیے کیا۔ متعبیں پند ہے تا دکن سے ہوا گھنے توبارش ہوتی ہے گینیرے کانے بادل امن گھن کر آتے بیں کیلی کے امریبے زین کی چکا دیتے ہیں ا ہے ہی مجروں کی بی کانی ہے ۔ گرتم ضروں کے رہنے والے یہ مب کیا مبان سکتے ہیں ''۔

حکاری ۱۵ أجا اب ين الجي ادر ترجه ات من راحا-ہوا آدمی کواپنے اغراب المعی ہے این بلاؤں کواس پر بھا دیتی ہے اس کے سریس کھو ہے محرف ادرادادی کے خیال محروی ہے۔ دہ جوانوں کے دل کوآبا دیول سے محروی ہے دہ دیوائے بوكرات ول عظرات بين- ده اعد مرك دونون إ تغون سے تقام كر مي ربى-كۆن خىك مىلىقى بوقى سوكى چرموا قى كى سى برسى مين بى دوشى مالى خىلى بىرىكى كالا بى بۇت ا ملے سے ہاری طرف الماکو ہے کی طرف چہوٹرے پرقدم دھرکر وہی کھڑا ہوگیا۔ میے تیج ساکھ آن الج سرک طاق ال ہے آگئ دائے میں نے فراغت کا سائس لیا اور بندون کو اے اک اک عظ سے دوسے اِ اللہ میں بدلا۔ كرنل في كرى سوحيّ بولى تكا دسے الى داك طرف در يجهاجوا بي ادھ مندى أنكبيس كھول كرزيخوني ے کوئل کا طوت و کھے رہی نخی۔ كن كما مخ يراك رك دور مع يوك ري تفي شايدا معضد آرا تا-كياكنة كى مزودت بي تي سكحك يے دواكر كمى بڑى رياست كا داب ہو تو بحى سزا سے نہيں يَع سكنا وه يُورِ اين ايرى يركوم كيا اور شيك بندى سے اس نے جے باكال سے مے توب برنگاه ودرائ جهاں مال می چراں شور میاری تنیس اور شام کی مواسے یا فاکیت کے برست ما منی كاطرح مالك من عمرا بواتقا-میاسوال س بوجواب دینا تمارے انتیاریں ہے ۔ اگن داک آوازمیمی تان ک ﴿ عَلَىٰ عَمِي اللَّهُ -و محربسب نامكن ہے۔ تم يہ ما ہو كى كر ميں اس كا بچان كروں "كرنل نے مجل كانيا باؤں زین پرارا۔ بی بینے سے اس جلا نے والی گرمی اور پھروں کو کملا دیتے والے محرا بی ڈیرے ڈال کر يرسى نيس يوابول -المن دانے دُھل جانے دائے در ہے کور پر برائر کیا ۔ تعبکتا ناتے ہاے کرنے کا دھیکار تو دد - تربت غصي بويتين بونا بى جاب، تربت دنول ساس محرا بير كموم دے ہو۔ برجى مجے معلوم نے جم نیج مندوراس کے ساتھیوں کی کوج میں ہو۔ برسب باتیں اپنی مگر ہیں۔ وہ سے یر ا خد کا آگا کا محک می " یس نے تین انسامل سے اس کا ساکری کہے۔ تین نسلوں کا دگوں سورا دورهد - كا الحفظ في درك ؟ المرتبك بات اليم بحل وي محانس مان مكتا يواليسى أبى سف ع كالعرال ن

ہہت آ ہمگی سے کما جیسے اگنی دا ۔ بہادہ اپن آپ سے کجت کرک اپنے آپ کو منوارہا ہو۔
دیجیو میں تعمارے یا وَل پُر تی ہول۔ البی کوئی بات نہیں کہوں گی جس سے تعماری داہ میں شخطین سا
ہول سوچ کر جواب دو مجھے حالیں جانے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ ابھ سریں اب میراکون بیٹا ہے۔
"کیوں اجے سریں تعمارا خاندان ہوگا ، بہوئیں ، بیٹیال . بعیع ، پرتے ، گرز کرل نے کما۔
میراسب کچھاس محالیں ہے ۔ صرت تیج میرا ہے میرا کھاکڑ۔

کرنل نے کیا۔ گوپے میں جا کیاں سیدھی کرد دیے مبلاد ہم اگنی واکی بات سن ہی ایس اور میری طرف دیجے کولوں اور پانی کے لیس اور میری طرف دیجہ کرکیا کو بے کے چاروں طرف ہرہ دوگنا کردد بی سادے ٹولوں اور پانی کے مختلالوں پر دیجہ آیا بول ایک لوند کمیں نیس ب سواتھاس تو بے کرکن پور کے پانی کے ذخروں کا کا بجی بی مال ہے۔

یں لے مرصکا دیا۔ دیت محدولی جوری تنی سیاہ آسمان دوج کے جاندی دوشتی میں خالی خالی سات دوج کے جاندی دوشتی میں خالی خالی سات دوسلوان پر درخنوں میں ہوا سرمرا رہی تنی اور کم مرسے انجرتی تو بال عوائے بنی کی طرت بمارے جاروں طرت چک بھریاں لیتی ۔ مرحم ذردی میں ستارے ایک دم نئیں جیسے اندیعیری داتوں میں جو تا ہے ایک ایک دودو کی تولید میں سمارے ایک دودو کی تولید میں سمارے ہے۔

" نا توال اگن دا کسم سرتک لمباراسدنم مے کیونو سے کی گری آئی ہے پناہ نتی احدثم تو ہوا کے ایک جونکے سے اڑھاؤ۔

دیے کی نومبدھی اس کی زمانوں سے بھی پرانی اُنھوں میں پڑر ہی تھی اور دیاں میں سے کی چک اور بھرالگ الگ کوئے میں الگ جیسے ہیروں سے دین ور تی تھر دیوں کی نوکانے اور دکھائی دے۔ اگنی والے اُنگھیں جمیکا کر کیا۔

"كُسُم مرميرے بے كوئى نى مگرنہيں ہے - پيرمائس يعنے بےدك كراس نے كا." پہلے برمادے لول ا اُباد سے جیتے جاگے لوگ يمال دہنے تھے ۔ اہے مرے اکثر كُم مراً باكر تی تی ميرے ثاكر کہ دادا کے دقتوں بي براً بال تغييں ۔ داج مملوں كى دونفتي تھيں ۔ پيراور لوگ بخواب موم، دقت سب نے ل اجے سركوا بك

سین کی آداد کرنل کے ممذمے علی گئے۔ "تھیں دشواس منیس ہے نا میں جگوان کی سوگند اسٹا کوئستی ہوں ریوسب کے ہے۔ "ان دیرانوں کو دیکھ کر کھی ہے کمان منیس ہوتا ہیں نے کھا۔ اس دھرتی پر تما نے ہونے ہیں ادرا کا کشس یہ تما نے دیکھتا ہے۔ کھے ہوجاتا 14 60 18

ہے راب ڈاکوبن باتے ہی عوت دار بڑے لوگ بس کی بی ل جاتے ہیں اگنی داک مدھم کر منبوط الدما ت بیش سے کومنائی دے دہی منیں۔

ي قرع ، ي قرب كرن نے اپنے گھنے پر إحد مادكركما .

بھوان نیس سکسی رکھے جبتم یہ سمجھ گئے ہو آداگے کی بالٹین نمیس مجھ اَ جائے گا۔" " اگنی دا جی تمہاری بات مجتابول اور چربھی مجھے بہتہ ہے بی سنگھ کو دنیا کا کوئی مکومت معان نہیں کرگیا اُ

عی نے کیا ہے آم تھا کر کو چوردد ؟ اس نے بم سب سے موزی طرف دیجا۔

كى نے كو في جواب نيس ديا۔

امل س ساران صورمبرلہ اس ساری کمانی کی میں ست میرے لاتے لائی ہوئی ہے۔ بڑے کھاکرکویں نے بچوں کی طرح پالاتھا۔ امر سنگھ کو تیج سنگھ کے باپ کو میں نے اپیا دور صربا یا ہواس بیلے میں آگ ملی ہے الاؤلیکے ہیں جب میں دہ سب یادکرتی ہوں جو بُوا۔ دہ مرجبکا کر جیائی بر الذہبیرے گی۔

ارمنکھ سیدھاتا ۔ مجولا اور شواس کرنے والا اول سی ہے جب اس کے گھری وشواس گھات ہم تی قرائے ہے تا ہے ہے اس کے گھری وشواس گھات ہم تی قرائے ہے ہے اس کے گھری وشواس گھات ہم تا تا ہے ہے اس کے تدموں میں آ تھیں کھی ہی ہے اپنی کو کھر ہے ہم نے والی ہیں ہیں ہے اپنی کو کھر ہے ہم نے والی ہیں ہیں کہ اس کا ممال تھا ہیں ہیں ہی کہ والی ہیں کہ ہول میرے کان کم اور فلط سفتے ہول۔

میرے ول کو اپنے ہیروں میں کو آگے کھے گی وہ اس کی ہروا بنیں کرے گھراس کا ممال تھا ہیں ہیں ہی نے سوچا ہو سکن ہے ہوگی ہول میں وصورے کا وس کا ممال تھا ہیں ہول میں وصورے کھاری ہول میرے کان کم اور فلط سفتے ہول۔

ہومی و بیراد میں اور ہم ہوری کا تھیں دل گی تھوا اسا والا ریونی مان اور کھیل میں نمیں امر سنگھ کی میں امر سنگھ کی میں امر سنگھ کی اس گھرا کی ہوئی ایر ہوتا وہ اس کی ہوئی وہ نمیں میں اس کے بات کی بنیا ۔ اس کی ہوئی اس کی ہوئی اس کی ہوئی میں مونے کی جائے گی ہوئی اس کی ہوئی کی مونے کی جائی کی مونے کی مونے کی جائی کی مونے کی جائی کی مونے کی جائی کی مونے کی جائی کی مونے کی کی مونے کی

رام نگر اور مبونے ل کرا کی جال مجیلا یا تفاجی میں امریکی دھینسا ا وداس سے پہلے کہ دہ مجر کنا مہ مدرات اور اس سے پہلے کہ دہ مجر کنا مہ مدرات کا جاری موجی مورک ان کی ظالم آنکھوں میں مدرات کا مکی مجیلے اس ایک کھے اس کی کیا حالت مورک ہوگا۔ اسکا مل نوخود ہی مجیلے گیا ہوگا۔

چنگاری ۱۸

سیر عیولت ازتے ہوئے میں نے مام تند سے کہا نفاجو کے بھیا بہتم نے کیا کردیا ہے۔ اپنی نتج کی خوخی میں اپنے کمل اور طاقت ور ہونے کا اک گھڑی میں اس نے مجھے رحکیل کر پرے کردیا زودسے ہفسا اور کھا۔

توتم آگئی جانتی ہونا کرسب کیا ہوا ہے۔ اپنی زبان بندر کھر۔ جود کھیا ہے بھول جاڈ۔ ابھ سر کا طاکر میں ہوں، بیں ہیں اوراس نے زورسے اینے بینے ہر اچھ مارا نفا۔ اور بھرود لوٹ گیا تھا۔

اتجے سرام سنگھ کا نفا۔ اجے سرکی راج گدی موگ کے بعدا سے ملگئی رسال بیٹنے پر مجوبی اس کی ہوگئی۔ اپنے بھائی کے خون میں دُویا . منت الدخوش اجے سرکا تھا کرین گیا ۔

"ہوسکناہے یہ تمادا دہم ہو۔ رام سنگاہ کو زہر ندیا گیا ہو۔ نماری سوچ ہو۔ کرنی نےکا۔ "سید بیل میں نے بی بی سومیا تھا کہ بی جلن کے دارے دیوانی ہول ایس کوئی بات نئیں گردہ وات دہ گھری بعبلائے نہیں بھول سکتی۔ رام سنگھ کا سماگ ، گھری سیر جیوں سے اتر نا ، مجھ سے طار اس ک خوخی۔ یہ سب بڑا خواب مجھنے ہر بھی کھے نہیں ماسکتے میں تے نئیں جا سکتے ۔

" بھے پینے کوبانی کا ایک گونٹ مدیمبگوان کے بعد بہراگلہ سوکھ رہا ہے"۔ اگن دانے اعظ بھیلا یا بیں نے اعظ کو صل جی سے منی کامحواس میں بھرکواسے مخماریا۔" ال بیکم سرکا پانی ہے۔ امرت جیسا بامال کے سادے سوئے اکٹھے ہوئے جی "۔

مادے ٹوبول میں کروا اور بداو دار پانی ہوتا ہے صرف کسم سرکا یانی بینے کے قابل ہے کہی سیاہ نیں ، بڑتا۔ کمی سورج ک گری سے سوکھتا نیس اور کبی کسی بر بند نہیں کیا گیا۔ صرف اب ہم اس یا فی کرکھا ، بناکہ تج نگھ کے منتقار سے اُ۔

اجری گڑھی کا مالک قریم اوٹا کے دیں ہے اوسے مجو کے ساتے سے میں مبار کھا اب سوجی ایک بھی ہوگا تھا دام کھی ہول بھی ہوگا تھا دام کھی ہول اور آنگوں کے بارے مجبی ساتی دے جاتی تواس کی جان کا لاگو تھا ۔ اگراس کے دولے کی آوازاے کو لکیوں اور آنگوں کے بارے مجبی ساتی دے جاتی قریم و برگڑ آ۔ اس کی آنگوں میں بحول انز آنا وہ مجلا اسے کھال بردا شرے کوسکنا تھا۔

بیں اسے چھپاکرد کھتی جب بر کھا کہ کا کہ منہ تا تو شجھ ڈر لگار ہتا ۔ یہ میرسے دل کے وجم تھے ۔ میری جنول تی جی کو مجول گیا ہے ۔ مہتا ب اور شرنا ب بیدا ہوئے تو اس نے بھے برا ہوئے اور دونوں ایک می صور توں کو بیار کرتے ہوئے اس نے کھا تھا۔

بلایا فقلہ بالنے پر چھکے جوئے اور دونوں ایک می صور توں کو بیار کرتے ہوئے اس نے کھا تھا۔

اگی دا ۔ دیکھر ہی میری وجے ہے۔

چگاری ۱۹

"فی کر بھوان سراسکی رکھیں میں نے دور کھڑے ہو کر کا تھا۔ "قریب آر اور دیکھو یہ تے سے زیارہ خوب صورت نیس میں کیا۔ ؟

ول الجبل کرمیرے معلق کے قرب نون نون ہونے لگا۔ بیر نے اِنے من بر جینج کیا اور جبک کر ان دونوں کو د بچی چرمیدھے ہوکو کھا ہے ا بھی بہت چیو ٹے ہیں۔ اور میرا ٹھاکہ بڑا ہے۔ بڑا اور مہت مُندُر ' اگنی ؛ وامسنگھ نے مؤکر کھا تمہاری ہے جوات ۔ تم جارے بی من پر ہمارے جوں کو براکد ہی ہم۔ " چیو نے جیا بی نے قوم وزیا ہا ہے کہ یہ ابھی چیوٹے میں ابھی کیا ہے جب کا ہے ۔ " ہم چوٹے جیا نیس ٹھاکر اِم نگھ ہیں اس گڑا می کے ماک اور یہ شیرے نے ہیں۔ ان کا برتہ تمہیں اِلے

مر عی میل سُمُنا ہے۔ اس نے گری کر کہا۔ بہو لیسٹے سے اٹھ گئے۔ دو فاپ رہی نفی ، باندبال من ڈھانے کرنوں میں جیب گئیں مرف میں کھڑی

متى ادرىك كماتا.

جب بیج بڑا جوگا تورہ ٹاکر جوگا۔ تھوٹے جیا یہ اس کیاب ظاکر امرشکو کی گڑھ ہے۔ میب سارے خرید میں سے جان کو گئی تھی گئیس کا نب رہی تغییر اور اپند بینے سے فرزے جو گئے تھے ۔ مگر میں نے بڑے میں اور اپند بینے سے فرزے جو گئے تھے ۔ مگر میں نے بڑے تھا اور امرسنگاھ دونوں کو اپنا دودھ بلایا تھا ۔ مجھا ہے تق اور این سنگی پر بڑا مان تھا ۔

اس تعبیر کے نشانوں میں آج ہمی آک سلگ اہمی ہے۔ جب ہیں یہ سب یاد کرر بھا جو لے مجبیا ا ع یا خد کی پانجوں انحیاں جل اس ہی ہیں۔ اُسی دانے اپنا توا مڑا زمانوں ہرائے کا غذ کا سا کا ل سلایا۔ اُسی دا۔ اُسی دا۔ دہ چنجے تھا۔ بہاں سے جلی جات ۔ اُسی دا۔ گر میا ساراجیم ایوں کو سے کیا تفایقے بار فس میں کچی دادار بھی جاتے۔

اس کے بدہرون ایک نی معیبت ہے کر آنا۔ وام سنگھ ننج کو بانا دانت بیتا اسے دا جما المبناد تا کمی حکم دیا جانا کہ تج کو گرامی سے اسر تکلے در دیا جائے اس برنت سے عذابوں اورنت نتی یا بہندیوں ک آزمانش ہوتی۔

 میں جب بیج کو صابحاست کی کھا بی سناتی تو دہ منہ س دیتا۔ اگن دا ، جو آدی چینے بر کچر رکھے ہوائی میں مجھی کچر سنیں کر سن کھی کھی مند کے اس کھی کھی سندی کو ان کھیاتی ہو۔ جو ان کھیاتی ہو۔ جو ان کھیاتی ہو۔ جو ان کھی ہو کہ ان کھی ہو کہ ان کھی ہو کہ ان کھی ہو کہ ان کھی ہوگئا ہے ہو کہ ان کھی ہوئی کا مالک بن جائے گا۔ بی کوئٹ ہوں۔ یا نار وو ک کی مال کی بیٹا۔ ان کا بیٹا۔ ا

جب میں مرد لیب کے لیے جاتی اوراس سے در برلی نو دہ کھا۔ اگی دا اگرتم کمتی ہو ترجی بہت برا ادئی سود سربر بن جائل گا۔ میرا سرھیت سے بھی ادئیا ہوگا۔ یا در بجبلا کریہ سائ جُدگھ بول گا۔ اگرتم ایکو تو ہے جا ان پرلاکا مد بیسے اسے جو کے سے بنوں میں الجعلت مکا۔ میں جوری چوری اسے گھوٹوں پرسواری کے لیے بچی ہا اسے بیر جلانا اور وہ سارے کوئٹ جو گراھی کے تھا کو کو آنا جا بیس مکھنٹ دہی ۔ میں نے اسے اندر سے مشاکر بنا دیا۔ ایک نواسٹ اور گھٹن اور بنا جست کے ملا ہوا بجہ میں میں بہرسے مشاکر بنا دیا۔ ایک نواسٹ اور گھٹن اور بنا جست کے بلا ہوا بجہ میں ایک بوٹھ اگر بنا دیا۔ ایک نواسٹ کے بے صودی ہے گول جو بی بوٹھ کی جے صودی ہے ۔ میں میں کی بیر کی جس کے اگر میں اور اس نے جھے نوئٹ کر بے تھے اور بہتے نو بھی ہوگئی میں کو ایس ہے تھے اور بہتے نو بھی نوئٹ کر سے کے اس اور تی بازگراھی کا چگر مگا دیے ہے اور بہتے نوٹس کر نے کے ایس اور تے بازگراھی کا چگر مگا دیا ہے نوئٹ کر کے اس اور تے بازگراھی کا دواس نے جھے نوئٹ کر کے اس اور تے بازگراہی کا میکن کو سے کوئٹ کوئٹ کر کے اس اور تے بازگراہی کا جگر میا دواس نے جھے نوئٹ کر کے اس اور تے بازگراہی کا جگر دی اور اس نے جھے نوئٹ کر کے کے اس اور تے بازگر فتان بنایا۔

دبراری بی کانپ ری تغیی اور خون سے معے ہوئے فرکران میں مھے جاتے تھے جب رام اللہ نے میں میں کے اللہ اسے می کو اعما کر زمین بری تی دیا وہ جی ارا اور دہ اے محوکریں میرے آنگون کا دروازہ تور ڈواللہ اس نے بی کو اعما کر زمین بری تی دیا وہ جی ارا اور دہ اے محوکریں

سكامًا را - الي محرون من محكوان سوجاتب كما؟

بهت دیریک اگی ما خاموش دہی ۔ فتکی بوئی جڑیا کی طرح ندرنددسے سالن مجینی بوئی یادوں کے دلوں میں خون میلاتی ہوئی -

جب بہوا ہے دیکھے آئ تو جانے رات کا کون سا پر ہوا ۔ بیٹے دہ دہ کو بیخا تھا اور ڈرکر سکے نگا تھا۔ نواسا بچ سار کے سے ہوئے امک طرح ہما ہے بھی بچا انحسا ہو۔ کونت اور شرمندگا اور ہے عوق کے اسلام سے دوندے موائے کما ذربت سے سوج ہوئے چرف کھاتے ہوئے بگر سے ابھرے ہوئے جوف کھاتے ہوئے بگر سے ابھرے ہوئے جوف کھاتے ہوئے بگر سے ابھرے ہوئے جوف کھاتے ہوئے بگر بگر سے مورد سکتا تھا۔ میری آٹھوں ہیں آٹسونہ تھے ۔ مون فنگ سسکیاں تھیں جن کو دو کے ہوئے بیٹی بی سنکان کر رہی نقی۔ دوشنی جمین سے بچنے کے لیے ابی آٹھوں پر بچود گرا لئے کے بین کو بی بھر بی بھر تا ہی جائوں کی انٹی بھری دنیا ہیں اکھلے تے ہمائی ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہیں۔ نہ میاک کی نہ فنا۔ ہم میگوان کی انٹی بھری دنیا ہیں اکھلے تے ابھوں کو اور ہی گئی ۔ نبے مگا قات ایک اور کو در ہی گئی۔ نبے مگا قات

چگاری ۲۱

کونی نہیں ہے کھے نہیں ہے۔ میں اور بنج یا آل میں گھرگئے ہیں۔ بھگوان میں بیال سے کینے کلوں۔ کے پکاویں کے آواز دوں ۔ بہونے دیا تیائی کے پنچے رکھ دیا۔ میں کھڑی ہوگئ -

أكن واتع كاليامال -

ا جلے اِن ال عیک تے بی نے مرحمکا کرکا۔

اکن ۔ میں تماری ہو ہوں ۔ بیج کی ال ہوں ۔ وائی ال بنیں ہول ۔ ہو میرے با ڈن کے قریب بھوگی انجو کی اندوکر لیے۔ یہ کی فط دیر ہوئی انگھ لگی ہے اگر برا دائی از کی اندوکر لیے۔ یہ کی فط دیر ہوئی انگھ لگی ہے اگر برا دائی بی تراکئی میں معاوض و کھی کو اندوف با ہراگئیں ۔

اكن ، اسى مى اكون دوش نيس أم فى يح كوردكا بونا . الماكرك باز برنيركمول علايا-

و کھوہو می تمہیں مدخونمیں دیتی گرنم نستاب الدہ تباب کا ال ہو اس بنا مانا بتا کے بجد برکھ تودیا کیا کروًا سے جینے کا حق تو مد نہاری کریا ہوگا۔ اگر تم ا پنے بتی سے کد کرا سے کی سکول میں مجوا دو دمی جمال پر امر شکو کو جوایا گیا تھا۔"

عیمنا بنا بالذاس کے اور سے نبیں حیوال یہ بہ میں آنسومیری ان انگیوں کے بیجے سے گرتے دے۔ دولوں ا با تقوں کو مبلوتے دہے میں بنا ہے کھڑی دہی سالی ہی وات تھی کا لی اور دکھ جری کو بخوں سے کامتی ہوئی۔ اگن دا . آم کچو مجبول نبیں سکیٹر ہے "کیجے سے ملے دو، اس کے زخمول ہے مراجم لگانے دو۔ ہے دکھومیں بے لائی ہوں اس نے ایک و ہد میرسے با تقرمی دے دی۔

و بلناس س كيا طامو تمادے بى دايكو بت جل كيا توسى كوجين در دين ديكا اليائم بردالب لمعاذ ادر مور اس كيا كار دروازه بندكرديا -

تیج اچھا ہوا تربی اُسے اُسے اُلم می ہے باہر بھوانے کی جدی مگری۔ یم نے آب ہی آب برانے دنوں کا یا دوں کے بعد اسکے کم میں اُس کی میں نے مفاکر امر سنگھ یا دوں کے بعد اور دور اِ سامان جو میں نے مشاکر اس کے بیابات اپنے ایسا ہی سامان جو میں نے مرسے مشاکر کے لیے بنایات اپنے ذما فول میں میرادل بلکاس آ گراب بھاری اور دُو بتا ہوا تھا۔

اگلی می استاد مورنا تھا۔ سب تیار بال کمل ہو کی تعیں میں تیج کو بینے سے سکاتے بیجی تھی ، جانے اب کہ مع استاد موری کھی آج کک اب کی موری کھی آج کک مردی ہوں۔ یہ کا اور ہو ہوگئے کہ بنیں۔ جیٹا اور مرنا تو بھکوان کے بس میں ہے ہر بی بل بل مردی کھی آج کک مردی ہوں۔ یہ کو اپنے مینے سے مراک ہوں۔ یہ کو اپنے مینے سے ساتھ میں استاک کے میں است کے ساتھ میں میں اور باوان دشمن ہیں میرا آلیلا بجر نہیں ہوا ہے ہے مونی اور جو ایس اور جوان در موائی اور جوان در شمن ہیں میرا آلیلا بجر نہیں ہوا ہے ہوان تو فیمون میں اور ایس میں میرا آلیلا بجر نہیں ہوان تو فیمون میں اور ایس اور ایس اور ایس اور ایس اور ایس میں میں میرا آلیلا بجر نہیں ہوان تو فیمون میں اور ایس اور ایس

بنائی بادر زندگ ہی۔ قرف آشائیں دی ہی اوران کو بھلاکے کا جی ندیترے ہاں ہے۔ بھرس نے اور یج نے ل کر مورڈ کورٹ کی میں۔ بی نے آس سے الحفاکر میں ندور کا کیکا اے نگایا میں گرمعی کے ماکوائی بیرار بگڑی بینے سے نگاتے ہیں۔ امر شکو کی گڑی اس کے مرجد دکھی تو اس نے کیا ۔

تہبیں پر ہے اگن وا جب بیں گوروں کو مجلک نے کے لیے باہر جاتا ہوں تو جی ہر اکے چکر بیں اپنا پاؤں سزور دھڑا ہوں ۔ ممال نے کہ اس م کرسی پاؤل دھر نے والا ہوا کے جادد کے زورسے باتی ہندھنوں سے آزاد ہوجا ناہے نوب گھورتا ہے مما فر بنار ہنا ہے۔

• بھگوان بیرے اپناما تھا بیٹ بیا ۔ تو بہ ماداج تعاجی نے میرے تی کو ہوا کے مجرس باد دھرنے کا تایا تھا ؛

ميكركيا بوائة كرنى نابعا ـ

بنے اسکول ہے کہی واہر منیں آیا۔ چٹیاں ہونی نودہ اپنے کسی اساد کے ساتھ ہا ڈپرجوادیا میں اساد کے ساتھ ہا ڈپرجوادیا میردیاں ہوئیں تودین بڑھائی کی کی بوری کرنے کے خیال سے اسکول کے بور وہ گئے ہ رس میں مکا دہنا ۔ میں بولائ ہوئی دلوانوں کاطرح اپنے آگئن کے اندر دالاوں میں اور دالانوں سے باہرجیت میں بیرنے بھرتی دہتی ہوئی میں میں گئے سکا نے راہ د بیجے دیکھتے سول برلکھے لکھے مجمعے بیندیجی مذا تی بیر دربردں کوجب سومیں میرا : بچھار نیس ۔ ہے کھکوان اب کیا ہوگا جمعی تو کھی تو سکھا وہ بیجے بھی تو سکھا وہ بیجے کے آن طبی گئی کھی تو سکھا دربردں کوجب سومیں میرا : بچھار نیس ۔ ہے کھکوان اب کیا ہوگا جمعی تو سکھا در بیجے آن طبی گئی تو سکھا در بیجے آن طبی گئی کھی تو سکھا در بیجے آن طبی گئی ہوگا کے بیاد میں میں میرا : بھوڑ نیس ۔ ہے کھکوان اب کیا ہوگا جمعی تو سکھا در بیجے آن طبی گئی ہوگا کے بیاد کھی تو سکھا در بیجے کھا ان طبی گئی ہوگا کے بیجے تو سکھا کے بیکھی تو سکھا کے بیکھی تو سکھا کہ بیجے آن طبی گئی کھی تو سکھا کے بیکھی تو سکھا کے بیکھی تو سکھا کی دو سکھا کہ بیکھی تو سکھا کہ بیکھی تو سکھا کے بیکھا کے ان طبی کی کھی تو سکھا کے بیکھی تو سکھا کی دو سکھا کے بیکھی تو سکھا کے بیکھی تو سکھا کے بیکھی تو سکھا کے بیکھی تو سکھا کی بیکھا کی بیکھا کی بیکھی تو سکھا کے بیکھا کی دو سکھا کے بیکھی تو سکھا کے بیکھا کی بیکھا کی بیکھا کی بیکھا کی بیکھا کے بیکھا کی بیکھا کے بیکھا کی بیکھا

چگاری سام

جب اج مرک گرفعی کے اہراکیسنسان دائیں بیج مجھ طاہ - تواسے دیجی ہے گئے نے کے بیاں کیوں بدیا ہے ۔ گھر جبو۔ میرے سُونے آگمن میں ہمارا کتے۔ میں تماری واج دیجی دی ہم ہوگ۔
"اگی دا آ ۔ اس نے اپنے بازو دل کے گھیرے میں سے کر جھے اپنے بینے سے سگاتے ہوئے کہا۔
"اب میں مُرا ہوگیا ہوں اور تمہارے آگئن میں سانہیں سکتا تم نے ہی تو مجھے کما تھا کہ تم سقد میر ہو۔
اب تم مجھے کس آگمن میں ہیے جاتی ہو۔

دواننا برا، ایک دم مفلمند برگه خاکه مجه کوئی جواب مجائی دویا و بین اس کے ساخد لگ کر گوری دی ، کمڑی دی ، اس کے بیسے کی سوگندھ اسس کا بھرا ہمواجیم بیسب میرے تھے۔ بال میں اب اس پر مان کرسکتی تنی ۔ شناب اور بہنا ب کی مارٹین برنسیں ۔ میں تبج کی مارٹی ۔ وہ مجھ کرد میں اب اس پر مان کرسکتی تنی ۔ شناب اور بہنا ب کی مارٹین برنسیں ۔ میں تبج کی مارٹی ۔ وہ مجھ کرد کوئی ابن میں اب اس بر میں بالد بر ابنا تنا ۔ میرے ما تنے اور گانوں کرم را تنا مجھ گھڑی گھڑی گھڑی ابنا تنا ۔ میرے ما تنے اور گانوں کرم را تنا مجھ گھڑی گھڑی گھڑی ابنا تنا ۔ میرے میں کار اینا تنا ۔ میرا اینا تنا ۔

" بنج ا میرے بچے آخرتم کمال جارہے ہوئے جب اس نے مجھے اپنے سے الگ کیا نوجی نے پوچھا۔
" برگمبیر، بڑی اورگری رات ہے اس میں کیا ہے ۔ مجھے معلوم نییں اس بی کیا ہے ۔ نہیں معلوم نیب اس بی کیا ہے ۔ نہیں معلوم نیب بی کھوجنے تکلیّا ہول ۔ وَآ ، اکہا نے کاجا دو مجھ کو گھیے ہوئے ہوئے اس نے مجھے بھرا ہے سابخہ سا

مجے بدلاز نہیں تیج ۔ بھے بتا د تم کمال دہتے ہول ۔ وانول کو کمال گھوسے ہو کچہ مجے جانے کا دمیکار ہے ۔ ہے کہ نہیں ۔ بس نے پرچیا تھا۔

اس نے بنس کر کہ تقا۔ سارے ارحیکا رخمادے بیں گران سوالوں کے جواب کی اود تت دوں گا۔ حبب میرے ذخول کے نشان ابھرنے اود دکھنے دوں گا۔ حب میرے ذخول کے نشان ابھرنے اور دکھنے ہیں ۔ جب ان بی بھرسے ٹیمیں اُٹھی بیں تو میں ان دوگوں سے بیے معاکھ و جآ ہوں جو دکھی بیں اور جن کی حد درنے الاکوئی نبیں۔ میرسے بیے کی گڑھی کی مزودت نبیں ، کسی نبیلے میرسے کی طرودت نبیں۔ "بے کا دکی باتیں"۔ کرنل نے چائی برا بیا ہیو بدلتے ہوئے کیا۔

مجے یج نے ی کمانخا۔ تب سے اب کر، اس گھڑی تک جائے کتنا سے بین گیاہے میری اورائل کم بینے کس منبس جواتی ۔

می تمارے تی کو دُصوندُ تا تو ہردا ہوں کرل نے اِن جم کی کا کول طبنے کی آواناً کی میں تم کہ کول طبنے کی آواناً کی مے مجونک اور یا مجادیا ۔ بندوتیں اٹھا بی اور باہری طرف بعد کے ستادوں کا فبار روشن اور نیادہ چینے والے تاروں کے ودمیان آ بشار کی طرح ہمارے سول برگر را نفا۔ مبال میں سوتی برتی دیا وہ چینے والے تاروں کے ودمیان آ بشار کی طرح ہمارے سول برگر را نفا۔ مبال میں سوتی برتی

といいかっ

چراں چوں چوک کرد ہی تقیں ۔ بے چین ہو کر جاگ اسی تقیں، کمیں جندا مدکریں کی خشک کمنیوں بر بانی کے کھارے مگروں نے اپنی جر جر پھر مزدع کردی تقی۔

بعلگے قدموں افٹوں کے بلبلائے اورکولیوں کی سرطرت ہے آوازیں کمرم بھرکرت کے کوتور رہی تخییں۔ ہواجس رخ میلی آواز اُدھر ای طبق تھی۔

ہمارے پیچے سے اگنی داکی آواز کو تی ۔ تیج ٹھاکر جس بیال ہول۔ تمباری آگنی دا۔ ہمارے إفتر بندوتوں برجم محتے۔ سائن رک گئی جس طرف سے آواز ابھرے گی ہم اُدھرہی

ادرہم تھیک ہی منظر تے رکو ہے گئادے سے کسی نے زودسے کیا۔
" اگنی دا ۔ سورگ میں۔ اس سے پہلے کہ ہم شسست با خدجہ بار ختم بوگئی۔
منہ ال پومس برجس اگنی ما کو بم نے دخمن کے مہا ہمیوں کے حوالے کیا اس کا وزن چڑیا
سے بھی بلکا تھا۔ بندا تھوں کے گر دعجیب مسکان تھی ۔ بے دانیوں کا چرہ مجرا بھرا تھا اور گلابی جیے
معود کا تکھ بو۔ الخلفے کے اور بھوا کے میکروں میں مبانے کون قید تھا اور کون آزاد تھا ۔ سورگ

چالیس ادیوں کی منتخب مزاجہ اورطنزر تخلیقات پرشتمل کا لیم مرکا ایم مرکا

خصرف ڈیر صوسال کا تاریخ ، صحافت ، اور سماجی دریاسی نشیب و فراز کی دلجسپ داستان پسیش کرتا ہے۔ بلکہ اگردوزبان کی زبر درست قوتِ بیان اور اردواد بیوں

عجرات افلهار كبهترين عكارى بحى كرات -

فولو آفسی کی طباعت کے مائے تصاویر سے مزیق م تنب ، فکر تولسوی - پا کاموصفات - تیت صرف ۱۰۰ روپئے۔ چنگاری کے خرود اروں کوخصوصی رعایت

بنده روزه چنگاری رام نگرشابدره دبی عسے طلب کیے

اکیسویں صدی میں جدیدار دوا فسانے کے خلیقی نقوش

--- مبين مرزا

اکیسویں صدی کے ابتدائی دی بارہ برسوں کے اردوادب کے تجزیے کا بیسوال بالعموم اورافسانے کے جائزے کا بالحضوص کی اعتبارے فورطلب اوراجم ہے۔ سبب اس کا بیہ ہے کہ انسانی تاریخ کی بیصدی اپنی کیفیت، ربخان اور آثار کا بالکل الگ نقشہ اپ اوائل ہی ہے ہمارے سامنے لاتی ہے۔ اس کے ابتدائی برسول میں رونما ہونے والے انسانی مسائل کود کیھتے ہوئے آئے اس حقیقت کو بجھنا ایسا دشوار نہیں کہ بینقشہ در اصل اُنھی خواہشوں اورخوابوں کی عملی تعبیر سے ترتیب پارہا ہے جن کا اظہار پہلے بیسویں صدی کی دوسری عالمی جنگ میں ہیروشیما اور تا گاسا کی پر بہیا نہ بمباری سے ہوااوراس کے بعد پانچویں ممدی کی دوسری عالمی جنگ میں ہیروشیما اور تا گاسا کی پر بہیا نہ بمباری سے ہوااوراس کے بعد پانچویں مہائی میں اسرائیل میں صہیونی بستیوں کی نئی آباد کاری سے ہوتے ہوئے نویں دہائی کے اواخر میں موشلسٹ نظام کے انہدام تک بتدر تی جن کی صورت واضح ہوئی تھی۔

اس کے بعد نیوورلڈ آرڈر کی اصطلاح وضع ہوئی جس کی گونج گزشتہ صدی کے آخری عشرے میں چاردا تک عالم میں کئی۔ جزوال ورلڈٹر یڈ ٹاورز کی تباہی ہے،افغانستان اور پھرعراق پرامر یکہ کی پورش اور لیبیا اور مصر کے بعد ابشام میں حکومتوں کی تبدیلی میں اپس پردہ کام کرنے والے ہی آئی اے، ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف جیسے اداروں کے کروار اور اس صدی کے بار ہویں برس کے اختیام تک پاکستان میں جاری امریکی ڈرون حملوں تک نیوورلڈ آرڈر کی اصطلاح آپنے معافی تدرید منکشف کیے جاتی ہے۔ میں جاری اور تنظیم کا کنات اور یہ کہنا فلط نہ ہوگا کہ آج ہم انسانی تاریخ کی اس صدی میں جی رہے ہیں جو ایک طرف تنظیم کا کنات اور انسانی امنگوں کی تحمیل میں ماقبل زمانوں سے ہزار فرسنگ آگے ہو دوسری طرف فطرت اقتد ار میں انسانی امنگوں کی تحمیل میں ماقبل زمانوں سے ہزار فرسنگ آگے ہو دوسری طرف فطرت اقتد ار میں ظاہر ہونے والی وحشت ، ہر ہریت اور سفاکی کے لحاظ سے بھی تاریخ عالم کا کوئی دوسرا دور عصر حاضر سے ظاہر ہونے والی وحشت ، ہر ہریت اور سفاکی کے لحاظ سے بھی تاریخ عالم کا کوئی دوسرا دور عصر حاضر سے ظاہر ہونے والی وحشت ، ہر ہریت اور سفاکی کے لحاظ سے بھی تاریخ عالم کا کوئی دوسرا دور عصر حاضر سے آئی ملانے کی صور تک نہیں کر سکتا۔

چنانچاس دور میں عامة الناس کی تالیب قلب ہی کے لیے نہیں بلکہ انسانی تمدن کی تاریخ کے سفر کو ادب سلسلہ 2015 میں 2015

باطل ہونے ہے بیانے اور انسانیت پراینے اعتبار کو قائم رکھنے کے لیے بھی تہذی اوضاع اور ثقافتی مظاہریرنگاہ رکھنا نا گزیر ہے۔ جملہ فنون لطیفہ اور خصوصاً ادب کے توسط سے ہمیں بینگاہ فراہم ہی نہیں ہوتی بلکہ نگاہ رکھنے میں بھی سے ہماری کفالت کرتے ہیں۔ چنانچہ کیسویں صدی کے ان دس بارہ برسوں میں ادب کی صورت حال کا جائزہ ای طرح کی ایک بامعنی کوشش سے عبارت ہوگا۔ بیکوشش اس لحاظ ہے بھی اہم اور معنی خیز ہوسکتی ہے کہ اس کے ذریعے ہمیں اپنے ادب اور اس کی عصریت ہی کود مکھنے اور سجھنے کا موقع نہیں ملے گا، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ انسانی طرز احساس کے زمین میں جڑ بکڑنے والے رجانات کاشعور بھی ہم حاصل کر سکتے ہیں۔جوآج اس کے قلب ونظر کی فضا کومتغیر کررہے ہیں اور جن کے توسط ہے آنے والے ادوار کے انسانی مزاج کی بھی کمی نہ کسی درجے میں پیش بنی کی جاسکتی ہے۔ یوں اس مطالعے اور تجزیے کی بنیاد پرہمیں اپنے امروز ہی کے نہیں ،فردا کے خط و خال کا بھی انداز ہ ہو

یائے گااور بیانداز وستقبل کی انسانی صورت حال کے بہتر شعور کی بنیاد بن سکتا ہے۔

ادب کا معاملہ یوں تو افراد، اشیاء، عناصراور عوامل کے براہ راست اظہار سے نہیں ہوتا، کیکن وہ جو ناول اورا فسانہ کی بابت کہا جاتا ہے کہ بیا لیک سطح پر زندگی نامہ ہوتے ہیں ،اس روہے دیکھا جائے تو اس دورانیے کے ادب اور بالخصوص افسانے کی صورت حال ہمیں اس عبد میں انسانی زندگی میں بیدا ہونے والے ارتعاشات کی نوعیت، کیفیت اور اس عبد کے انسان کے دل ود ماغ پراُن کے اثرات ہے آگاہ کر عتی ہے۔اس طرح ہمیں یہ جھنے میں مدد ملے گی کہ اس عبد میں انسانی تبذیب وتدن کے مظاہرے عقب میں، دراصل کون سے محرکات کا رفر ما ہیں۔اس کے ساتھ ہمیں اس نوع کے مطالعے کے توسط سے یہ بھی جاننے اور جھنے کا موقع مل سکتا ہے کہ نے انسان کے ذبنی رجمانات اور اس عبد کی ساجی اقد ارکی تشکیل میں کون سے عناصر کس نوع کا کردارادا کررہے ہیں۔ نیتجاً ہم یہ بھی جان کیتے ہیں کہ آج کے انسان کاشعور کن تغیرات ہے گزرا ہے اوراس کے احساس کا منطقداب کس حد تک اُس کے تجربات ہے روش ہے،اور یہ بھی کے شعور واحساس کے مابین ترسیل وابلاغ کاعمل عبد جدیدے کے انسان کی زندگی میں کس نیج اور کس سطح پر ہور ہاہے۔غرض بیا درا ہے ہی کچھاور سوالوں کی تفتیش اس مطالع کے ذریعے کی حاسكتي بير_

تا ہم اس موضوع بر کام کرنے ہے بل ہمیں اس بات پر بھی غور کر لینا جائے کہ کیا اس تفتیش کے ذریعے حاصل ہونے والے نتائج واقعی اور پوری طرح قابل اعتبار ہوں مے؟ اس سوال کا جواب اگر واضح طور يراور كليتًا نفي مين نه بوتواس كے ساتھ بى ساتھ ميس يہ بھى سوچنا جائے كداس مطالعے سے حاصل کردہ نتائج ہمارے س کام آئیں گے؟ بیدونوں سوال بے حداہم ہیں اور ہماری اس تغیش وجتجو کی ضرورت اوراہمیت کاتعین کرتے ہیں۔ دوسرے سوال کا جواب جونکہ سید ھااور دوٹوک ہے، سوای کو پہلے

اكوبرادىم 2015

208

ادبسليله

ر کیھتے ہیں۔ اس مطالعے کی بابت، جیسا کہ ہم نے سوچا کہ اس کے ذریعے حاصل ہونے والے نتائج ہمیں اپنے مہد کی انسانی صورت حال کوعظی، جذباتی اور روحانی سطح پرد کھنے اور ہجھنے کا موقع فرا ہم کریں گے، یوں ہم جان پائیس کے کہ آج انسانیت اوراس کی تہذیب کس مرحلے ہیں ہاور آئندہ اُسے کیا مراحل پیش آنے جارہے ہیں۔ گویا اسے ایک کھا ظے انسانیت اوراس کی اقدار کی بقا کے سوال کی تفتیش کہا جا سکتا ہے۔ اب آئے کہا جا سال پر۔ اوب اور اس کا کسی بھی طرح کا مطالعہ ہمیں براہ راست جوابات یا نتائج فراہم نہیں کرتا، کر ہی نہیں سکتا۔ اس لیے کہ بیادب کا منشا اور مصرف ہوتا ہی نہیں۔ البت جوابات یا نتائج فراہم نہیں کرتا، کر ہی نہیں سکتا۔ اس لیے کہ بیادب کا منشا اور مصرف ہوتا ہی نہیں ۔ البت اوب سے ہمیں جو کچھشعور اور احساس کی سطح پر حاصل ہوتا ہے، وہ بے مصرف اور بے اعتبار نہیں ہوتا۔ تا ہم یہاں ایک بنیادی خلتے کوہمیں واضح طور پر بجھ لینا چا ہے اور اس کا تعلق ہے اوب کے مخصوص اور عامل می ناظر ہے۔

تقویم ماہ وسال کے مختفر ضا بطے کو بنیاد بنا کراوب کے پنجیدہ مسائل اور عمیق رجانات کا کوئی فکرافروز اور جامع مطالعہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ادب میں رویوں، رجانات، طرز احساس اور اسالیب کی تشکیل اور ظہور کا تمل اپنی خارجی سطح پر خواہ کتنا ہی سادہ نظر آتا ہو، لیکن واقعہ یہ ہے کہ انسانی احساس اور اس کے اظہاری سانچوں کی تہہ میں میمل خاصا پیچیدہ ہوتا ہے۔ تشکیل وظہور کے اس ممل کے احساس اور اس کے اظہاری سانچوں کی تہہ میں میمل خاصا پیچیدہ ہوتا ہے۔ تشکیل وظہور کے اس ممل کے محرکات مام طور ہے ہدیک وقت کئی ایک ہوتے ہیں۔ مزید برآن، بیضروری نہیں کہ اُن سب کا باہمی اقعل ہویا اُن میں تطبیق کارشتہ ہو۔ مین ممکن ہے کہ ان میں کچھ کو کات ایک دوسرے کی ضد پر قائم ہوں اور اس تضاویا تصادم ہے وہ طرز احساس پیدا ہو جو کسی رویے، ربھان یا اسلوب کا جواز تفہر ہے۔ چنا نچید اور اس تضاویا تصادم ہے وہ طرز احساس پیدا ہو جو کسی رویے، ربھان یا اسلوب کا جواز تفہر ہے۔ چنا نچید انتشانہیں کرنا چا ہے، بلکدان کے دافلی عوامل اور تہ شین عناصر کی تفتیش تفہیم اور تجزید بھی ہے صد ضروری

تو کیاا یک زمانی تناظر کوادب کے مطابعے کی بنیادہی نہیں بنایا جاسکنا؟ یہ سوال یوں بھی کیا جاسکنا ہے کہ اگر ہم کسی خاص عبد کے سیاق میں ادبی رویے، رجمان ،طرزاحیاس اور اسلوب کے تغیرات کا مطابعہ کرنا چا ہیں تو اس کے مخصوص تقویی ضابطے کے تغین کے بغیریہ کیوکرممکن ہوگا؟ اصل میں بہی بات بجھنے کی ضرورت ہے۔ واقعہ یہ کہ ادب کے مطابع میں تقویمی ضابطے یازمانی تناظری ممانعت تو بہر حال منیں ہونا چا ہے کہ اس نوع کے مطابع بھی ایک حد تک اور شہیں ہونا چا ہے کہ اس نوع کے مطابع بھی ایک حد تک اور آلیک رخ سے مثبت کردارادا کرتے ہیں۔ اس لیے کہ ان کے کہ ان کے دان کے ذریعے ادب کی تفہیم میں اپنا محدوداورا کیک طرح سے مثبت کردارادا کرتے ہیں۔ اس لیے کہ ان کے ذریعے ادب کے عصری مسائل کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اور اس امرکو سمجھا جا سکتا ہے کہ اپنی اور تبذی صورت حال کے حوالے ہے وہ کتنے زندہ سوالوں کا سامنا کر رہا ہے اور انسانی تجربے کی

عیانی کوسہار نے کی کتنی سکت رکھتا ہے؟ بیان دو تین بنیادی سوالوں میں سے ایک ہے جو کسی عہد کے اوب کی قدر دو قیمت کے تعین میں سب سے پہلے یو چھے یاد کچھے جاتے ہیں۔

گویاز مانی خاظر کاسوال نقد اوب کے زمرے میں نہ صرف یہ کہ منوعات میں نہیں آتا بلد ایک صد

تک مفید مطلب بھی ہوتا ہے۔ البتہ جب ہم اوب میں اُن تبدیلیوں کی تفیش کرتے ہیں جو انسانی
شعور میں ہونے والے تغیر کا اظہار کرتی ہیں، یا تہذہی اوضاع اور اقد ار میں تبدل کا اشارہ دینے والے
ادبی مظاہرہ کو تجھنے گی کوشش کرتے ہیں تو اوب کے زمانی خاظر کا سوال ٹانوی ہوجا تا ہے۔ اس لیے کہ
ایسے سوالوں پرغور کرتے ہوئے دفت کی اکائی مہینوں یا برسوں والی نہیں رہتی بلدا سخمن میں چیوٹی سے
چیوٹی اکائی بھی وہائیوں کے اسکیل پر طے ہوتی ہے۔ یوں تقویم ماہ وسال کا ضابط ادب کے ہو سے
سوالوں اور ہمہ گیر رجی نات کو تبھینے میں پچھاس طرح مؤثر نہیں رہتا جیسے ادب کے سال برسال لیے
سالوں اور ہمہ گیر ربیانات کو تبھینے میں پچھاس طرح مؤثر نہیں رہتا جیسے ادب کے سال برسال لیے
بانہ ہما فی اس کا کہ سال نہ ادبی جائزوں کی بدعت کے فروغ کا سہرا صرف اخبارات کے سرنیں
بانہ ہما جاروں کے ناموں کی کھتونی اور کتابوں کے شاہیے چڑھاتے ہیں۔ اُن کے زد یک
بانہ ہما عور وں کے ناموں کی کھتونی اور کتابوں کے شاہیے چڑھاتے ہیں۔ اُن کے زد یک
میں تمون جیدا کرنے والے سوالوں کو نیٹانے کے لیے کائی ہوتے ہیں۔ ہمارے یہاں تقید میں ان تا ہے، وہ ہماری تقید میں ایشان کیا میسان مظاہرہ ایے جائزوں اور الی ادبی تاریخوں میں دیکھنے ہیں آتا ہے، وہ ہماری تقید میں ایشان آ

بہرحال، ہم بات کررہ تھے، محدود زمانی تناظر کے اوب میں نمایاں ہونے والی تبدیلیوں کی۔ اب تک کی گفتگو ہے ہم چند نکات کو واضح طور پر طے کر سکتے ہیں۔ اول، اس نوع کی تبدیلیاں اوب کی سطح پر کیکھی جاسکتی ہیں۔ دوم، ان سے کچھنمائ بھی اخذ کیے جاسکتے ہیں، جو بذاتہ قابل اعتبار بھی ہوں گے۔ موم، اس لیے انہیں عصری انسانی احوال اور تہذیبی اقد ارکے دائر سے میں ظاہر ہونے والے تغیر کو سجھنے کا ذرایعہ بھی بنایا جاسکتا ہے۔ چہارم، بیتبدیلیاں عصری شعور اور زمانے کے مسائل کے اور اگر کے مفید ہوگتی ہیں، لیکن انہیں اوب و تہذیب کے مجموعی ضابطے میں رونما ہونے والی تبدیلی کی تفہیم کی بنیا دہیں بنایا جانا جا ہے ہے۔ اور نہیں قائم بالذات اقد اریکھم بنایا جانا جاسے۔

یبال ضمنا اور برسبیل تذکرہ اس امر کا اظہار بے کل نہ ہوگا کہ اکیسویں صدی میں ادب کی صورت حال کے اس مطالعے کا مقصدادیب سے کسی طرح کے مطالبے کا اظہار ہر گزنہیں ہے۔ اس لیے کہ اس مطالعے اور جائزے کے ذریعے ادیب کو ایسا کوئی چارٹر آف ڈیمائڈ چیش نہیں کیا جا رہا ہے کہ اُسے مطالعے اور جائزے کے ذریعے ادیب کو ایسا کوئی چارٹر آف ڈیمائڈ چیش نہیں کیا جا رہا ہے کہ اُسے

2015 15,50

بہرصورت اپنے زیانے اور اُس کے مسائل سے اپنی وابستگی کا اظہار کرنا ہے، یا پھریہ کہ اُسے تابت کرنا ہے کہ اُس کے عہد کے حالات نصرف اُس کی نظر میں ہیں، بلکہ اُن کے بارے میں وہ بنجیدگی ہے سو چتا اور انہیں ہر ممکن اپنے فن کا حصہ بناتا ہے، تا کہ بیامر پایئے ثبوت کو پہنچ کہ وہ ایک زندہ اور بنجیدہ اور یب ہے۔ واقعہ بیہ ہے کہ راقم الحروف نہ صرف بید کہ اس انداز سے اور ان اصطلاحوں میں خود سو چتا نہیں، بلکہ وہ ایسے کی بھی فرمائٹی پروگرام کوسراسر لغو بجھتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کدادب حالات، ساج یا حکومت یا کی سیای ونظریاتی یارٹی لائن کے خارجی مطالبے پرتخلیق نہیں کیا جا سکتا۔ بیتو سراسر کسی تخلیق کار کا داخلی اور فطری داعیہ ہوتا ہے جو اُس کے فن اور نگارش کا جواز بنآ ہے۔ یارٹی لائن یا خارجی مطالبے پر جو کچھ بیش کیا جاتا ہے، اُس کا معتد بہ حصہ trash کی صورت میں سامنے تا ہاور بالا خرتاری کے کوڑے دان میں جگہ یا تا ہے۔ اس لیے کہ اُس کی نہاد میں فن کار کے داخلی تقاضے اور باطنی احساس کاوہ کمس نہیں ہوتا جو کسی تحریر کوادب بناتا ہے اور دیگر ساجی اور افادی نوع کی تحریروں سے الگ کرتا ہے۔ اس کی سب سے بوی مثال ترتی پندتح یک · اوراس کی یارٹی لائن کے زیراٹر پیش کیا جانے والا وہ تحریری انبار ہے جے بھی اوب عالیہ کے غلغلے کے ساتھ ابھارا جاتا تھالیکن پھروفت کے مل نے اُسے ایسا کوڑا ٹابت کیا کہ آج اُس کی طرف کی کی اچنتی ہوئی نگاہ بھی نبیں جاتی۔ اشتیٰ کے اصول کا اطلاق ترقی پندوں پر بھی ہوتا ہے، پریہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی داخلی آواز اور سے انسانی اور فئکارا نہ احساس کواپنے فن میں ڈ ھالا فیض کی شاعری، عزیز احمہ کے فکشن اور سجاد ظہیر کے مطالعۂ بیدل کوا ہےاد ب کی مثالوں کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ خاطرنشان رہے کہ یہاں ادب اورادیب کے عصری رجنان کی نفی بھی کسی طور پر مقصور نہیں۔ ہرعبد کا ادب اپنی عصریت کی بھی ایک جہت رکھ سکتا ، بلکہ رکھتا ہے —اوراس میں چنداں مضا نقة نہیں۔ایک سطح پرتو بلکاس کی اپنی اہمیت ہے بھی انکارنبیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ یہاں سرف اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ كُونَى يخصوص زاويداور محدود دائر ه مقرر كر كے ادب تخليق كرنے يا اپنے وقت كے فيشن كا بار ڈھوتی تحريروں کوادب کے نام پر پیش کرنے ہے ادب کو بذائة گزند پہنچی ہے، وہ یوں کہاں طرح اس کی سطح پہت اور تاژمبندل ہوجاتا ہے۔

اب آی اکسویں صدی کے ان دی بارہ برسوں میں تخلیق کے گئے افسانوی اوب کے مطابع اور جائزے کی طرف۔ اس ممن میں ہمارا پہلاسوال میہ ہے کہ اگر ہم بیجا نثا اور دیکھنا چاہیں کہ اس عرصے میں افسانوی اوب کے اہم رجحانات کیارہ ہیں اور آیا وہ موضوعاتی ،اسلوبیاتی اور فکری سطح پر کسی طرح کی تبدیلیوں کا ظہار کر دہا ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھرا ہم رجحانات یا تبدیلیوں کو جانے اور سجھنے کا طریقہ کیا ہوگا؟

اكوراد كبر 2015

اس کے دوطر یقے ہو سکتے ہیں۔ پہلا یہ کہ جس عبد کے اوب کا مطالعہ مقصود ہو، اُس کے نمائندہ او یہوں کے کام کو، یعنی اس عرصے ہیں شائع ہونے والی اُن کی کتابوں کوفردا فردا سامنے رکھا جائے اور دیکھا جائے کہ براہ راست اور نبتنا آسان نوعیت اور اسلوب کی سطح پر کس قتم کی تبدیلیوں کا سراغ دیتی ہیں۔ یہ کام براہ راست اور نبتنا آسان نوعیت کا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ اس مطالع کے لئے افراد کے بچائے ان مسائل، عناصر، عوامل اور محرکات کود کھنے اور بیجھنے کی کوشش کی جائے اور اُن پراس تجزیلے کی بنیادر کھی جائے جو اُس عبد کے ادب میں اسالیب، بیائیے، موضوعات، اشارات، ملامات، کنایات اور استعارات وغیر ہم میں کمی نہ کس سطح پر تغیر و تبدل کا باعث بنے ہیں، اور یہ بیجھنے کی کوشش کی جائے کہ وہ اس عبد کے اور اُنڈی میں کس طور منائل ہوائے اور اُنڈی میں اور ان کے اثر ات کا اظہار اُنفرادی اور اِنجا گی اس عبد کے انسانی شعور پر کس طرح اثر انداز ہوئے ہیں اور ان کے اثر ات کا اظہار اُنفرادی اور اِنجا گی زندگی میں کس طور منعکس ہوا ہے۔

سیکام ذرا پیچیده اور قدر نے دشوار تو بے شک ہے لیکن تجی بات سے ہے کہ دیکھا جائے تواصل میں ہی وہ طریقہ ہے جو جمیں پورے ایک عبد کواس کی کلیت میں ہیں وقت عقلی ، جذبی اور روحانی جبتوں کے ساتھ بیجنے کاموقع فراہم کرسکتا ہے۔ اس طرح ہم ایک عبد کے اجتماعی شعور ، اس کے تبذیبی تنمیر اور روپ عصر ہے آگی حاصل کر سے ہیں۔ سبی نہیں بلکہ غور کیا جائے تو فطرت انسانی کو انفرادی درج سے کر اجتماعی دائر ہے تک ہدیکہ ساعت گرفت کرنے کامؤٹر منہائی بھی یہی ہوسکتا ہے۔ سواس مضمون میں مؤخر الذکر طریقے ہی کو ہروئے کارلاتے ہوئے ایسویں صدی کے مشر واولیں میں اردوافسانے کی مصورت حال ، فکری مسائل اور اسلوبیاتی تجربات کو بیجھنے کی کوشش کی جائے گی ، تا کہ بید یکھا جاسے کہا ت کے مورت حال ، فکری مسائل اور اسلوبیاتی تجربات کو بیجھنے کی کوشش کی جائے گی ، تا کہ بید یکھا جاسکے کہا ت نے ناظر میں ہم عصر اردوافسانے کے تیکھی نقوش کس نیچ پراُجا گراور کس درجہ دوشن ہوکر سامنے آتے دائی تناظر میں ہم عصر اردوافسانے کے تیکھی نقوش کس نیچ پراُجا گراور کس درجہ دوشن ہوکر سامنے آتے

اکیسویں صدی کا آغاز ہی، جیسا کہ طِن کیا گیا ، دہشت ، ہر ہریت ، اور جنگ وجدل ہے ہوا۔ تاہم
اس حقیقت کوفراموش نہیں کیا جاتا جا ہے کہ افراد کی طرح ادواریا زمانے بھی isolation میں ظبور نہیں کرتے اور نہ ہی اُن میں رونما ہونے والی تبدیلیاں آ نافا نایا شب آ فریدہ ہوتی ہیں۔ افراد کے دویوں کی طرح زمانے کا مزاج بھی مختلف عوامل کے زیراٹر اور درجہ بدرجہ ترتیب یا تا اور تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے۔ لبدا اکیس ویں صدی کے اولین عشرے کے سیاس ، تہذیبی اور ساجی رجحانات جو آج کی انسانی زندگی پراٹر انداز ہورہ جیں یا اُس کی صورت گری کررہ ہیں ، اُنہیں اس وقت تک بہتر انداز ہے مجھا ہی نہیں جا سکتا جب تک گزشتہ صدی کی کم ہے کم دو دہائیوں کے حقائق ہارے چی نظر نہ ہوں۔ پھوالی ہی صورت حال اوب کے مطالعہ کے ضمن میں بھی طحوظ خاطر رہنا ضروری ہے۔ چنا نچا کیسویں صدی میں اوب کی کسی صنف میں ہونے والے کام کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں بیسویں صدی کے آخری برسوں کو اوب کی کسی صنف میں ہونے والے کام کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں بیسویں صدی کے آخری برسوں کو اوب کی کسی صنف میں ہونے والے کام کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں بیسویں صدی کے آخری برسوں کو اوب کی کسی صنف میں ہونے والے کام کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں بیسویں صدی کے آخری برسوں کو اوب کی کسی صنف میں ہونے والے کام کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں بیسویں صدی کے آخری برسوں کو

2015 2510251

بھی نگاہ میں رکھنا ہوگا۔

اس ناظر کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم جان پاتے ہیں کہ بیدوہ زمانہ ہے جب ایران انقلاب ہے گزر چکا ، روس افغانستان ہے برسوں جنگ میں رہنے کے بعد بالآخر شکست تسلیم کر چکا ، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہروس کے گھٹے نیکنے کے بعد افغان قبائل اب آپس میں طاقت کے کھیل میں مصروف ہو چکے ، عراق کی کویت پر سلح جارحیت بھی اپنے منطق نتائج کو پنچی ، سوشلسٹ روس جود نیا کی دوسری بڑی طاقت تھی اور نظام عالم میں کسی ند کسی طور اس کا طاقت کے قواز ن میں ایک کردار بھی تھا ، اب اُس کے انہدام کے بعد دنیا یک قطبی ہو چکی اور ایران امر بکہ کے مابین حربی قوتوں کا نگر او ختم ہوا۔ یہاں قابل توجہ بات بہ ہکہ بیواقعات برسوں پرانے ہو چکے ، لیکن اقوام عالم کی صورتِ حال بتاری ہے کہ ان کے اثر ات کا دائر ہو گرز رتے وقت کے ساتھ ساتھ کم ہونے کے بجائے بڑھتا چلاگیا ہے۔

ای دوران پاکستان چاغی میں چھاٹی دھاکے کر کے اپنے اٹیمی قوت ہونے کا اعلان بھی کر ڈالٹا ہے۔ جنوبی ایشیا میں ممالک کی اسر یخک پوزیشن اور عالمی طاقتوں کے مفادات نے پہلے ہی یہاں کے حالات دگرگوں کیے ہوئے تھے۔ ان دھاکوں کے نتیجے میں ہندوستان پاکستان کے مابین صورت حال، جو پہلے بھی اچھی نہیں ،اب تو یا قاعدہ اور بخت کشیدہ ہے۔ ایے میں بید دونوں ممالک ہی نہیں بلکہ عالمی برادری بھی جنگ کے باول منڈ لاتے ہوئے دیکھر ہی ہے۔ بہٹیس، حالات کا دباؤیہ خطرہ بھی محسوس کرا رہا ہے کہ اب چھڑ نے والی جنگ مقالی ما علاقائی نہیں ہوگی ،اس کے عالمی جنگ میں تبدیلی ہونے کا خاصا امکان ہے، اور خوف یہ کہ ایسا ہواتو یہ دونوں عالمی جنگوں سے بدر جہا مبلک اور تباہ کن جنگ ہوگی ، اس لیے کہ جو ہری ہتھیا را ب دونوں طرف ہیں۔

یدوہ مرحلہ ہے جب ہم اپنے ادب اور خصوصاً افسانے میں ایک بار پھرادیب کی سابی فرے داری اور عصری تقاضوں کے شعور کو بوری طرح بیدار ہوتے اور بروئے کارآتے ہوئے و کیمتے ہیں۔افسانہ نگاروں کی صف اول ہے انظار حسین کا افسانہ '' مورنامہ'' شائع ہوتا ہے۔ حکایت اور علامت کے امتزاج ہے تخلیقی اسلوب پانے والا بیافسانہ جنگ اور اس کے زیر اثر تخ ہی سائیکی کوموضوع بناتا ہے۔ انسان کے اندر تخ بیب اور شرکے وضرکی نشاند ہی کرتا ہے اور اُن طالات کو بیان کرتا ہے جن کے دباؤیس جنگ جنگ کے مرورت اور احوال کی نزاکت کو سمجھنے کی صلاحیت جنگ کرنے والے کی مرحلے پراک کرخل ہے وقت کی ضرورت اور احوال کی نزاکت کو سمجھنے کی صلاحیت سے عاری ہوتے جاتے ہیں۔ تب ورثہ عزت ، راحت کچھے باتی نہیں بیتا۔

جنگ آدی کو کیا ہے کیا بنا دیتی ہے۔ اشوتھا ما کو دیکھواور عبرت کرو۔ درونا چار میکا بیٹا۔ باپ نے وہ عزت پائی کہ سارے سورما کیا کوروکیا پایڈو، اس کے سامنے ماتھا میکتے تھے، چین چھوتے تھے۔ بیٹے نے باپ سے ورثے میں کتنا

2015 - 5.5:51

213

ادب سليله

کچھ پایا مگریہ در شاہ بچانہیں۔اس جنگ کا سب سے ملعون آ دمی آخر میں یمی شخص تشہرا۔

اس ذلت اور ندامت کا ہم ترین سبب جنگ کی وہ مخصوص فضا اور اس کے زیر اثر روبہ کارآنے والی سائیکی ہے جس کا شدید ترین اظہار، فتح وظلمت ہے قطع نظر جنگ کے اُن کھات میں ہوتا ہے، جو فیصلہ کن یا نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔ بقول انتظار حسین :

جنگ کے آخری کھوں ہے ڈرتا چاہئے۔ جنگ کے سب سے نازک اور خوف ناک کمھے وہی ہوتے ہیں۔ جیتنے والے کو جنگ کونمٹانے کی جلدی ہوتی ہے۔ ہار نے والا بی جان سے بیزار ہوتا ہوتو وہ خوف ناک ہتھیار جوبس دھرکانے ڈرانے کے لیے ہوتے ہیں آخری کھوں میں استعال ہوتے ہیں۔ پھر ب شک شہر جل کر ہیروشیما بن جائے دل کی حسرت تو نکل جاتی ہے۔ جنگ کے آخری کھوں میں دل کی حسرت بھی جیتئے والا نکالتا ہے، بھی ہارنے والا۔ کروکشیئر میں آخر میں دل کی حسرت بھی جیتئے والا نکالتا ہے، بھی ہارتے والا۔ کروکشیئر میں آخر میں دل کی حسرت اشوتھا مانے نکالی اور برہم استر پھیک

جنگ، اُس کی کیفیت اور او ت پرگزشتہ بارہ پندرہ برسوں میں ہارے متعدد لکھے والوں نے توجہ کی ہے۔ موضوع کی اہمیت اور وقت کی ضرورت اپنی جگہ تا ہم اوب کے سروکاراوراس کے طریق اظہار دونوں ہی سطوں پرہم دیکھتے ہیں کہ ایک مستقل نوعیت کی شے بنیاد میں کار فر ماہوتی ہے۔ مرادیہ ہے کہ مسئلہ چاہے کتنا ہی سطوں پرہم دیکھتے ہیں کہ ایک مستقل نوعیت کی شے بنیاد میں کار فر ماہوتی ہے۔ مرادیہ ہے اس کا مسئلہ چاہے کتنا ہی اس مال فی ایس کا فیصر بہر حال نمایاں ہوجا تا ہے۔ دراصل یہی وہ شے ہے جوسحافتی رپورنگ اورادب کے ماہین اتمیاز قائم کرتی ہے۔ بہی وجہ ہے کہ خبر پرانی ہوکر obsolete اور بھی تو مصحکہ خبز یا گراہ کن بوجاتی ہے دوجاتی ہے۔ بہی وجہ ہے کہ برائی ہوکر elevance اور بھی تو مصحکہ خبز یا گراہ کن اور ایس کے دوجاتی ہے کہ براہ کی معنوی تبیس آنے والے اووار میں کھلتی ہیں جو بعد کے زمانوں سے اُس کی معنوی تبیس آنے والے اووار میں کھلتی ہیں جو بعد کے زمانوں سے اُس کی صوفوت کے والے اور نہ کی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ ہم اس موضوع پر لکھے گئے ، تمام افسانوں کا جائزہ نہ تو ممکن ہاور نہ کی اشار یہ مرتب نہیں کر رہے ہے کہ ماس موضوع کے شمن میں اردوا فسانے کا اشاریہ مرتب نہیں کر رہے ہے ویہ کی ہوگئی ہے کہ اس موضوع کے شمن میں اردوا فسانے کا اشاریہ مرتب نہیں کہ ہم اس موضوع کے شمن میں اردوا فسانے کا اشاریہ مرتب نہیں کر رہے ہے دیے بھی ہو کی ہے ہم اس موضوع کے شمن میں اور محقوں کو اس سے دلچی ہو بھی ہو گئی ہو

اكويرت دمير 2015

اس صدی کی ابتدائی و ہائیوں میں جنگ کے حوالے ہے جیلانی بانو کا افسانہ 'عباس نے کہا'' بھی غورطلب ہے۔اس کا ایک سبب تو یہ ہے کہ اس افسانے کے ڈسکورس میں جنگ کے دونوں معانی روشن کئے گئے ہیں،ایک جے ہم جنگی جنون اورانسان دشمنی کہیں گے اور دوسرابقا اور مقاومت کا سوال۔ دیکھا جائے تو کمی بھی جنگ کے بیددونوں بہلو بیک وقت غورطلب ہوتے ہیں۔ ایک فریق غلیم کی خواہش کے ساتھ بربریت کا اظہار کرتا ہے، جبکہ دوسرا بسااوقات نخواہی اس جنگ کا حصہ بنتا ہے کہ اُس کے پاس اب بقا کا ایک ہی راستدرہ جاتا ہے ۔ یہ کہ وہ مغلوب نہ ہو۔ جیلانی بانو کے افسانے کی فضامیں جنگ کی قیت چکاتے ایک کردار (عباس) کا یفقرہ ''بش نے میرے ہاتھ کاٹ دیے ہیں، مگر میں اُے لات مار سکتا ہوں '' دراصل بقا کے سوال ہے جڑی مقاومت کی ضرورت کا اظہار ہے۔اینے مکانی تناظر میں یہ افسانهٔ عراق کی سرزمین کا نقشه ابھارتا ہے جہاں یک قطبی دنیا کی بدمت سپر یاور نے جھوٹ اور فریب کو بنیاد بنا کر جنگ مسلط کی تھی۔ تاہم افسانہ نگار کی فنی گرفت اے دوسری طرف ایران کے ندہبی و ثقافتی منظرنا ہے ہے ہمی مر بوط کرتی ہے، بلکہ بیکہنا جائے کہ ارض خدا کے ہراس کوشے ہے مر بوط کرتی ہے جہاں ند بب اوراً س کی یاسداری کا حساس تصور حیات کا جزواعظم ہے۔اس افسانے میں کرداراوراُن کا مزائے انہیں کر بلا کی تلبیحاتی ،تشبیہاتی اوراستعاراتی فضاہے بھی جوڑ ویتا ہے اور یوں اس افسانے کی معنویاتی توسیع ہوجاتی ہے۔ویسے کر بلاجیلانی بانو کے یہاں ایک اہم اور مستقل حوالے کا درجہ رکھتا ہے۔ اُن کے ایک اور افسانے'' وشت کر بااے دور'' میں بھی بیدحوالدایک معاشرے میں سول وارکی صورت حال کواستعاراتی سطح پرخونی ہے بیان کرتا ہے۔

امریکہ عراق جنگ (حالانکہ اے امریکہ کی عراق پر جنگی جارحیت کہاجا ناچا ہے) کے پس منظر خالدہ حسین کا افسانہ '' ابن آ دم' بھی تخلیقی اور فکری دونوں لحاظ ہے ایک اہم اور غور طلب بیانیہ ہے۔ سرتاسر سائی مزاج رکھنے والے اس موضوع کو خالدہ حسین نے ایسی فنکارانہ چا بکد تی ہے چیش کیا ہے کہ افسانے کے پورے بیائیے میں جنگ کے حالات اور اُن کے تحت انسانی مسائل میں جان لیوااضافے اور انسانی احساس میں ہولنا ک تو ڑیور کرنے والے والی ہونے والی کا یا کلپ کو موضوع بنایا ہے۔ اور انسانی احساس میں ہوئی کے موضوع بنایا ہے۔ خت انسانوں کی ہونے والی کا یا کلپ کو موضوع بنایا ہے۔ خبہ کا میائی ہے ان عوال کی کو اُن تعلق ہے اور جو نہ ہی کی طرح کی حربی سرگرمیوں جنانچہ ہم ویکھتے ہیں کہ وہ کر دارجن کا سیاست سے کوئی تعلق ہے اور جو نہ ہی کی طرح کی حربی سرگرمیوں میں ماوٹ ہیں ، حالات کا جراور اندو ہنا ک معاشرتی و ذاتی تجربات ایک سفاک قوت کی طرح و تھکیلتے ہوئے انہیں سے جاتے ہیں اور پھر جنگ سے نفرت کرنے والے ہی لوگ جنگ کا ایندھن بنے پرخود بہ مواد خبت تیار ہوجاتے ہیں اور پھر جنگ سے نفرت کرنے والے ہی لوگ جنگ کا ایندھن بنے پرخود بہ مادا و خواد کی اور جو بہتا ہیں۔

تباہ شدہ ممارت کی جیموٹی کی کوٹھری میں تھے جو ملبے میں گھری نظروں سے اوجمل تھی۔ اس روز وہ بڑی مشکل سے روٹی کے چند بھیچوندی لگے نکڑ ہے کوڑے کے ڈھیر پر سے چن کر لایا تھا۔ وہاں سب اپنے ایے نکڑ سے ٹھو ٹکنے کی کوشش کرر ہے تھے۔

لیا کے رضار پرایک لمبا گہرا شگاف تھا۔ایک بم دھا کے میں شیشے کا مکرا پیوست ہوگیا تھا۔ابوہمزہ نے اپنی ڈائی سیشن کی چمنی سے اسے نکالاتھا۔ لیل کے ہاتھ تکلیف کی شدت سے بالکل برف ہور ہے سے اور پورا جسم کانپ رہا تھا۔اس روز اس کے باپ اور چھوٹی بہن ہنکا کر لے جائے گئے تھے۔ حالا تکہ وہ مب دراصل ابوہمزہ اور لیل کی تلاش میں تھے۔ دہشت گردی کے نام پر محلے کے محلے زندانوں جس نفونس دیے گئے تھے۔اس سے پہلے انہیں کب خرتھی کہ زندان آباد یوں سے زیادہ بردے میں۔ یوں بھی ان کے دیے گئے تھے۔اس سے پہلے انہیں کب خرتھی کہ زندان آباد یوں سے زیادہ بردے میں۔ یوں بھی ان کے دیے جائے کی کی کواجازت نہتی ۔

ابوتمزہ نے پیسچوندی گلی روٹی کی ایک چنگی منہ میں ڈالی اورا سے ابکائی آگئی۔ '' اس میں تمام بیکٹیریا بھرے ہیں۔ اس سے مرنے سے بہتر ہے کہ آ دی بہتر موت کا انتخاب ''

جبر کو جان لیوا بنانے اور زندگی کو تذکیل کی پستی تک پینچانے والے یکی وہ حالات ہوا کرتے ہیں جو

آدمی کے اندرا تناوعواں مجر دیتے ہیں کہ پھر موت اُس کے لیے ایک بہتر اسخاب بن جاتی ہے۔ خالدہ
حسین کے یہاں اول تو بیاست اور اُس کے عوالی واٹر ات ہے۔ چپی بمیں زیادہ نظر نہیں آئی ۔ پھر بہتی

ہے کہا گر میہ موضوع اس ہے پہلے اُن کے یہاں آیا ہے تو انہوں نے اے اپنے ملائی اسلوب میں اس

طرح فی حالا ہے کہاس کا ظہار معنویت کے ایک الگ ہی وائر ہیں ہوا ہے۔ اس افسانے میں لیکن بم

طرح فی حالا ہے کہاس کا ظہار معنویت کے ایک الگ ہی وائر ہیں ہوا ہے۔ اس افسانے میں لیکن بم

دیکھتے ہیں کہ سیاست اور جنگ کا موضوع انہوں نے سابی حقیقت نگاری اور راست بیانہ کے ساتھ

افسیار کیا ہے۔ فنی لحاظ ہے بیان جینے فن کار کے لیے تو تکوار کی دھار پہلے کے متر اوف ہے ، لیکن یہاں

اُن کا فن جس سلامت روی اور معنی آفرینی کا ثبوت و یتا ہے، وہ مثال کے در ہے کی بات ہے۔ انہو

اُن کا فن جس سلامت روی اور معنی آفرینی کا ثبوت و یتا ہے، وہ مثال کے در ہے کی بات ہے۔ انہو

اُن کا فن جس سلامت روی اور معنی آفرینی کا ثبوت و یتا ہے، وہ مثال کے در ہے کی بات ہے۔ انہو

اُس نے اس افسانے میں اپنی کمر کے گردوہ بیلٹ با ندھ رہی تھی۔ '' مگر اس سے حاصل کیا

اس وقت لیل پی کمر کے گردوہ بیلٹ با ندھ رہی تھی۔ '' مگر اس سے حاصل کیا

وہ کوئی دوسرے بے فائدہ قسم کے لوگ بوں جو اس دھا کے کی لیٹ میں

وہ کوئی دوسرے بے فائدہ قسم کے لوگ بوں جو اس دھا کے کی لیٹ میں

وہ کوئی دوسرے بے فائدہ قسم کے لوگ بوں جو اس دھا کے کی لیٹ میں

آ جا کیں اور سب سے بڑھ کر شہاری بہن اور بابا کواس کا پیکھ فائدہ نہ ہوگا؟''

2015 25:00

216

ا بسلمل

''ان کوتواب کی بات ہے کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔' کیلی نے جواب دیا تھا۔ '' مجھے معلوم ہے اب سکینہ اگر زندہ ہے تو کس عال میں ہوگی اور میرا باپ ۔۔۔۔!''وہ خاموش ہوگئی۔

"كياتم جا ہو گے كه ميرا بھى و بى حال ہوجوسكينه كا ہوا؟"

"دنبین نبین" اس نے فورا کہا تھا اور پیمرخودائھ کراس کی ڈاوائس سیٹ کرنے لگا۔ لیلی بالکل پرسکون تھی۔ اس نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ اس وقت اس میں ایک نرم گر ماہٹ تھی۔ اس کی بھوری آنکھیں اور بھی گر ماہٹ تھی۔ اس کی بھوری آنکھیں اور بھی

گېري نظرآ رې تميي ـ

اس افسانے کی ایک اور بہت اہم فی جبت ہیہ ہے کہ حالات کے بدلتے ہوئے اُرخ کے ساتھ افسانے کے کرداروں میں زندگی کی خواہش اور جینے کے تصور میں تبدیلی، دونوں چیزیں ایک سطح پر باہم مر بوط ہوجاتی ہیں۔خالدہ حسین نے حالات کے جبر میں انسانی نفسیات کے دفعل کی مختلف صور تو ان کا اظہار بردی ہوگی ہے کیا ہے۔ چنا نچا فسانے میں اگر ایک طرف کیلی کے دل میں اُس کے اہل خانہ کے الم ناک انجام ہے زندگی کی لا یعنیت کا خیال حب وطن اور مقصدیت کے جذبے کے ساتھ لل کر پروالن جڑھتا ہے تو دوسری طرف ہمیں امین کا کردار بھی ماتا ہے، جے مجت اور رومان کی ناکامی، حسد اور بغض کے جذبات اور جینے کی تمناذلت آمیز زندگی کی جینٹ چڑھا وی ہے۔ تب وہ وطن دشمن تو تو ان کا آگہ کار بین جاتا ہے۔ زندگی اس کے لیے آخرت کی کھیتی نہیں رہتی، بلکہ حرص و ہوں کی جولا ان گاہ بان حالیا سانچا بن بین سے کردارا پی سرشت میں صفن ایک کردار نہیں رہتی ، بلکہ حرص و ہوں کی جولا ان گاہ بان حالیا سانچا بن جاتا ہے جے ہم اپنی تاریخ کے مختلف ادوار میں اپنے ذہبی ، اخلاق اور تہذ ہی و جود سے کٹ کر خود اپنوں جاتا ہے جے ہم اپنی تاریخ کے مختلف ادوار میں اپنے ذہبی ، اخلاق اور تہذ ہی و جود سے کٹ کر خود اپنوں کے خلاف کام کرتے اور وشنوں کی فتح کاراستہ ہموار کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

یوں تو اس افسانے کا ہر کردارا پی جگہ تھی۔ تی قوت کا حامل ہے، لیکن ابوتمزہ کواردوافسانے کے زئدہ کرداروں ہیں شامل کیا جاتا جا ہے۔ یہ کردار جب فاعل ہے اور اپنے قول وفعل کے ساتھ سائے آتا ہے، تب بھی اہم اور معنی خیز نظر آتا ہے اور جب وشمنوں کے بہتے چڑھ کر مجبور محض ہوجاتا ہے، تب بھی اس کا صبر ، استقامت اور ظرف اس کے قامت کو بلند کرتے ہوئے اے ایک ملامت میں ڈھال دیتا ہے۔ یہ ملامت سانی عزم وہمت کے تا قابل تسخیر ہونے کی ، اس لیے کہ بشمن تو تیں اُسے تشدداور ذات کی بدترین مطی پر لے جانے کے باوجود نہ تو اُس ہے کوئی راز اگلوا پاتی ہیں اور نہ بی زندگی اور رقم کی بھیک کا موال اُس کے ہوئؤں ہے کہ وغیری برتری رکھنے کے باوجود نہ تو اُس ہے کوئی راز اگلوا پاتی ہیں اور نہ بی زندگی اور رقم کی بھیک کا موال اُس کے ہوئؤں ہے کہ وغیری برتری رہ کھنے والے افر اداور سان الا کے جتن کر لیس لیکن وہ جسمی انسانی روح اور اُس کے جو ہر پر فتح نہیں یا سکتے ۔ اس کا

2015 -517

دوسرا مطلب پینکلتا ہے کہ جنگ جب نتم ہوگی تو انسانی جو ہر پھرظہور کر سے گااور پھرنمو پائے گا۔ ۔۔۔۔۔

جنگ، اس کے ہتھیار، کردار، مسائل اور اثر ات کے چھے پہلوتو وہ ہیں جنسی ہم سطور گزشتہ میں انتظار
حسین، جیلانی بانو اور خالدہ حسین کے افسانوں کے خمن میں بیان کرآئے ہیں، لیکن دیکھنے اور سوچنے ک
بات یہ بھی ہے کہ اس کھیل کے شروع ہونے ہے پہلے کی فضا میں بھی کچھے ایسا ہوتا ہے کہ جس کے تحت
انسانی فر بمن خوف اور ما بوری کے کئی جر بے گزرتا ہے۔ یقینا ایسا ہوتا ہے کہ انسان کا ذہن آنے والے
مہیب حالات کے قدموں کی چاپ من کراس درجہ اعصاب شکن کیفیت میں ہوتا ہے کہ اپنے عربر ترین
رشتوں اور اُن کی قربت و محبت تک ہے دست بردار ہونے پر آماد گی میں تا مل محسوس نہیں کرتا۔ اس
کیفیت کوفر دوس حیدرنے اسپنے ایک افسانے '' خالی ہوا یول' میں بیان کیا ہے۔ بیافسانہ تین نسلوں کے
کیفیت کوفر دوس حیدرنے اسپنے ایک افسانے میں محبت، مقصد بیت، نگن، وابستگی اور جذبے کے ساتھ
ما بین انسانی مراسم کو واضح کرتا ہے۔ ان مراسم میں محبت، مقصد بیت، نگن، وابستگی اور جذبے کے ساتھ
ماتھ بشری تقاضوں کے زیر اثر پیدا ہونے والی شخصی کمزور یوں اور مسائل کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔
ماتھ بشری تقاضوں کے زیر اثر پیدا ہونے والی شخصی کمزور یوں اور مسائل کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔
ماتھ بشری تقاضوں کے ذیر اثر پیدا ہونے والی شخصی کمزور یوں اور مسائل کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔
ماتھ بشری تقاضوں کے ذیر اثر پرتا ہے کرزندگی وہ بیس جو جاتی ہے۔ اس تج بے کے پس منظر بی اس کرداروں کے گے فیصلے تک لا یعنی ہو
میں ان کرداروں کے عمر مجرکے روپے اور اصولوں کے درجے میں اختیار ہا ہے اور یوں محبت اربان کو یہ بیسان کرداروں کے آگے ماند برحاتا ہے۔

جس دن جاغی کے علاقے میں ایٹمی تجربہ ہوا، ڈرائیورنے اخبار سب ہے پہلے ان کے ہاتھ میں جا بجڑا یا۔ اس سے پہلے کہ میں ان کے ہاتھ سے اخبار لیتا، وہ خبر پڑھ چکے تھے اور بڑ بڑا رہے تھے، '' پورا پہاڑ سفید ہو گیا۔ میں نے آگے بڑھ کر اُن کوسہارا دینا جاہا۔ وہ پہاڑ سفید ہو گیا۔ میں نے آگے بڑھ کر اُن کوسہارا دینا جاہا۔ وہ میری گود میں بول کر جایا کرتا تھا میری گود میں لوگوں کی باتوں سے پریٹان ہوکراُن کی گود میں گر جایا کرتا تھا اور دونے لگتا تھا۔ یہ اور دنے لگتا تھا۔ یہ اور دنے لگتا تھا۔ یہ بیشہ کے لیے برسکون ہوگئے جیسے انہوں نے اسے جھے کا کام ختم کر لیا ہو

فردوس حیوری میان انسانه فنی لحاظ سے انوکھا تجربہ یا تخلیقی انتہار ہے کوئی شکابکارنہیں ہے۔ سید سے ساوے بیانیے میں لکھا گیا افسانہ ہے، البتہ بیا لمیے کی ایک قوت کا اظہار ضرور کرتا ہے۔ ایک طرف انسانی رشتوں کی complex نوعیت اور اپنا نے کا انسانی مزائ اس افسانے کے تارو پود میں مرکزی مسئلے کی طرح گوندھا گیا ہے، جس کا اظہار افسانے کے آخر میں آگر ہوتا افسانے کے تارو پود میں مرکزی مسئلے کی طرح گوندھا گیا ہے، جس کا اظہار افسانے کے آخر میں آگر ہوتا ہے اور وہ بھی اُس وقت جب نانا (افسانے کا سب سے اہم کردار) حالات کی تبدیلی کے آگے ہیر ذال جاوروہ بھی اُس وقت جب نانا (افسانے کا سب سے اہم کردار) حالات کی تبدیلی کے آگے ہیر ذال ویتا ہے۔ دوسری طرف ہے بھی ہے کہ افسانہ نگار نے مسلس پیش نظر رکھا ہے کہ حالات کا خارجی وہاؤ مختاف

اكورات ديم 2015

میں اس وقت جھیل کے درمیان میں تھا اور جھیل کا پانی میر ہے ہونؤل کو چو رہا تھا، میرا پوراجسم پانی میں ؤوبا ہوا تھا۔ اس وقت دھا کا ہوا، الیا دھا کا جو اس ہے بل یہال نہ ہوا تھا۔ پہاڑول کے ساہ رنگ سفید ہوگئے، درخت کھڑے کھڑے کھڑے ارا کھ میں بدل گئے، کان بند ہوگئے، دانت ایک دوسرے میں کھب گئے اور جھیل کا پانی میر ہے جنول سے نیجے اُٹر اتو جھیل کے درمیان میں کھب گئے اور جھیل کا پانی میر ہے جنول سے ایک برقی رومیر ہے گھنول تک آگئ میں اپنے آپ کو گئے تھے، میں اپنے آپ کو گھیٹنا ہوا کنارے تک لایا اور گر کر بے ہوش ہوگیا۔ جھیل کے کنارے تک اللہ بنا کر بیٹھ گئی۔''

اس نے سردار کی طرف و یکھااور خاموش ہوگیا، جیسے اب اُسے یکھ نہ کہنا ہو۔ ''وہ برتی رو!'' قادر بخش نے کہا،''وہ برتی رواب بھی میری کمر کے گرد میٹی ہوئی ہے۔ میرے یاؤں اس قابل نہیں کہ میں رکاب سنجال سکوں، میرے

2015 /500

گھنے اس قابل نہیں کہ میں ابلق پر جم کرسواری کرسکوں اور نہ میری کمراس لائق رہ گئی ہے کہ میں شادی کرسکوں۔ میں نامرد ہوگیا ہوں۔ شہید مرز اارسلان کا پوتا اور شیر دل خدا بخش کا میٹا اپن نسل آ ھے نہیں بڑھا سکتا، نامرد ہوگیا، اُسے گولیوں سے بھون دو، کیونکہ وہ شادی سے انکار کرتا ہے۔''

آئ ال حقیقت کے اعتراف میں تا مل کی کوئی گنجائش نہیں کہ جنگ عصر حاضر کا سب سے براہ اس کا دائر واب تک کی انبانی باریخ کی تمام جنگوں کے مجموعی اثرات سے بڑا ہے۔ اس کا سب محض بینیس کہ ابنی طاقت کے اظہار اور اسلح کی دوڑ میں سبقت لے جانے کی خواہش نے اقوام عالم کی ایک بڑی تعداد کو ہارود کے ڈیچر پر لا بھایا اسلح کی دوڑ میں سبقت لے جانے کی خواہش نے اقوام عالم کی ایک بڑی تعداد کو ہارود کے ڈیچر پر لا بھایا ہے۔ یہ بات پی جگہ درست اور اہم ہے کہ آئ کی و نیا ایک ایسے پہاڑ پر بھی ہوئی ہے جے اس کی سامی اور فوجی مقتدرہ نے اپنے مغادات کے لیے آئیڈیا لوجی اور deterrance کے نام پر ہالآخر اور فوجی مقتدرہ نے اپنے اپنے مغادات کے لیے آئیڈیا لوجی اور عامل کے نام بر بالآخر آئی فشاں بنادیا ہے۔ تا ہم بی آئی کی د نیا اور اُس کے لیے تا قابل تصور صد تک تا ہو کن ہوگی۔ خطرے کا ایک

2015 250 25

آج کی انسانی صورت حال کو بچھنے کے لیے، تباہی کے خوف کا ایک رخ اور بھی ہے کہ کم اہم نہیں ہے۔ پیرخ ہے آج کے ساج میں phenomenal سطح کو پہنچتی ہوئی تخر جی قوتیں۔

یہ اور اس نے میں اس کے میں میں ایا اس اس اس اس اس اس اس کے اللہ کے اس کے اور اس نے اللہ کے اس کے اور اس نے اللہ کی اس کے اس کی اس کے اس کی اس کے اس ک

دہشت گردی کا یہ مظہرا نی ماہیت اور تخریجی تو ت ہردولحاظ سے بے صد مختلف اور نہایت بڑا ہے۔ مصر روال کے اردوافسانے کی اس مسکلے پر فصوصیت سے توجہ رہی ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلے تو انظار حسین کے افسانے " ریز روسیٹ' کا حوالہ دینا چاہئے۔ سیدھی سادی کہانی کی صورت ساجی حقیقت نگاری کا عام مگر نہایت مور تربیا نیافسانے کے اس بنیادی مسئلے کوسا سے لاتا ہے جوافسانہ نگار کی توجہ کا مرکز ہے۔ بڑی ہوائے ڈراؤ نے خواب سے شروع ہونے اور گھر کی گہما گہمی ، رشتے ناتوں کی رونق اور مجر سے بڑی ہوائے ڈراؤ نے خواب سے شروع ہوئے آگے بڑھنے والا افسانہ اختیام پر آگر ایک گخت دل النے والی پر سے کئیے کی راحت وفعت کو سمئلے ہوئے آگے بڑھنے والا افسانہ اختیام پر آگر ایک گخت دل النے والی کے بیٹا اُن کے بوت میں ہوجا تا ہے۔ بڑی ہوا کی فرمائش پر دوسر سے شہر سے اُن کی عیادت کو آتے ہوئے بیٹا اُن کے بوت کے بیٹا اُن کے بیٹا اُن کے بیٹا اُن کی عیادت کو آتے ہوئے بیٹا اُن کے بیٹا کی بایدی کے بیٹا کی نہ بی تعلیم پر بھی توجہ دی تھی۔ وہ شرع کے مسئلے مسائل سے بھی واقف تھا اور نماز بھی پابندی سے پڑھتا تھا۔ بس بہی نیک سیرتی اُس کا جرم بن گئی اور وہ صحبہ میں آگر کلاشکوف سے گولیاں برسانے والوں کے ماتھوں بارا گیا۔

2015 75 75

بڑی بواا بھی جانماز ہی پتھیں کہ محلے میں شور پڑگیا۔انہوں نے کلیجے پہ ہاتھ رکھا،''الہی خیر، یہ کیسا شور ہے''' گرخیر کہال تھی ۔مجد میں ابھی صف کھڑی ہوئی تھی کہ بچھ منٹنڈے منہ پہ ڈھائے بائد ھے کلاشنگوفیں تانے اندرگھس آئے اور نماز یول کو بھون ڈالا۔ کتنے تو سجد ول ہے سربی نہیں اٹھا سکے۔

مار چھچے بکار پڑی۔خلقت مجد کی طرف دوڑ پڑی۔ محلے والے ارتضٰی کو اٹھا کر گھر لائے۔خون میں لت بت نورا ڈاکٹر کے لئے آدی دوڑ ائے گئے، گرادھروفت آچکا تھا۔ ڈاکٹر کے آنے ہیلے ہی اس نے دم تو ڑویا۔

بڑی بوانے سینے پیدو ہتر مار مار کے اپنا آپادھن ڈالا۔ اپنے آپ کو کوسا کہ کیوں انہوں نے ارتضٰی کوساتھ لانے کے لیے لکھا تھا۔ چروہشت گردوں کو کو سے لگیں کہ ان کل مونہوں کو ڈھائی گھڑی کی موت آئے۔ کیے تھے کہ خانۂ خدا کا بھی پاس نہ کیا۔ ارے کم بختو اہم کیے مسلمان تھے، بچے کونماز تو ختم کر لینے دیتے۔ اور پھر بلک بلک کے بین کرنے شروع کردیے۔

یوں تو اس افسانے کے توسط ہے ہم ویکھتے ہیں کہ بازاروں ، محلوں اور گلیوں ہے گزر کر دہشت و بربریت کا بیہ عفریت اب مجدول اور اہام بارٹروں تک آبہ پہنچا ہے۔ وہ جگہیں جنھیں خدا اور اُس کے رسول مطابعہ نے حرمت کا مقام تھہرایا، وہیں ند ہب کے نام برانسانی جانوں سے کھیلے کا یہ کھیل معمول بنرا جلا جاتا ہے۔ انتظار حسین نے بڑی ہجتا اور سادگی ہے اس عہد کے بدترین انسانی تج ہے کواپ اس جلا جاتا ہے۔ انتظار حسین نے بڑی ہجتا اور سادگی ہے اس عہد کے بدترین انسانی تج ہے کواپ اس خالی جو انسانے میں بیان کیا ہے۔ اُن کی فئے کا کارانہ متانت کی داددین چاہئے کہ انہوں نے ایک ایسے مسئلے کو جو سفاکی کے بدترین اظہار کا درجہ رکھتا ہے، کس طرح کی جذبا تیت کی نذر نہیں ہونے دیا اور نہ ہی اے رد مثل کی اس طح برآ ین اظہار کا درجہ رکھتا ہے، کس طرح کی جذبا تیت کی نذر نہیں ہونے دیا اور نہ ہی اے رد مثل کی اس طح برآ ین جاتا ہے۔

کہاجاتا ہے کہ درزق اور موت دونوں ہی نصیب کے ضا بطے ہے انسان تک پیچے ہیں۔ جس طرح کی کے جھے کالقمہ کی اور کونبیں مل سکتا ،ای طرح کی کی موت کالحی فل کر کی اور کے جھے میں نہیں آتا۔

تا ہم عہد گزشتہ اور ہمارے زمانے میں بیفرق قو بہر حال ہے کہ پہلے موت کی کی طرف ہوھی تھی تو صرف وہی نہیں شاید اور اوگ بھی اُس کے قدموں کی چاپ ن لیتے اور سمت کا اندازہ کرلیا کرتے بتھے، لیکن اب دہشت گردوں کی برسائی ہوئی کوئی اندھی گولی جب کی معصوم انسان کے جم کو چھیدتے اور اُس کالہو جست گردوں کی برسائی ہوئی کوئی اندھی گولی جب کی معصوم انسان کے جم کو چھید تے اور اُس کالہو جانبے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئی اندھی گولی جب کی معصوم انسان کے جم کو پھیٹہ ہی اور ہم معاشرے اور اس کے افراد کے لیے بھیا تک تج ہردی ہے، مگر اس وقت جس بڑے اسکیل اور جس فریکوئنسی پر سے تج بہ ہمارے معاشرے کے افراد کو ہونے لگا ہے، اُس نے اس کی اندو ہما کی میں بدر جہا اضافہ کردیا ہے۔ اب آئے دن اس کی لپیٹ میں ایسے لوگ آنے گئے ہیں کہ جن کے مرنے کی مثال اُس اضافہ کردیا ہے۔ اب آئے دن اس کی لپیٹ میں ایسے لوگ آنے گئے ہیں کہ جن کے مرنے کی مثال اُس جانبی خانہ کے بھیے کے مماثل ہوتی ہے جس کے بعد پورے گھرانے کی قسمت میں تاریکیاں در آتی

اكويرتاديم 2015

222

ادبسليله

-0

عہد جدیدا پی ترقی اورخوش حالی کوتو گلویل وہی کے انسانوں کامشتر ک تجربہ نہیں بنا سکا الیکن اس نے وہشت اور وحشت کے تجربے کو جغرافیائی سرحدیں اور ند ہی و تہذی حدیں مناکر دنیا کے طول وعرض میں میں جھیے ہوئے انسانوں کی قسمت کامشتر ک factor بہر حال بناوا ہے۔ دنیا کے امن پند، نہتے اور باس انسانوں کے ایک بڑے انہوہ کی زندگی میں افریت اور ہزیمت شامل کرنے والا یہ factor یہ انسانوں کے ایک بڑے انہوں کی زندگی میں افریت جہاں بھی نظر آتا ہے، سراسر شائبہ تقدیر کی طرح نظر آتا جا کہنے تو اللہ ہے کہ انسانوں کے ایک بڑی و نیا، ہیں ماندہ ممالک اور فد جب والا فہرب کی آویزش سے گزرنے والے معاشر بطور مناس کے حاص آج بڑی حد تک اس تجربے کا میدان سے جوئے ہیں۔ اس مسلے کی لیمیت میں آنے اور اس کے برترین نتائج بیشانوں، تہذیبوں سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن ان کا مسلداور اس مسلے کا بیدا کردہ دُ کھا یک ہے۔ ایوں وردوغم کی ایک مشتر ک اور دل کومٹی میں لینے والی زبان کتنے ہی لوگوں میں اظہار وابلاغ کا وسیلہ بی نہیں، ہم رشتگی کا حوالہ بھی بن گئی ہے۔ زاہدہ حنائے اپنے افسانے '' میں اظہار وابلاغ کا وسیلہ بی نہیں، ہم رشتگی کا حوالہ بھی بن گئی ہے۔ زاہدہ حنائے اپنے افسانے ''

دہشت و ہر ہریت کا طوفان ماؤل ہے کس طرح اُن کی عمر بحر کی جمع پونجی ، اُن کے ہڑھا ہے کا سہارا،
اُن کی جوان اولا دھینے ہوئے آگے اور آگے ہڑھتا چلار ہا ہے، کس طرح موت ایک ایک درجھا نکتی اور
کوچہ و ہازار میں تا جتی بجر رہی ہے، اور یہ تجر بدرنگ ونسل اور ملک وملت کے کسی امتیاز کے بغیر بھیلٹا جار ہا
ہے اور در دکی سوغات نہتے ، بے بس اور بے خطا انسانوں میں کس طرح بٹ رہی ہے، زاہدہ حنا کا افسانہ دکھ کے ساتھ اور فنکا رانہ سجاؤ میں ہمیں بتاتا ہے۔

شام ہوتے ہی وہ گھر آگیا جا اور میں مرکھ کر ایشا وہ بیروں ہے جا کہ ایک گود میں مرکھ کر لیٹار ہاتھا، وہیں اُسے کرگیا تھا، آیا تو دستوں کے شانوں پر جبح جس تخت پر وہ امال کی گود میں مرکھ کر لیٹار ہاتھا، وہیں اُسے لٹایا گیا۔ ناہید دیوارتھا ہے کھڑی تھی اور سارے بدن ہے کا نہر ہی تھی ، امال نجیب کے دوستوں کا گریہ من کر نگے پاؤل اپنے کمرے نے نظیل تو کی نے انھیں سہارا دے کر نجیب کے سرھانے بٹھا دیا۔ ناہید نے امال کی خالی گود کود یکھا، شام فریباں ۔ کہیں دورے آواز آری تھی ۔ ابھی تو سینے میں اگ آگ کی ہوگی ۔ امال کی خالی گود کود یکھا، شام فریباں ۔ کہیں دورے آواز آری تھی ۔ ابھی تو سینے میں اگ آگ کی ہوگی ۔ امال کی خالی گود کود کی گری نہ کم ہوئی ہوگی ۔ امال اپنی استخوانی انگلیوں سے نجیے کی تیز ہوانے نجیب کے سینے تھیں ، اس کے دخیاروں ، اس کی بند آنکھوں کو جھک کر چوم رہی تھیں ۔ پکھے کی تیز ہوانے نجیب کے سینے پر پڑی ہوئی خون آلود چا دراڑائی ۔ سیاہ دھا گے ہے سلا ہوا سینہ نے انہوں نے اے جھڑکا تھا، یہ سوئی ابھی تمہیں چھڑکی ہوتی ۔ ''ماں نے لرزتی ہوئی انگلیوں سے چا در ذرا اور سرکائی ۔ ''تم تو سارا سینہ بی رؤ کرا آگئے نہیں۔ ''کامید نے امال کا جملہ سنا اور چینیں مارتی ہوئی زمین پرگرگئی ۔ ''کامید نے امال کا جملہ سنا اور چینیں مارتی ہوئی زمین پرگرگئی ۔ ''کامید نے امال کا جملہ سنا اور چینیں مارتی ہوئی زمین پرگرگئی ۔ ''کامید نے امال کا جملہ سنا اور چینیں مارتی ہوئی زمین پرگرگئی ۔

ا كۆپر تادىم 2015

زاہدہ حنانے اپنے معاشرے میں حد درجہ برد ھتے ہوئے دہشت گر دی کے رجحان کومعرض بیان میں لاتے ہوئے متعددفی اواز مات ہے اس طرح کام لیا ہے کہا فسانہ قاری کے اعصاب کوجینجھوڑ کے رکھ ویتا ہے۔تاریخ ،تبذیب اور سیاست کے مختلف عناصر زاہدہ حنا کے افسانوں میں زیریں سطح پر معنویت کی تبہ کو دین کرتے جاتے ہیں۔اس افسانے میں بھی انہوں نے ان عناصرے بخو بی کام لیا ہے۔ تاہم افسانہ ہمیں درد کی لبر کے ساتھ چھوڑ کرا ختیام پذیر نہیں ہوتا بلکہ مقاومت کی اور جہد للبقا کی صورت کو کچھاس انداز میں سامنے لاتا ہے کہ زندگی لا یعنیت کی طرف جانے کے بجائے معنویت کے مدار کی طرف اوٹ آتی ہے اور یہاں انسانوں کے درمیان زبان ، رنگ ، تبذیب سے ماور اخالص انسانی رشتہ ایے ہونے کا

وہ تیار ہوکر کمرے سے نکلی تو امال اور خانم جستہ اب لاؤنج میں نہیں تھیں یٹیبل پرٹی کوزی ہے و حكى موئى جائے دانى ركھى تھى ، بيالياں ، ٹوسٹ اور مكھن ۔اے جيرت موئى ايك بيالى جھوٹى تھى ، تو كيا امال نے ناشتہ کرلیا تھا؟اس کی نظر دیوار گیر گھڑی پر گئی، نجیب کی رخصت سے پہلے امال روزاندای وقت مونیسٹری کارخ کرتی تھیں۔اس نے تھلی ہوئی کھڑ کیوں ہے مالتی کی باڑھ کی طرف دیکھا جو گھر اور مهونیسٹر ی کونشیم کرتی تھی۔اہے بچھے بچے اچھلتے کودیتے ، پختہ روش پر بھا گتے ہوئے دکھائی دیے ، پھرامال نظرة كمي ، كلف تكي سفيد ساڑي پينے وہ آ ہستہ آ ہستہ چلتی ہوئی بچوں كی طرف جار ہی تھيں ، خانم فجسته ان كا یرگ اٹھائے ہوئے ان کے پیچیے تھیں۔

ٹامس مان نے کہاتھا کے عبد جدید کے انسان کی تقدیم (اوراس کے احوال بھی) ساست کی زبان میں بیان ہوگی۔اس برسوال دریافت کیا جا سکتا ہے کہ کون می سیاست کی اصطلاحوں میں؟اس لیے کہ آج سیاست کے معروف اور مروجہ ادار سے بی سیاست نہیں کررہے ، بلکہ فلاحی اور ساجی تنظیموں سے لے کر اخلاقی و ندمبی اداروں تک سب بی سیاست کے کھیل کا حصہ بن چکے ہیں۔ بات صرف اتنی ہی نہیں ہے، بلکهاس ہے کہیں زیادہ کمبیر اوراذیت وہ ہے۔اس عبد کی ایک بڑی اور تا قابل تر دید سچائی ہے کہ اب افراد بی نبیس بلکہ پورے پورے شہراور ذراغور سیجے تو معلوم ہوگا کہ کہیں کہیں تو پورے پورے مما لک سیاست کی اس بساط پر محض بث جانے والے مہرے ہیں ۔ ایسے مہرے کہ جنھیں یہ تک ٹھیک ہے معلوم نبیں ہوتا کہ وہ کس کے ہاتھ میں ہیں اورانبیں کب مکہاں اور کون پیٹنے کے لیے ہیٹھا ہے۔ نیرنگی سیاست دوران کا به پہلوبھی غورطلب ہے کہ اب سیای بساط صرف سیاست کے نام پرنہیں بچھتی۔ بیکبیں اصلاح احوال کاعنوان رکھتی ہے، کہیں فلاح عام کا ۔ کہیں آزادی اظہار کا تام رکھتی ہے تو کہیں ترقی اور روشن خیالی کا کہیں ہے ساجی اقدار کا بہروپ بھرتی ہے اور کہیں ند ہب کواپنے مقصد کے 2015 15,50 224

ادبسليله

حسول کے لئے استعال کرتی ہے۔ نوارب سے زائدا نسانوں کی اس آبادی کے بچانوے فی صد سے زیادہ لوگ مطلق لا تعلقی اور لاعلمی کے باوجود نہ صرف اس کھیل کا حصہ ہیں بلکہ کھلاڑیوں کی ہار جیت کی تیت بھی بہی ہے جارے بچانوے فی صدلوگ اپنی انفرادی اور اجتماعی حیثیت میں جذباتی اور معاشرتی استحصال کی صورت میں چکاتے ہیں۔

سیاست کے محلواڑ کو پونس جاوید نے عبد در عبد سنر کرتے ہوئے اپ افسانے "ستونت عکھ کا کالا دن" میں بہت سنجیل کے اور فنی در و بست کا کھا ظار کھتے ہوئے بیان کیا ہے۔ دو عمر رسیدہ آدمیوں کی لا ہور میں اچا تک اور غیر متوقع ملا قات ہے۔ ترب ہم دیکھتے ہیں کہ مدتوں ہے ساتھ دہ ہے اور دیگ بسل، ونوں کے فلیش بیک میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ تب ہم دیکھتے ہیں کہ مدتوں ہے ساتھ دہ اور دیگ بسل، زبان اور فد ہب کی تفریق ہے بالاتر ہو گرنسل درنسل ساجی رشتے نبھاتے، افراد اور خاندان کس طرح رسات کی جھینٹ چر جے اور دیکھتے ہی دیکھتے زہر ناک ہو گئے۔ پھر یہ ہوا کہ جور شتے ناتے مان تھے، وہ دشمن جاں ہوگے۔ او تاریخ اور افور خال دونوں سیاست کی بساط پر بے ہوئے مہرے ہیں، جنہیں عمر کر آخری مرحلے پر تقدیر نے اس طرح لا طایا ہے کہ جائے ماندن شدیا نے رفتن ۔ تب ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں طرف کیا کیا تراز مم ہرانہیں ہوا اور کون کون سیا گھا و کو ند دینے لگا۔ افور خال نے وقتی ۔ ہیں کہ دونوں طرف کیا کیا زخری ہو کھیئے ہیں کہ دونوں طرف کیا کیا زخری ہو کھیئے ہیں کہ دونوں طرف کیا گئی بازی جو کھیئے ہیں کہ دونوں طرف کیا گیا بازی جو کھیئی تھی ۔ سیاست دوراں اس فقرے پر ضرور مسترائی ہوگی ۔ کول نہ مسترائی ہوگی۔ کول نہ مسترائی جو کے مہروں سے زیادہ طویل غن کا رانہ تھر ان ہو گھا ان کیا دونوں کے دوران اپنے طویل فن کا رانہ تجربے ہی ہوئیں بلداس کے ساتھ ساتھ فران گاری کے تبیں بلداس کے ساتھ ساتھ فرانا گاری کے شعبے میں اپنی تھی کی مہارت ہے بھی خوب کا م لیا ہے:

دونوں کی آنگھیں ایک ہی تم کی شرمساری ہے مندی شھیں۔دونوں ہلکی ہوا ہے ایک نشہ کشید کرر ہے تھے ،تھوڑی دیرای مست بن میں گزری تھی کہ کما عُروز کے دیتے اندرکود ہے اور دونوں کو کچھ ہولے کے بغیر گھیر لیا۔ایک بڑی گاڑی میں سائکل سمیت دونوں کو اٹھا کر رکھا گیا تھا جب تک دوسری انجیشل گاڑی قریب آکررکی —صاحب نے شیشے کو نیچ کیا اور صرف 'مول'' کہا۔

"Red handed terrorists sir"كاندوزكاميد بولا

"احمد یوں کی عبادت گاہوں پر حملے کے مفروروں کو ہمٹریس کررہے تھے۔" اس نے اپنے حساس ٹیپ ریکارڈر کا بٹن دبایا۔ اور گاڑی کا شیشہ یٹچ کرنے

اكتوبرتادىمبر 2015

والے آفیسر کے قریب کیا۔او تارکی آوازیں تھلنے لگیں۔

اس افسانے کا اختیا میا گراس ڈراہائی اسلوب میں نہ کھا گیا ہوتا تو پوراامکان تھا کہ افسانہ فتم ہونے سے پہلے سیای بیائیے میں تبدیل ہوجاتا۔ یونس جاوید کی فنکارانہ کا میابی سے ہے کہ وہ پوری کھا کوسینے ہوئے دو نے فطرت انسانی کی سادگی اور سیاست کی اندھی اور سفاک جبلت کو آپس میں نکرا کے دکھا ہے ہیں۔ سے کرتے ہوئے انہوں نے فنکارانہ ضبط ہے بھی پورا کا مہلیا ہے۔ کرداروں کو پیش آنے والی ان ہوئی اور اس کے پس منظر کی صورت حال پر کوئی تجرہ ، کوئی غصہ ، کوئی بیان ، کوئی نعرہ ، کوئی ملال ہے کہ پیمی تو نہیں آتا پورے افسانے میں افسانہ نگار کی طرف ہے۔ بس قاری اور اس کے جینجمناتے اعصاب کہانی کے روبرو ہیں ، اور یہاں کہانی بے میر تقدیر ہوگئی ہے۔

226

او_سليله

اسرارگا ندھی نے اینے افسانے ''غیار'' میں ای مسلے کوموضوع بنایا ہے۔ افسانہ دو کر داروں پر بنیا دی طورے قائم ہے۔ ویسے تو افسانے میں بیک ڈراپ کے طور پر پورا ہندوستانی معاشرہ نظر آتا ہے۔ تاہم یباں ہندوستانی معاشر محض علامت کا درجہ رکھتا ہے، در نہاہے جغرا نیہ کی حدود ہے الگ کر کے بھی دیکھیا جا مکتا ہے۔اس کیے کہ بیددراصل آج کے انسانی معاشرے اور اس کے نظام کی وہ عمومی صورت ہے جو عالمي سطح يرايناا ظهاركرتي ہے۔البته اس اعتراف میں جمیں تأمل نبیں ہونا جا ہے كه بيرسائل بالخصوص تیسری دنیا، ترقی پذیراور پس ماندہ اقوام میں نمایاں طور ہے دیکھے جا سکتے ہیں۔ وہ ایک مدت کے بعد ایے دوست کو ڈھوٹڈ رہاہے۔ملاقات نہ ہونے کا پیوقفدا تناطویل کیوں ہوگیا؟ کیاراوی کہیں گیا ہوا تھایا یوسف کہیں جلا گیا تھا؟ آخراب یک لخت أے یوسف کیوں یادآ گیا؟ ان سب سوالوں ہے حذر کرتے ہوئے افسانہ براہ راست اپنے سرو کارلیعنی پوسف کی تلاش سے شروع ہوتا ہے اور آ گے چل کر جب یوسف کے کردار کی گر ہیں تھلتی ہیں تو اس طویل و تفے کا جواز بھی سامنے آتا ہے۔ بہر حال انسانے ک آغاز ہی میں راوی فلیش بیک میں تمیں برس چھے لوٹ جاتا ہے، جب اُس کی پوسف ہ ملا قات اور دوی ہوئی تھی۔ یوسف معاشرے کے بہت طقے کالڑ کا تھا۔طبقاتی تقسیم کے تکمخ شعور نے یوسف کوزیادہ حساس بناد یا تھا۔اس کے رویے میں بےرحم حقائق کی سفاکی سے بیدا ہونے والی کر واہف صاف نظر آتی تھی الیکن وہ تاجی نظام میں قائم کی گئی تقسیم کومستر دکرتا تھااورای بنیادیراً ہے ندہبی رہنماؤں ہے چڑھ تھی۔ یہاںغورطلب بات یہ ہے کہ وہ ند ہب کونبیں بلکہ مذہبی رہنماؤں کو براسمجھتا ہےاوراس کا جواز اس کے یاس بیرے کدان لوگوں کے قول وفعل میں تضاد ہے۔راوی کا ناعلجیا بوسف کی شخصیت کا ہم ہے یوری طرح تعارف کرا و یتا ہے اور پھرفلیش بیک ختم ہوتا ہے اور تمیں برس بعد کا یوسف راوی کے سامنے آ جاتا ہے لیکن میکون سالوسف ہے؟ راوی بھی داڑھی اور کرتے یا جامے دالے مولا ناکو چرے نہیں آوازے پہچانتا ہے۔ ملاقات کے اختتام پریمی مولا نا یوسف اے بتاتے ہیں:

جی بیمان چکوا کا اونڈ ایوسفوا دس سال پہلے جل کرمر گیا تھا اوراس کی راکھ ہے میں پیدا ہوا ہوں، میں مولا نا یوسف۔گاؤں والے میرے ایک اشارے پر کچھ بھی کر سکتے ہیں۔گاؤں کے تمام گھروں سے عورتیں میرے پاس دعا کرانے کے لئے آتی ہیں اور میں مولا نا یوسف ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کران کے لئے آتی ہیں اور میں مولا نا یوسف ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کران کے لئے تی ہیں کرتا ہوں۔' وہ مسکرایا۔اس کی طنزیہ مسکرا ہٹ زہر میں بھی

یہ ہیئت اجھا عید کی وہ قوت جو فرد کے جو ہر کو، اس کی صدافت کو کچل ڈالتی ہے اور پھرا ہے اپنے ڈھرے پرلے آتی ہے۔ یوں ہم دیکھتے ہیں کہ کردار کا یہ بحران جس معاشرے میں پایا جاتا ہے، اس کے

2015 2015

تمام تراسباب بھی دراصل ای معاشرے کے داخل میں پائے جاتے ہیں اور اس کے نظام کا ایندھن خود اس کے افراداوراُن کی زندہ روحیں بنتی رہتی ہیں۔

کردار کے ای جم ان کو اسد محمد خال نے اپنے مخصوص تخلیقی اسلوب میں دیکھا ہے۔ افسانے کا ٹام ہے ''عون محمد وکیل، بے بے اور کا کا۔' اسد محمد خال نے بظاہر تو یہ افسانہ داست بیانیہ میں لکھا ہے لیکن جب ہم ذراساغور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس بیانیہ میں تحری ڈی تکنیک استعمال گ گئی ہے۔ اس کی وجہ بیہ کہ افسانے کا موضوع اپنی نزاکت اور حساسیت کے باعث داخلی طور سے بیر تقاضار کھتا ہے کہ اس الحسانے کا موضوع اپنی نزاکت اور حساسیت کے باعث داخلی طور سے بیر تقاضار کھتا ہے کہ اس الحسانے میں صرف اس کے اسے ایک درخ سے دیکھی نزاکت مقانات پر کلام کرتی سائی ہی کہ دار ہی کلام نہیں کرتے بلکہ ان کر داروں کا معاشرہ اور اس کی سائیکی بھی اکثر مقانات پر کلام کرتی سائی دیتی ہے۔ چنا نچھا سی پورے تناظر کو فو کس کرنے کے لیے یک رخابیا نیم ہم گز کفالت نہیں کرسکتا تھا۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ ایک سے زیادہ زاویوں سے ان کر داروں ، ان کے با جمی تفاعل اور ساجی رجھا تھا۔ اور ردیوں کو چیش نظر رکھا جائے۔ خاہر ہے ، ایسا تحری ڈی چکنیک کے ذریعے بی ممکن ہوسکتا تھا۔

ای افسانے کا موضوع موضوع ہے۔ خصر حاضر کا یہ ایک حساس اور اہم موضوع ہے، خصوصاً ہندوستان اور پاکستان کے حوالے ہے۔ افسانے کے تین بنیادی کردارتو و بی ہیں جن کے نام پر افسانے کا عنوان قائم کیا گیا ہے، یعنی عون محمد و کیل، بے باور اُس کا بیٹا یعنی کا کا۔ چوتھا ہم کردار پیش امام ہے۔ افسانے کا موضوع بادی النظر میں سادہ نظر آتا ہے، لیکن ایسا ہے ہمیں۔ اس لیے کہ اپنی حساسیت اور زاکت کے باعث یہ موضوع گرے فی شعوراور فنکارانہ چا بک دی کا نقاضا کرتا ہے۔ ذرا حساسیت اور زاکت کے باعث یہ موضوع گرے فی شعوراور فنکارانہ چا بک دی کا نقاضا کرتا ہے۔ ذرا کی بیاحت یا موضوع کی بین کی پر یکنگ نیوز میں تبدیل کر سکتی تھی ۔ اسر محمد خال کی بیات متا نت اور ذھے داری ہے موضوع کو بی نہیں سنجالا ، بلکہ وہ تکوار کی دھار پر قائم افسانے کے نے نہایت متا نت اور ذھے داری ہے موضوع کو بی نہیں سنجالا ، بلکہ وہ تکوار کی دھار پر قائم افسانے کے نیوز سکورس میں اور سب سے بڑھ کرکر داروں کے معاطے میں بھی کسی طرح کی افراط و تفریط کا شکار سب سے بڑھ کرکر داروں کے معاطے میں بھی کسی طرح کی افراط و تفریط کا شکار میں بیر ہیں۔

شمون اتھ نے اپ ایک افسانے ''عکبوت' میں ای مسلے کو بیان کیا ہے۔ افسانے کا افتا میکی حد رجذ باتیت اور خود افسانے نگار کے شخصی غصے کا اظہار کرنے کے باوجود یہ افسانہ مؤثر بھی ہوا لگ الگ طرح کے شبحدہ سوالوں ہے بھی دو جارک ہے۔ افسانے کے مرکزی کردارمیاں بیوی ہیں، جوالگ الگ پینک میں مصروف ہیں اور دیکھتے ہیں کہ دونوں virtual reality کی اس دنیا میں دراصل رئیلٹی ہی کو فئی نہیں کررہ ہم بلکہ اپنی ساجی اقدار اور اپنے کردار کی بھی نفی کررہ ہم ہیں۔ اور دونوں اس حقیقت کی فئی نہیں کررہ ہم ہیں۔ اور دونوں اس حقیقت ہے جنر یا لاتعلق رہے ہیں۔ اب دیکھیے کہ ان کی آئی میں کہ کھتی ہیں، اس وقت جب دونوں ایک دونر کے اور کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد شوہر کو گھر آکر کم پیوٹر پر کام کرتے ہیں۔

اكتوبرتادىمبر 2015

ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بیوی تو اس آئی ڈی ہے chat کرتی ہے جس ہے وہ ابھی اتنی برہنہ مختلوکر کے آرہا ہے۔ یہ ہے غلاظت بحری اس تفریح کا ذلت سے بحر پورانجام۔ شموکل احمد نے سائبر پنک کے اس کھیل کو اس کی اصطلاحوں ، زبان اور کناپول کے ساتھ افسانے کا حصہ بنایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے افسانے کے واقعات کی رفتار بھی اتن ہی تیز رکھی ہے، جتنی اس و نیا کے اعمال و افعال کی رفتار ہوا کرتی ہے۔ اس طرح وہ اردواد ب کو زندگی کے تاز وترین اور نہایت وحشت خیز مسلے افعال کی رفتار ہوا کرتی ہے۔ اس طرح وہ اردواد ب کو زندگی کے تاز وترین اور نہایت وحشت خیز مسلے کے حوالے سے ایک مؤثر افسانہ و پینے میں کا میاب رہے ہیں۔

انٹرنین کی ای بے حقیقت اور vulgarر شتے داری پرایک اورانسانہ بھی توجیطلب ہے، وہ ہے مشرف عالم ذوتی کا'' واپس لو شتے ہوئے'' Chat — کرتا ہوا شادی شدہ مردور چوکل ریمکٹنی کی اس مشرف عالم ذوتی کا'' واپس لو شتے ہوئے'' جاتا ہے۔ دواجنبی دل ملنے لگتے ہیں، لیکن سیطا پ بھی ور چوکل ہے اورای طرح اخلاتی قدرد ساور حجاب واری کے لطف سے عاری۔ تاہم ذوتی نے آگے جل کرا ہے ایک طرف سیاست کے زاویے ہے جوڑ دیا اور دوسری طرف مرداور عورت کے از دوائی رشتے کے امور اس کے ساجی انسلاکا ت اور میاں ہوی کے رشتے میں وفا کے سوال سے مربوط کردیا ہے۔ اس طرح سیافسانہ ہمیں اس نی دنیا کے ٹی ایک جیدہ مسائل پرغور کرنے کا ایک زاویہ فراہم کرتا ہے۔

ان سب عناصر ، عوامل اور مسائل کے انسانی دل ود ماغ ، اس کے اعصاب اور اس کی اروح پر
کیا اثر ات ہیں؟ اکیسویں صدی کے افسانوی ادب کے مطالعے اور جائزے میں یہ ہمارا آخری سوال
ہے۔ اس سوال کا یوں تو بلا واسط جواب ہمیں گزشتہ صفحات کے مباحث میں مل چکا ہے۔ تاہم اس سوال
کی براہ راست ایک ذرا الگ تفتیش کی ضرورت یوں محسوس ہوتی ہے کہ ہم دیکھیں ، عصری ادب نے اپنے
عبد کے انسانی اور تہذیبی حقائق کو کس طور سے سہارا ہے۔ جتنا اہم بیسوال ہے ، اتنا ہی پریثان کن ہے
اس کا جواب اس لیے کہ اکیسویں صدی کا جدیدار دوا فسانہ منتوع صور توں اور متعدد حوالوں کے ساتھ
اس کا جواب فراہم کرتا ہے اور اس جواب کی ہرصورت ہمارے لیے ایک نی تشویش اور نی وحشت کی بنیاد

شيري

مر كا آر المال كے نام آيا "شرى كو براش ارويز كى فلائث 32 سے ليج كا!" خت غصہ آیا میں نے اے لکھا تھا۔ تم شیری کو یمال کیوں مجوا ری ہو۔ المال اپنا خال تو وعنگ ہے رکھ نہیں سکتیں۔ اس کا کیا کریں گی۔ تمیز سلیقے کا کوئی نوکر ان ونوں منا مشکل ہے اور جو جی وہ بھی بہتر جگوں کی خلاش میں یمال ان سے ول سے رہ رہے ہیں۔ جب تک یایا سے تو سب کھ تھا اب مہیں معلوم ہی شیں ہو سکتا میں اکیا یہ کمر کی کشتی کیے کے ربی ہوں۔ بریثانی اور شدیر معروفیت کا شکار رہتی ہوں امید ہے تم این فصلے یہ نظر ٹانی کروگ اور ضدی ہونے کے باوجود میری بات میں تم کو وزن معلوم ہو گا-میری بن بیشہ کی بدتمیز بے مروت اور اپنے سامنے کی کو پچھ نہ سجھنے والی تھی اور مخضر نویس ہونے کے باوجود اس نے مجھے صفول کا کوسنوں طعنوں اور گالیوں سے بحرا خط لکھا تھا یہ کہ: "گھریر اس کا بھی اتنا ہی حق تھا جتنا کسی اور کا تھا۔ شادی کے بعد لڑکیوں کا مکے سے کوئی ناطہ نوٹ تو نمیں جاتا کہ اے بھی اپنے لئے اتن سمولت لینے می کوئی مانع نیں ہو سکتا تھا۔ اماں بھی سب کی تھیں اور اگر ضرورت بڑے تو مدد بھی کر عتی تھیں اور یہ کہ میں نے کب سے اپنے آپ کو اس گھر کا مالک تصور کرنا شروع کر دیا تھا۔ مایا نمیں تھے تو کیا ہوا مکان پر تو اب بھی انہیں کا روپیے صرف ہوتا تھا۔ شیری یمال رہ سکتا تھا اور امال خود بی اس کے لئے مناسب و کم معال کا بندوبست کر لیس گے۔ پھر آخر میں ہے کہ میری تنا اجاڑ زندگی اور وران دنوں کی ذمہ داری سوائے میرے اینے کی یر نہ متی- میری تیز مزاجی اور زبان درازی اور دو سروں سے ضرورت سے زیادہ توقع رکھنے اور نالا کُل دوستوں کی وجہ سے معاملہ یماں تک پہنچا تھا ورنہ وہ کرعل کیا برا تھا جو تسارے پیچھے پھرا کرتا تھا ہے اور بات ے کہ اس نے تم ے دوئی کے دوران دو چار اور لڑکیوں سے بھی تعلقات استوار کر رکھے تھے گر تہیں خود معلوم ہے تم یر تو ممل بھروسہ آخر وقت تک نہیں کیا جا سكنا۔ تم تو بس خوب سے خوب تركى تلاش ميں سخت وفادارى كو كھوجتى رہى ہو ، جو ميرى

جان اس جمان میں معدوم ہے۔ بھلا مردول کو غلام بنا کر اور ان کا امتخان لے کر تم بھی کسی نتیج پر پہنچ سکی ہو! تم نے دنیا کے مردول کو اپنے پاؤل میں رگیدا اور قدموں تلے دیکھنا چاہا ہے تم کو اپنے موہوم حسن پر کیا کیا ناز رہے ہیں جس نے دد کوڑی کو نہیں پوچھا۔ سجھتی ہو تمہاری ان چکتی ہوئی آنکھوں کے سحر میں کوئی گرفآر ہو گا۔ بھی نہیں بھی نہیں۔"

خط پڑھ کر میں نے سوچا ہٹاؤ مارو گولی اگر شیری کو وہ اماں کے پاس بھیجنا چاہتی ہے تو میری بلا سے میں نے اس بے ہودہ تحریر کا بھی کوئی جواب نمیں دیا تھا۔ جب وہ عقل کی بات شنے کی تاب ہی نمیں رکھتی تو کاہے سائی جائے اور پھر مرسے خط وکتابت کی اس اوائی میں ہار بیشہ میری ہوتی تھی۔ وہ امال کی لاؤلی بمن بھائیوں کی چیستی تھی۔ رستم نے اسے گھر کا سکون دیا تھا۔ جو اس کی طاقت اور اس کا مان تھا۔ پھر اس کی جینی نور تو اس کی دیوائی تھی اور اس کا مان تھا۔ پھر اس کی جینی نور تو اس کی دیوائی تھی اور اس گئی دیوائی تھی۔

اس کا آر پڑھ کر میں جل بھن گئے۔ اماں خود جاتی پھریں۔ شیری کو بلانے کراچی۔ کم ان واجیات خط کے بعد میرا تو اس سارے واقعے سے کوئی سروکار ہی نہیں رہا تھا۔ اماں جانیں اور مهر جانے۔ پھر ایک سہ بہر جب میں ابھی وفتر سے آئی تھی' امال اپنے سوج گھنے اور خت ٹا تکمیں تھسینی آئیں۔ اے لڑکی سیٹ بک کروالی ہے۔

كول!

لو اور سنو كيول بھلا اس طالت ميں مجھ ہے كراچي جايا جائے گا۔ تہمارے والد كے بعد ہے يول بھى مجھے اكيلے كہيں جانا مصيبت لگتا ہے۔ سفر كرنے كا مزہ تو ان كے ساتھ تھا ، پورا ڈيا اپنا ہے۔ بس چلے جا رہے ہيں۔ كھاتے چتے ہنتے ہاتے جيے اپنے گھر ميں ہوں۔ وہ يادوں ميں كم مي ہو كئيں۔ گزرے زمانوں ميں رہل كے بچكولوں سے انہيں جيے نيند آنے يادوں ميں وہ پہ چاپ دور ويکھتی ہوئی ميٹھی رہیں۔ بھر اچانک كنے لگيں۔ "آ فر تجھے جانا ہى پڑے گا۔ فرچ كا قار نہ كر تو ميرے لئے اتنا ساكام بھی نہيں كر كتى ؟"

بنا كوئى اور سوال كئے ميں نے اشيش فون كيا-

فلائٹ لیٹ تھی میں انظار گاہ میں لوگوں کے جم غفیر کے درمیان شلتی رہی۔
دولت کی تلاش میں پرائے دیبوں کو جانے والوں کی آنکھوں میں آنبو اور خواب بچ
اور سامان 'رالیاں' قلی گرجتے ہوئے' لینڈ کرتے جماز گر گراہٹ سے سروں کے اوپر سے
گزر کر منزلوں کو روانہ ہوتے ہوئے طیارے' آواز میں رونا ہمی بچھڑنا وعدے چاہتیں مزید

آرزد ئيں ايك كنگا جمني جعيز-

نی روشیٰ کی تیز لؤکیاں مجیب تراش فراش کے لباس پنے خود آگاہ بال جھلا جھلا کر سر کو مجما کر اپنے گردو پیش دیکھتی ہو کیں ' کھنگتے قبقیے 'کو نجتی ہنی تیز انگریزی اونچی گفتگو دکھاوا بناوٹ پندیدہ نظروں کے حصار میں اپنے سحرے آشنا جنہیں دیکھ کر بے افتیار سیٹی بجانے کو جی جاہے۔

اؤکے مضحکہ خیز چوہوں کی طرح فلموں کے ہیرہ اوکیوں کے گروہوں کے گرد چکر کا شخے
ہوئے اپنے باپوں کے ساتھ ولچی سے عرباں نگاہوں سے اپنے گردو پیش نگاہ دوڑاتے نیجے
سروں میں باتوں کے سلاب میں سنے ہوئے گئن مصروف اوپر اوپر گھوٹے پھرتے ہوئے
گھاگ شکاریوں کے سارے واؤ تیج سے آشنا۔

میں شکتی ہوئی ذرا پرے بنگلے کے ساتھ دور چلی گئی اور اس سے سر لگا کر میلوں تک سے ہوئے ران دے کی طرف ویکھنے گئی جمال چھوٹے بوے جمازوں کی بھیڑ تھی سیڑھیاں تھیں اور لگائی جا رہی تھیں ایک بھگد ڑ مجی تھی۔ عملے کے لوگ موٹریں سامان اور جانے کیا کیا۔ اس منظر سے تھک کر میں نے اپنے اطراف ویکھا۔

اڑی کے رخسار' گھڑی گھڑی گلابی ہو جاتے کان سیوں کی طرح سرفی سے جیکنے لگتے وہ وہ نوں چپ تھے ایک دو سرے سے بہت قریب بھی نہ تھے۔ لڑکا میری طرح اپنے سامنے دیکھ رہا فقا گر جب وہ سرکو گھما کر اس کی طرف دیکھا تو وہ یوں چھوئی موئی می اپنے ہاتھوں تک انگلیوں کی پوروں تک رخمین ہو جاتی۔ ہائے یہ نگاہ کی رنگینی تھی۔ بھیگی ہوئی چزی کی طرح کی یہ لڑکی رنگ میں ڈوئی تھی۔ سرشار' بے چین' پر سکون' وارفتہ۔

جھے وقت گھیٹ کر چھے لے گیا۔ اس جنگلے سے دور ان ہر آمدوں میں جہاں میں اونچی ایری کا جو آ پہنے کھٹ کھٹ کرتی چلتی تھی گویا زیبا اصغمانی کے دل پر چل رہی ہوں۔ زیبا کو اپنے حسن کا غرہ اور اپنے ایرائی ہونے پر تاز تھا۔ وہ ابھی نیا نیا آیا تھا اور لیکچر دیے وقت بب وہ سمجھا آ اور سیدھا تمہاری آ تکھوں میں دیکھا تو دل سینے میں ڈول جا آ تھا۔ میں جے اپنی شوخی پر اعتاد تھا سمجھتی رہی کہ وہ کمال جائے گا چند دنوں میں اس کا غرور نیاز میں اور اس کا سر میرے قدموں میں ہو گا۔ ایس چھوٹی چھوٹی فقوعات سے تو میرا دامن بھرا ہوا تھا۔ زیبا تو اس درخور اختا ہی نہ سمجھتی تھی۔ چند دنوں بعد مجھے اور اچھا گھنے لگا وہ کلاس میں زیبا تو اسے درخور اختا ہی نہ سمجھتی تھی۔ چند دنوں بعد مجھے اور اچھا گھنے لگا وہ کلاس میں جب بھی زیبا کی طرف دیکھا میں محسوس کرتی کہ زیبا کی لمبی بلیس رخداروں پر جھالر کی طرح جب جس نیبا کی طرف و گلائی ہو جاتی۔ بجیب خود فراموشی سے وہ اس کی نگاہ کا جواب دینے کے جسک جاتیں اور وہ گلائی ہو جاتی۔ بجیب خود فراموشی سے وہ اس کی نگاہ کا جواب دینے کے

بجائے اپنے سامنے دونوں ہاتھ رکھے ناخنوں کی طرف دیکھتی جس میں سرخی تیزی ہے جھلکنے گئی تھی۔ اچھا تو اس کھیل میں کمیں کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ یہ عجیب بے قاعدہ مثلث تھی۔ درمیان میں دہ تھا اور اس کی نگاہوں کی ساری رو شنیاں اس کے لئے تھیں اور میں تھی جو اس کے لئے بچھ نہ تھی اور جس کا ول کلاس میں آنے ہے پہلے بعد میں سارا دن یونی دھڑکا کر آ تھا۔ ایک و بکتی ہوئی گری میرے سارے وجود کو بڑپاتی رہتی۔ گر میرا حسن جہاں سوز بکار میری آج تک کی فقوطت غلط تھیں۔ میں نے اتنی ذلت بھی نہ اٹھائی تھی۔ میں اس کے پاس سے گزرتی بھی تو دہ میری طرف مر کر نہ دیکھتا روز میرے لئے ایک نیا مقابلہ اس کے پاس سے گزرتی بھی تو دہ میری طرف مر کر نہ دیکھتا روز میرے لئے ایک نیا مقابلہ ہو تا تھا۔ میں نے اپنا آپ آزمانا جابا اور میں جنم میں سے گزرگئی۔

یں نے اے پیغام بجوایا رات کو دروازہ کھلا رکھنا میں نے زیبا کا ایک خاص پیغام لے را آؤں گی۔ وہ خوثی ہے تقریباً دیوانہ ہو گیا تھا جیے اس نے سرخ گلابوں کا عکس اندھرے میں دیکھ لیا ہو۔ جیے تاریک پانیوں پر ڈولتے کول کے ہونوں کو سورج کی کرن چھوتے اور وہ ہولے ہولے ہوئے وہ ہولے ہوئے وہ ہوتے کھلنے گے۔ میرے سے میں دل کو کوئی چیکے چیکے مسل رہا تھا۔ میں جیے موت کے بند کواڑوں کو کھولنے جا رہی تھی۔ اپنے مقدر کے نوشتے کو پڑھنے کے لئے میں نے رو رو کر اے اپنا حال دل سایا میں نے کہا تھا زیبا ایک خواب ہے۔ تم اے بھی حاصل نہ کر سکو کے وہ پرائے دیس چلی جائے گی تو لوٹ کر نہیں آئے گی آ نہ سکے گی اس حاصل نہ کر سکو گے وہ پرائے دیس چلی جائے گی تو لوٹ کر نہیں آئے گی آ نہ سکے گی اس کا وطن کوئی اور تھا۔ میں تمسخر لئے نمایت خاموثی ہے میری باتیں سنتا رہا اس گھڑی جھے لگتا تھا۔ میری روح کھڑے کو نامیت خاموثی ہو کر میری آ کھوں سے بہہ رہی ہے میں ٹوٹے میری روح کھڑے دی ہوں اور ابھی گر کر بے ہوش ہو جاؤں گی۔

اس نے بنس کر کما تھا "بی بی چاہت کو تم کیا سمجھتی ہو کہ جب چاہو قیت چکا کر خرید او- یا بیہ چراغ ہے کہ جب تیلی دکھاؤ جلنے گئے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا اب تم جا علق ہو-

جب وراڈن نے مجھے اس کے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھا تو میرا رنگ ہلدی کی طرح زرد تھا۔ چرہ آنسوؤں سے وھلا ہوا' آ تکھیں وھندلائی ہوئی تھیں اور میں تقریباً گری جا رہی تھی۔ رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی۔

اس نے دو باتوں میں سے ایک کو چننے کا اختیار دیا گیا وہ مجھ سے شادی کر لے اور میں نصرا رہ یا بھر خود استعفیٰ بیش کرے اور چلا جائے۔

ہائے کیے اس نے انکار کر دیا تھا اور چپ چاپ چلا گیا تھا۔ اس نے میرے بدلے وہ ذات بھی کم تھی۔ اذال ارذال ہے قیمت میں۔ اس کے جانے کے بعد سے مردول پر سے میرا اعتبار اٹھ گیا اپنے حسن کی چک بھی دھندلی اور بیکار کا فسانہ گئی۔ میرے چارول طرف ظلا تھا جس میں لڑکیوں کے قبقے گو نجتے اور ان کی نگاہیں تیروں کی طرح میرے آر پار ہوتی جاتیں گر میں سر او نچا کئے زیبا اصفمانی کے ول پر چلتی رہتی۔ بے پناہ خود اعتادی کے ساتھ کیونکہ میں آگ کی محراب تلے سے گذر گئی تھی اور میں سے اپنا سارا ماضی سارا مستقبل جلا ڈاللا تھا۔ میں نے مجت کی خوشبو کے بدلے انگارے سے آئی سارا ماضی سارا مستقبل جلا ڈاللا تھا۔ میں نے مجت کی خوشبو کے بدلے انگارے سے تھے اور دل جلن کی ہو ساری عمر میرے دماغ میں تیرتی رہی ہے۔

بائے مجھے کی نے بھی ایسے کیوں نمیں چاہا کہ میں رنگ سے بھیگی ہوئی چزی لگوں۔ برٹش اروبز کی فلائٹ کے لینڈ کرنے کا اعلان کیا گیا۔

طیارہ رن وے کے دو سرے سرے پر ایک بڑے پرندے کی طرح اترا۔ پھر وہ اے اور قریب لائے سیڑھیاں مسافروں کو لانے کے لئے الریاں 'سامان کے لئے گاڑیاں روئق اور چہل پہل ہو گئی 'پھر لوگ اپنے سامان کے ساتھ باہر آنے لگے۔ سب سے آخر ہیں وہ اے لائے۔ خوبصورت پنجرے ہیں چہئے ہوئے شہرے بالوں والا روشن اور ذہین آنکھیں' تھو تھنی نہ بہت کمی اور نہ ہی چھوٹی' صاف ستھرا وھلا وھلایا۔ بے حد اسارٹ کالر پنے بڑی بے پروائی نہ بہت کمی اور نہ ہی چھوٹی' صاف ستھرا وھلا وھلایا۔ بے حد اسارٹ کالر پنے بڑی بے پروائی سے اپنے گردو پیش دیکھتا ہوا بھی سر اپنی اگلی پھیلی ہوئی ٹاگلوں پر رکھ لیتا اور بے بروائی بند کر لیتا۔ ججھے وہ بہت عمرہ لگا۔

میں نے بجرے کے ساتھ ساتھ چلتے پکارا۔ شیری شیری۔

اس نے ہوا میں تاک اٹھائی کوئی مانوس می ہو سو تکھی ' غور سے مجھے و یکھا' عف عف کیا جیسے پکار کا جواب دے رہا ہو اور پھر منہ اپنی ٹانگ پر رکھ لیا اس کا سریل رہا تھا' جیسے وہ ہانپ رہا ہو۔ چل چل کر تھکا ہوا جیٹنا ہو۔ از ہوسٹس نے اس کی زنجیر مجھے تھائی اس کے ساتھ ایک خط بھی تھا۔

"کاش میں نے تماری بات مان لی ہوتی اور شیری کو نہ بھیجا ہو تا۔ اس سے جدا ہوتے وقت امارا ول کٹ کٹ گیا ہے۔ رستم اداس ہے۔ نور بہت روئی ہے اور میں تو باقاعدہ غم زوہ ہوں۔ جب وین اسے لینے آئی ہے تو یہ ان سے جھٹ کر گھر میں گھس گیا اور عسل خانے میں جھپ گیا۔ بڑی مشکل سے اسے گھٹ کر نکالا گیا' یہ جمیں بہت عزیز ہے۔ تقریباً ایک فرد کی حیثیت سے اس میں بہت می خوبیاں ہیں۔ یہ بہت محبت کرنے ولا ہے۔ اور

امید ہے تم الماں کے گھر میں ساری کوشٹوں کے باوجود اس سے نفرت نہیں کر سکو گی۔
تکلیف فرمائی کے لئے شکریہ۔ ہم لوگ کل جدہ روانہ ہو نگے۔ الوداع اگر پورٹ سے باہر
آگر میں نے وہ زنجیر اس کے کالر میں انکائی اس نے گری نظروں سے میری طرف دیکھا
میرے ہاتھوں کو سونگھا۔ مہر کی اور میری ممک ایک ہی ہوتا چاہئے۔ اس نے بتا مزاحمت کے
زنجیر کے ساتھ مجھے اپنا مالک سیلم کر لیا۔ میں نے اسے بسک دیا جو اس نے کھا لیا اور
یانی پی کر ہم دونوں اماں کی طرف روانہ ہوئے۔

ٹرین میں وہ سیٹ پر جیٹا شیشے کے ساتھ منہ لگا کر باہر جھانگا رہا۔ کھیتوں ندی نالوں اور ان سب پر جھکا نیلا آسان و صوب روشن کی طرح بحری ہوئی اور بہت تیز۔ وہ اس نئی زمین سے واقفیت پیدا کر رہا تھا۔ جس کی عام آدمی کو ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ اس کے رگوں اور خوشہوؤں اور بدلتے مناظر درختوں اور ہواؤں کو زیر کر رہا تھا۔ جہاں شماتی بتیوں پر اور دور بطتے چاغوں پر سیاہ ابر آلود رات چھائی ہوئی تھی اور چاند ستاروں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلا بھا۔ بھائی بھائی بھائی ہوئی تھی اور چاند ستاروں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلا بھا۔

شیری کی تنائی اور غریب الوطنی نے میرے دل کو آنسوؤں سے بھر دیا۔
امان بیاری کے بعد سے خواب آور گولیاں کھانے گئی تھیں اور اس لئے دن چڑھے کک سویا کرتیں، میں دفتر جانے کے تقریباً تیار ہو چکی ہوتی تو وہ شیری کمہ کر پکار تیں نمایت تمیزداری سے میز کے قریب نیچ بیٹھ کر وہ اپنے پیالے میں کبھی دودھ اور ڈیل روثی کبھی گوشت کھا تا نمایت چبا کر آہستہ آہستہ جسے کوئی آہٹ بھی نہ کرنا چاہتا ہو۔ اماں کمتیں مہر کے اس کمی نہ کرنا چاہتا ہو۔ اماں کمتیں مہر نے اسے کیا عمرہ یالا ہے آدی کے بچوں سے زیادہ تمیزدار ہے۔

انہیں خواہی نخواہی مرکی تعریف کرنے کی عادت ی تھی۔

موسم بدلا- درجہ حرارت بوصنے نگا گرمی میں تیزی آتی گئی اور شیری بہت گھبرایا ہوا رہنے نگا- ہائچا ہوا رہنے ہوا زبان لکتی ہوئی تیز سانس لیتا ہوا۔ المال اے اپنے ساتھ کمرے میں بند رکیس شام کو مجھے کمتیں ذرا اے شلا دیا کر' بے چارا پردیس میں آن پھنسا ہے۔ مہر نے ظلم دُھایا ہے۔ بھلا سرد ملکوں سے تو آکر یہال تو لوگ یہ گری برداشت نہیں کر سکتے' یہ تو ذرا سا بے زبان جانور ہے۔

اور یوں شاموں کو جب گرم ریت کی شعندُک ملنے لگتی ہوا نرم نرم جھو کوں سے قابل برداشت ہو جاتی شیری کو شلانے لے جانے گئی۔ وہ سایوں پر بھو نکتا 'دُوں کی چر چر سن کر خاموش کھڑا ہو تا جیسے کسی دور کے سارے کی سمفنی یا کسی دیس کی موسیقی ہو پھر بھاگتا

اور اس کی چھوٹی می وم اٹھی ہوئی ہوتی کھاس پر الٹا لیٹ کر لوث لگا آ اور جگنوؤں کو پڑنے کی کوشش کرتا۔ پھر عف عف کرتا اور میرے قدموں میں جھکتا پھر چک پھیرال لیتا اور میرے ساتھ چانا رہتا۔ بلیوں کے پیچے بھا گئے میں اس کے سمری بال سدھ کھڑے ہو جاتے اور وہ تیزی سے ان پر جھیٹتا جب وہ دو بلیاں اکٹھی ہوتی تو اس سے زرانہ ورتی اے تھٹر مارتم چھارا چوں چوں کر آ اور وم دیا کر میری ٹاعکوں سے لگ کر کھڑا ہو آ گویا پناہ گاہ میں ہو۔ بھی جڑیوں کو ویکھ کر آنکھیں بند کر کے سوتا بن جاتا' وہ اس کی گردن پر آ بیصیں جے اس کی برواہ بی نہ کرتی ہوں۔ کھی ایک آدھ کو نیج میں دروج کر بیٹا رہا۔ جب وہ دل کی طرح خوف سے وحری کئی تو یک بیک اے اڑا کر تماشا ریکھا۔ اس کی طبیعت میں ضرر رسانی نہ تھی' اس لئے گھر میں جو معمان آیا شیری سے اس کا تعارف كروايا جاتا- المال اس كى نسل اور ملك اور اس كے الكريزى زبان مجھنے سے بهت مرعوب تھیں پھر اور خوبیاں تمیزداری عرگی کھیل اور کھانے کے آداب سب اس کی وقعت میں اضافہ تھے۔ الل کے مبح در میں اٹھنے کی عادت نے مجھے شیری کی طرف زیادہ توجہ دینے یہ مجبور کر دیا۔ میں تیار ہو رہی ہوتی تو وہ پاس می دُول رہتا۔ میرے جوتے لا کر قریب رکھ ریا۔ میرے اتھ سے کوئی چیز چھٹ جاتی تو لیک کر منہ میں اٹھا کر مجھے پھڑا رہتا اور اب میں اکثر اس کے بالوں میں کنگھی کر دیتی اور ان کے سمرے طائم بماؤ کو محسوس کر کے میرا جی خوش ہوتا۔ اگر مجمی میں مرکی پندیدہ خوشبو لگا لیتی بس دیوانہ ہونے لگتا میرے کرد محومتا میرے وامن یر ایکے دونوں یاؤں رکھ ویتا مجھے سو گھتا ہوں ہمکتا جیے گود میں آنا چاہتا ہو۔ مر میں نے کی بھی بات سے متاثر ہونے اور مرکی کی شے کو بیند نہ کرنے کی جی ہی جی میں قتم اٹھا رکھی تھی اور شیری کی بیہ ساری حرکتیں مجھے چھو نہ سکتیں۔ البتہ جانور کی جو ممکن و کمچہ بھال ہو سکتی تھی اس میں میں اماں کا ہاتھ بٹاتی اور یوں میں نے ہولے ہولے اس کا زیاده خیال رکھنا شروع کر دیا۔

شیدید گری کے دن تھے لو چل رہی ہمی جھلائے دین تھی۔ دفتر سے آکر میں سخت شیدید گری کے دن تھے لو چل رہی ہمی جھلائے دین تھی۔ دفتر سے آبال گھرا ہی گئ محصند کے پانی سے نمالی اور تقریباً ہے ہوش ہو گئی پھر یکدم تیز بخار آگیا۔ اماں گھرا ہی گئ ہوں کے انہوں نے ادھر ادھر میری دوستوں کو فون کئے۔ کئی دنوں ہدیانی کیفیت رہی اور پھر لوٹ یوٹ کر میں تندرست ہو گئی۔ شیری مجھے دبلا لگا اور بہت ہی ہے آسرار اداس بھیرا اور اس کے پیالے میں گوشت ہیں۔ اس دن میں نے پاس بلا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے پیالے میں گوشت

الماں کمنے لگیں اے دیکھو تم بیار کیا ہو کی اس کا تو کھانا بینا ہی چھوٹ گیا۔ ون رات تسارے پائگ کی پائٹتی کے نیچ جیٹا رہتا' جیسے اے تمہاری بیاری کی بہت فکر ہو اپنی اولاد سے بھی بردھ کر'

ہنس كر ميں نے شيرى كى طرف ديكھا ايك احماس تفكر' اس بھرے پرے گھر ميں كوئى تو ب جو ميرے لئے يريشان ہوا۔

الماں پھر بولیں چلو آج اس کے منہ پر رونق تو آئی جھے تو سخت فکر لگ گئی تھی کہیں یہ مری جائے۔ جیب جانور ہے اپنے اصل مالکوں کو بھول کر تم سے اتنا ہل گیا ہے۔ میں نے چ چا کر اماں سے کما کیا مطلب ہے آپ کا! مجھ سے آگر ایک جانور بھی مانوس ہو تو آپ کو اعتراض ہو آ ہے۔

ارے نہیں بد نصیب مجھے کی بات پر اعتراض نہیں ہے اگر بھھ سے کوئی انسان ایسے مانوس ہو تو میرا بوجھ نہ ٹل جائے گر ٹیری سخت طبیعت کی وجہ سے کوئی تیرے قریب ہی کیوں آئے گا ہر کسی کو تو کاٹ کھانے کو دو ژتی ہے ' لوگوں کو فرشتہ جاہتی ہے۔ ایس عمر میں کون ایبا وفا دار طے گا۔"

میری اور امال کی خوب تو تو میں میں ہوئی کی نے کھانا نہ کھایا ہم دونوں رقیبوں کی طرح ایک دوسرے پر چینی رہیں۔ میرا بی چاہتا تھا خوب دھاڑیں مار مار کر روؤں اور دیواروں سے سر مکراؤں یا اس گھر کو آگ لگا دوں جو میرا قید خانہ بن گیا تھا۔ میں اس دن کو یاد کر کے اونچ اونچ مین کر کے روئی جب میں نے پایا کی بیاری کی وجہ سے امال کے مایوس کن خط پڑھ کر ایک دم امریکہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا اور سب مجھ چھوڑ چھاڑ مایوس کن خط پڑھ کر ایک دم امریکہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا اور سب مجھ جھوڑ چھاڑ مشقبل کے سمرے اور روپہلے خوابوں کو اپنے چیھے کشیوں کی طرح جلا کر گھر داپس آگئ میں اور اب امال مجھی کو الزام دے رہی تھیں۔ وشمن کی طرح میری طبیعت اور میری عادقوں میں سوسو کیڑے نکالتی تھیں۔ امریکہ میں کیا بچھ نہیں تھا' مواقع' آزادی' چاہنے والے اور دہ بھی تو تھا میرا جرمن دوست۔

چھٹی کے دن اپنے کرے میں جو اوپر کی منزل میں تھا ، مجھے مدعو کر آ ، دہ گنار بجا آ ، میں مشرقی کھانے پکاتی ، پھر مل کر رائن وائن مجے جرعہ جرعہ اور اپنے اپنے ملک کی کمانیاں لطفیے ماتے بھی بحث جل نکلتی موسیقی اور آرٹ اور ضدا جائے کیا کیا۔ اس کے کمرے کی کھڑکیاں جمیل کی طرف کھلتی تھیں۔ جمال لوگ کشتی رانی کرتے۔ کیننہ رنگ تھے ،

فوارے سے اور پارک میں لوگ نمایت برانی دھنیں بجاتے ہے۔ بھی بھار ہم چپ چاپ بیٹے رہے۔ اتی خوبسورتی اور شمیل میں باتیں کرتا ہے معنی لگتا۔ بس اس کرے میں اس لیے میں ہم دونوں زندہ ہیں ہے بہت تھا۔ اس نے بھی بجھے نہیں کما کہ وہ مجھے چاہتا ہے چونکہ میں دو مردل سے مختلف تھی اے اچھی لگتی تھی وہ بہت سیدھا تھا اور مجھے کما کرتا تھا : "تم اپنے دلیں میں جا کر جب کی سے شادی کروگی تو وہ بہت خوش قسمت ہو گا۔ تم میں بت خوبیاں ہیں مردول کو مجھنے کی انہیں خوش رکھنے کی۔ "ہم دونوں ہنتے رہتے وقت گررتا رہا اور بھرونت گررگیا۔

آخری دن جب ہمارا امتحان ہو چکا تھا ہم وطنوں کو لوث رہے تھے۔ چھٹیاں گزر چکی تھیں گار میں رکے سب گیت گائے جا چکے تھے تو اس نے سیڑھیوں کے نیچے بری دوست داری سے میرا ہاتھ کچڑ کر کما تھا۔

"کیا جھ سے شاوی کروگی-"

بس كريس نے كما تھا۔ "ميں سارى عمر كھانا يكاكر تسارا جي خوش نيس كر كتى۔ تم بیشہ مشرقی کھانوں کے دلدادہ نہیں رہو گے۔ گذری ہوئی صحبتوں اور ساتھ گذارے دنوں اور محدول كا شكريه" وه دير تك ميري أتكهول مين ديكمنا ربا جمال بني ابل ربي تقي اور میرے رخیار انتائی مردی کی وجہ سے گرے گلائی ہو رہے تھے۔ پھر اس کا رنگ پھیکا پڑا اور زرد ہو گیا اور وہ کھے کے بنا اور کی طرف بردھ گیا اور میں جماری قدموں سے لوث آئی۔ اب بہت در ہو گئی تھی' اس نے اتنے لیے عرصے میں بھی بھی تو اشارے ہے' کی لفظ سے ' یہ تک نمیں کما تھا کہ جھے چاہتا ہے۔ ہم بہت اچھے دوستوں کی طرح تھے۔ یہ میرا وہم تھا کہ اس کا رنگ اڑگیا تھا اور کچھ کے بنا مر جانے کا جوازیہ تھا کہ اے جلدی تھی۔ میں نے ذہن میں بیکار کی تصویر کئی بھی نہیں گے۔ سرکو جھٹک کر میں شام کی فلائٹ سے واپس وطن آئی اور اس ڈر سے کہ مباوا مجھے کوئی لوٹانہ دے میں نے اے لوٹا ہی ویا۔ ہائے بربادہ شدہ۔ میں کھے دن امال اور میں روشے رہے ، شیری امال کے بلانے پر بھی ان کی طرف نہ جاتا۔ میرے سوا اے کی سے کوئی سرد کار نہ تھا۔ امال خوب جزیز ہوتمی مجھے كوسيس ايك دو بار انهول نے شرى كو بلكے سے تھٹر بھى مارے وہ بث كر آما اور ميرے یاؤں کے قریب نمایت معادت مندی سے بیٹ جاتا۔ زبان نکالے سر ہلاتا ہوا ڈرا ہوا ہے بس سا اور مجھے اس کی غریب الوطنی پر بیار آیا چر میں اے سمجمانے لگتی۔ دیکھو شری مہس گھرانا نمیں چاہے تم او بت بمادر بچے ہم یہ برا اور جدائی کا زمانہ

ہے 'گزر جائے گا پھرتم اپنے وطن لوٹ جاؤ گے۔ جمال جھنڈ ہوگی تم اپنے نرم اور گرم بسر میں لیٹو گے۔ تہمارے ساتھ نور کھیلا کرے گی۔ وہ تہمیں نملانے لے جایا کرے گی وہ تم سے بہت پیار کرے گی اصل محبت جس میں ول کا پھول کھتا ہے اور کوئی تہماری پٹائی نمیں کر سکے گا۔ تم نور کے پاس ہر جلنے والی آنکھ ہے محفوظ ہو گے۔"
اس کی آنکھوں میں آنو ہوتے اور وہ میری ٹانگوں سے این سر ملتا میرے ہاؤں کو

اس کی آنکھوں میں آنسو ہوتے اور وہ میری ٹاگوں سے اپنا سر ملتا میرے پاؤں کو سو گھتا۔

کیا وہ ابھی تک نور کا اور مرکا اور رستم کا PET تھا؟ کیا اس کے جانے سے میں اداس نہیں ہو جاؤں گی۔ میں سرکو جھکتی جھے پرائے شیری سے جو محض وقت گزاری کے لئے یہاں بھیجا گیا تھا اس لگاؤ کا کوئی حق نہیں۔ میں اٹھ کر اوپر کے کاموں لگ جاتی وہ میرا پیچیا کرتا۔ میں کہتی شیری میرے پیچھے مت آؤ وہیں جیٹھو وہ اپنی شفاف نگاہوں سے میری طرف تکا رہتا۔ بیب مخمصے میں بھن گئی میں۔ جب وہ نور کو دیکھے گا تو اس سے بھی یو نمی جائے گا۔ یہ انسیت کا چکر بھی کیا ہے بھا۔

میں انسانی فرض سمجھ کر اس کی دیکھ بھال کرتی رہی اے نسلانے لے جاتی رہی اس سے باتیں رہتی باکہ وہ تنمائی محسوس نہ کرے۔ چند دنوں کے لئے مجھے کی دو سرے شہر جانا پڑا۔ پھر دوستوں کی ضد کی وجہ ہے دو چار دن اور رکی رہی۔ گھر میں میرا تھا ہی کیا؟ اماں جن ہے اکثر بات ہے بات میرا بھڑا ہو جاتا تھا۔ وہ جھ سے خواہی نخواہی الجھتی تھیں اور میں بھی ان کی بات برداشت نمیں کرتی تھی۔ رسہ کشی چلی ہی رہتی۔ میں انہیں ایک اور میں بھی تھی۔ وہ تو تو تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مجھ میں انہیں ایک کو تابیاں اور خامیاں نکالتیں۔ میرے اکیلے پن کو میری بد نمیسی شار کرتیں۔ اصل حماب تو آدی کا اپنے ہے ہوتا ہے اور اماں کے اپنے حماب میں کمیں گڑرہ ضرور تھی۔ جھے دکھے کہ کہ تھال نے ہی نہ دیتیں طلانکہ ان کی دو سری آئیں بھر تیں۔ بہت اداس اداس رہتیں جھے بچھ بھلانے ہی نہ دیتیں طلانکہ ان کی دو سری بیٹیاں ان کے بیٹے اور بہو کمیں کوئی سال دو سال میں ایک آدھ بار ہی اس گھر میں جھانگا تھا۔ وہ ان سب کو یاد کر کے روتی رہتیں انہیں پکارتیں خط کھٹیں ان کے لئے وہا کیں۔ گھا۔ وہ ان سب کو یاد کر کے روتی رہتیں انہیں پکارتیں خط کھٹیں ان کے لئے وہا کیں۔ گھا۔ وہ ان سب کو یاد کر کے روتی رہتیں انہیں پکارتیں خط کھٹیں ان کے لئے وہا کیں۔ گھا۔ وہ ان سب کو یاد کر کے روتی رہتیں انہیں بالی دو بالی میں ایک آدر میں غصے کے مارے اپنے کمرے میں الجی اور جاتی رہتی۔

آخر مجھے ای قید خانے میں واپس آنا ہو آ تھا۔ میری واحد پناہ گاہ تھا۔ بھونک بھونک کر شیری نے برا حال کر لیا۔ خوشی سے پاگل ہو گیا۔ میرا بیگ اپ قبضے میں کر لیا۔ برس کو مارے غصے کے قالین بر گھسٹٹا رہا۔ صوفے پر جڑھ کر بیٹھ گیا اور مجھے کونے ہے باہر جاتے وکھ کر کود کر کندھوں پر دونوں اگلے پاؤں سے لگ گیا۔ عجیب دیوانہ
پن سے رو آ رہا جیسے خوشی کے بوجھ تلے نمایت پریشان ہو۔ رات جب میں لیٹی ہول دن بحر
کی دھول جھاڑ کر خیالوں کی یورش سے بچنے کے لئے میں نے کردٹ بدلی تو شیری آنکھیں
بند کئے میرے ساتھ لیٹا تھا۔ میں ہولے ہولے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی رہی۔ طمانیت
سکون اور راحت کے شدید احساس کے ساتھ۔ پھر وہ اور قریب آگیا اور اس نے سر میرے
سنے کے ساتھ لگا رہا۔ جھے وہ اوکا یاد آیا جو بحری سفر کے دوران جماز کے عرفے پر جھے ملا

آغاز شاب میں قدم رکھتا ہوا النز سا شرایا ہوا سا وہ ہوا خوری کے درمیان جھ سے باتیں کیا کرتا۔ بچوں کی می بے ضرر باتیں سمندروں اور ہواؤں طوفانوں اور امروں کی بادلوں اور آندھیوں کی جھڑوں اور سمندری مخلوق کی وریاؤں اور پہاڑوں ہے اے عشق تھا۔ رنگ اے بے حد پند تھے۔ مجھے خوبھورت کپڑے پئے دکھے کر کھل اشتا فرائش کر ناکہ کل میں نیلے رنگ کی ساڑھی پینوں یہ بے ضرر می خواہش مجھے بھی خوش کرتی۔ اسے پھول اچھے گئے تھے۔ مجھے کہتا اس رنگ میں تم ڈیزی لگ ربی ہو۔ مجیب دیوانہ سا بچہ تھا۔ بیک وقت مجھورار بھی اور سدھا بھی۔ ایک شام اس نے فرائش کی کہ میں اس کے ساتھ باچوں۔ امروں کی تیز موسیقی پر ہم قدم سے قدم طائے اوپر بانبوں کے سمارے جھولتے باچوں۔ امروں کی تیز موسیقی پر ہم قدم سے قدم طائے اوپر بانبوں کے سمارے جھولتے رہے اور جب ہم ایک نبتا تاریک گوشے میں گئے تو اس نے اپنا سر میرے سینے سے لگا دیا۔ بجھے اپنے کمزور بازدوں کے علقے میں لے لیا اور مجھ سے اسی طرح لگا کھڑا رہا۔ مجیب رہے۔ بھی ہے سکورے دے رہی تھیں۔ سمندر کی طرح اس کی معموم چاہت نے مجھے اپنے گھیرے میں بلکورے دے رہی تھیں۔ سمندر کی طرح اس کی معموم چاہت نے مجھے اپنے گھیرے میں بلکورے دے رہی تھیں۔ سمندر کی طرح اس کی معموم چاہت نے مجھے اپنے گھیرے میں بہتی رہیں۔

اور اب شیری میرے سینے سے لگا تھا۔ آنکھیں بند کئے گھرا کر جھ میں سکون و عوید آ ہوا۔ یہ نور کا اور مہر کا اور رستم کا نہیں میرا شیری تھا اور میں نے تہیہ کر لیا کہ اب اسے تبھی نہیں لوٹاؤں گی' ہرگز نہیں۔

تعطیلات اور شدید گرمی کے دنوں میں وہ لوگ امال سے ملنے آئے۔ شیری کو دکھے کر دہ حیران رہ گئے۔ اس ایک سال میں اس نے خوب قد نکالا تھا۔ اس کے ڈرکی وج سے کسی اجنبی کو گھر میں آنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ لوگوں نے آنا کم کر دیا تھا۔ امان سخت خفا

تھیں۔ آ ٹر میزر بھی تو اس گر میں رہا تھا ان دنوں خان صاحب زندہ تھے اور اے انہوں نے سرپر نہیں چڑھایا تھا۔ مرے کئے گئیں عجیب جنگلی ہو گیا ہے۔ تم اب کے اے اپ ساتھ لے جاؤ۔ میں چیکے سے میر سنتی رہی۔

میری طرف مو کر کما "جب تم گر نہیں ہوتی ہو اور میں اے کھانے کو کوئی چیز دوں تو بالکل نہیں کھاتا مجھ پر بھونکتا ہے اور برآمدے میں جیٹنا رہتا ہے جسہ تر آتی ہو تو یہ دکھائی بی نہیں دیتا جاہے بلیاں گرمیں بھری رہیں اور آوارہ کتے دوڑیں لگاتے رہیں۔

گراصلی مالکوں کے آنے پر بھی شیری نے کوئی خوشی کا اظہار نہیں گیا۔ دم ہلا کر ان کے گرد نہیں گھوا۔ نور سے بھی بس واجبی سا اظہار محبت کیا۔ وہ تھینچ کر باہر لے جاتی تو چلا جاتی اور پھر فورا آگر میرے بلنگ کے نیچ محمل جاتا۔ وہ چینی ہوئی مرے کہتی "مما شیری بست بدل گیا ہے۔ "

اس دن گرمی سخت متھی۔ نور اور رستم شیری کو ٹملانے لے جانا چاہتے تھے۔ مجھے دخل دیے کا کوئی افتیار تو نمیں تھا گر میں نے کما تھا۔

"نور ابھی نہ لے جاؤ دن کو ذرا تھرنے دو شام کو آنے دو ہوا میں خنکی ہو لے پھر جاتا۔"

اس نے کندھے اچکائے باپ کی طرف دیکھا اور شیری کو میز کے ینیج سے نکالنے کے ائے اس کے کار کو کھینچا۔ شیری نے زچ ہو کر اور کوئی راہ فرار نہ پاکر اس کے ہاتھ پر

کان لیا۔ ہرنے چیخ چیخ کر گھر کو سربر اٹھا لیا۔ سب ایک ساتھ چیخ رہے تھے نور فکست اور تکلیف کے احساس سے زمین پر لیٹ رہی تھی۔ اماں نے جو ان کے جی میں آیا کما۔ اگلی تمام تلخیاں انہیں یاد آگئیں۔ خوب خوب انہوں نے مجھے کو کوسا اور گھر میں فضا ایک دم سخت کشیدہ ہو گئی۔ رات شیری نے لیٹ کر مختی سے سر میرے سینے کے ساتھ لگا دیا۔ وہ شاید اپنی فلطی پر نادم تھا اور اپ آپ کو استے شورو غل کا قصور وار سمجھتا تھا۔ تمام بے وقوف ہو بچے وہ آخر چلے جاتے انور نے ہر حال تم سے زیادتی کی ہے۔ تم

تم بے وقوف ہو بچے وہ آخر چلے جاتے انور نے بسر عال م سے زیادتی کی ہے۔ م بت جلد باز ہو وہ دم سادھے پڑا رہا۔ میرے ہاتھ کے بنچے بالکل ساکن اور سویا ہوا اور نہایت خوش۔

سرگوشیوں میں باتیں ہوتیں' مجھ سے ہر بات چھپائی جاتی' اماں کی اور میری بول چال
بند تھی۔ ہم دونوں میں اور شیری' گویا ذات برادری باہر کر دیئے گئے تھے۔ کھانا دو مرطوں
میں کھایا جاتا یا پھر میں اپنے کرے میں کھاتی اور شیری کو بھی وہیں کھلاتی۔ جب میں کام پر
چلی جاتی تب بھی کوئی اس کو نمیں بلاتا تھا آفر وہ کب تک میری پناہ میں رہے گا آفر اسے
ان کے ساتھ ہی تو جانا تھا۔ جسے جسے ان کی روائگی کے دن قریب آرہے تھے میرا ارادہ بھی
پختہ ہو گیا تھا۔

میں نے اپنے شیری کے لئے رہل میں سیٹ بک کروائی سامان اپنی ایک دوست کی معرفت اشیش بجوایا۔ اس ون شام کو معمول کے مطابق میں اے شلانے کے لئے باہر لے گئی اور ہم خالف سمت میں اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ جب انہیں پتہ چلا تو کیا ہوا یہ ایک الگ واستان ہے۔ ان کی ہاؤ ہو کا نتیجہ یہ ہوا کہ مہر نے عدالت میں صدود آرڈینئس کے تحت میرے خلاف ایک مقدمہ وائر کر ویا جو اس کے چلے جانے اور عدم پیروی کی وجہ بالا فر فارج ہو گیا۔

شرى اور ميں مرى سے لوث آئے۔

المال کچھ دنوں سخت خفا رہیں چرجب برف مجھلی اور شدید تنائی نے انہیں ہراسال کیا کہنے لگیں۔

"اجھا ہو شیری نہیں گیا تھوڑی رونق رہتی ہے-"

میں اماں سے کیا کہتی کہ اماں اس ڈھنڈار بیکار زندگی میں اس خالی گھر میں میرے آئے پر کوئی تو ہو آ ہے جو محبت سے میری راہ دیکھتا ہے۔ اچھلتا کود آ اظہار شوق کر آ اور میرے جیجے پھر آ ہے۔ میرے قدموں پر لوٹا ہے۔ میرے سینے پر سر رکھ کر مجھے سکون دیتا ہے۔ ہمک کر میری بانہوں میں آنے کی کوشش کرتا ہے۔ جھ پر اتنا حق سجھتا ہے۔ بھلا ٹون کر ایسا کی نے جھے بھی چاہا ہے۔ ملنے والے کہتے ہیں جیسا تم شیری کو چاہتی ہو ایسا تو بہت کم ائمی آپ بچوں کو چاہتی ہیں۔ "میں ان کی آواز میں چھے طنز کو سجھتی ہوں' گر ہی محبت تو آب میری زندگی ہے وہ میرا محبوب میرا ہم میرا ساتھی ہے۔ جب سب طرف ساٹا ہو تا ہو آب میری زندگی ہو وہ میرا مجبوب میرا ہم میں اس کو کھوئی ہوئی چاہتوں کے تذکرے سائل ہو آب واس سے آپ واس سے اپنے ول کی باتیں اور چھن گئیں۔ لگاؤ جو میرا مقدر نہ بن سکے۔ وہ میرا۔ محبتیں جو جھے تک پہنچ نہ پائیں اور چھن گئیں۔ لگاؤ جو میرا مقدر نہ بن سکے۔ وہ سارے گزرے نو جانے والوں کے لئے میرے دل میں بندھے' میں نے شیری کو ساتھ ہے۔ چپ چاپ مجھے کام میں ساتھ ہے۔ چپ چاپ مجھے کام میں ساتھ کہ کہو تی اور خود سپردگ منہ کہا ہوا۔ انسانوں کی محبتوں میں یہ گر بجو شی اور خود سپردگ کی طرح میرے دل کے ساتھ دھو کتا ہوا۔ انسانوں کی محبتوں میں یہ گر بجو شی اور خود سپردگ کی اس ہوتی ہے۔ شیری تو میرے لئے جان ہے گزر سکتا ہے۔"

مر کے ساتھ مقدمہ کے سلیلے میں میں میری ایک مجمورث سے ملاقات ہوئی۔ میرے كامول مين اس نے بهت ولچي لى پھر آستہ آستہ حارى ملاقاتين برهين مين اين وفتر سے آتے ہوئے یا اوھرے گزرتے ہوئے اس کے پاس چلی جاتی کافی کا پالہ لے کر اوھر اوھر كى كب موئى شيرى كى باتين اس كى دبانت اس كى چالاكيان گريس اس كى رونق زندگى مين اس کا مقام 'وہ سنتا اور دلچی ہے یہ سب سنتا گراس نے مجھی بیہ نہیں کما وہ شیری کو دیکھنا عابتا ہے۔ عجیب آدی تھا۔ اب میں نے الجھنے لگی تھی۔ بھلا وہ کیوں نہیں دیکھنا عابتا۔ ہماری دو تی برحتی بھی رہی اور اس میں دراڑ بھی برتی گئے۔ میرا جی چاہتا وہ مجھ سے شیری کی باتیں نوچھ پھر میں نے محسوس کیا۔ جب میں شیری کی بات کرتی ہوں۔ وہ توجہ سے نمیں سنتا کوئی ادھر اوھر کی کمانی سانے لگتا ہے۔ اپنی زندگی کے خلاؤں کا ذکر اپنے دکھوں اور ارمانوں کا تذکرہ اپنی دائم المریض بوی کی بیاری کے عذاب کے قصے اپنی تنائی کے كرب كا فسانه اين خالي خولي بيكار كا الميه جس مين پارسائي اور بے ركلي كے سوا كچھ نه تھا۔ ضدا کے ماتھ اپنے تعلقات کا کہنا جو بھی استوار نہ ہو سکے تھے۔ خوابوں اور پر چھائیوں کی ى داستان- يع نهيس وه مجھے كيا كهنا جاہتا تھا كيا سمجمانا جاہتا تھا؟ ميں جو خوش وقتي كب اور ذہنی آسودگی کے لئے اس کے پاس جلی جاتی تھی اس کی کیا مرد کر علی تھی بھلا۔ کیا بلکی بھلکی دلچیبی کا دھارا کسی اور رخ بلٹنا چاہتا تھا۔ ایک دن اس نے پوچھا۔ "تم شری ے ایک جانورے اتن شدید بے پناہ محبت کیوں کرنے لگی ہو جکہ کی اور

انان اس سے زیادہ توجہ کے مستحق اور متمنی ہیں۔" اس کی ہمی بری معنی خیز تھی۔ پہلی بار مجھے شدید زہنی دھچکا لگا۔

"اور پہ ہے لوگ کیسی کیسی باتمی کرتے ہیں۔ تمارے متعلق "اس نے آئکھیں جھکا

"دوگ سم سم کی کمانیاں نہیں کہتے جناب " میں کھڑی ہو گئی میں کانیتی رہی۔ غصے اور رنج ہے۔ ونوں میں اوھر سے نہیں گزری پھر سنا اس کا جاولہ ہو گیا۔ اس سال گری شدید پڑی گئا تھا قیامت اس سے زیادہ کیا ہو گی۔ ریت کے جھڑ چلتے ' آسان زرد گرد کے بادلوں کے چھچ چھپ گیا تھا جو نہ برتی تھی اور نہ ہتی تھی بس مجیب ریزہ ہو کر وجود کو ہکاتی تھی اور تھٹن اتن تھی کہ سانس رکتا ہوا لگتا تھا۔ کمروں میں بھی پناہ نہ ملتی ' میں شیری کو دیکھتی کہ اس کی آنکھیں زرد ہوئی جاتی ہیں وہ بہت کم جاگتا اور نسلائے جانے کے باوجود گری کی لیٹیں اس کی سانس سے نکلتی تھیں۔ برف کا بلاک منگوا کر میں کرے میں باوجود گری کی لیٹیں اس کی سانس سے نکلتی تھیں۔ برف کا بلاک منگوا کر میں کرے میں رکھتی آگ برساتا ہوا پچھا اور کولر پچھ نہ کر کتے۔ شیری دن بدن گھتا جا رہا تھا میں اسے رکھتی آگ برساتا ہوا پچھا اور کولر پچھ نہ کر کتے۔ شیری دن بدن گھتا جا رہا تھا میں اسے تھی دین جی سے لگائی۔

"فری ہمت کور سے ذرا ہے سخت دن ہیں ' نکل جا کیں گے۔ موسم بدلے گا گرد چھٹ جائے گی ' مزیدار سردی آئے گی اب کے دیکھنا خوب بٹریوں کا گودا جمانے والی ٹھنڈ پڑے گی تہمارے وطن کی طرح میرے لاڑلے میں تہمارے لئے کڑھنے کے سوا اور کیا کر علق ہوں اگر اماں کا بڑھایا نہ ہو آگھ میں کوئی اور ہو آ میرے وسائل ہوتے تو میں تہمیں کی فھنڈے پر سکون خطے میں لے جاتی میرے چاند حوصلہ رکھو" میں اس کے شہرے بالوں پر باتھ پھیرتی جو اس کی کھال کو چھوتے تو بخار کا احساس ہو آ۔ وہ ذرا سی عف عف کرآ۔ میں بے ہوتی میں کیا کر علی تھی۔ اپنے بیارے کے لئے اس اجنبی کے لئے اس بردی کے لئے اس اجنبی کے لئے اس بردی کے لئے۔

ب مركا تار آيا رستم كى طبيعت سخت فراب تقى وه سپتال مين نقا- نور اكيلى تقى اور يرديس مين تقى امال كو بلوايا نقا-

الماں نے کہا تم چلی جاؤٹا آخر بمن ہو مجھ سے تو ہلا بھی نہیں جاتا میں اس کے کس کام کی ہوں گی۔ بچیلی باتمیں بھول جاؤ۔ اسے معاف کر دو۔ شیری کو اس حال میں چھوڑتے ہوئے میرا دل اٹھل چھل ہو رہا تھا گر مجبوری تھی ہائے میں کیا کردل۔ اماں نے کہا تم فکر نہ کرو میں یمال گھر پر اس کی خوب دیکھ بھال کر لوں گی۔ روانہ ہونے سے میں نے برف والے کو آگید کی کہ وہ روز بلاک خود کرے میں رکھ جایا کرے۔
الماری میں تقریباً سامنے میں نے دوائیاں۔ بسکٹ ضروری سامان رکھ دیا آگ ضرورت پڑنے
پر ڈھونڈنے میں تکلیف نہ ہو۔ جاتے ہوئے میرا دل کلڑے کلڑے ہو رہا تھا۔ میں
دروازے میں سے لمیٹ آئی۔ ثیری آئکسیں موندے لیٹا تھا اور گری کی شدت سے تپ رہا
تھا۔ سینے سے لگا کر میں نے اس کے کان میں کہا شیری میں جلد لوٹ آؤں گی گھرانا
نہیں۔بس یوں سمجھو میں گئ اور آئی۔

جده میں خلاف توقع مجھے زیادہ دن تھرنا پڑا رستم پر دل کا جان لیوا دورہ بڑا تھا اور وہ بہت آہستہ صحت یاب ہو رہا تھا۔

الماں کا فون آنا مر نمایت وہیے مرول میں بات کرتی بری غم ناک ہوتی مجھے بھی اس پر ترس آنا۔ بھی کیمار کہتی الماں تمارا پوچھ رہی تھیں فیریت سے تھیں رحتم کے لئے نمایت فکر مند تھیں گر اپنی صحت کی وجہ سے نمیں آ سکیں۔ میں اس سے یہ نہ کمہ پاتی کہ اب کے جب الماں کا فون آئے تو شیری کا بھی پوچھ لینا۔

جس ون ڈاکٹروں نے اطمینان کا سانس لیا' اور رستم کی حالت کو خطرے سے باہر قرار دیا' مر آ کھول میں خوشی کے آنسو اور اس کے چرے پر رونق آئی میں نے اس کے منع کرنے کے باوجود اپنی سیٹ بک کروالی۔

آخر جلدی کیا ہے تہیں' امال کی خبریت تو معلوم ہو ہی جاتی ہے یماں سے تار دے کر چھٹی بروعوائی جا سکتی ہے۔ بس اب میں جانا جاہتی ہوں' شیری بیار تھا۔

اپی ساری کمینگی کو آواز میں بھر کر اس نے کما "اوہ" اور پھر پلٹ کر تیزی ہے کہنے گئی ساری کمینگی کو آواز میں بھو جاؤگی۔" میں اس کے گھر میں اس کے شوہر کی تارداری کے لئے مصیبت میں شریک ہونے کی خاطراتی دور سے آئی بیٹی بھی اور وہ مجھے شیری کے طعنے وے رہی تھی۔ بنا اس سے مزید بات کئے میں سامان لے کر ائرپورٹ آ شیری کے طعنے وے رہی تھی۔ بنا اس سے مزید بات کئے میں سامان لے کر ائرپورٹ آ گئی۔

گھر میں سب طرف عجیب ساٹا تھا حالانکہ دن کے تقریباً دس بجے سے الل ابھی تک سوئی ہوئی تھیں۔ کردل میں ادھر ادھر دیکھتی شیری کو بکارتی میں اندر آئی۔ شیری ابن وجود کا سابہ لگ رہا تھا۔ سما ہوا گھلا ہوا۔ اس کے پاس جھک کر میں نے بکارا' شیری دیکھو میں آئی ہوں۔

نقابت کی وجہ سے اس کی آئکھیں نہیں کھلیں۔ ملکے سے عف کر کے رہ گیا۔ میں نے

اس کے سرکو سلایا 'شیری- شیری! میں نے زور سے بکارا- امال کھنے لگیس تہیں ہیں نے مرے کہوایا تو تھا کہ شیری سخت بیار ہے وہ بھی و کھی ہو رہی تھی۔

میں بھاگی ڈاکٹروں کو فون کئے دعا کرتی رہی فعدا سے ہیں نے کہا۔
''دیکھے اگر تو نے بچھ سے شیری لے لیا تو ہیں تیری ہتی ہیں بقین کرنا چھوڑ دول گی۔ اگر تھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تیرا خیال ہے تیری اس ونیا ہیں مجبت کی روشنی کے بنا پر جیا جا سکتا ہے؟ اتنے گرے اندھیرے تو نے بنائے ہیں'کیا اجالے کی ایک کرن دینے کا بخل بھی نہیں کرنا چاہتا۔ تو سنتا ہے کہ نہیں یہ چاہنے والی آتکھیں کی ایک کرن دینے کا بخل بھی نہیں کرنا چاہتا۔ تو سنتا ہے کہ نہیں یہ چاہنے والی آتکھیں ہیں انہیں بے نور نہ کر الفت بھرا ول ہے اسے دھڑکنے کے لئے چھوڑ دے۔''
میری بات سی بھی دور بیٹھا جانے کس تانے میں کونیا بانا پردنے میں گئی تھا کہ اس نے میری بڑپ کا کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ ڈاکٹروں کی ساری بھاگ دوڑ بیکار گئی۔

مريس يوه مو گئ -

المال نے کما "وہ تو تمہارے جاتے ہی سخت بیار ہوگیا تھا ہیں ہے آس تھی گرپہ نہیں کے اسے دن تمہارے انظار میں بی لیا۔ اپ طور پر میں ڈاکٹروں سے علاج کردایا تھا۔ تم سجھتی نہیں ہو مجھے بھی اس کی بہت پرداہ تھی بڑی رونق رہتی تھی اس کی دجہ ہے۔"
میرا دل ایک ویرانہ تھا جس تیز غم ناک آندھیوں کے شور کے سوا کچھ سائی نہیں دیتا تھا۔ ازیت اور بے چارگی نے میرے دل کو مسل کر رکھ دیا۔ یہ ایک جانکاہ عذاب تھا۔ جس کا اس سے پہلے میں نے بھی تجربہ نہیں کیا تھا، تب بھی نہیں جب میں نے اس کا دل زیبا کی طرف سے اپنی طرف لگانا چاہا تھا۔ بے خواب راتیں تاریک دن صرف ایک ہی خیال تھا اور اب دہ سب بچھے یاد آتے ہیں شیری کے بچھے وہ سب۔ اور اب دہ سب بچھے یاد آتے ہیں شیری کے بچھے وہ سب۔ اور اب دہ سب بچھے یاد آتے ہیں شیری کے بچھے وہ سب۔ دہ جو بھی ان کی راہوں میں آئی۔ دہ جو بھی ان کی راہوں میں آئی۔

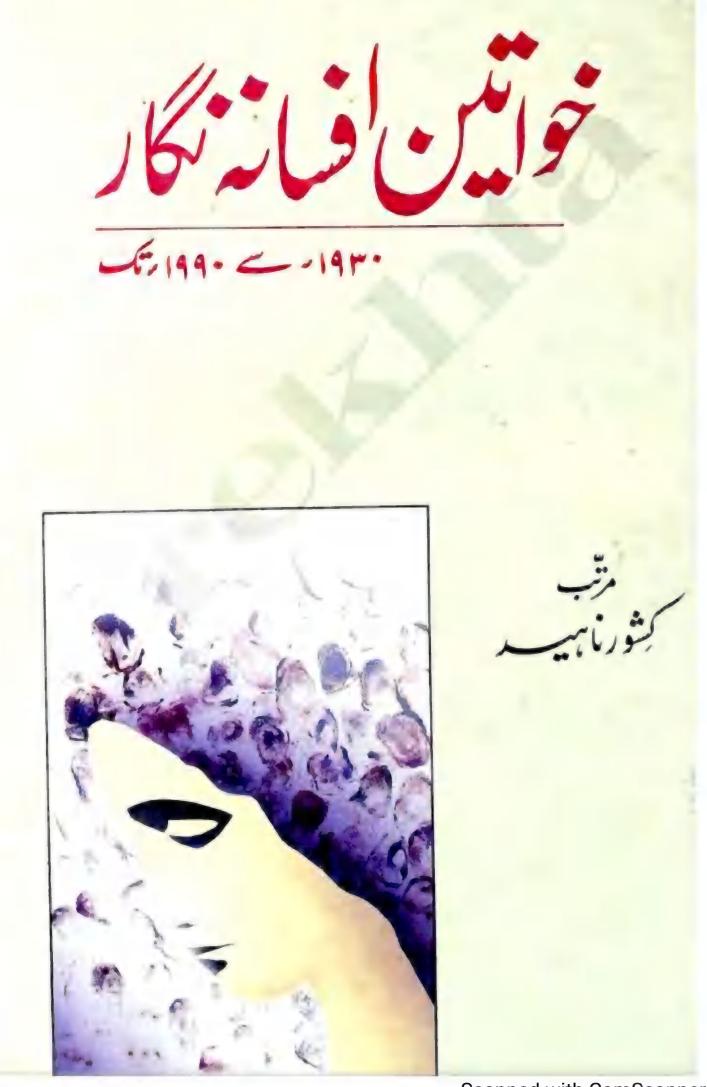


Pof By: Heer Zaheer Abarr Rustman

Cell NO:+923072128068 !+923083502081

FERROOK CROUP LINK 8

https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/

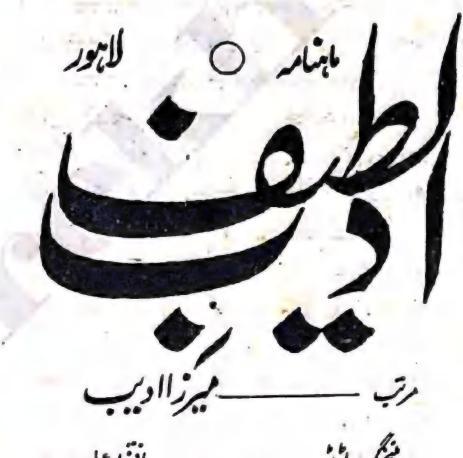


Scanned with CamScanner



مبلدنبر ۱۷ مس سینون نمبر ۲۰۰۹ سیست تماره ۱

بانى چودھرى ركت على فرحوم



ينحك اليير _____انتخار على يودحرى

چىدى فقارىل بۇنىر يېشرىند دورلىس سەھىمىداكر كمتبارد دسے تان كىا _

رراب بیراً ایاعث بیراً ایاعث

ستده فلی احداد کے مات و دیا ہے۔
افسان کا دوں کی افسان کی اور تا ہے۔
افسان کا دوں کی افسان کی اور تا ہی ہے۔
افسان کا دوں کی افسان کی کا خالباً برپانچواں افسان ہے اور یہ پانچواں افسان کے بیٹوں افسان کی اور تا ہیں ہور ہیں ہے۔
جیدا کا مقاب ہے کا خالباً برپانچواں افسان ہے اور یہ پانچواں افسان کے بیٹوں افسان کے بیٹوں افسان کے بیٹوں کی اور کی جیدا کا دوس کے اور ہی جیدا کا دوس کے اور کی افسان کے بیٹوں کی اور کی میٹوں کی اور کی میٹوں کی اور کی میٹوں کی اور کی میٹوں کی میٹوں کی اور کی میٹوں کی میٹوں ان کے افتار سے بیٹون کی میٹوں کی کو میٹوں کی می

شايدىعىن برصنه والول كوبمارى المراهنات الفاق بوكراس افسافى مي اگرافسانه نگارىپ ندكىتى توكسى مەتك ايجاف واختىدارسى كام يسكى ئىتى مىسىسىدا فسانى كافنى بىلوزيادە دا منح بومجانا ؛

تنیز رسط من این مجد اسا فرا ما من بهت بری بات کددی ہے۔ ایسی بری بات بھے نظر انداز کرنے ، کسے معاشرے میں خوابی میدا مددی ہے۔ ، کسے معاشرے میں خوابی میدا مددی ہے۔

ادب سلیف کے اس منریل غزل کا سعدش لی نمیں کیا جا سلاجی کا میں مبت اسوس ہے۔

ادب سلیف کے آندہ نمبرے وہ قل موعنو عات، جرکج قدت سے بند مرکفے تھے ا ذر برز نثر ورع ہو رہے ہیں برسٹسٹ یہ کی می دی ہے کہ ان موصر عات سے علاوہ ا ورعز انات بی قائم کئے جائیں !

دو ما ه سے کہی گئا ب پر دیو ہے پہنچ ہے سکا ہم ان کا خرین کرام سے سندرت خوا ہ ہیں جن کی مطبو طاند رفر اوجب میں پہنچ کی ہیں۔ آئندہ پر مسلسلہ بھی ہا کا عدہ شروع کر دیا مباشے گا۔ جسلاماشي

بفالي گھر

اس ون نظل بي دوبر مح بعدس وصول پنائروع بوكي - بدوا جوا جل دى متى متى ا بمرير جي كوئى من پو چینے - امارے اور اور دی متی . وک فوش سے معوم ہرد ہے تھے . ورتین اُوٹی ملبوں بن کوئی ہو کوایک ایک کر اس طرف دیکھ دہی تقبیں۔ مدعر کئی ہونے وال تنی- وحول موار باڑ کے ایک ہی تال پر بجایا جارہا تا ۔ نگ دعر جانے۔ وحیل فجیعوں والے اکڑی مخیوں والے لائیوں والے مرخ آتھوں والے ۔ کبیری پڑویوں والے جوان اکھاؤے کے لاواکٹے ہوسیے تھے۔ وصول والا لمباکرتا پہنے تھے می والٹلائے ہجانا جارا تھا۔ کا دُن کی فاموشی میں ایک ڈازلد سا آلیا تھا۔ بکوٹسے بہنے والے ذور ذور سے آوازے مالنے مبدی ملدی اوٹی نیمی کلیوں کو بھلا نگت آ رہے ستے ۔ اصل بی آج مجھے گاؤں کے بہوان مواسلم سے کتی وان تھا۔ ہیں نے مسے اس سے پہلے کہی نہیں دکھیا تن ۔ وہ چنددن ہوئے طہا سے نوا تھا۔ میرے ممی ایک دویا داس گاؤں میں منے۔ چوہال میں مونا سنگھ ان سے الد توٹین مجمار نے ملا۔ ہیں نے بوں انگریزوں سے کشق الی ہے یہ کیا ہے، دہ کہا ہے مرے یا دوں کو ہم" ا دُ آگیا کہنے سے جوان با من سنگہ جو مے نگل عالا بڑا تا اوان ہے اس کو بچیار و تو مانیں ۔ اور يول بنابرے كے سے مقابے كى بات بوكئ - چوڑانفل بڑے نقل سے يہي كوئى باكل مرتوں كے فاصلے برہد - بندوں كے كھرسے درا العيمل كرودى كل كے آخرى مرے يہ كحرمے ہوں وجهو مے نظل كے كمر نظرات نے ہيں - واك خلنے واور كو بدى غلعى الم جاتى ہے . كئ د من ڈاک ایک فاؤں کی دورے فاؤں بی جلی جاتی ہے۔ اور الیا ہی بڑا تھا۔ کہ ایک بارموتا سکھ نے طایعے ای بین کے ، م من أرور مجيم نوكن دن يك وه جادم جوم في نظل بي كهوت را - كريه تريي بان بات ب- ان دون مدع كالمنى جوداك بالدلمي ہے۔ نیا نیا آیا تھا اور موّا ننگوکو ہانا ہی نہ تھا۔ یوں ہی وہ بندرہ سال مبد المایاسے اوٹا تھا۔ اور جن واؤل مہ گیا ہوگا۔ جم ایک دورے کو کیا جانتے ہوں گے۔ بی شہریں بڑے چا چا کے پاس ہوتا تھا۔ بیرے بابد کو مجھے بابد بنانے کا جن شوق تھا۔ النول نے ما یا کے پاس مجے شہر مجوا مرا- بائی سال وال رہنے کے بعد میں جب میں لیڈ گنوا دجائی را ۔ اور اگریزی کا قاعدہ یا گئ مرون سے آگے : برص اُفریا بی میرے دیادہ دونہاں کھانے سے تنگ آگئ تو بالد مجعے کا وُل سے آیا۔

گرات تربی جب کی کردا موں جب مجے متا سکھ طایا والے سے کشی اونا تھا۔ یاروں نے میرا را ول برحایا تھا۔ امہوں نے کہ تھا بجاری وی کے دائی ہوں گی۔ کبی کہ تھا بجاری وی کا دیا ۔ وہ سات سمندر بارسے آباہے۔ تر شخیاں بکی رہا ہے۔ اس نے انگربوں سے کشیاں رائی ہوں گی۔ کبی چوتے نگل والے بہاری بیٹی زہو۔ شام سکھ نے میرے بدن پر چوتے نگل والے بہاری بیٹی زہو۔ شام سکھ نے میرے بدن پر اپنے باتھ سے نا وستے۔ اور بات بھی کرئی ناتی۔ بی بنتا کمیت اپنے نگل سے اپنے سے یا وستے۔ اور بات بھی کرئی ناتی۔ بی بنتا کمیت اپنے نگل سے برے نگل کی طرف بال وی کھوری میرے نیجے تھی، اس کی کرمیرے بوج سے جمل بماتی تھی۔ میں نے اتے ہوئے کورکی جبیس ال

کے پوانے ٹیٹے میں اپنا چہرہ و کمیا نفا۔ میری بہن نے مرب سے تیل ہمش وارے تے۔ اور حب ہی دروا ذے سے نکل ہوں و مجھ ماں نے ولی دعائیں وی ختیں۔ مجرجب کے بیں فی کا مؤرد مونییں کی ہمائے کی ورنیں مامدیاں ، چاچیاں ساری کو تعول پر تھے جانے ہوتے دیجتی دیم تھیں۔ اور وُصول کی آواڈ بھارے کا وُل بیں کچی آربی تھی ۔ وُورے جیسے کمیسوں کا بچتا ایک ملر سے دومری جگہ جاتے ہوئے گاؤں کے اُدیر سے گذرے یا تمہوں کی فوج اڑتی ہوئی گذرجائے۔ گا دُن سے باہر سطے بی تو كريس سے گذرتے ہوئے ایک سانپ کھوڈی کے ممول سے نہ جانے کس طرح ایل اور اس کے دو گڑے ، ہوگئے ، وہم اور سر کے مین بچوں یکی دو حراب - ادرودون سے الگ الگ زفیت رہے . پس سوی ۔ اننا کہ سر جانے موتا سکھ کون سے واؤں جاتا ہو۔ وہ کس طرح کا اومی ہو۔ اگر ہی نے اسے گوا یا توکہیں وہ میرا دیمن ہی مذہن جائے۔ ووست بنانا بہت مشکل ہے۔ میرے دونوں یا د شام سنگھ اور كى منك خوا و مخوا مراكي سے ألجد إلى في - اب يه و كيمو بناكى بات كے يہ جكوا كمراكر با-ايى باتيں دوروكر ميرے وماغ ين آ وسى تقيس- عواجل ربى تنى- لا دُن ك واستول اور بك ونديول به بنة الدب تقد كندم ك كيتول يس كى يالين جونكول سے ودمری ہوری فنیں۔ درخوں کے تھندے سایوں سے اندھوا سا گاتا تھا۔ نبر کے یا ف کی ادا ذکعی ہوائی مروں سے قریب اور دورموتی جاتی تنی - وصول برابر نے دیا تھا۔ چیو مے نقل کے لوگ میرے فائدان والے میرے یا د اوران کے یاد - جوان ہوتے ہوئے اوکے۔ نظ کے وگ یہاں کے کر مین جار گاؤں دور کے نوگ تھے۔ ہی کوئی البا بہلوان نہیں نفار جس کی دعوم وور وور ہو بموتا سکھ پندرہ مال ببد وطن وا نفا۔ پیریمی لوگ اسے جانتے تھے۔ سفید دارمعیول والے کہ دہے تھے کہ بجئی وہی پنڈنوں وال موتا سنگھ۔ مجتی وری ایشرماس والد- الحادث کے پاس کوائے بروسے اپنے شکے پاؤں سے متی جماوتے - اپنی تیل والی جوتیاں لبلوں بیں وہائے ایک وورسے کو موتا منگ کی بات سنے مرے سے من دہے گئے۔ موتا منگھ اہمی تک نہیں آیا نفا۔ اور سودی ہونے ہوئے ینچا ہونے نگا تھا۔ اکی رہ می سے سوندسی نوٹنیو اور کا تھی ۔ اور کروکے ساتھ نتھنوں ہیں جا رہی علی - ہاس ہی عمرے موستے یا ن کا ایک محرانعا- یا نی پر بری الله د بی تھیں۔ اور دروں کے سالغة آسمان بن ملک دے لیتا مؤا دکھائی ویا تھا۔ ذوا اوروورمينيد بطنين اطار باندسے بولے بولے ازك كثيتوں كى مرح يان كو چيرانى بول آ كے بڑھ دى مخيس- سا ، بانى برسفيد بطنين . كنارے ايك اجرا ما مجود لا درخت تقا- يدسب کچ کتنا بُرسکون اور صديول پرانا لگ دا نفا-بغيس اوريه پانى - يه درخت ، يه سب چيزبيکتني خاديل اور مارے وج دے کس قدر بے خرفتیں - میں سوچا ہی جاتا تھا۔ اور ہائیں کرتے ہوئے ان سب چیزوں کر دیجہ دا تھا چھوٹے نظل بیں طابقے بیں دکھے پرانے ٹیٹے بیں اپنٹکل مجھے کس اجنبی کی شکل کی طرح مدحم یا و آ دی گئی کیا میری شکل پر دمیب افغا ؟ محرا يكسطرت سے آويوں كى ايك أول أنى دكانى دى - وال مونا عمد كو يائے تھے۔

مس نے اگریزی فیش ہے المحادے با ہر تجہ سے افظ طافی ۔ اور بھر، کم وونوں اکھا دے جب بھا بالوش ہم دونوں اکھا دورے کو اس سے دونوں لوگوں کے شور میں بوسے کی کی اور سے کو اس سے دونوں لوگوں کے شور میں بوسے کی کی اور سے کو اس سے میں نہ دیکی فیا۔ اور بھر بھی اپنی طاقت کا آخری داؤں سکا نے کے لیے بلے قراد نئے۔ ہوئے بھے کی مینیس کے بہتی کھر لے بھی کہ مینیس کے بہتی کھر اس سے بول میں ای طاق میں دونوں میری طاقت کے بدونوں و شکر اس کا وور کی اور کی داؤں سے کہیں جوئی فیا، بندرہ سال کے بعد وطن و شکر اس کا ورو کیوں اور کے رائم فیا۔ میری طاقت میں اس کا وور کیوں اور کے دائوں کی بعد وطن و شکر اس کا وور کیوں اور کے دائوں کو ایک میں اس سے کہیں جوئی فیا، بندرہ سال کے بعد وطن و شکر اس کا وور کیوں اور کے دائوں کو ایک میں اس کا وور کیوں اور کے دائوں کو ایک میں اور کے دائوں کی اور کیوں اور کی دائوں کو ایک میں اور کے دائوں کو ایک میں اور کے دائوں کو ایک کا دونوں کی اس کا واور کیوں اور کے دائوں کی دائوں کو ایک کا دونوں کو ایک کا دونوں کو ایک کی دونوں کو دونوں کو دونوں کو دونوں کو دونوں کی دونوں کو دونو

تۇپېردددىكاۋ.

ين سايا دود لله چه يول -

ہم ایک دوسرے کو دھکیلتے دہے ۔ اس نے مجھے گوا دیا ۔ ہرسے یاد میری طرف دوڑے کینے سے کوئی بات نہیں جاتن دہ تو بھا پرانا بہلوان ہے ۔ آج سے میں سال پہلے کشیاں او آفا ۔ کوئی نہیں جاننا پیرلی ہڑا ۔ انہوں نے میرے کھے ہیں بھی کار ڈوالے اور موتا سکھ کے کھے ہیں بھی ۔ پھرمونا سکھ نے مجھے ٹائٹ طابا ۔ مجھے گئے لئا با۔ یہ سارے طریقے اس نے دوئرے مال ہیں انگریزوں سے پہلے تھے حب سٹور فتم گیا ۔ اور ہیں اپنے گا دُل جانے کے لئے گھو دمی پرسواد ہوگیا ۔ میرے یاد میرے ساقہ جانے کے لئے اپنی انی کھوڈیوں کی بالیس موڈ نے سے تو موتا سکھ میرے پاکس آبا ۔ اس نے کہا جان سکھ جوان آج مات میرے گوکی میوائی کی اور انہا دے یا دیجی ۔ کیوں جوانو اس نے اُن سے ہو ہی ۔

کیوں بحا وڈ پھرکبی مبی آج ابھی اتنی تنکیف کیوں کرتے ہو۔

يدطريف بي جوان - يها ل برمول تونيس بي - كه بي تبييل كى الحداسكول - الى تم لوك أج ميري فهان مزود مو - مجع برى نوسى مولی ۔ بھی سوچ کیا دہے مو-از داؤنیجے آؤ۔ میں گھر کہ آیا ننا تباری روٹی کیے جلی مولی۔ میں بن کچھ کھوڑی سے بنیے امّا يرك یادیمی الزائے۔ موتا ملکھ نے میری گھوڑی کی ہاگ اسے تات ہیں پڑلی ۔ اور ہم اونجی گلیوں اور نیمی گلیوں۔ دوڑی کے وجیروں تا لیوں کے گذے پان کو مجال نے کی ویوادوں کا سہاوا لیتے اس حولی کی طرف جانے سے ۔ جو پنڈوں کے دیران گھر کے پاس موکر آ کے کی طرت ذن الله و ل ك كناب ہے۔ اور ایك اولي ميلے برے۔ آباد بوے لا دُن بين مرت يہ گو ہے جس بين كو لى بنين و بتا يخت سے سخت بارشوں نے بھی جس کی و بوادوں میں سوماغ انہیں کئے جھٹیں ای طرع ہیں ۔ کوتھوں پر تھا م اگ آئی ہے۔ ہامر کی دیواد اب لغریبا وسے گئی ہے۔ اور کھیے دروا دول سے کو تفریوں بی نظر جاتی ہے۔جب مواجبتی ہے تو ہے کہی بند موتے اور کبھی كليخ بير- بيد دوبين آب بي سك لك تبين كديم بون - نوو إحدام سالفر- دو كوفو يال آم - آفن اوراس ك ما فدكس ذاند میں مٹی کی بنی ہوئی میٹر حیاں ہوں گی- ایک طرمت نیچی می کھیوس کی جیت کے بیچے ہو کا بنا ہڑا۔ آباد ہو گاتہ اس گھریس ذراسی خوشی سے بھی طونان آ جانا ہوگا۔ دوشی طغیان کی طرح دیواروں سے اسطے مگئی ہوگی۔ کوئی ذورسے بات کرتا ہو گا تو گئی ہیں سے گذرے والوں کے کالاں میں لمی ہر بات بڑتی ہوگی۔ ہم موڑ کے قریب پہنچ ہیں۔ تر اندجیرا گبرا ہوجوں تھا۔ شام کا تا دا زادہ دوشن ہو لی نفا۔ اسمان پر اور بھی ا کے دُکے تارے کا دُں کے اوکوں کی طرع آنکہ عجولی کھیلے کل آئے تقے اور نیل حیت اور قرعب الحق متی ۔ بھاری محور یا ں منہنائی مور بنوں کی مسی چال ملتی جمارے چیجے آ ، ہی تھیں۔ مگیوں کی ناپوں کر بھی شان سے بھلائتی ہوئی من کے لام سانس ہی جارے مز پر اور کھی کا نوں کے زیب اسٹے۔ ہوا یں ان ج کی خوشبو لتی۔ اور اروای لتی۔ ہارے پاؤں اور کھوٹ اس کے پا دُن أن أوازس كر شايد بند نوں كے تحريس ايك أكر بين اور ير بير بيران بنا ايك كوفردى سے نكا - اور جارے مروى يسے جرافان دو سرى كو تودى يس كفش كيا. ميرس ياد شام سلكدن كين ، مان درلى كى أمّا الجن كدروق بيرق بديد ميرد وومرد ماد في دور دور

بہ بی کی ایک دو پر آیاں جراسے یا دھیں بڑھی نٹردج کو رہی۔ من نگھ نے قدم ذیا تیزی سے بڑھائے۔ شام نگھ پھر اولا۔

اکیوں من نظر جوان یہ مائی درگی کی بڑتا ہی ہے نا۔ بیں نے سا ہے تم پہی اس سلے بیں مقدم بن آئی نفا ۔ بات قر بڑی پر انی برانی ہے۔ بری بات تقی ہے مور آئی ہے میں مقدم بن آئی نفا ۔ بات قر بڑی پر انی برانی ہے۔ بری بات تقی ہے مور آئی سے گھر ان کے مور آئی سے کھرل کے دونے ، آ دمیوں کے کھنگھا دیے بیلوں کے کھول بیل بری کھنٹیوں کے بیلوں کے کھول بیل بری کھنٹیوں کے کھنگھا دیے بیلوں کے کھول بیل بری کھنٹیوں کے بیلوں کے

امجاش م سنگونے ورسے کہا۔ اور پر کوئا شکھ سے کہنے تھ۔ کہی یہ بی سنا ہے کر چو تے عل کے جوان یا ل دُر کی ک آتا ہے دیاں

تراك خال ب يل كدمر عادن ؛

موتا رہم کینے نگا۔ الرکمی جوان کا بعوت ہوتو اُس سے نہ ورو۔ تو بھی کو لی بات نہیں۔ بھریہ حدت المعوت ہے۔ حودت دندہ ہو تو بھی اور مرکئی ہو تو بھی ورٹ کی شے ہے جوان ۔ میرا تو خیال ہے۔ عبات سالمہ کی بات بان ہی لو۔ ذرا چار ہے۔ کیا تو آیا ہے دواری طرفت سے ہی چلے جا کہ۔

تم بھی قر ڈرکری طایا جملے گئے تھے نا۔ اور اب پندرہ سال کے بعداد ہے ہو۔ شام سکھ نے کویا چڑانے کے بے کہا۔ ال ایسا ہی بھے لو۔ موتا سکھ نے کہا۔ پندرہ سال بعدالا اب بھی مجھے مام وئی دکھا ئی دے جائے تو بیں پیربجال جاؤں کا بیں ائی ددگی کی آتا سے نہیں ڈرتا۔

بی موان سنگھ پنگوں پر بیستے ہو دُں بیں سے کسی ایک نے کہا۔ تم مایا چھے گئے تھے پر ہمیں اس بات کا آن کہ پرتہ نہیں چارکہ جب مقدمہ ختم ہو گیا تھا بھریکا یک تنہیں گیا ہوا تھا کہ گراں کیوں چھوٹ گئے۔ اب یہ بات جل ہی بڑی ہے ۔ قر ہمیں بتا دُ آخر کیا بات بھی ہے ۔

شام سکے کھوڑی سے بنیے اتر آیا۔ بولا چلوبتا دُہو۔ لوہی ہی نہیں جاتا۔ جندیا نے کا کام بڑا حزوری ہے۔ ہیراب یہ بات سن کے بھائی نے حربی کے بہت بڑھے ممن میں جارہا کیاں وورری طرف کی جائے گا۔ اس کے بھائی نے حربی کے بہت بڑھے ممن میں جارہا گیاں وورری طرف کی اور نے باہروالی حوبی میں جلو۔ طرف کی اور کا کہ کہت سکھ بولا۔ ما جا بی اگر والی ہی ہی اس نے جا اور ما جوا بیں کوئی آوا ذر ذری ہی بی میلو۔ حربی میں ہوا ہے جا اور اور اور اور اور کا اور ذری ہی بی اور میں بیٹے دوں کا جا تھا۔ جوا بیں کوئی آوا ذری تھی۔ بیرامی ملی تھا تھا جے کہیں سے سہانی ہا نسری کی میٹی وصیب کا ن میں برائ کوئی جا نہ کوئی جا تھا۔ جوا کی خراب کی دو او کیس کی کنوادی کے ہوئوں کی طرح جا دو کر دی تھیں۔ ہم ہوئے ہوئے کھوش کھوش بی دہت نے۔ موا کے ساتھ فیڈ تیز ہو دیا تھا۔ مور کی شکھ نے دی کر درجی کی بوری۔ اپنی بڑی بڑی مومیشوں کو مرو شا۔ اور خاموش ہوکر درجی کی کھورٹ کی بھی مرد دی ایک مورث اور درو شا۔ اور خاموش ہوکر درجی کی کھورٹ کی بھی مرد دی گئی اور دی کھورٹ کی بھی کہ کھورٹ کھورٹ کھورٹ کھورٹ کی بڑی مومیشوں کو مرد شا۔ اور خاموش ہوکر درجی کی کھورٹ کی بھی کہ کھورٹ کھورٹ کو درو گئیں۔ دو کا مورش مورٹ کا در مورٹ کا درو کی کھورٹ کی بھی کہ کھورٹ کو درو گئی

اوے بار بھارتیں کیا وال رہا ہے۔ ست دیو کو تو ہم سے دیلی تھ ہم آ کے بی تو کوئی ہات کر۔ بھٹ سنگہ چڑکے بود پر نشری کوجی کی ہم کہ بیدا کیا تھا۔ کبی منظم چڑکے بود پر نشری کوجی کا جائے ہوئے ہم سادھو کے کو جو یہ ایک بیدا کیا تھا۔ کبی منظم کے کو جو یہ ایک بیدا کیا تھا۔ کبی کان کر بیدا کیا تھا۔ کبی کان کر باتیں کرتی ۔ کوئی بیلی کو بیلی کی دون یہ کھول کو تی تھی گان کر ہا جندھا دوشن منسی اور کوٹ کی آنگوں بیلی ہمتا تھا۔ یہ ساما دام دن کا جا دونن مال کہ کہ جاتا ہی نہیں۔ وی وحدث نقی مال بیت تھا۔ یہ ساما دام دن کا جا دونن مال کہ تا تھا۔ یہ ساما دام دن کا جا دونن مال کہ تا تھا۔ یہ ساما دام دن کا جا دونن مال کہ تا تھا۔ یہ ساما دام دن کا جا دونن مال کہ تا تھا۔ یہ ساما دام دن کا جا دونن مال کہ تا تھا۔ یہ ساما دام دن کا جا دونن مال کے تا تی جو برای کی خوالے تیزی

سے نگی جاتی ہے ، میری ماں کہا کرتی تی جان اور ای پر اتا جانے کس کس کو فراب کرے گی ۔ پنڈت بی اپ مرکئے ، اس جھی بیل کو چھوٹ گئے ، دومری بیٹیا ں بھی تو ہیں ۔ ذکھی چرخے کو کا تد نا آن ہے ہ کو اور کام کرتی ہے تہ جاں دو جا ر ما میاں چاہیاں ، بیسٹیں بس مدکی کی خربی اور اس کے دکھ کے سائٹ سائٹ مام دل کا ذکر طرور آنا ۔ دوبروں کو جیب بھاری ڈاو ٹرھی ہیں سادی سویل کی حریب ہاری کی خوبی اور کہیں گہوں پوانے سویل کی حریب ایس ایس کے دکھ کے سائٹ سائٹ مام دل کا ذکر طرور آنا ۔ دوبروں کو جیب بھاری ڈاو ٹریس کی سوانے جونے لاکر آ بیٹنیس تو دکر کی وال سے گزر آن کبھی سفید گائے کے لیٹے جارہ لا آن اور کہیں گہوں پوانے جا آن ۔ کہی مرب کہ ہوئے ۔ کا ذی سے بہری تی کی کی بات ہی زشتی ۔ اور پھر ال کو ل آ داذ دیا آ ماس در گی ایس در گرا ہی ایس کو بہروں کو مام دل کمی تان کوسوتی ۔ باہر گئی ہی سے گزر تی تو ایکوں کو دیکھ کر وں ایک کر گئی کو ابھاد کر جانا ۔ بیٹ کی باہیں مار جانا کی ہی بی من مارہ کی باہر باہر ۔ آنگو می کی کر اشارہ کرنا ۔ بیٹ کو ابھاد کر جانا ۔ بیٹ کو ابھاد کر جانا ۔ بیٹ کو ابھاد کر باہر ۔ آنگو می کی کر اشارہ کرنا ۔ بیٹ کو ابھاد کر جانا ۔ بیٹ کو ابھاد کر ہی باہیں منا میں میں ہیں منا میں کہ ایس می کی باہر کی باہر کی باہر کی باہر من مانے کس سے کی کر دیس کے کو باہد کر ہیں منا ہوں کا کو کی باہر کی باہر کر باہر کر کی کی کر دی کر کی کی میں ۔

مجگت نظر ہوں۔ یہ ہتیں ٹوسب کومعنوم ہیں یار۔ کی جھے نہیں ہتدکہ وہ کنوٹیں ہرآئے جانے والول سے ہی یادانہ گانھیں ہی ۔ چوٹھاں بیج والے گے گئے ہے جھادلین گئی ۔ چوٹھاں بیج والے گئے کے بیٹے سے جھادلین گئی ۔ چوٹھاں بیج والے گئے کے بیٹے سے جھادلین گئی ۔ کہی دہن دیال سے المجی ہوئی ۔ اور کہی کسی سے ۔ انہیں دنوں قرنہ جانے کہاں سے اس نے بڑا چرک وار اور کچولوں والا دیٹی گڑتا ۔ وو بہت یہ تھا ۔ اور پہن کو میری بہن کے پاس دکھائے آئی گئی ۔ میری ماں نے اس کے جانے کے بعد بہن کو گالیاں دی نیب اور کہا نا ۔ وبہ یہ اگر میں نے پھر تھے اس دندی سے بات کرنے دیج ہے ۔ اور ٹیری سبیل بن کر یہ میرے گئر آئی قر تیری شانیس فوڈ دوں گی ۔ اور میں نا ہے ماری کی اس نے میرا کھی اور کی انہوں فوڈ دوں گی ۔ اور میں نا ہے ماری کی انہوں کی تھا ۔ اور میں نا ہے ماری کی انہوں کی دول کی ۔ اور میں نا ہے ماری کی منا ہے ماری کی میں کے جانے تا یا تھا ۔

مورنت کا چکر ہڈانی کم ہونا سے ہجئ ۔ اس کا پہلے سے جس حورت کے ساقہ تعلق نفا۔ اس کے خا وندنے میرسے ہبنوئی کو ماد ویا۔ یہ حودت نیاٹ اس سے پرمالٹا ہجا تے دکھے۔ ہجادی مہری بہن ایک نہے کو لیٹے لیئے ہیوہ ہوکہ وندگی گذاروی ہے۔

موّائلہ برا۔ مبراور شرم کی مدبی ہوتی ہیں۔ تباری ہین اسی طرع دندگی گذار دے گا۔ اور دام د لُ نے سبت وہ کے بعد بھی مبر ندکیا ۔ امسل ہیں اس کا بیاہ میری ماں اور ماک کی کوششوں سے ہڑا تھا۔ انہوں نے اپنی الکیوں اورلاکیوں کو مفوظ ریکھنے کیئے ہیں ہیں مبر ندکیا ۔ امسل ہیں اس کا مرا ہی ایوا ہی اور کی مفوظ ریکھنے کیا ہے ہی ہو ہی اس کے بیاہ کے بعد اور بڑھ گیا ۔ وہ اپنے نظے پا وُں کی بولیوں کو بعول کر گھا میں بارہ لاتی ۔ اور دام والی کومکن ما ان سے روال کھا نے دبیا کر اپنی دو کھی سوکھی روالی گھتی ہی فوشش دی ۔ مفید کائے کی طرح میسے گھر اور گھر کے آرمیوں سے ہما الگاؤافا۔

ایسا ہی بڑا نا اورت وہ کو رام وئی سے نفار اس مکے بیائے مام وئی کے سنیدچرے کی آنجیس ہی سب کچوانیس ، بھٹ نگھ

کریری طرف ویکا اور نہ ہی جواب دیا۔ ست دیو نے وہان رودسے جو کے کے اور مینک دینے . کرنے اور سرجماڈ ہوا ا چوہے کے پاس بیٹی لاک سے کھنے نگا ' نی منی' بڑی ماں کہاں ہے ۔ منی نے اپنی لایا کو ہیا دسے پیڑھی پر دکھ دیا۔ اور ڈری ڈری یا پ کی طرف آکر اس کی ٹانٹوں سے جمٹ گئی پورلول میا وو دکیو اور بی بی اندر ہیں۔ اس نے کوفواں کی فرضاف ویکولی لی کہنی متی اگر میں اندر آئی تو وہ میرا گلا کھوزے دے کی یہ

ست دی نے بڑی پریشان نفروں سے میری طرف دیجھا۔ مجرائی ہوئی اور شرخ سے جھی اُٹھوں سے اور مجرہو سے ہونے بهار کی طرح میت کوششری کی طرف یی - ورواده اندسے بندننا رست میدنے کواڑ کو بھی کرکہا - وفی میں کیا ہوں باہرا کہ اندسے كون أوان ندا في - يس جدك كے پكس جران نقا - وركل جرف كات مدى تقى - اور جو ٹى لاكى آئن بيں كمرى كو ترى كى مرت ديل دې تقی- نہ جانے کیا چھنے والانخا۔ دورری یا د پھراکس نے کہا۔ دئی میں آیا ہوں باہراً ذ۔ دروازہ بوں چوں کرکے اپنی جوئتی بدھوم مي- اور معرف بوت بت كو بسط ذرا ساكمول كردن ن جانكا- اس كے بال بريشان سفے- كرنا بيث كے او يد الكا بوانكا - اور ود پہ گذرہے پر سے مو کر دوسری ون بنے تک رہا تھا۔اس نے وروادہ پھر بندکر دیا۔ست دیو بولا کیوں افرد کون ہے وروادہ کھول۔ اس کا سائس اس کے سگے یں اٹکا بڑا سگا نفا -اور آورز سینے کے اندرسے کہیں جیسے پا کال سے آ دہی ہو بڑی ہوجل عی-دئ نے براہی لحاظ مذکیا ۔ مبنس کر ہولی : کیوں مختے اس سے کی کہ اندوکون ہے۔ بڑا ؟ یا دعب ڈولنے والا -اس نے آ تک میچ کر ميرى طرف ديكها مجه وه اس وقت الجدمسل الوا فرتا ذه مجول لك دى لتى - اسك لادتا ذه خوشبونتى - بي دوده كى بالن یں سے ایا کرت ہے۔ ایس منیدی جیسے دودھ دوجتے ہوئے جا گ بی ہوتی ہے ۔اس یں ذیر ک اُئی پڑتی تی۔ اس کی آنکوں بی مئ مئی مئی - جوہر نٹراب اور ہر دادو سے بڑمد کرمتی۔ نہ مانے کس میں کی تقا۔ اس کا کرتا پیش پر اٹلا ہوا۔ پریٹان بال -نشی دویہ - الدفع میں سے کوئی اس گھری مسے دیجیتا تو اپنا ساما کچھ واری کر دیتا۔ دہ در کی کے جرفے کے قریب آگئ اور لولی اس ڈائن نے بنایا ہوگا۔ نہیں بلاکر لائی ہوگی۔ یہ میری جان کی دشمن ہے۔ کتی مرنی بھی نہیں - چڑیل مذ جانے میری جان کب الک کھائے گی " اور اس کے چرنے کو ذور سے ات ماری - در کی نے اپنی آنگییں آوپر افغا کر اسے بھے اور ست دنو کو دیکی اس کے اُدر استے ہوتے اللہ کی اعلیوں بیں اٹھا ہوا "اسے کا "د البی السانین والا تعامی نے رام و ل کو دیمجے سے بکر ہا۔ بس بس یں مرت میں کہ سکا۔ ست دیو چوکے کی طرف میں گیا ۔ اور وہ ایک لحراکش دہ ایک لمی نہ ماہوب بی نے دام دن کو یہے ہے پکر رکھا تھا۔ اور وہ اپنی ساری خولفبورتیوں ، خوشبووں اور شوخیوں سمبت برے النوں میں آگئ تھی۔ وال ویئے کی دحم لو کے تنظم پر ایک گھڑی ہیں ۔ درگی اور ست و إلے ہوتے ہوئے ہیں نے اپناسب کچد اد دیا ۔ مجھے کتی ندت سے احساس بواغا كو بس دام ول بى وه عورت بعص كے بلتے بى ديدان موں يس كو دھوندتے موت بى آج كى كادں كى كنى الأكيول كي ينتج بعرتا والم بول -

دورے محدت ورائے ہو لیے کی داکھ کی ایک مٹی اس کے پیشان ہالوں میں ڈال دی ادر کھنے مٹا : مہنے ہو کچہ کیا ہے۔ اُوا کیا ہے ہیں تنہیں کچہ نہیں کہ سکتا۔ ہیں تخبے سنبعال نہیں سکتا۔

دام ول بل نہیں اس نے آگے وو کرست دبو کہ ای طرح ات نہیں ماری جس طرح اس نے ور فی کے جرفے کو مادی تی -

بس ہال جاڑنے گئے۔ اور ہول میں اس کا بولہ بھے سے مزودوں گی۔ ڈرگی نے کارچیوڈ دیا اور رام دن کو کھے نگا کہ زور ذورے ڈین کرنے بگی - ہوممائے کی مورثیں کومٹوں پر ہومدکر دیجھنے گئیں۔ چود موائن اپنا ابٹنا مبنمائی کا کی اور متو ڈی دیے میں سارا کائن مور تو لسے معرکیا۔

مچوٹی لاکی ابنی گڑیا کوسیئے محن ہیں ہوں کھڑی تنی ہیں میں ہو گئی ہو۔ا در کاسٹے اس سادے شود سے گھراکہ یاد یا د سرکو ذور سے جشکتی اور بچرمند مادیے منگی - ست دو بڑا فن توسش دھان کے ڈھیر کے پاس بیٹ تنا ، جیسے اس سادے تاشے سے اس کا کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ وتیو ، من بانے کب کا کوٹوری سے نکل کرجا چکا تھا۔

یں جینوں وگوں کی نفروں سے چہپ کو دات کو کی کے کھینوں ہیں ۔ کریکی سردیوں ہیں ، برتی بارشوں ہیں نہائے کیے جنوں
سے دام دئی سے طال رائے ۔ ہر باد اسے دیکھ کر میراول ایسے دوم کی جینے باہر نکل جائے گا۔ ہیں برجول کی تفاکر وہ بیا ہی حودت ہے
کما کی کھیل ۔ ذانے کی اُد کی بنج سے واقعت مردوں کے ول اپنے اتھ ہیں بینے والی ۔ ہیں ان دنوں پائل مرکیا تھا۔ وہ جھے کنوادیوں سے
دیا وہ بنجی اور بنی وری سے بھی اوٹی نگتی ۔ ہیں اندھا ہو کیا تھا۔ مبتر یا ہے سے ہر عملے دات کراوٹ آنا۔ ساری دسکے با وال کے
یاس سے گذر نے کا لے کل برسے بھی مجھے ڈور ز نگا۔

میرحا سادا اور بڑا ہی مکی ست دیوہم سب کو دوست مجھا نفا ۱س کے بی بس دکد گئن کی طرح اس کے سارے وجرد کو جا شہ دا نقا۔ وہ فہقبہ نگا کر بنستا اور کی نی نٹا کرسنگیرسے جلیں کرتا۔ اس کے عباروں کا جواب دینا -

وہ اکثر دورے گاؤں میں کام ڈھونڈے چاجا ؟۔ اور ایک ایک ماہ وٹ کرنے ؟ گوبیں اس کے شہونے ہے کوئی کی مذہو تی۔
مرف اس کا کالا کنا اس کی فیرموجو دئی میں بہت کم بھوئت۔ اور ڈیورسی میں بیٹی اونگلنا دہتا ۔ دام دئی کوبیں نے ساڑھیاں لاکو دیں۔
دل بیاس کے چکیلے بھولوں والے سوٹ جو میری بیوی کے پاکس بی ذرتے ۔ نوٹبو وا دیس ۔ میموں کے انتقال کی مبتی بھی چیزیں نبڈیلے
کے دلاندار بڑے شہرے لائے بین اس کے لیئے ہے جاتا ، مرنیا کیڑا بہن کو اس کے چہرے پر ایک فیدری الآ ان ، دربی شراب کے
جاگ کی طرح املی اور پھر بی نقی ۔ ورکی اس کے لیئے ہے دیکھی قولی دیکھی ہی دہ جاتا ، وہ اے کہی کھو نہ کہی تھی دارہ ولی کودیکھ
کوان دون مجھے صوس موثا بخاکہ وہ مرف اس لیئے بیدا کی گئی ہے کہ اچھے کیڑے پہنے اور ذور ذورے بنے یا پھر بیزوں کو تھوکیں
گوان دون مجھے صوس موثا بخاکہ وہ مرف اس لیئے بیدا کی گئی ہے کہ اچھے کیڑے پہنے اور ذور ذورے بنے یا پھر بیزوں کو تھوکیں
گوان دون مجھے صوس موثا بخاکہ وہ مرف اس لیئے بیدا کی گئی ہے کہ اچھے کیڑے پہنے اور ذور دورے بنے یا پھر بیزوں کو تھوکیں
گوان دون مرب کی سوچ دہی ہوں ہوگا ہے کہ اور دوہ کس دفت اجی گئی جب میرے یا س انگیس مرد کی کہ بیٹ باتی اور

بھکت سکھ بولا۔ اسسے دیادہ بے شرم حدت دیا ہیں کہی بیدا نہیں ہوں۔ سختاہے تم اب کے اس کے جادد ہیں مہرے ہو۔ موّا سکھ نے سڑاب کی بڑی اعلی کہ بہت می اپنے ملق ہیں انڈیل ان، اور پھر امن نید کرکے ہوئے سے تھے ہے نہے آگار نے سکا۔ اور پھر بولا ۔ بس رام و ان اس شراب کی مون متی ۔ مرت ہیں اسے پی نہ سکا۔ بہل اسے ملق سے بینے اکا میڈ سکا۔ وہ بہت تیز ملقی سے اور پیت ان آ ہوں۔

اور ای نظ میں قوتم نے ست داو کو ماز دیا تھا ۔ مملت منگونے کئی سے کہا ۔ ابہا ہی مجھ ور بی اور الیشراکس دے بہانے بہانے بہانے بیاس بار نے گئے تھے !

پرہات تو تب ہتی ۔ جرتم دام دئی کو اپنے ساتھ طایا ہے جاتے ۔ اسے یہاں دوروں کے بیٹے مجود کئے :
متاستھ پجرنے ہیں بہلے ہوئے اومی کی طرح براند : وورسے اس کے بیٹے بیٹے نئے وہ دوروں کے بیٹے ذہتی ۔ اگریس برول نہ ہوتا ۔ اگریس برول نہ ہوتا ۔ آرشید ہیں اعز کا اس کے ساتھ دہتا ۔ مگر ہیں سوا کا ڈوردک ہوں ، جگروا۔ دام و لئ جدسے بہت ادبی نئی کا اتنا خیال نہ ہوتا ۔ آرشید ہیں اعز کا اس کے ساتھ دہتا ۔ مگر ہیں سوا کا ڈوردک ہوں ، جگروا۔ دام و لئ جدسے بہت ادبی نئی ۔ آخری دہن وہ حویلی کی دہا ہے گئی ہوئے موے بہتس دی تھی ۔ اور کہد دہی تھی سست داو کی موت کے چرا اور کہ دہی تھی سست داو کی موت کے چرا اور کہ دہی تھی سست داو کی موت کے چرا اور کہ دہی تھی سست داو کی موت کے چرا اور کہ دہی تھی سست داو کی موت کے چرا اور کہ دہی تھی سست داو کی موت کے چرا اور کہ دہی تھی سست داو کی موت کے چرا اور کی دیا ہے کیوں مروایا تھا۔

چاندکی مرحم دوشن میں اس کے داخت موتیوں کی اومی کی طرح چیک دہے منتے۔ اس کی انتھیں چیک دہی اور دمی وہانہ کر وہنے دالی نوٹنبو۔۔۔۔ ذہین کی سوزھی خوشجو دورھ کی بیٹی پیکس اڑ دہی تھی۔

ا درجب تم نے ست وہو کو مادا نخا تب بھی تمبیں یہ خوشیو یاد ہی ہو گی۔ عبلت سکھ موے سے بولا۔

میری کائیتی جان اور دگوں کی اک ایک وہ مفتدی ہوگئی۔ سیسے مجھمتنی آگئی ہو۔ میں نے کہا چل یا د میں دام ونی میں حقت نہیں ملاؤں گا۔ تو اس کا کام ختم کر کل فر تونے ہوا ہڑا ہے۔ یں اس کا کیا کوں - مبدی کرمبدی ی ایٹروکس اور ست ویو عدا پر کے جوان نے۔

ہمارے قریب ست وید کاجمم پہلے تو بتا رہ اور چر نظر ہو گیا۔ ہم وہی کھیتوں ہیں چھیے آنے وال دیل کا انظاد کرتے دہے جب
کاڑی کی بتیاں دورے وکھائی دیں۔ تو بیں نے اور الٹروس نے ست ویو کو اٹھا کر پرٹری پر رکھ دیا۔ ابن سے بیٹیاں سندنی دیں ، پنجے
دیا ہیں بتیوں کا مکس پڑتا رہ ۔ اور ابروں میں سائے ڈور لئے دہے ، جیے کیل پر سے حبوں کی فرج گذر ۔ ہی ہو۔ کھے اور کے وقت ہمے
اپن کہیں یا وا رہ نظا۔ مجے ڈھا ب یا وا دی متی ۔ اور کا دے کھیت یا وا ۔ سے قے ۔ میرے دل پر بیے کون نے منوں بھاری ہتر

ر که دیا نفا۔ یمی چاہتا تھا یہ بھر کوئی انفا دے۔ اور یس بالا ہو کربینس پہ بیٹھ کو نگ دھڑ کہ ایک جوڑا اڑا بن جا گئی۔ بروں پر چڑھ کر نگ دھڑ کہ بیرانا دوں۔ امرود ہرا کوں۔ گریے ماری بالیس بیچے رہ بھی بیس میرے بی بیں دکھ تقا۔ اور بیٹے دون کی یا دئتی ۔ پہ ہر یا و کے بیچے بیسے اس کا سایہ ہو۔ مام وئی کی آنگیس ابھر آئی تیس۔ مائپ نے چڑیا کو اپنے بس بی کر یا تقا۔ کا ڈی کے کئی۔ ابن کے بیچے بیسے اس کا سایہ ہو۔ مام وئی کی آنگیس ابھر آئی تیس۔ مائپ نے چڑیا کو اپنے بس بی کر یا تقا۔ کا دی کے کئی۔ ابن کے بیچے کا اس الحالی کی دوستے ہوگئے تھے۔ پر دیل ایسے جھل بیں کہ باک مشہر تی ۔ اپنے داستے پر ہمل گئی۔ ہم نے ست دیوالا ارافی کو دیس کی کے اس دیوالا ارافی ا

و مقدمركس نع جلايا تعاياد ميرسيا د شام نگهت بهت ديرك بهد يوجها-

تفا ایک دام دنی کی ہداوری کا ہُرمی اُسے نہ جانے کیے نک ہوگیا کرسٹ وہا کو دام دنی نے مروا دیاہے۔ موتا سکھ نے ہولے ہوئے ہوئے اوس کی طرح گذادے ہیں۔ تم بیس سے کس نے دام وئی کو اللے قریب سے نہیں دیکھا۔ وہ جا وولا فی تتی مقدم ہونے کے مبد پتہ چلا ہے کہ سا وحولا او کا چندھا ختی ابشرداس۔ گیا فی بیج دحری بندا سند سنگھ ۔ سادے ہی کس نہیں دیکھا۔ وہ جا وولا فی تتی مقدم ہونے کے مبد پتہ چلا ہے کہ ساوحولا او کا چندھا ختی ابشرداس، گیا فی بیج دائے ، چودحری بندا سنت سنگھ ۔ سادے ہی کس نہی کہ فات مام وئی کے جا دو میں آپھے ہیں۔ جب بیرانام بھی کیا قریری اس نے کہا فنا یہ وائن ہے۔ والا میرا گھر بھی کھاست گل ۔ مقدمے کے وول ہیں جب مجھے اپنی دندگی اور موت کا پتہ نہیں ففا، حب بھا یہ دو مربعہ کے ساتھے ۔ اول ایک سادا وقت مجہ سے کہی آٹھیں طاکہ بات نہیں کرتا تھا۔ دام وئی سوپ کرتا تھا۔ با گھوں کی طرح ہر دفت اس کے پسنے دکھتا وہنا جیل کی کوئٹوئی ہیں اور با ہم بھی میرے وہا خ ہیں سوائے اس کے کچھنبیں تھا۔

محرتم توبدت مبدى ميل سے على أتے ہے۔ تبارى منانت بولئى تنى بىئى يمكت سكدنے أسے يا دولانے موے كہا۔

ہی ہے ایشرداس کو بھالسی کا محم ہو گیا۔ اور میں وحدہ معاف گواہ بن کر مجدت گیا۔ تب ایک دات دام دل لے بنس کے مجھے کیا عمیس ست دیو کہی یا ونہیں ہی ۔ اور بیں نے اپنے اپ کوبھی ست دیو کی طرع ایشروکس کے پنچے آڑ ہتے اور بھر دیل کے انجن پہنچے دو گوشے موتے و کھیا۔ میں ایک دم ٹھنڈا موگیا۔ میرے ہاوں ہیں مرومی کے باوج دلیبید الی ۔ منتے بنتے ہیں چپ موگیا۔ اور پھر دوارے ون کے جڑھے سوری نے مجھے نگل سے وُدر ، جنڈیا لے نے ہی دُور دیل ہیں نہنے اُن جانی دامیوں سے ہے ہائے پایا۔

الله علی در کے بدد میکٹ سنگھ نے کہا۔ آنہا دے جانے کے بعد رام و ان بھیے بچھ آئی تنی ۔ چذروز وہ باکل فاموش ہیں۔ پھراکس ف مانڈی کے جوان چروحری کو نہ جائے کہے بچائس ہا۔ بس ان دون در آل کو بیں نے رو نے اور اڑنے منا ہے۔ ماں بٹیاں الجبتی رتبی مندگائے وام و ان نے بچے وی تنی -اور ہوئے ہوئے گھر کا سامان بھی وہ تھکانے سا دہی تنی ۔ چروحری کو مانڈی سے آتے بڑی کیسے۔ مونڈ ہوگ ۔

ادے یا دجو آدمی مول مات کو اندمی سے املی ہے اور پھرون چرہے وا پس بھی جسے پاکل ہونے ہیں کی اٹیک ہے۔ بھک سکھ کے کہا ۔ گا کال بیس ان وال کتنی پنچا کہیں ہوتی ہیں ہور وزج پال ہیں مارے بڑے ورجے اکتے ہوئے ہورام و آل اور در گی کے کہا ۔ گا کال بیس ان وال کتنی ہنچا کہیں ہوتی ہوتے ہورا م د آل اور در گی کے کون یا ت کون دونوں موسے ہوئے پنڈت کی اٹی کر شرم متی ۔ ابنوں نے منتوک کی مجانی میں ہوئے بیٹرت کی اٹی کی مشرم متی ۔ ابنوں نے منتوک کی مجانی سے انہیں کہلوا یا متا ۔ جو بڑی ذیان مواز اور تیز ہے لیا فورت تنی ، اب تو بور می ہوگئی ہے تا۔ پر مرنے میں چند سال اور کے گئی ۔ ورک نے چہند ہوئے کی بیائے تروش می سے انٹوکر اخد چی گئی ۔ وام و ان نے کہا تا جال میں تو

اب بی کا دن جور و دی مول نونے بہاں سنے کی ای تعیف کی ہے !

بوجودی کے گذشہ آئے اور نیجے سے جوسانان ہاتی بجا وہ دام وئی ابت سائٹ فانڈی سے گئے۔ گئے۔ پیٹے ہوئے اس کی انگوں

یس ندا انسونے۔ اور نیچرسے پر دی گئی تھا۔ بیسے وہ مسافروں کی طرق آئی تئی۔ چند دنوں نکل میں دی اور اب اپنے دانتے جا رہی ہے جب
درگ کا چرخ کبی گذشہ پر سکھنے سے قودہ ٹوٹ کر دو دی۔ اس نے ٹروڈمی کی متی ابنے سر پر ڈوال لی۔ اور بین کو کر کے ماں گھاں اور بیڈت
کو اور ذیبی کرنے ہوئے گئی اور ان کو بیا تھا۔ اور بیکا ڈوں برنا جینا وہ نہ کہی کی کے اس جہاں گئی اور دنہ ہی کسی دومرے کا کو ل
بیں اس متی سے وہ بیدا ہوئی تئی اور اسے اس متی بیں مان تھا۔ ساوا کا دُوں دام دل کے گورک باہر اکھی نفا۔ پنڈ توں کی ڈیوڈمی کے آگے گئی بیٹرنتی۔ بیٹے ہوئے وگوں بیس سے ایک بولا: شک نے دوگ کا چرخہ اتاد کی بیر ڈیوڈ می بیں دکھ دیا۔ دام دل آپی وٹی کو چر چر مات سال کی ہوجی بین گوریں نے کردو کی کی ایک گئی کی اور گؤسے و اسف نے گڈا چا دوران کی ایک گئی کی دوران کی ایک گئی کی اوران کی اوران کی ایک گئی کی اور نوان کی اوران کو بیا کی ایک کردون وایا ان دورا کی گئی ہے۔ ورثیں آہت آہت آہت بین کردی دن وایا ان دورا کی گئی ہے میں دار کو کی کی کہا ہی کہا ہوئی کی اور نوان فران کو دوان کی گئی کردوروں وایا ان دورا کی گئی ہم مورت و کیا کہا ہے۔ کہی گزوروں وایا ان دورا کی گئی ہم مورت و کھا کہا ہوئی گئی ہیں۔ اور نیس کا کی کہا ہی گئی ہیں۔ واد نوان کو کی گئی گئی ہیں۔ واد کردی وایا ان دورا کی گئی ہم مورت و کھا کہا ہوئی کی گئی ہم مورت و کھا کہا ہیں۔ کہی گئروروں وایا ان دورا کی گئی مورت و کھا کہا ہوئی کی گئی ہیں۔

مگت منگه بول- اور مبر درگی دودن ویومی بیل بول بیش دی - بیسے مسے سان سونے کی بود نه بولتی متی اور نه لمی متی - بری برائی می ایک متی اور نه لمی متی - بری برائی می اور نه لمی توری اور مام دن کی صورت و کی ان نه در ایک می اور مام دن کی صورت و کی ان نه دری توبیری درگی آب سے آب کہیں میں گئی ست دبولالان وی وی می بر بیٹا دولیا - وولی کی کماد آلائ کی طرف من کرکے دو الد بری برجاتا -

ك فرين بغروت تق

یں لے و س بے مکت علم نے کہ ۔ کرج کوئی دات کو اس کی بین سے گزرتا ہے۔ اُسے مائی در لی کی اُنا طی ہے اور بال کھولے ہوتے باعل نتل یج کو اس کی وف بھائی ہے۔ وہشت ہے ہی کئ جمان مرملے ہیں۔ اب قال ن اس طرف سے نہیں گذرا، اس کے بیتے مرف نے بعد بی کر فی مکھ نہیں ۔

متا الكيف الرابك ف ل بقل كو دور عربى كى ديداد ك سالة وس مادا يجن كى آوان ي برل ك تؤمد ميل كف اود كرج ل برشوب کی منی میلی واقر س محدوں کی ،وشی میں میکی رہی ۔

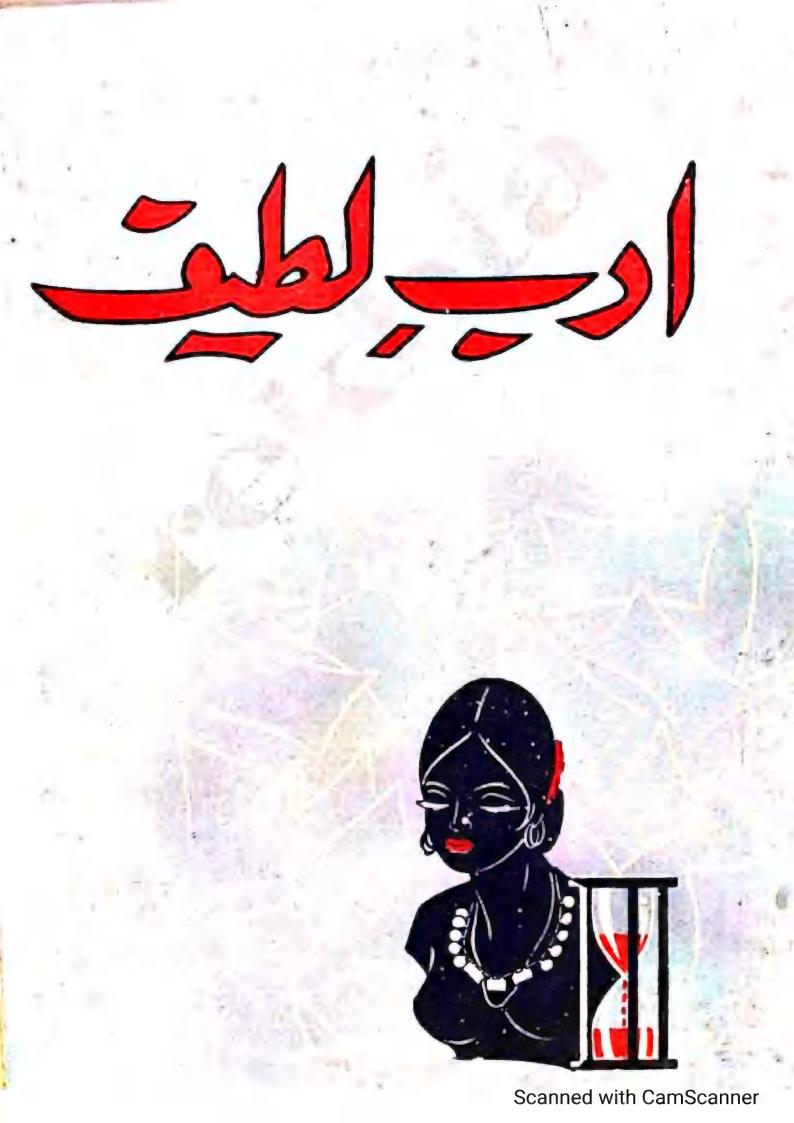
سنون

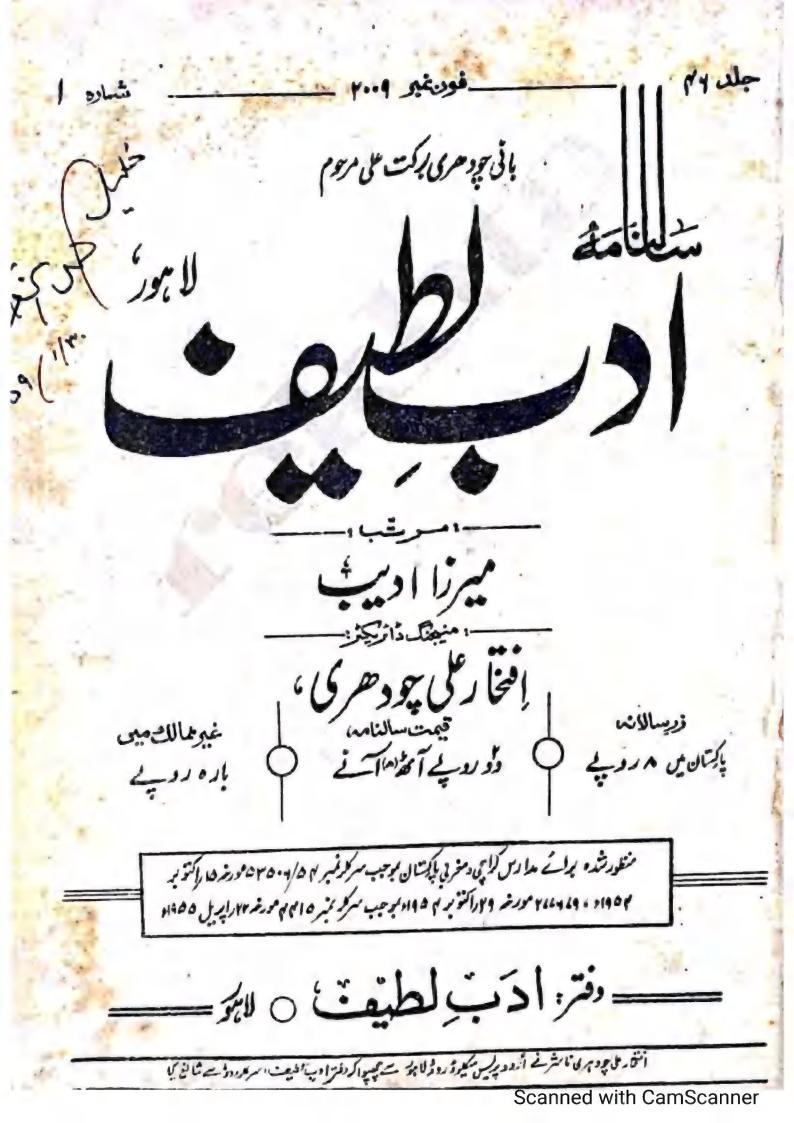
ميرزالديب

عازه دراموں کا مجموم

پانچروپ

مكتب اردو- لاهور





جيلهماشي

ين ياس

پندے تیز تیز پر مارتے اُڑتے جاتے ہیں احد دعوب بیلی ہوکر ایک کے بڑے الاب کی بیڑھیں پر اُٹر آئی ہے۔ گرد دارے کے کو کُول کی سندی کے دروارے کے کو کُول میں سنہری اُئل سندگا۔ وہ ہے اور بڑے میدان سے دو سری طرف میل کمجھونے لگا ہے۔ اب نفو ٹری دیر میں دہروں کو آگ آئی وی بیٹے گئے۔ لگے۔ لوگ شورکریں گے۔ ڈوکر دُول بھا گئیں گئے۔ اور شام کے نیلے دُھندیکے میں بھا دیاں اُٹر نی ہوئی نجھ بھولی ساگیں گی۔ دیر کم آگ کے شعلے اتھیں گئے۔ اور گوں کے چہرے اس آگ کی دوشنی میں بڑے ہمیا کم سندیکے میں بھا اس میں سے ہرایک وارن کا رُد پ دھارے میں کوجدائی سے دول پکرتے دیکھنے اور دور مری بار بن باس بو گئے باکن وُسُن ہونے بیان آیا ہو۔

بن اس کتن کھٹن بات ہے۔ پرکس کے بس میں آرکی نہیں کون اپنی واٹس سے دکو قبول کرا ہے ؟

مجان کہا کرتے تھے" بی بی تم برمارا و تت خواب سے کیوں دیمینی ہور یہ پیا رجوتھیں اب مقا ہے۔ یہ رو فق ہو تہا رے گرو نظر آ رہی ہے ہوئے ہونے کم ہوجائے گی۔ وقت ہرشے میں کی کر وتیا ہے رہر ہر براوی آئی استہ ہوتی ہے کہ ہم اس کے مادی ہوجاتے ہیں "آج بحاثی کہاں ہیں۔ اگر ہم ہوئی کی مورٹ کی کر ہے ہوئی گران ہیں۔ اگر ہم ہوئی کہاں کہ باس کرا ٹھکٹ جا سوس کی طرح میرے ساتھ چلنے والی ہوا جا سکتی اور انحنی کہیں ڈھونڈ سکتی تو میں کہ کہوں نہیں ہوتی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہے۔ روشنی سے آنا پیار کردں کرتا ہے " ہو

میتا جی نے بن باس بھوگ کرمس ہی دعاکیوں کی تھی کہ دہ وام چندر سے مل سکیں، کیا میبیت انسان کو آناسخت نہیں کرہ بی کہ وہ اچھے دنوں کی امید ہی چھوڈ دسے۔ اندجیسے سے تخریبا رکیوں نہیں ہوسکتا۔ انرکیوں ؟ اکھ کے درخت میں اُس سال سے پھل آرہے ہیں جس سال تنی پیدا ہوتی تھی۔ رُت بدلتی ہے تو شاخیس بھولوں سے بھرجاتی ہیں اور بیڑ میلوں کے بوجو سے مجک جاتا ہے۔ پیڑاں دوھرتی کو معبندھ اور گہرا ہوما جاتا ہے۔ اُس کی جویس زمین میں اور گہری گرتی جل جاتی ہیں اس دشتے کو کوئی نہیں توڈ سکتا۔

منى اب برى برگئ ہے ـ سال كتنے وبے ياؤں ميرے فريب سے كلتے جلے كئے بي .

آج بڑی ماں نے گربال سے کا تھا۔ الکا بوادر بچول کو ذوا دسمرے میں گھمالا۔ کتے برس سے دہ اس گاؤں سے با ہر ہی نہیں گئی۔" گربال نے بہت تیزی سے کہا تھا۔ ماں تونے یہی کہا کہ نما میہ برسوں سے کہیں نہیں گئی تومیراکیا دوش ہے بجلا اس میں اس میں کس کر دوس مرمکتا ہے۔ جب کوئی بھے بہر کہا ہے تو گھا ہے گالی دے دہا ہو۔ پرس سے سن مہی موں اس دات سے منتی آئی ہوں جب گر بال نے ججھے اس بھی میں دھکیلا تھا ادد جو کی میں میٹی ہوں کردی اس سے کہا تھا۔

'' ال دیکھ تبرے گئے بہولایا ہم ل بانتی اور گسندر آج متنی لوگلیاں ہمارے ہا ندگلیں اُن میں سے اپھی ہے یا اور و ئے کی توگو اونہا کر کے ہاں ممبر کا طرف آئی تقی بھٹوک اور خوف سے میری انجھیں میٹی ہم ٹی تقین میوں ننگھے یا ڈ ر بہا کرمجویں اُنگلی اٹھا نے کی مکت بھی نہ ر بی نتمی میں ان کیے تاہر ں یں ڈھیرم گئی نئی۔ انگن میں بندعی گاشے اور بھینس کر کر کرمجھے مکتی رہی نفیں اور چار ہے وکر کھوٹسی ہوگئی تقیں۔ ال نے سرمے یا وُں کس کئی بار مجھے دیکھا تھا اور پھر کہا تھا۔

مع واگر اچھے کام کرنا قرآج بیال مزہرتا میرا۔ دیکھ چا جو تکنے بھو تکتے میری آنکیس اندھی ہوجی ہیں۔ اور ساری کی دیوں نے فعل پرا تاج نہ الله کی دجہ سے ہمارے گوراً نا بندکر دیا ہے۔ بتا مجھ سے برگر کا درجہ کیسے منبطے کا بکیتی باڈی کرے توکیا ہی سکھ ہر مجھے ۔

گر بال سف کہا حد کیو زمہی ۔ اب مہریوں کہا دیوں کے نحزے اُٹھانے کی کی صرحت ہے بعد ۔ بیج تیری ماسی ہے۔ بس اس سے چی میوا، پانی مجرد اجو مرضی کروامیرا اس کا کیا علاقہ۔ یں نے بچھے بہولا دی ہے ہ

سارے سنگراوُں میں مہوئیں آئیں ۔ نہ کوئی باج بجاند کسی سے وقع مک پر لہک دیک کرگیت کافے نہ ناپینے والیوں نے سوانگ بھرسے اور نہ کوگیے شکا کرنمقس کس ۔

میرے دھول سے استے ہوئے بالوں میں زکسی نے نیل ڈالا ۔ ڈکی نائی نے سنگار کیا۔ کورے ہا تھوں اور اُجوشی مانگ سے میں مہاگاں بن گئی کے دو دانسے پر میرے مرسے بیل ماش خوا دے اور برطبی ماں نے گر بال کی بات سن کر بیل میری طرف دیکھا گویا میں معیب ہوں ہے اُس کا پہنا کہیں سے اٹھا الیا ہے۔ بھر دیا اس طرخ ہا تھ بیں لئے وہ ہو کے میں جلی گئی اور مجھ سے کسی نے کچھ نہ لوچھا ۔ بہر کا کریا ساواک ، در ہم تنا ہی تنب سے آج کسے میں میں میں تا جی ہوں ۔ میں بن باس مجرگ دہی ہوں اور میں تقید ہموں جو گئے اُلگا اُرتے ، بیر بیاں چینے بھید لوں والے ایک و ومرے سے کمائی کوچ کر دہے ہیں اور گدھوں بر سامان است فرور سے بیٹھئے ہیں۔ جیسے گدھے کوٹری کے ہموں ۔ رام لیلا کی رقبیں ایک طون کوٹری ہی اور دوگ و اے لؤکے چیلے کیٹوں کی پواکھ نے بنا ملائی کی تفضیاں اور چینی دانے بیکوٹ کیا رہے ہیں۔ دور دوا ورجوشی کے دہھے ان ویکٹری کیا ہوش نہیں کہ وہ گئے ہیں بھی کھڑی کے بہر شاکس پرکوٹرے کیا رہے ہیں۔ دورہ کے جوش ہونے ان سے اس بات کا ہوش نہیں کہ وہ گئے ہی بہر شہر نے کھو جاتا ہے۔

گرگال اسے کینے دہاہے اور دو نوب لاکے نفک کرد تے ہر نیخے والے کود کھے کھے کہے کے نفتہ ہیں پہرہاہے ؟

ما میں بخیل سے بے پردا بھیر میں وسطے کھا کو اردھرا کہ حربر جاتی ہیں اور چیو ہے نہے ایک ایک چہرے کو تکتے زور روز سے مدتے اسکے ہی آگے ہی آگے ہی آگے جاتے ہیں۔ بعلا بہتے میں کچیر شخ والے کہیں بھر طخ ہیں؟ یہ بجو گرجم جنم کے لئے چا ہے دالوں کے درمیان ادم بی جاتا ہو میوی آگے ہی آگے ہی آگے ہی آئی سے اور پر جم سارا کھی ان سے لیک ہور کے نشان کی کھر ہے تی پر ہم سارا کھی اور کے کیوں کے ندموں کے نشانوں کھر جس بھر ہو ہو گرمی اور الیس نیس آنا۔ اور میلے کی جیر آگے جس می می می می ہو ہو ہی میں می ہور ہے۔ ہور ہی ہور ایس نیس آنا۔ اور میلے کی جیر آگے ہی آئے جس می می می ہور ہے۔ وقت کمی دورا بن جانا ہے ، دورا بن جانا ہے ، وہی ہور ہے بین ہور ہو ہونیا جھر سمجایا کی تقدر اس بی ان ہور سے بین ہور ہے بین ہور ہونیا جھر سمجایا کہ تقدر سے ان ہور کی کو سیال سے آگر میسیوں کے ساتھ گی درشی تو بھیا جھر سمجایا کو تقدر سے بیل ہور ہے بین ہور ہے بین ہور ہو تھی جھر سمجایا کی تقدر سے بیلے میں کول سے آگر میسیوں کے ساتھ گھر سمجایا کور ہونے ہور سے بیلی ہور ہے بیلے میں ہور ہونے بیلے ہور سیالے کور میں جانا ہے ۔ کہ میں تو ایکنا ہے ہور سیالے ہور سیالے کی ہور ہونے کی ہور سے بیلے ہور سیالے کی ہور سیالے کے ساتھ کور سیالے کی ہور سیالے کی ہور سیالے کی ہور ہونے کی ہور سیالے کی ہور سیالے کور سیالے کی ہور سیالے ک

بے گویا گھر مجھے بابا نے لاکر دیا تھا۔ بابا یہ کھو امیرے لئے کسی المثن میں سے نوبدکہ لائے لئے رئی دد نوں ہا تھوں سے اپنی بڑی سی کیڑے کی گڑی استجا ہے ہوئے ہے۔ دد فوں لائے راون کے بت لیے کی گڑی استجا ہے ہوئے ہے۔ دد فوں لائے راون کے بت لیے ہوئے مرج برے کی طرف جربے کے طرف جربے کی طرف جربے کی طرف جربے ہیں۔ منی کی آنکھوں میں اپنی گڑیا کے لئے کتنا ہیا رہے۔ کیڈرے کے چوٹ سے منہ پر بے دیج گائی کو باک اور آنکھیں بنی جو ناک بین انتہا ہے۔ گوٹے گئی جُڑی مرم پر دیکھے اپنے مسئلے کو منبعا ہے یہ کہنی مگا ہے۔ ایجی ناچ گی۔ اپنی کا ج

کے کنارے کنا سے ہوکر کھیتوں میں سے ہمارا راستہ سکراؤں کوجا آ ہے۔ نرند کی کا کاردان بھیا ہی رہتا ہے۔ ربیدھ نیڑھے راہوں اوراجمی کمیٹنٹیوں سے کسی مزل پر پہنپنے کی تمنا نربھی ہر تربھی سراجلتے رہٹا پڑا ہے۔ سامدا جا ہے یا دُن زخمی ہرں اورول میں کچھ نہ ہو۔

شام کا نیلاد صندلکا اور نیچاترآیا ہے۔ شاہیں مذجلنے کیوں مجھے بے مدا داس کردیتی ہیں آکا ش پراکیلا تارا وحرکما کا نیبنا ، دشے کی کو گالی م تھر بخرآیا ہے۔ اور نیلا ہرملے کے خالی سندر ہیں اس کی تنہائی مجھے اپنے بن باس کی طودولایتی ہے۔ انسالؤں کے اس دیرانے میں میں اس نہا بیٹر کی طرح ہوں جس پرزچول آتے ہیں اور نہیل۔

ہے اور میں اس میں اور دلآیا ہے جس میں بھائی سمندر بار گئے تھے۔ وہ اپنے ڈھیروں سامان کے ساتھ جب دوروس کوجانے کے لئے تیارہ ورہے اس جا زکی یاد دلآیا ہے جس میں بھائی سمندر بار گئے تھے۔ وہ اپنے اور دعایش بڑھ رہی تعیں۔ باہر بابا کئ طرح کے تیارہ ورہے تھے۔ تو امان کی آواز میں آنسووں کی گردہ تھی۔ گردہ بڑی میں سے چری تھی۔ انظامات میں گئے تھے اور بھیا اور اس تھے ۔ آبا چپ جا پ گم مم آنگی ہیں ہے باوں حیتی اور حراجا رہی تھیں۔ میں ساسے گھر میں جہتی مجرتی تھی۔ جو طرح ب کی در اور اور آجا رہی تھیں۔ میں ساسے گھر میں جہتی مجرتی تھی۔ جو طرح ب کی در اور تھی اور اور کی کیلیف کاکیا پہتہ جاتا ہے۔

بندر گاہ کہ ہم سب انعیں بنیا نے گئے تھے جھیا بھائی کا ما مان دکھوائے کا فاؤٹھیک کرنے گیگ دے براوپر سے اُدھوا جا ہے تھے
اور میر چنگلے پر جہ کی مڈیا سے مبزی ائل پائی کو دیکھ تھی بھائی ہے اور چر دہی تھی۔ یہ پائی ایساکیوں ہے اس پڑیل کے دھیے کو ں جس کرشتیاں کیوں
ہی جو کی کی رہیں۔ دنگر کیوں ہیں، او بخی نبچی لمروں پرکشتیاں گولتی ہیں تو ہم ل نہیں آنا کیا یہ سوالوں سے پرلیٹان ہو کر بھائی کہ درہے تھے جب توجی مروبائی کی تو اس کے بیان اور کی تاری ہیں آپ سے اب مدوم ہم جائیں گی تی بی اُن "

ادرات مجے مدم ہے۔ جس شق کے جیپونہ ہوں وہ ورب ماتی ہے۔ کشتیاں ساحل برجی دوب ماتی میں۔ پانی کی ایک لہر بھی انہیں و لونے

كرائي برقب باف برف برج باذر الإستواسة وجائى نبي بئى-

پرجہاز کی سیاں سائی دیں اور بابا نے بعائی کو گھے لگا کر سرچ ہا تھ پھر کو اچھا بھی سپر و خدا کہا تھا " بھیا جائی سے لیسٹ گئے تھے۔ اُ پا

بڑے کے زور دل کی بات بات پردو و بنے والی تھی۔ اُسے بچگوں سے دوتے دیکھ کر بھائی نے کہا تھا " بی کی کو کھی کھی تی ہی تے ہے۔ اُ بلا اس کے بات ہے۔ دوسال میں تومیں لوٹ آو گا۔ کوئی میں سدا کے لئے بچھور ہموں۔ پھر جھے بینے سے لگا کر اولے نے بی بی بین سرے لئے پیرس سے

میں بات ہے۔ دوسال میں تومیں لوٹ آو گا۔ کوئی میں سدا کے لئے بچھور ہموں۔ پھر جھے بینے سے لگا کر اولے نے بی بی بین سے بہت لا بروائی سے

میں بات ہے۔ دوسال میں قریب ہی جا رہے ہوں جھے گئے۔ جب کے جہاز نظر آنا رائم ہم دوسال ہلاتے رہے۔ بھرشام کے دھندلکوں میں بندلگاہ

میں میں دوشنیوں کا عکس یا نی کی لہوں میں ڈو لئے لگا اور جاز کی بتی اکسے ادے کی طرح کا نیتی رہی اور پھراً و جمل ہم گئی اور اس کے بعد
ساری دوشنیاں میرے گرو سوا کے لئے ڈوب گئی۔ لہوں میں سے کبھی کوئی کو ان نہیں نگی۔

میں آں ہے لیٹ کرکتی زور سے پینے بڑی تھی بمیرے ول بیں کوئی کہر رہا تھا۔ اب بیصورت پیرکہی نظرند آئے گی۔ اب فربھائی کو کہی دکھو نہ سے گی۔ میراول زور زورسے کانب رہا تھا۔ چیے ہٹر ب میں خالی آکاش ہراکیلا تا را نیلے وصد کھے سے اوپر نفر تفراتا اور ور تاہے۔
دور ہاخوں میں رات کی سیا ہی اپنے پر پیلا رہی ہے۔ گر پال نے دونوں لوکوں کو کندصوں پر جہالیا ہے۔ اور دہ کھینل کے دومیان مسفید ککروں کی کاروں دو کھیت اور کہ کھین کے دومیان مسفید کر ہوں کی سے آئے آگے جا رہا ہے میں اور مُنی وجرے وحمیرے جل رہی ہیں۔ پانی کے نالوں کو پھلا گے کو وہ وس کھیت بہے

ا ما انتار کرے علی اور دو او او کو س کوراون کی کہانی سائے گا ۔ اُسے کیاموم سیتا اس کے دیمجے آرہی ہے ۔ اور وہ خود راون ہے ۔

کے کنارے کنا دے ہوکر کینٹوں میں سے ہمارا راستہ سنگواؤں کوجاتا ہے۔ فرندگی کا کاروان بہتا ہی رہتا ہے رسیدھے ٹیڑھی اورالجمی گیٹی نڈیوں سے کسی منزل پر پہنینے کی تمنا نربھی ہر تربی سراجلتے رہنا پڑتا ہے۔ سما سواج ہے یا دُن زخی ہر ں اورول میں کچھ نہو۔

شام کا نیلاد صندلکا اور نیچاتر آیا ہے۔ شاہی رز جلنے کیوں مجھ بے صدا واس کویتی ہیں آکا ش پر اکیلا تا را دھڑکتا کا نبتا ، وف کی کو کیال ح تحر بخرا ہا ہے۔ اور نیلا ہر طے کے خالی مندر ہیں اس کی تنہائی مجھے اپنے بن باس کی اور الایتی ہے۔ انسالؤں کے اس و برانے میں میں اس نہا بیٹر کی طرح ہوں جس پرزیعول آتے ہیں اور نہیل۔

ہتارامجے اس جہا زکی یاد دلآنا ہے جس میں بھائی سندر پار گئے تھے۔ وہ اپنے ڈھیروں سامان کے سا تھ جب ڈوردیس کوجانے کے لئے تیار مہر رہے گئے۔ تو : ماآن کی آواز بیں آنسو وُس کی رُندھی تھی۔ گمروہ بڑی تسلی سے چزیں ٹھیک کرتی اور دھامی پڑھ رہ تنجیس ۔ باہر بابا کئ طرح کے انتظا مات میں گئے تھے اور بھیا اور س تھے۔ آبا چپ جا پ گم کم آنگی میں بے پاؤں عیتی او ھر آجا رہی تھیں۔ میں سامدے گھر میں جبکتی بھرتی تھی۔ چرط جب کک نہ گئے ذخم کی سکیف کاکیا پہتہ چاتا ہے۔

بندر گاہ کہ ہم سب انعیں بینیا نے گئے تھے بھیا بھائی کا سامان رکھواتے کا فذر کھی کرنے گیگ دے پراوپر سے اُدھراً جاہے تھے
اور میر دیکھے پر جہکی غیا سے مبزی اکل یا نی کو دیکمنٹی بھائی سے بوجے دہی تھی۔ یہ یا نیالیا کو سے اس پڑیل کے دھتے کیوں ہیں کہ شیاں کیوں
ہی چہر کیوں ہیں۔ دنگر کیوں ہیں، اونچی نیچی ارواں پر کشتیاں ڈولتی ہیں تو ہول نہیں آنا کیا ہے سوالوں سے پرلیٹان ہو کر بھائی کہ درہے تھے جب توجی

اور آئ مجے معدم ہے جس مثنی مے میپونہ ہوں وہ وُوب جاتی ہے کشتیاں ساحل برجی دُوب جاتی ہیں۔ پانی کی ایک لہر بھی انہیں وہ ایک کے ساتھ کا فی ہوتی ہے۔ کے لئے کا فی ہوتی ہے۔ بڑے ہون کے بازی کا پنتھ لا سے تر بھائی نہیں ہیں۔

کیرجہاز کی سیاں سال دیں اور ایا نے بعاقی کو گلے تکاکر سرپر ہا تھ پیر کرا چھابھی میرو خدا کہا تھا" بہتیا بال سے لیے سے کے تھے۔ اُ پا

بڑے کر در دل کی بات بات پر دو دینے دائی تھی۔ اُ سے بھیوں سے دوتے دیکید کر بعالی نے کہا تھا سبی بی کود کیموکسی نوش ہے۔ بھلا اس بیں دونے

کی کیا بات ہے۔ دوسال میں تومیں لوٹ اُور گا ۔ کوئی میں سدا کے لئے بچٹور دا ہوں۔ پھر جھے بیٹ سے تکاکر لائے 'بی بی میں تیرے لئے پیرس سے

مفضے لاؤں گا ۔ بس توجھے خطا مکھتی دہ کرنا ۔ اور میں نے زور سے سرطوعا تھا ۔ پھر جب اُتحری سیٹی سائ وی تو وہ بڑے طمن سے بہت لا پروائی سے

توم اٹھی تے جیلے کہیں قریب ہی جا رہے ہوں بچلے گئے۔ جب کی جہاز نظر آتا رائم ہم دونال بلاتے دہے ۔ بھرشام کے دھند لکوں میں بنددگاہ

کی ساری دوشنیاں کیا عکس یا نی کی لیوں میں ڈو لئے لگا اور جا اُ کی تی اکیلے تارے کی طرح کا نیتی دہی اور پھراُ وجل ہوگئی اور اس کے بعد

مداری دوشنیاں میرے گوہ سدا کے لئے دوس کیمی کوئی کری نہیں نگی۔

یں آئاں سے لیٹ کرکتنی زور سے چیخ بڑی تھی بریدے ول میں کوئی کہر رہا تھا۔ اب ببصورت بیرکہبی نظرند آئے گی۔ اب نوبھائی کرکمبی دیمیونہ سکے گی بریراول زور زورسے کانب رہا تھا جیسے بمنر ب میں خالی آکاش پراکیلا تا رانیلے وصند کھے سے اوپر نفر تفراتا اور وُر تاہے۔

دور باغوں میں رات کی سیا ہی اپنے پر پھیلا رہی ہے ۔ گر پال نے دونوں اوکوں کو کندھوں پر جھالیا ہے ۔ اور وہ کھیننل کے ورمیان سنید ککیوں کی سی پگڈنڈ یوں پر ہم سے آگے آگے جا رہا ہے میں اور مُنی وجرے وحیر سے چل رہی ہیں ۔ پائی کے نالوں کو بھیلا گگ کروہ وس کھیت پرے سے انتخار کرنے کا ۔ اور وو دلوں کو کی لاگ کرانوں کی کہائی سنائے گا ۔ اسے کیامعام میتا اس کے جیمیے آر ہی ہے ۔ اور وو خود واُون ہے ۔

منی مجھ سے کہتی ہے ال مروب کے امانے اگرے و مہرے دیڑے اچھ دنگ والے کڑے بیجے ہیں۔ دیٹی ہیں۔ واق کا بذسے بہت اچھ مگتے ہیں۔ ماں مریے کو ڈی ما تبین ہی جو بھے بھی انجی جزیں وے سکیں ماں تم التی کیوں نہیں ہو مید وچھ نہیں تم تمک گئی ہو ماں گا

"کوئی مجی نہیں باوم می ہوگئی پڑنے بر سے یعنی سے میری طرف دیکھ کو کہتی ہے۔ تم آو دلوی کی مور تن گلتی ہو ماں بومی ما میمی ہی کہتی ہے ، اس کے مردی کی مور تن گلتی ہو ماں بومی ما میں ہی کہتی ہے ، اس کے مردی کی کا خاصلا کمن بہت ہوتا ہے ۔ اور جب انسان انٹیز جا تا ہے ۔ اس کے مردی کی کا خاصلا کمن بہت ہوتا ہے ۔ اور جب انسان بوجا تا ہے ۔ اس کے مردی کا انسان کرتے کرتے میری آئمیں پھوائی ہو۔ میراس خالی ہے میں گھٹی ہوں پر بوجی دکھ کا نانا کتن الرٹ ہے۔ گہرا اور بھائمیں ما تو نہ جھر ڑنے واہ ۔

مئنى بر دچردى بدال كا حار كافي الانبىين

من أعلى كرن من أسع كيجاب دون ودراهي بكري سوج بي بون-

بھیا بھے گئے ہارے تے ہم ان سے ڈرتی بی بہت تی۔ و ، گھریں گھٹے آد جُرئ ہو بخود مری آجاتی ، جال بی عُہاؤا در ہنسنے کی آواد میں اور کے کا میں ہوگا ہے۔ کہ کا میں ہوگا ہے۔ کہ کا میں ہوگا ہے۔ کہ کا کہ کہ میں ہوگا ۔ سنبل کہ جاتے ادر سیستے ہے والے میرے ایک کہ مشری ہوتی ہوجائے گی آو آو کھی ایس کا ایس کے ایک کہ میں اور با دھنے گذرے کہتے اور نہ ہاتھ وں میں سیابی جرتے مجھے کہتے ہی بی اجب آو جو مہدائے گی آو آو کھی ایس کی محقا کہ کہ کہ میں اور با دھنے کہ ایس کے کہتے پر آئی میا ہی ہے کہ مارے منے پر ایک می آو میرے میں اور با دھنے کہ میں آگے کہ کہ میرے نصوب کے کھتے پر آئی میا ہی ہے کہ مارے منے پر ایک می آو میرے مائن دکھا نی نہیں دی بھے آو کھی کھنا نہ آیا ۔

ان دول گویا گھر سماکریں سرچاکرتی تھی۔ ہم اس میں رہ سکتے ہیں۔ انا ں اور بابا اور میں تیا اور ہیا تی اور آپاسمی بس میاں رہی گھے۔ زندگی رس معرو گیت ہے۔ کسی شے کی خرورت نہیں کرفئ کمی نہیں۔

بنیا کُتُادی برنی توم سے کہا تھا بمارا گھرجنت ہے کمل اورا سمانی جنت۔ ان دؤں اگر بن دُھا ما بھنے کے منے ہاتھ اٹھاتی تر مجے ہی شریکتی کو کیا جا مہل۔ آج کی طرح اُن دنوں بھی بس منے ضا سے کچے دہیں مالگا بھے اور دُکھ کی انتہا زندگی کے جکڑیں ایک ہی متعام پرہے۔

الم المنظم الم المنظم المنظم

بوسی اں بہت ہے چین ہوگا۔ میری طون سے ایک انجانا خوت ناجا نے کم ل بردقت اُس کے کلیے کو دوئو آیا رہا ہے جی وہی ہے۔ اُس کا ماست کھٹی ہے الدیس گر پال کے ما قدیمتا ما سنز چل کر آئی ہوں۔ اُس سے آگھ چلنے کی مجدیں مہت نہیں۔ آٹوکوئی کس بر پہانا جائے اور وچیب کہیں جانا ہی خام ۔ زخی یا ڈ ل اورزخی ول کو کے کو کیولی مائٹریں مجا کہاں جا مکنی ہوں۔ مُنی میرے ماہ یں کھڑی ہے منی میرے اور ال کے دریان اوٹ ہے۔ کتنے فاصلے ان کے اور میرے درمیان میں مجلامیں اس سے پرے کیسے جما کے سکتی ہوں ؟

گاف دالوں کی ڈیاں جی گاتی ہیں گاری ہیں۔ اتھل کے تالاب کے پاس جا ہم کیا اب بٹ کرمیل کر داہوں میں کھر آیا ہے بچے دو تنجاتے
ہیں مرد ندو ندو سے ہتیں کرتے ہوئے میرے ادر مُنی کے پاس سے گزرد ہے ہیں۔ وربی اچھے اچھے کپڑے بہتے دوبی کو سنبھائی ذرا ذرا
سے گونگھٹ ما تعون کک مرکا نے پہلے میں توبیدی متھائیوں کی لوٹلیاں ہائٹوں میں پکڑھے بہتوں کو کندھے سے پشائے ننگے پائس تیز تیز جل
دیمان کے توقیے دوبیٹوں کے بلود ک میں بندھ ان کے بیجے جول رہے ہیں۔ زمین اور جسم کا گہرار شتہ ہے۔ اُس کے ادرا نسان کے درمیان کی رمیان کی درمیان کی درمیان کی درمیان کی روہ کیں ہر۔

دور ہفتے لوگ سفید دیتے لگ رہے ہیں۔ اکارہ بہانا ایک ساد موسکواؤں جانے والی ماہ پرہما دیے بیچے موگیاہے۔ اس کی آواز میں کتنا ورد ہے۔ تھیک ہی تو کہنا ہے جب روشنی کاکوئی وجود نہ مہر اس کے بعد ہی دوشنی کی تنا بانی رہنی ہے۔ اُس کے تار میں کی جنکا دیجھے سنائی نہیں دیتی مرف گیت کے بول ہوا کے سانڈ کم کی کھار میرے کافوں میں پڑجاتے ہیں۔

"ماں! تم جب کیوں ہوکو ٹی بات کرو مجھے ڈر گاتا ہے ہو منی بڑھتے اندھرے میں میرے واقع کواور ذور سے پکڑنے کی کوشٹ میں اپنی گردیا کو سنعال نیں سکتی۔ اس کی آواز آنسووں سے بھیگ رہی ہے۔ اسے کسی اور سوال پہھٹے کا موش نہیں۔

من کوئی بڑے ہونے پرآپ سے آپ پرچل جائے گا۔ کہ اندھرے سے ڈرنا برکارہے جب اس کا جادد میل جاتا ہے۔ بھر کھے کئے نہیں بندا۔ بعانی کما کرتے تھے" بی بی بانی میں زور ہے اپنا راسٹے و بنالیا سے " مجھے ان وزن میں ہر بات کہم سمجھ میں نہیں آئ کہ بانی میں زور کماں سے آتا ہے۔ حالات کا دعارا را ہیں خود پراکر لبتا ہے۔ بڑی ماں جب مجھے بگارتی ہیں قرم جھیکاری کر مانے کم سرکا نے ہو سے جی کہتی ہوں۔ مرکام کو آتی جلد پنانے کی کوشمش کرتی ہوں کہ معروف رموں اور اپنے ممائے اکیے ہونے موجے بیا رہے کا وقت نہ مل سکے۔

جب سے تعاقر موج نہ تھی۔ اب موج ہے قریحے نہیں۔ برط کچرنہ کچرکی دوجاتی ہے۔ یہ کی کہیں بی پیجیا ہیں بیجورتی مجمی کچے نہیں ہوتا اور بی کچے۔ آج آگھیں بندکرتی ہوں تو دل کہ تاہے 'وہ سب ابھی آئیں گے۔ اور بھیا مجھے دیکھتے ہی کہیں گے۔ ''بی بی یہ بردپ ہے مچسکاری تہا ہے مریر ورا انجی نہیں مگتی۔ آنا راس کو برے کہ یہ دیکھ میں تبرے لئے کیا لایا ہوں بچوٹوے سا رے کام اِدھر آبھا رہے باس بیٹر مجھیاں کہنی کم ہوتی ہیں اور کھر گادر کئی تیزی سے جاتی ہیں جب ہم گھرایا کریں تو بس فرکہیں بھی نہ جا یک یہ

دل سعامے انہونی باقد کے پینے دکھیتا اور یونہی وحرکت سے جب اس سے بات کرتی ہوں ترکت سے "اُنٹر تیرکیا جاتا ہے بی بی اُسپنوں پر توکسی کا اختیار نہیں اور مجرلاس پیلنے میں کیا بمائی ہے ۔ کہ محصے کواٹھؤں کے اندرکسی دن وہ سب ایب میں جن کا تنہیں اُنٹا رہیں۔" معمیں کہنی ہوں میرے مضمولت اندھیکار کے کچے بانی نہیں رہا " دل كمنابة ناأميد مونابت برايب بي يرأميد أخركس ف كى كرون ؟

مُنَّ مِرِا کَنی کچرہے بوجو رہی ہے آل بنا ہمارے اما ہمارے گرکبوں منیں اُنے ۔کبادیوالی بی ہم ماآ کے پاس منیں جائی گے ماں مراری روکبوں ہی نوجارہی ہیں ۔ ماں میرادل اب اس کا ڈس بی نیس مگنا۔ میرادل میلے بی بھی نیس لگا۔ میں میراجی توا داس ہے بی ما کے گھر جاؤں کی بیکس سے بوجودل اس کے ماکا گھرکس نگر بی ہے۔منگراڈس سے با ہر سارے گاؤں مجھے گڑ با گھر ملکتے ہیں جن کی کوئی اصلیت منبی منگراؤں ہی پھیائیں ہے ، سب کمچہ پر بھیا میں ہے۔

ا در پیرهبی اُ مَارَ جانے کیوں بھٹکی ہی دہی ہے۔ ایسی پیزوں کوڈھونڈ تی پیرتی ہے ہو کہیں بھی رافقیں۔ ایسی اُ وازوں کو مسنے کی اُسٹا گئے ہو بھر کھی سنائی نہ دبی گ مربہ گو برے ٹوکرے اٹھاتے اٹھانے ، دودھ بلونے ، اُپلے تھا پتے مزم انے کیوں چند مہینوں سے میراول کیوں دعر کاکرتا تھا۔
ہوا بی اچانک جانی دھی نوشو مونی اور مجھے سادے ہا جوں کے مُرا پٹے قریب آتے جان پڑتے ہجھے اپنے سے دُورے جاتے ہوئے۔ پراپ بھی معلوم ہے جہاں دوس بی ۔ دو دبیں میری پنج سے باہم ہے۔ سنگراڈل کوجانے والے واسنوں کی طرح سادے اور استے واستے ایک دومرے کیا ہے۔
گروتے بیں ۔ کھا نیوں سے اس شرکا کھوج سگا کو بی کیا کروں گی۔

آباد گھردں کے کھنے کواڑوں سے اندر جلتے و کُیوں کی کا نینی روسٹنیاں پر ہوں ہے دیس کی نصویر می جان پڑتی ہیں۔ گر بال اور رشکے ہیں اور کُی اب منا خذ منافذ جل دہے ہیں۔ سرکنڈوں کے دہنی بوُر میرے بالول سے جیورہے ہم ہماا پناریٹی آنجا سنجانے و معیرے درمیرے ایکلے سے دو بوں نو داسند اُسان ہو جا آہے۔

حمق کمتی ہے ال میں نفک گئی ہوں۔ مجے سے اب اور نہیں جلاجانا . الشکے دو رہے ہیں اور ان کی آنھییں نیندسے بند ہوئی جاتی ہیں باون ان سے سنجاسے نہیں سنجلتے . ہم راہ سے و داہش کو ایک کھیٹ کی اُو پئی منڈید پر ببیٹر گئے ہیں یمئی نے میری گو و میں اپنا سرر کھ ابا ہے ۔ گر بال کدوبا ہے: وکھو قد سمی عورتیں اتنی میو فوف ہیں اُن کھنے نیکے گئم ہو گئے ہیں ۔ شیلے ہیں انہیں ہوش ہی نئیں دہتا کر سنجال سکیں یا گلوں کی طرح دام لیا کی داس وکھتے و کھیتے ا بیٹ بچے ل سے بچیڑ جاتی ہیں۔

میلے کے بناھی آونیکے مار سے بچر معباتے ہیں جیس اس کی طرف دیکھے بنائمنی کے سربر ہاتے پھرکر کہتی سوں۔ تم کبی بول جی سکو گی اس بات کو کر نہیں۔ وہ وقت اور تھا یہ اور ہے۔ گریال مولے سے کہتا ہے۔

گرال کویں کیے سمجا کر کو وقت کبھی اور نہیں تھا ۔ اور النان کے نصیب میں دکھ اس لئے ہے کہ وہ کبول نہیں سکا بمیری یا دیں وہ ناند اسمی طرح زندہ ہے ۔ مبرطوف آگ گئی تھی ۔ کمک آزاد ہوگیا تھا ۔ بک بُٹ گیا تھا ۔ اماں اور بابا نے کہا برسارے وگ پاگل نہیں ۔ جو ڈر رہے ہی دو مرے دیس کو ہوا گئے جاتے ہیں ۔ کبھ استے اپنوں کے دومرے دیس کو کوئی دکھ چیوسکنا ہے ۔ اماں اور بابا کتنے بھولے نعے دکھ قوس اپنوں سے دومرے دیس کو ہوا گئے جو لے نعے دکھ قوس اپنوں کے دومرے اپنی خوابور تی کھودی اور ہرشے اپنوں سے ہی ملتے ہیں ۔ اُس بویٹ تی کی کیا اصلیت ہے ہو برگا نوں کے باتھوں ہیں پہنچتی ہے ۔ ساری زندگی نے اپنی خوابور تی کھودی اور ہرشے کا چہو خون کے غبار میں چھپ گیا ۔ ہمگو ان کہ گوا دوا اندکے نام پر وان دینے والوں نے ایک وومرے کے گئے پر طوار میں چلائیں ، ہمنوں ہیں کہ میں اور ہوتی کے نفظ صداوں کی بیراوں کی طرح اس آزادی کے لئے کش مرنے والے جو دیت کی عورت اور عصمت کو جھوٹا بول بھنے لگے ۔ بمائی اور اپنوں کے نفظ صداوں کی بیراوں کی طرح اس آزادی اور ہوتی دومرے کے گئے دونوں کی طرح اس آزادی اور ہوتی دومرے کے گئے دونوں کی میراجی تو ہول کھا تا ہم میں دونوں اور کی سے اور ہوتی ہیں کو گئے اس نوادی کے دومرے کے آباں نے بابا سے کہا نعا ہم میں دونوں اور کی سے اور ہوتی تھی ہی دونوں اور کی سے اور ہوتی تھیں جی دونوں اور کی میراجی تو ہول کھا تا ہے ۔ اس و نت کسی پر جروم کا کا ہے کا رہے ہو

ادر بابا ف اپنی اسی طائزت سے کہا تھا م بی بی کی آباں تم بھی مام لوگن کی طرح ناحی جا ن گھاری ہو۔ مبلا ہیں بھی کوئی تحلیف موسکتی ہے : دائے ك بناجاره در تما رير شور تويندون بينم موجائ كا . گيراد نبيرسب شيك مرجائ كاسب كها"

الى مام ذندگى مي تو ايسے جواب معملى موجاياكرتى تنيس براس دن نرموني - بوليس معمان كے سائذ عزت كاخطرة ب جوان ولكوك كاساقة ہے ميرى او قام سب كريتا كے باس ميج دوي،

بابا بوسے "داموں پر مرواف محاق کے آوارہ وگ بھا گئے ہوتے میں کا دایاں کا اور اس کر بھینک دے میں۔ ایسے میں جاتا اور نبی زیدہ خورے کی بات ہے۔ بس تم خاموشی سے اپنے گرمی وہد نیدا باری حفاظت کرے گا. با با حالات کی وجہ سے بریٹا ن مہوں کے مگراہمال نے وقت سکے گزرنے پرموائے فداکے بھروسے کے اورکسی کی مدد کا ہمیں واسط نہیں دیا۔ اِن وقت توکب سے گزرچکا تھا۔ بابا کی ہو ل ہی ہتی۔ ك انهو ل في إنى زندگى اور قدرى كا مبارا ليا تھا۔ اور اس بول كے بدف قرحب كريال مجھے كھيٹ كر كھرسے با ہرلاد في تعاديم في باكے مقديمر كونا فى كے كذر سے ديكھا: ال كاجم الى يس تما، بندائمهوں اور خون أنود مركوبول كروه جانے كس طاقت سے برادتمنا كر رہے تھے . د ما كے قبول مونے كا دقت تما بيد و آمال كے سينے سے ايك چكا بروا برجيا أربار كيا تفاء اور دوائسي ملك كنيں جهاں انہوں سف عنواسے اپني فالمت اوروو کے محفوظ رہنے کی د عاما نگی تھی۔ آیا کی پیٹیں آج بھی تھے آ دھی کے شور میں بھیا رسانی دھے جاتی میں بہر آج کی طرح تف بھی میں کیا کرسکتی تھی۔ كُيْال مجع كمين القاء مرح مربي بن منقى - برجھ ان داہر ل بنيا كے اللے كا آس كب متى - اگري ميرے پاس مہت نويم اكول بجھ میوستنا ۔ کوئی یوں نگے سرمجیج مجرمی کی ان راہوں پر کھیٹ سکتا تھا۔ جمال کاہر فدرہ میں پیارا تھا۔ ان راہوں پرمیرے بابا کاخوں کر اسے اس دھول میں ان کاسفیدسر کھیٹا گیا تھا۔ وہ کون دیس ہے اگر اُس دھول کی ایک جھاک دیکھ سکوں تو آج بھی اس کو ما تھے پر پیڑھاؤں۔ وہ مٹی مجموسے تخوش تمت ہے۔

من نے اپنے باباسے کتی ایم کنا تیں۔ آن کومی سے کتنا تایا تھا ۔ بھیا اور بھائی کوکٹنا نگ کیا تھا۔ اورجب میرادجود أولى كے بنا سنگراور کک کینیا گا تو کوئی ما سایا نیس تفاجی سے بیں رومد کر انتجا کرتی کہ بابل بردس تجیث را نضا اور کوئی می دواع نئیں کروا تما۔ وكم يهف كع بدرا كُوْنكم كي أس بور دوركون اميد بوقود كح كا برج بالا برجانا بعدادد مراس مسكر مكاكي مرلال ادركيا يا دكرد ل كريال-

تمن توكبي بحد بيجد مركر ويلعنى من مني ديا-

بڑی ان کی اوگر بال کی گالیاں، موک کی سختیاں میں نے دور مملقے دشے کی طرح اس آس کی طرف د کیمد کر برواست کر لی تغییر کدشا میجا تی ادر مبلا مجھے کمی دن کھوجتے ہوئے سنگرافس میں آ جائیں۔ پھر می بردی ماں کی طرف دیکھے کو مسکراد وں گی اور گریال کی طرف دیکھے بنا اپنے جنبا کے سائة چلى جاؤں گى۔اس دن نيم كے بتر الى ملى كھيتى ہواكيت كائے كى.اورسارے كاؤں مينوشياں موں كى .انسان اپنے كرسارى كالمنات كا مركز كيون عجمة ب زجائے كيوں جب مك اندهرے سے أكميں الزس نبي برتيں النان أجا الے كے لئے أكميں جبكا ما رہما ہے اور بينے ويكمتا ہے إمريين آدار ، خيالوں كى طوح دل كے كردم كا تعتى بين بين بيدا ، في تومير عسيوں كى كيوں دھيلى بوكئيں۔ ولك كرو آثاد كا كميرا كمركي بين في سينون ي جاگنا شروع كرديا . سايق كے گيتوں مرتمبي كمجارم إايك بول بعي كرنج الممار

حب ودون کھوں میں صلح ہو فی آرگئیاں بہت اواس رہنا سمبرامہما اور پربشان ، بڑی مان اور وہ چرکے میں شیٹھے مر سے ہو سے جانے کیا با تیر کیا كرنتے . پرمجم سے دونوں كچرنہ كہتے - ان دنوں منى پاؤں باؤں جوتى تنى در تو تى باتير كرتى تنى دخرى ذور شور سے مگرمنى رہيں اور مجر بكرے كى طرح جيئو كنين.

Scanned with CamScanner

مجے کن فرج سے نہ آئ۔

تجربین نے منا پاس کے گاؤں سے دو مرہے مک کے سپاہی لواکیوں کو ڈھر ڈوکر لئے جا رہے ہیں کس دیس کو آخر کہاں کن لوگوں کے دمیان ہوا ان دنوں میں نے بھی سرچا تھا۔ ٹنا بد بھیا اور بھائی بھی مجھے ڈھو: ڈنے آئیں گے۔ جا دو کے شہر کے درواز دں کے باہروہ کب سے میری راہ دیکھ دہے موں گے میرا انتظا رکر دہتے ہوں گے۔ جھے جا ناچاہئے ۔ صرور بی ہرووز اپنی امیدوں کی پڑئی کی گرمیں باندھتی اور اَس لگائے گئی کے مرڈ کی طرف دیکھتی رہتی۔

اس ال دویں میں ہارے سکوائی میں سا ہی جھے بھی لینے آئے۔ میں بھیا اور بھائی کی بی بی ہوئے کے ساتھ ساتھ منی کی مال بھی ہمن اور میں ہار دویں میں ہما روی دویں ہو۔ زندگی میں بہی باو مرابھین مُدکھ گیا یہ بنوں کا شہر دُھول بن کرمیرے سا منے سے ہمٹ گیا ۔ میری جڑیں سکراوی کی زمین میں گہری ہر گئی ہیں۔ سرگھنا اور برباد ہونا کے اچھا گا ہے۔ ہرکسی الٹی کو ماسکے سے دواج ہو کرسسال جا اہر اس سے دواج ہو کرسسال جا اہر اس سے دواج ہو کرسسال جا اہر اس با و کر کہیں نہیں جا تی ہے۔ میرے بیا و میں بھیا اور بھائی نہیں ہے اور کی تھیں۔ سے دواج میں باتی ہے۔ میرے بیا و میں بھیا اور بھائی نہیں گر آب کے میرے کے داشوں کا فرش کھیا یا تھا بنوں سے داہوں کے میرے کی تھیں۔ شہروں کے شہر میں کر دوشنیاں کی تھیں۔ وگر چھنے چلاتے بھائے میری شاوی کی توشیاں مناوہے تھے۔ ماری نشا میں بسے دواج و الی تھی معابتہ دھو بی اور کی کوشری میں میری باتی زندگی بیتنے والی تھی۔ معابتہ دھو بی اور کی کوشری میں میری باتی زندگی بیتنے والی تھی۔ انگوں کے نہید دھو بی اور کے نہید دھو بی سے میرے گھریں۔

بر کتی دیراس کاب کے حرفوں کو دکھنی دہی تھی چو گربال اسے برسوں بد منی کو پڑھانے کے لئے لایا تھا۔ اور لفظ میری آنکھوں میں دھڑکوئی گئے نئے مجھے وہ ساری کہانیاں کا اور مجانی نے مجھے سائی تئیں اور مجر کہا تھا یہ بی بی اس سے بھی اچھی کہانیاں کا اور میں بیں بس اور مجھے سائی تئیں اور مجر کہا تھا یہ بی بی اس سے بھی اچھی کہانیاں کا اور میں بی شہزادی کی طرح جب فرج مجھے چھڑا نے آئی ہے تو میں جھوٹ کئی۔ میں کسی اور کھے مسالہ کی جو باتیں پڑھے گئی ہیں گئی دیں کہانیوں کی شہزادی کی طرح جب فرج مجھے چھڑا نے آئی ہے تو میں جھوٹ کئی۔ میں کسی اور کھا تھی ہیں گئی سے دو تھے گئی ہیں گئی سے دو تھے گئی ہیں گئی سے منا میں جیا اور مجانی سے دو تھے گئی ہیں گئی سے دو تھے گئی ہیں گئی سے دو تھے گئی ہیں گئی سے خفا میں جیا اور مجانی سے دو تھے گئی ہیں گئی سے دو تھی کہا ہیں۔

منی جب میرے پاس لیٹن ہے۔ درمجر سے دِچیتی ہے۔ مال تم دیوالی میں ہم آتا کے گھرکیوں نہیں جاتیں۔ مال ہمیں کمونی مٹھائی کیوں نہیں ہمیتا۔؟

بڑی ماں کو مجھ سے اس بندھ گئی۔ جب میں نے اپنی مچھل زندگی سے سارے اتنے قرار لے تو برا ادر بڑی ماں کا نا آنا اور گہرا ہوگا۔ یں اس کی مکشی بہو ہن گئی ہوں۔ میرے ہا تھ کا سون وہ بردے چاو سے لوگوں کو دکھاتی ہے ۔اور دوسری تو دینی جب اس سے اپنی بہرڈ ل کے گھے کرتی ہیں تووہ میری باتیں کرکے اُس کا دل اور بھی جلاتی ہے۔

کھینوں میں گھرمتی اناج کی خوشوا در مبرگذم کی بالوں کی باس دور تک پھیلے نیلے دھوئیں میں بل کو ایک گیت بن جائے۔ ان برج کا اسکوکے

تاروں سے بھڑا آگا شاود نہر کا سخی تمنی لمہوں میں بل کو آنا پانی سب اُس کے برل ہوں اگر بیوں کے لئے مر بر چارے کے گھے انعائے کسانوں

کے پیچھے کسی ون گھوڑھے پر سواد ایک جوان ممرے کھنے کی اُڑوں سے سامنے آن کر اُزرے اور میں بھیا کہ کر اُس سے لیٹ جا دُن ۔ میں دروانے

میں کھڑی کھڑی ہوں کھوٹرے پر سواد ایک جوان ممرے کھنے کی اُٹوں سے سامنے آن کر اُزرے اور میں بھیا کہ کر اُس سے لیٹ جا دُن ۔ میں دروانے

میں کھڑی کھڑی ہوں کہ کرتی ہوں ۔ اُٹ اُوں کے مرف کے بعد اُن کی لاشوں کو اٹھائے مجھے کہ بھی گھون ہوگا ؟ ان ایک بیچ را ہوں کو دیکھتے

یہ آنسوآپ سے آپ میری آنھوں میں کوں آگئے ہیں۔ تُن کے مربر پاگری آنسوں گرگئے قود ، گھراکر اُسٹی گی۔ اور پر بھے گی۔ میں ان بھی موقی میں ہوگا میں اس وائے کی مربر پاگری آنسوں گرگئے قود ، گھراکر اُسٹی گی۔ اور پر بھے گی۔ میں ان بھی موتی کی میں ہوگا میں اور اُسٹی کے دور پر بھے گی۔ میں ان بھی موتی کی میں ہوگا میں ان اور کو کھے گوں ہوں کو کی کھراں ؟

زندگی کی ساڑی روشنیا ن بیچے شہر کی طرح مجوسے دورسم گئی ہیں گر مجھے بچر بھی اس اندھیرے سے بیا رہیں ہو بابا نہ جانے کیوں ۔؟

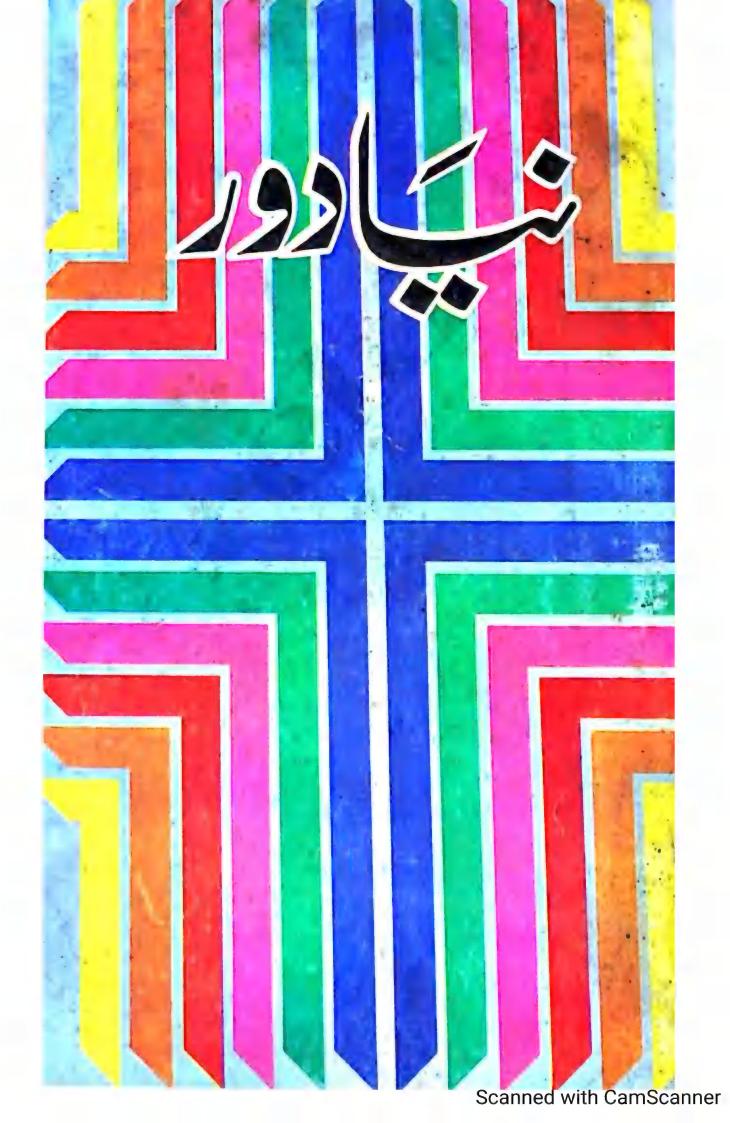
مجھے چینے ہی جانا ہے۔ نمکن میرسے انگ انگ ہی وکھن بن کریسی ہے۔ پر پھر بھی مجھے چیلتے ہی جانا ہے۔ چیتے ہی رسنا ہے۔ زندگی کے میلے میں باسی اور بن باسی سب تدم بڑھائے چینے پر مجبور میں اور میں قدم بڑھا تی سوچتی ہی رستی ہوں کھی بیا اور بھیا ہی میرے لئے اداس ہوتے ہوں گے ؟ .

میں باسی اور بن باسی سب تدم بڑھائے جینے پر مجبور میں اور میں قدم بڑھا تی سوچتی ہی در پھرکو کی کھی اس کی بات کہ جواب نہیں دے سکے گانے
میں باسی اور نہ شاید بڑی ماں .

ممٹی سوال ایسے کیوں ہوتے ہیں۔ اتنے کھٹی اور ایسے شکل جن کا جواب کوئی بھی نہ دسے سکے۔ سرد بر ل کی لمبی راتوں میں دُکھ الا دُجالا کر ہیتے سپنوں کو بلانا اور کھا نیاں سنتا ہے۔ کھانیاں پھلاستی ہوسکتی ہیں۔ سن بڑا ہشیلا ہے۔ اسے بیتے دن نہانے کیوں یا د آتے ہیں ؟

منکراوں سے برے بھی کوئی مکر ہے کیا ؟

گاؤں کی اونچی نیجی کلیوں میں گوبرا درموت کی باس اناج کی باس کے ساتھ لی زندگی کے دھارے کی طرح بہتی جلی جاتی ہے۔ آج کا دن بھی ختم ہوگیا۔ ہوا کے جنو کوں کی طرح دن ختم ہوجا تھے ہیں۔ جانے الجی کتنا راستہ با تی ہے 8





شاره نمبر

14-11

خاص تنسبه

قیمت؛ بچانس روپے

المنافع رده: بإكستان كليحرل سوساتنى يراقي



Pof By: Neer Zaheer Abar Rurinan

Cell NO: +923072128068 ! +923083502081

BY AND AND SEEDER

https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/

جمبيله مانتمى

شب انتظار

جس دات کامیں بات کہنے جادی ہوں اس کانتے ہو پرزیادہ اور بھائ پر کم مار پڑی تھی اس اُتی سردیوں کا گرم دھوپ میں انگل میں کان پھیلائے اس میں ڈورے ڈال رہا تھی ۔ لوگریاں سیپاروں پڑھی نان کا پڑھا یا ہوا سبق دہراری تھیں اور جھوم بھوم کر ایک دوسری سے ذیادہ کرنست اور نہوں کال کا میں میں ناگے آنجادی تقی اور جھوم بھوم کر ایک دوسری سیا گے آنجادی تقی اور جھوم کے دھکنے سے پروکر دینا چاہتی تھی۔ بھر کھی کرمیں نے جھاڑو کی ہؤے پر دھائے باندھ اور بوتل کے ڈھکنے سے ترازو دبنا نے لگی ۔ نانی نے لمبی ہوں کی تو ہم خون زون ہو گئے ماں نے ڈائٹاکہ ہم جھاڑو برباد کررہے تھے۔ ڈوکر ہم سیڑھی پر ٹرٹھ گئے جہاں دیوار کے پارسے مامے دلا ور کا صحن نظرا آتا تھا جس میں ہڑھی اور کے ڈھھیروں سے دائے جہاں دیوار کے پارسے مامے دلا ور کا صحن نظرا آتا تھا جس میں ہڑھی اور کے ڈھھیروں سے دائے جُن کراڈ ڈارڈ جاتی تھیں اور کئے گھڑی گھڑی گھڑی کھو کہتے گئے۔ بھر بسی ہو گئی ہو کی کو رسے نامی تا کی کو اس میں جو کو دستان کو بار بار ڈ کی دیت ہیں چھوٹی کرائے تی تامیں قائیں کو گئے کہتے گئے۔ کا کہا جو کہتے کہ کہ دیا ہے کہ دوسرے کو دستان کی کرائے گھڑی گھڑی ہو گئے ہیں کہتے کا کہا کہ دوسرے کو در سال کی کرائے گھڑی گھڑی گھری کا دیر ایسیں کو سے خالی کے دالان میں گھر کے دالان میں گھری کی کرائے کی دن گھے۔ گھرکے دالان میں گھری کو کا کری کرائے گئی کو دن گھے۔ گھرکے دالان میں گھری کا کرائے گئی کرائے گئی کو کہتے میں کہا کی کون گھے۔

مم داداریر ما تقول با وُل سے علتے دوسری سراھیوں سے ضاف من میں اُتر گئے ۔
کتا دور سے بھون کا بطنب کو ال کوال کرنی ہمار سے بیچے بھا گیں ۔ ہم دو ڈکر دالان کے ساتھ بنے ہوئے چھپر تلے چولھوں کی فطار پر چڑھ گئے اور تھ ہے کہ بھٹا گئے، جھانک کردیکھا توبطنیں ذر دیا لی میں گئی آسمان کی نیلا ہمٹ اور دُھوپ سے پار جا بگی تھیں کو ہے دالان کو تھول کر منڈ بر بر بھٹے چہ کی تھیں کو سے دالان کو تھول کر منڈ بر بر بھٹے چہ کی تھیں کو سے دالان کو تھول کر منڈ بر بر بھٹے چہ کی تھیں کو سے دالان کو تھول کر منڈ بر بر بھٹے چہ کی تھیں کو سے دالان کو تھول کر منڈ بر بر بھٹے چہ کی تھیں کو بھول کے منڈ بر بر بھٹے جہ کی تھیں کو بھول کو منڈ بر بر بھٹے جہ کی تھیں کو بھول کے منڈ بر بر بھٹے جہ کی تھیں کو بھول کی منڈ بر بر بھٹے جہ کی تھیں کو بھول کی منڈ بر بر بھٹے جو کی دیا گئی تھیں کو بھول کی منڈ بر بر بھٹے جو کی سے بار جا بھی تھیں کو بھول کی منڈ بر بر بھٹے جو کی بھول کی منڈ بر بر بھٹے جو کی دیا گئی تھیں کو بھول کی منڈ بر بر بھٹے جو کی دیا گئی تھیں کو بھول کی دیا گئی تھیں کو کو بھول کی دیا گئی تھیں کو بھول کی دیا گئی تھیں کو بھول کی دیا گئی تھیں کو بھول کی دیا گئی کی دیا گئی تھیں کو دیا گئی تھیں کو بھول کی دیا گئی تھیں کو دیا گئی تھیں کو بھول کی دیا گئی تھیں کو دیا گئی کر دیا گئی تھیں کر دیا گئی تھیں کر دیا گئی کر دیا گئی کر دیا گئی تھیں کر دیا گئی سے پروں کوصاف کررہے بھتے اور جُب سقے ، مم دونوں می اپنے ترازوسے کھیلنے لگے ۔ ہم چولھوں میں ٹری راکھ کو تو لنے لگے ۔

اب كُهُ اورتولتے مِن مجھ ياد آيا شهر مي دكان داراً عِلے دَن كوكيے كُمنا كھٹ برتوں مي دلكة بي وكان داراً عِلے دَن كوكيے كُمنا مزہ آتا ہے۔

ایک چون کی کی کی کی ہے سلکے آبوں کا دُھواں ذرا ذرا بابرا آر ہاتھا۔ کاڑھیٰ میں دودھ گرم ہور ہاتھا، چلودودھ تو لتے ہی میں نے ادہرا دہردیکھتے ہوئے کہا۔ چو لیے پر گڑھکے ہوئے کلاس سے ہم نے دودھ نکالا، میں دکان دار بھی اور آلی بالتی مار سے بیٹی تی بھاگ گا بک تھا اور ایک ایک پیسے کاسودا گھڑی گھڑی لے را تھا۔ گرم دودھ اُس کے ساب میں میں زمین پر ڈال ری بھی ہم بہت ہی مگن تھے بہت ہی خوش تھےوں چھوٹی دودھ باندیاں سی ہمارے چاروں طرف بہر ہی ہیں۔
" بلے میں مگئ" ماسی شادوکی آواز سنائی دی۔ میں سے اوپر دیکھا اور تر از دمیرے ہاتھ سے تیکوٹ کر گرک کی مشادو نے مال کو آواز سنائی دی۔ میں سے اوپر دیکھا اور تر از دمیرے ہاتھ

"بهن فسًا في بهن فسل - ديكيدا في الدون كي كام ي

ماں کی خون زدہ آواز سیڑھیوں پرسے آئ ۔ ن شادومیرے بیخے تو خیریت سے ہیں اور وہ کھا گئی ہوگ دیوار برسے ڈولتی ہوگ گرنے سے بی آؤگ میٹر حیاں بچلانگتی ہوگ بچو ہے مانس سے میں آئی ہوگ آئی ہوگ آئی ہوگ ہو اے را در کی طرف آئی۔

"يرديكويركي شادو في المار المال دوده غارت كرديا ب."

ماں کا دھوآل دھوآل چہروا کیددم جیکا وروہ چیک اُس کے اِتھوں میں اُتری اُس نے نجھے۔ گھیٹا اور روی کی طرح دُھنک کرر کھ دیا۔ بھائی کوجی دوچار طمانچے پڑے۔

ما ں بر کھے ننگے پاؤں دھوتی سنھالتی لینے والان سے آئی اور مجھے پکڑ کرایک طرث کیا۔

"ہوش کرنشا بج ہی توہی بچردو دھ کو دیکھ کر کہنے نگی ۔ "اگر تھے دار ہوتے تونقصان کیوں کرتے " اللہ اللہ علی ماں نے اپنیتے ہوئے کہا ۔ " شادو کو چنئے سنآو میں نے سوچا خدانخواستہ بچ ں کو کچھ ہورنگیا ہو ۔ مگراب ان کو جب میں کہ بھی کھوایسا نہیں کریں گئے ۔ ماسی تم ہٹ جاؤ آئ تھے اس کی ٹم یاں سینک لینے دو ، یہ مجود ار ہے بڑی ہے دودھ کاحشر کمرویا ہے ۔ شادو ٹھیک ہی ہی ہی ہے اور ماں میری طرف پھر نان کی سیر هیدوں پر آتے تہائے میں مال فضلال کی بہوکرماں کا جھا نکتا چہرہ مب آنسود کی علین اور کا اذاں کی سائیں سائیں میں گڈرڈ عور کھٹے۔

ماں برکتے مجے دینے گھر ہے آئ ۔ دالان س بی کاٹ پر پھاکھ زبردسی گرم دودھ بلا یا پے دب انسواور شرمندگ كادور ذراكم واتوميراتيتا بواچم و تهند عيانى سه دېلايا مسكى بوتى بورى ائی کڑیاں اور ان کے پہتے لاکرومیں ڈھرکرد سے ۔ تھوڑی دیرتوس روتی ہوئی جب جاب بیٹی رس کھرد اللہ برنگ کیروں نف منے یہ تو ں اور موتوں کی نتھ پینے گڑیا نے جھ پر عادو کردیا۔ ہم نے ككرى كيستولوں كے بيجيانيا بن گرسجا في اورجهيزسين لكے . بُوتے بنا نابهت أسان لها ذرا ذراس كرون كاله كاتهيل يرك كرزور سے بھيلاؤتو دورى سىب جاتى تقى اور انگوں كے سرے پرایے ہی بازولنگا کرائی گولی می بنا کر سرنگا دیا جا آ جودی اُن کی آنکھیں اور مُنہ تونے کی سیا ہے بناتى عباتى مم في يم ايك بعير بنادال و عالان كرودى كهتى تن زياده بوت سنهالنا بهت شكل بوعاليكا مچريه آپس ميں لايں سے واكر يامعيب ميں إجائے گا۔ تھك كريم نے لى ورق آئل كے دوسر بے مرے تک بھنوں کو بھنگایا، کچے امرود کھائے بنگ پر لمبے لیے جھونے لئے۔ دلوار پرچاھ کر کھیل طرن سارتگی بجانے والے فقیروں کے گھرتھانکا وری نے مجھ اپنگاڑیا کے بیاہ کاقعتہ سنایا ۔ آئندہ وہ كُوْياك شادى نورى كے كدے سے كرنے والى تى كيوں كريبلا كُذاكانا تھا اور أس كاسرا القا إلا جوآئ فی تو با جا بجانے والے لوے نہیں تھے۔ وہ گڑیا کے بغیری علے گئے تھے، کیوں کہ مودی ہے اتے بیلے گڈے کے ساتھ اپنی گڑیا پھینے سے اسکار کردیا تھا۔ کھیرشموک وراس کی اٹواک ہوگئ تنی دونوں نے ایک دوسرے کے بال فیچے تھے اور بڑا ہنگامہ ہوا تھا دو نوں کی ماوُں کو درمیان سيس آلاالفا-

شام ہوگئ تو گا مُر گئیبنیں گھرادے ہیں وہ بے صبری سے چارے کی ناندوں میں سم دیے تقیں اور آن کے تکے میں بڑی گھنٹیاں ٹناٹن اولتی تقیں اور تیز تیزاً و آن اپنے گھروں کو جاتی جہوں اور کو ہے اور کو ہے اور نیزاً و تے تھے۔ مودی کی ماں اور ماسیاں کھیتوں سے والبِ کئیں۔ کھر جکھنے چہول میتوں سے والبِ کئیں۔ کھر جکھنے چہول میتوں اور جوان لؤکھوں سے جرگیا۔ مودی نے گویاں سمیت کر ایک ڈے میں معربی اور کو ٹھری کی

اللة اوركر كى بوريول كى ادف مي جيباكرر كددي-

سی نشاکی طرف جانا ہے چرفے توٹھیک ہیں نا میرے پرفے کی ال پرانی ہے اور تکلے کو بھی کسی نے ٹیڑھاکر دیا ہے "اس نے پھرکر مودی کو طرف دیکھا۔ "کیوں مودی توسے آت میرے پرفے کے موجھی انتقا ؟

" نہیں ہم دونوں تو آج گڑیاں کھیلتی رہی ہیں۔ اس سے پہلے لو۔ " اُس سے میری طرن اشارہ کیا۔

مودى كى مال فے ميرے مرموساركيا:

پچروہ آگا گوندھنے لگ گئ - ماں بر کھتے نے دال کو بھادلگا یا تو دہ کسے آگئ کا معرکہا ۔
ملائ بناکر آس نے دودھ کو بڑی چا آئی میں بٹٹا آس کا دنگ بکب بک کرم کا سرخ ہور ہا تھا یا شام کے بڑھتے ہوئے سایوں میں سورج کی لالی منڈ بر پر سے اس میں جھلک رہی تی تنور میں شعلے اُو بچا ورروشن تھے۔

رات ہونے سے پہلے مودی اور میں ماں بر کتے کے بستر میں گھس گئے۔ وہ کہتی بری ماں کوبڑی کہانیاں آتی ہی چڑیا ورکوے کہانی قربہت ہی مزیدار ہے۔

کہانیاں تومیری ماں کو بھی بہت آتی تھیں مگر مجھے یاد آیا کو تنے میری پٹائ ہو کی ہے اور ماں کچھے سے کفت میری پٹائ ہو کی ہے اور ماں کچھے سے خفائق رکھے سے مجھے لینے بھی کوئ نہیں آیا تھا۔ مجھے راج منہ کی بہت تگدہ کہانی یاد میں مگرسی نے کچھ نہ کہا ورجیڈیا کی کہانی سنتی رہی سنتی ہی رہی ۔

المنکی کُفل توسی ماں کے کندھے سے مل کتی اور میری کاک اس کی موٹی چوٹی سے رکڑ کھائی متی بالوں میں سے کھٹی استی کی دہرے اس کی خوشہو سے ملی ٹری سیٹی اور تلئ تھی کھیلکاری ہیں سے موامیری ٹانگوں کو لگے۔ ماے والور کے صمن میں سکتے بھونک رہے تھے لوکلیاں بے پولا میں کررہی تھیں۔ مجھے کچھ جھ میں ہی نہیں آنا تھا۔

پھر آئے کی کو ٹھیوں کے ساتھ ہے اوسارے پرجب ماں نے اور بچوں کے درمیان مجھے نثایا تو میں نے اس کے ساتھ کو چوما اور مجھے نثایا تو میں نے اس کے کھے میں بائمیں ڈوال دیں اس نے مجھے نشایا تو میں کے تشور سے میرے گردرصائی لیبیٹ دی کو ٹھڑی آوا ذول اور چرخوں کی گھوں گھوں مہنسی کے شور سے

دکی ہوئی ہی تیل کے دیے صلے کی اور مہندی لگے القوں کے پیپینے میں ملی گیبتوں کی تالوں میں الی اس الی القوں میں الی تھی۔ ہی جہندی ہے تھی۔ ہی تھیں گلگناتی اور کبی تھیں ناک کے کیل مجھے جاندیگ دہے تھے۔ ان کھیں گلگناتی اور گئی تھیں ناک کے کیل مجھے جاندیگ دہے اور اُن کی اُٹھیاں دھا گے پر ایوں تیزی سے جی القوں کے ساتھ آٹھ اور گرمی تھیں جیسے مولے وال کے شیلے پردہ ناج دہی ہوں عجمیب جادو تھا ہلکانیلادھواں کو ٹھری میں ہے گیا گھا اور مجمودہ غیار بن کر میری آنکھوں میں اتر آیا۔

کسی بچے نے اوسارے پرخواب میں زورسے ٹانگ چلائ جومیرے مربر لگی اورمیری آنکھ کھل گئی ۔

" آج کرم نہیں آئ نائس کا بہنوی کچیس سال کے بعد واپس آیا ہے سارے خوش ہیں۔ کسی نے کہا۔

"جانے والے بھی لوٹ کر تونہیں آیا کرتے " ماں کی آواز آگ ۔ "تیرا حاجا وابس نہیں آیا نا" مودی کی ماں سے کہا۔

"اب جاجا ہی جائے توکیا فاکدہ دادی تورہی نہیں جسے اُس کا انتظار کھا۔ ہیں کو کھری یں دادی کورہی نہیں جسے اُس کا انتظار کھا۔ ہیں کو کھری یہ دادی کے ساتھ ہی ہو یا گری مردی میں جب ہی آنکہ گھلتی میں جاگ جاتی تو اُسے بیٹے مہے کہ دولاں ہی دکھی گھٹی گھٹی آبراز میں جسے وہ خود ہی کس سکتی تھی، کہتی امام علی آوے امام علی۔ اُن دلؤں میں سوجتی وہ زور سے کیوں نہیں گیکار تی سے بلاتی ہے۔ دم گھونٹ کر کیوں روتی ہے کسی سے کھ کہتی کیوں نہیں دن کے وقت چب جاپ سلٹے کی طرح کھرتی رات کو کیوں جاگتی ہے۔ کی مام علی کون ہے کہوں کہ گھرسی اورکسی کویس نے یہ نام بیکار تے کہی نہیں کشنا۔

بڑے ہوکر دادی کے مرنے کے بعدی مجھے پتہ چلاکہ وہ میرا جا جاتھا۔ گاؤں کے سرے پر ایک سجدہے دالان در دالان اور مغرب کی طرن محروں کی فطار ہ بڑا سا پختر کنواک جوڈ حاب کے بڑھنے کی وج سے تقریباً متنے تک مجراد مہاا ورسجد سے اہر کھلی رہیں

پرسایہ کئے ایک تناور بڑے، جس کے تنے کا کردچہوتر سے پرمساز الکردم لیتے اور گرمیوں کی دوبہروں میں اور کرمیوں کی دوبہروں میں اور کی دوبہروں میں کی دوبہروں میں کی دوبہروں میں اور کی دوبہروں میں اور کی دوبہروں میں کی کے دوبہروں میں کی دوبہروں کی دوبہرو

ٹاگردوں کے ساتھ درس دیتے ہیں۔ بتہ نہیں لوگ زیادہ درس میں شرکیے کیوں نہیں ہوتے تھے

نا تاکوکھاناد سے کے بہانے بن اس بڑی جھاؤں بن تُوب کھیلتی بچرجب چھیوں مرج ہم ہرے کا وُں آتے

وان خالی جروں میں گری ہوئی چھوں سے چھا دروں کے ڈرسے میں مرن جھانک لیتی یاستونوں
کے گرد ہازو ڈال کرٹوب چک بھیریاں لیتی بھی محرابوں سے بھی گوننقش چھت کو کتی اور لکیروں کو
دور کے گفتی جھی جاتی یہاں تک کرمیری نظر گھراکر لوٹ آتی - نا نا اکٹر مراقبے میں ہوتے ۔ بھی
شمو میں اور مودی کنوئیں کے مخصرے ہوئے پان میں اپنے اپنے چہرے دیکھتے اور دُھاب سے
کول نکال کران کے ہار پروتے ۔ شام پرندوں کے شور میں ڈولی ہوتی یہاں تک کہ اذان کی آواز
کی وب جاتی ۔ اندھیرا ہڑا ڈر او کا ہوتا لوگ کہتے تھے یہاں ایک دیور مہتا ہے مگر سیوں
میں دب جاتی ۔ اندھیرا ہڑا ڈر او کا ہوتا لوگ کہتے تھے یہاں ایک دیور مہتا ہے مگر سیوں
میں دب جاتی ۔ اندھیرا ہڑا ڈر او کا ہوتا لوگ کہتے تھے یہاں ایک دیور مہتا ہے مگر سیوں
میں دب جاتی ۔ اندھیرا ہڑا ڈر او کا ہوتا لوگ کہتے تھے یہاں ایک دیور مہتا ہے مگر سیوں

"ا مام علی کم کو کوطا پڑھے بنااس مشلے کا حل تلاش کرنے کے لئے آئی دُور کے کے کہام ور مقی میں نے ایک بارکہ دیا تھا کہ یہ روتیت کا مشلہ ہے اور اس کا مجھنا بغیر خول خدا وندی کے محال ہے دور بغیر مطالعہ کے جنون ہے ۔ تم لوگ اکتساب علم کے ساتھ اکتساب فیفن کی ہی دعا کہا

میرے ذہن میں ایک دم چین سے ہوا برسوں پہلے کی مجولی ہوگی وہ راست یا دائی اپنی ماں کی آواز ایام علی آوے ایام علی ۔

"اجھاتون ماں کے چاچا ہیں جونانا کے پاس آگئے ہیں یہ مریر پاؤی رکھ کر بھاگ کی سے بھروں پر بھوکریں کھاتی کھیتو کی سے بھراتی گئی ہے بھروں پر بھوکریں کھاتی کھیتو سے بھراتی گئی ہے بھروں پر بھوکریں کھاتی کھیتو سے بھرنے ہوئے دگوں کے بلوں تلے روندے جانے سے بشکل اپنے آپ کو بجائی آرقی ہوئی۔ ہوا ہر کا دون میں سیٹنی اس بھائی ہاری گئی کا دن میں ہاری کھے کہا رہی ہو گئی کا دن میں ہاری کھے کہا رہی ہوئی کہا ہے ہوں کے میں میں میں سیان میں سیان میں میں میں سیان میں دیا تھا۔ ہم کا دروازہ دھڑ سے کھول کرمیں جا کھول کو سیان سے لیک گئی۔

" ماں ماں" اس کے سوامیرے تنے سے اور کی کی نہیں رہاتھا ۔ "ارسے خیر تو ہے لوک کمیا ہواہے ۔؟" ماں نے محیے لپٹا لیا۔" کسی نے ماراہے کسی شے نے

الاناسع؟"

رنیس نیس "میں نے مرکو دائیں بائیں پھیرتے موسے کہا۔ "وہ آئے ہیں" بر نے اٹک اٹک کرکہا

"ار ہے کون آئے میں بول توسی ؛ ماں نے مجے بازوڈ ن سے پکر کر جھنجوڑ دیا۔
"امام علی تمہار ہے جا جا امام علی ۔ وہ ادھ مسجد میں نانا کے پائر امیمیے ہیں "
"ماں کارنگ ایک دم زرد موگیا، اُس کے اِنتھ میرے بازؤ ای سے پیسل کر ہے جان
سے اُس کے بہاد میں گر گئے جیسے اُس کے اندر خوش کا سناٹا ہوگیا ، و، جیسے بیرسب سے

سے اس نے بہاد میں ترہے جینے اس کے اندر تو ی فات ما اور ایا بڑا بوجھ ہو جو میں نے اس کے کندھوں پر ایک دم الث دیا ہو ر

ان نے زور سے منکار ابھرا مراجی کون آبلے یا اس نے حقے کی نے منھ سے نکالی۔ اں ہو ہے موسلے قدم الحیاتی نان کی طرف علی ۔

اب ميں سانس منھال ميں ہتى۔

" دہ امام علی تھے ہیں ماں سے چاچا۔" ہیں نے دور کھڑے ہوکرکہا۔ " تجھ سے س نے کہا ہے۔ کمیا کمتی ہے "۔ الی نے زور سے کہا۔ " نانا کے پاس مسیدسیں بعضے ہیں باتیں کررہے ہیں امام علی ۔" میں نے م کلاتے ہو ہے ا

جواب ريا-

ان في سردائي بائي گھلتے ہوئے كہا . " وہ امام على ہوئ نہيں سكتا كچرميرى طوف مُركر

« ماں کی دا دی را توں کوروتی اور کہارتی تھیں امام علی آوسے امام علی : بیں نے سرا کھاکر بڑے حصلے اور دلیری سے ماں کی طرف دیکھا ماں نے سر جبکا لیا وہ آپلوں کو توٹر رہی تھی تاکہ اُن کہ دال کہنڈیا مہیم بیج کیے۔

نان نے کہا" چل بھاگ یہاں سے مبانے کہاں سے آئی باتیں آگئ ہیں سے ۔ نشااسے کریا یا دکر داید سامادن کک کرنہیں مبنی کھینوں اور باغزں میں گھوٹتی ہے ۔ باتیں سننے اور لوہ لینے کی عادت بڑگئ توجائے گئ نہیں جل جائختی ہے کرا اور لکھ !!

سیں مرے مرے قدموں سے اندگی کا فادیکاری مری بیر تختی کو دھونڈ اا ور باہر لاکر اُسے مسئون میں مرے مرے قدموں سے اندگی کا فادیکاری مری بیر العن بے بھی دہی مگر سال ا ملان می سے بیکا یا بیر بل لی کو اُسے مسکھا آن رہی ۔ کلک سے اُس پر العن بے تھی رہی مگر سال وقت میراجی اس بات بیں بڑا تھا کہ آخرا مام علی جو ماں کا جا جا تھا کیوں واپس نہیں آسکتا ۔ وہ آئی ہے میری نانا کے باس ہے مگر نان کیوں خفا ہوری ہے آخر ؟

پیرشام کی ڈم جوائیں کھیتوں پرسے دھاں کی ٹوشبولائیں ستاروں سے د ہے تیزی ہے ایک سے بعدایک علیہ ملین گئے ۔ کام سمیدے کر ماں اور اُس کی سیلیاں - ماں برکتے کی بہوٹمیں شا دواور اُس کی مہنیں ہوئے ۔ کام برکتے کی بہوٹمیں شا دواور اُس کی مہنیں ہوئے وال کی طون چلیں ۔ جہائے ملواں پرروز شام کو مثباروں کا جو آگھا ۔ بوڑھی تورتیں ایک دو بری سے ملتی تقییں اور بہوڈں کے قلنے کہتی تھیں ۔

میں نے مو دی کر کی بی باہیں ڈوال کو اس بہا ہیں تجدایک بات بتال ہوں بڑے دالگ ۔ مال کا چاچا امام علی آگیا ہے اور سجد میں نانا کے پاس بھا ہے مگر نانی ہی ہے وہ آئی ہیں سکتا راور وہ بھوت نہیں تھان میں جوٹ بول رہ ہوں ۔ وہ آئیں کرر با تھا اور اُن کے پارس چور ہاتھا۔

مودی نے کہا ہو سکتا ہے وہ بھر ہے ہی ہو تمہارے نا ناکے پاس سنا ہے جن قالوم ہیں ".

المجھ اللہ سے میں ہو تھے ہیں ہو تمہارے نا ناکے پاس مُسنا ہے جن قالوم ہیں "

المجھ اللہ سے میں میں میں میں ہورٹ سے کہ اس سے کہ ان کے پاس مُسنا دو کہتی ہے ۔ سب کو تیہ ہے "

الاورکیا میری وادی کہتی ہے ، مامی خوررٹ میر ہی ہے ، بھولی سٹا دو کہتی ہے ۔ سب کو تیہ ہے "
ودی نے کانے کہا۔

" نبیس مودی ده یکی کا ایم علی نمنا نیرے دل می عجب بر دھکو موری تی « تم یہاں تھ رومی آئی دادی ہے ہو تھ کو آئی دوں ؟ وہ نمیلے پر ناچی موثی عور توں کے کھیرے
سے بہے دوسرے کھیرے کی طرف علی گئی۔

ستاروں کی مدیم روشنی میں گیست اور پاؤں کے لہریئے غبار کی طرح مولے والی کی مٹی پرگھو)
رہے ہتے اور مودی کی چیوٹ سی ڈری ہوگ دادی کو پکارتی اوا زاسی میلے میں گم ہونی تکتی تھی
میں نے تھوڑی دہر مودی کا انتظار کیا اور بھیر دوسری ، کی تلہنے والی لؤکیوں کی ٹولی میں
رل مل کر گیست کا نے کی کوشش کر ہے تگ ، جن کے بول مجھے ہیں آتے ہتے گرجی مجھے اپنی تھنکاروں
کی وجہ سے اچھے لگتے تھے۔ میں شیے رسیلے صیبے گئے کارس ہوجو اسمقوں میں اور تمغیر لگ جاتا ہے جس

ک اُو خواب کا طرح ہوتی ہے بھلائے نہیں بھولتی ساتھ ساتھ علی ہے یا کیے گرد کا مہک کی طرح دل میں اُتر جاتی ہے۔ دل میں اُتر جاتی ہے۔ دل میں اُتر جاتی ہے دور جان کو مٹھاس سے بھر دی ہے۔

دابس جاتے ہوئے ورتی مال سے اوچور ہی گئیں ۔" نشانیرا جا چا امام علی سناہم آگیا ہے اور سجد میں ہے"۔

"اگرچاچا بوتانو گھرپغام آنا۔ مان نے ہونے سے کہا۔

اندھیرے اور کھیٹرا ور بخیار میں جوستاروں کا روشنی میں کم دھندلا تھا۔ ہیںنے مال کی طرف دیجھا جو بہت کو کھی انگری ہی ہم سے قدم آہرتہ آٹھ رہے تھے اور وہ ہاتوں کے شور میں گئی می ہم ہوگئی تھی ۔ مال کو اپنی وادی کا گھٹی گھٹی آ واز میں رونا اور دیکارنا اور امام علی آوے امام علی کہنا یا د آر ہا ہو گا۔ آ دی اکٹر کسی تصور کے بنا ہی بہت دکھی ہوجا تا ہے بہت ہی دکھی۔ امام علی کہنا یا د آر ہ ہوگئا۔ آ دی اکٹر کسی تصور کے بنا ہی بہت دکھی ہوجا تا ہے بہت ہی دکھی۔ ماں نا ناکے یاس جن قالومیں "کریا کا مبت تشاکر میں نے ہوجھا۔

" تجھے کون برسب سنا آہے تیری نان تھیک ہی ہی ہی سارا دن کھیتوں اور باعوں ہی گھوت اور بڑتلے اکیلی کیلئی ہے۔ برکیا فقتے تو نے بنار کھے ہیں۔ ماں خفانہیں تی مگر خفالگتی تھی۔

"پچروہ امام علی جونا ٹاکے پاس کئے کون تھے ،کیا جن تھے تیرے چاچا نہ تھے جن کے لئے روقے روٹے تیری دادی مرکئی "

"كس نے تجھ سے برسب كہا۔" مال نے برے كندھے پُر كر تھے لينے سامنے كرتے ہوئے" چھا۔

"اس رات جب تم سب چرخ کات رہی تھیں اور اُسار سے میں بچے سور ہے گئے توہی ہا رہی تفی میں نے تہاری سب بائیں کئی کئیں۔

"کہیں تو ہوں گے دہ کمی تو واپس آسکتے ہیں یہ سے نوش ہوتے ہوئے ہا۔
"نہیں متی کہی نہیں جو ایک بار لکیرسے نکل گیا تو وہ بس گیا مچر وہ واپی نہیں آسکتاء" مال
مجھ سے زیادہ لینے سے بات کررمی تنی ۔" تہارے نانا بہت عُصّد ورا در بات سے کچے ہی اوریہ بامام علی چاجا بھی جانے ہوں گے اُن کے واپس کنے کا سوال ہی نہیں اٹھتا "

" مگرده كيس تو بور گے : " س نے بورث دعرى سے كہا۔

ماں نے مجھے کھینے کرا نے ماہ اسکاتے ہوئے کہا۔ " دادی انھیں ٹیکارتی ہوئ مرکئ - روتی روتی روتی واکئی۔ سانس بندکر کے دو گھٹی گھٹی اوازیں دہتی جو اس کے سواکوئ سن نہ سکتا۔ اب تولوگ بسب کھول گئے ہیں اس کھریں کوئ یہ نام نہیں لیتا ، کہیں توکسی دن نانا کے سامنے یہ نام نہیں لیتا ، کہیں توکسی دن نانا کے سامنے یہ نام نہیں گھڑے میں سمتی رہے جا جا ہے گئے میں سمتی رہے گیا۔ ویا ہے گئے میں حجود لتے ہوئے کہا۔

شہرک اُس بنی میں پان بھرنے پر موہن سکھ نظر کھا۔ پُران بستیوں ہے دُوراور کار خالاں کے قریب یہ دس ہارہ گھر تقے اور در میان میں بنے بکے کنوئیں کے ساتھ کو کھٹری میں موہن سکھ سارا دقت گلگن تا اور اپنی دکن بول میں بجوز کچھ پڑھتا رہتا ۔ ممنتی اور زم نُومضبوط کندھوں پر بڑی بڑی بالٹیاں مشکل نے وہ ساری بہروں اور بوڑھیوں کے دکھ سکھیں ہی سٹرکیہ رہتا ہر ڈیوڑھی میں اُس سے جستے کے جریہ نی جاتی ۔

جن بردیوں کی بیات ہے اُس سال موہن سنگی کے گنوئیں کی جگت پرایک الاکمی کارسیل آواز چواریوں کی تعبیکا رسے سائے سنائ دیتی تی ۔

"كون م وه تيرى" بڑى بوڑھيوں نے اوربہاں كك كركسى بات كى بى لوه د لينے والى ماں نے

دران سگھ سے پہتچا۔

" نین برد مان براس پرا ، آناز در جی بین کومی است فرکری کرنے کاکبر الدروہ کر لے اپنا کی آئے۔ اور دسر فی آفی کی گوان کی ہے۔"۔

"كياوه باكل ب: براني في يربير بيريا

کاؤن کا نوئی نیبی نیبی کرومن سنگی نے کہا " وہ باتیں ہی کب کرتی ہے کہ اس سے پر تھیوں یاں ، واز
کوئل کی سی ہے وہ تو آپ نے نے شنی ہوگ ، ؟ جو بچر ہی ہے کہ بن ہے میں اپنے مرائ منوم کو کھونی ہوں نہیا

مجھے تھیوٹر کئے جانے کہاں نکل سے ۔ اس کی بڑی بڑی آنھیں جانے کہا کھونی اور کیا دھیتی ہی وہ پاگل نہیں ہے یا اسکان ہیں ہے !!

جب بیں نے اُسے دیکھاتو سفید ہاوں کے باوجود وہ نہایت نوب صورت ہی مگرا س کے جبم میں سے لگتا تھا آگ کا بیٹین کی رہی ہیں ۔ شکول سے بی ہوگ لگتی تھی ۔ نازک سے ہمتھ رنگ ہیں ڈو ہے سفید باؤل وہ ابی تصویر ہے جس بہرے و تعت گزرگیا ہو۔ بھراس نے ہماری باہری چوکھ ہے پرآگر بیٹینا شروع کردیا ۔ وہ رنگوں سے کئیری ہے ہی اُن کو مٹاتی اور بناتی رستی مگر باگل وہ نہیں بنی کہمی گھر کے اندر علی آتی ہر طرف دیجی آن کھیں بندکر ہے میٹی وہ تی اور بھی آر یہ باہر نکل جاتی ۔ ہم اُس کے اُول اندر علی آتی ہر طرف دیجی آن ہم اُس کے اُول آنے ، ور طی جانے اور سمٹے رہے کے عادی ہوگئے ہے ۔

برسات اس سال بہت گئی گرتے ہے آئی میں طوفان اور تجبی ہوئی سیاہ کھ ایس بوگھروں کے انگر کھسی جہلی آئیں گاؤں کی طوفان اور ماں بولائ بولائ کچر لی انگر کھسی جہلی آئیں گاؤں کی طرف جانے والے سارے راستے بند ہو گئے اور ماں بولائ بولائ کچر لی انگر کھسی جہلی آئی کا اس کرنیا میں کو کی بھی نہیں۔ ال بادلوں کو دیکھ کر انتہ ملتی ۔
دیکھ کر انتہ ملتی ۔

" ماں اگر چاچا مام علی ہوتے تو نان کا کوئ تو ہوتا ، اُنھوں نے بونہی اُنھیں گھرسے نکال دیا ۔ بی نے ایک دن افری ڈھٹائ سے کہا۔ " تجی کیابتد اول عزیت کی خاطرا صولوں کے لئے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے ۔ یہ بنیت کی ایک انہادی کے کہ انہادی کے کہ انہادی کی کھول نہیں سکتا معالی معالی نہیں کو سکتا میں سکتا ۔ ماں بہت ہی دکھی ہوگئ تھی اور میں سے سوچا اب میں ہرگز چاچا امام علی کا نام نہیں اوں گی ۔ مگر ایسی برسات بی کون سجد کے ن کے سوچا اب میں ہرگز چاچا امام علی کا نام نہیں اوں گی ۔ مگر ایسی برسات بی کون سجد کے ن کے کھاٹا لے کرجا تا ہوگا ؟

کوئ ہوتو سہارا رہتاہے برسوچتے ہوئے ہوئی میں نے باہر کا دروازہ کھولا تو دروازے کے ساتھ ایش بیل کا طرح وہ کنہیاک را دھاکواڑ کے ساتھ ساتھ اندر جھک گئ

"آوُراد ہے آؤگندن سے مرد کھا گائیں ہوں:

"برسات ميں كون كيت كاسكتا ، إلى برا دم كلوشن والادقد ، بورائي أفا ولا يك رائة بند بوجاتے ميں كہيں كوئ آجانہيں سكتا، سانسنكل سے آناجا ماہے "

ر کا دُل نے مجے تبول می کیا۔ اِبر میں کیا۔ اِبر میں کیا۔ اِبر میں کی اور اس میں کا دھیر تی ۔ اور اس میں کا کا دھیر تی ۔ اور اس میں کا اور مذمیرا یہ اُس نے اپنے ریکے ہوئے اِنتوں کا طرف فررسے دیکھا۔

" وه دوسراكون تها : "يى في شار يوتها.

" دوسراوی جودوسرانهیں تھا۔ جو کبی دوسرانهیں تھا۔ اس نے سرگھٹنوں پرر کھ ایا سیندار کا دعار بالواں میں گہری تھی۔

مال نے پر جہا " یہ اوں کیوں مبی ہے"۔

"كبتى ماس كاكوى كاول كفا- بيذنبي كون كاول تقارس في المفتح بوع بها .

"بى بى جب كادل نے مجھے بھيراى ديا تواس كاكيا نام ہوگا، دنيا كاكوى كونا " اُس نے سر اكھا يا تو الكھير جبي ہوئى تقيس وہ جانے كے ليے الحلی -

وبي ورادها و مال في كها و جلواور إلى كري"

ومنسى مع توأس كے دانتوں كى لڑياں چكيں باريك ملانى بوث بنے ساراچ برواكيدم

كىلاجىسے جائدنى مي شبنم كھراكھول-

" بھلاکہا ہیں کردگی ؟ کیاکوئی بات مجھے خوش کرسکتی ہے وہ زندگی لوٹا سکتی ہے۔ جب وہ لا چیرے نہیں جاسکتے تو ہے فکری کے اس کے ساتھ گزارے دن توپر ماتما بھی نہیں لوٹا سکتا۔ نہیں پرما تما بھی نہیں عجمیں ۔" اور اُس نے باتھوں سے اپنے گھٹوں کے گرد گھیرا باندھ لیا جیب سخت غصتے میں ہواور لڑنے کی تیاری کرری ہو۔

" مرنتم کا دکھیانہیں ؟ را دھا دنبامی اور لوگ بھی میں پریشنان اور عمول میں ڈو ہے"۔ ماں نے کہا۔

کچرسم مینوں نے طوفان کی گرج کو شنا ہوا اپن بھیگ اور حن کو جھٹ کا آن تیزی سے اندر آئ اور سب کو کیلاکر گئ

لا مين چلول گي " رادهاني اشت موسے كما.

"ابیے میں توکوئ کسی دشمن کوہی گھرسے جانے کانہیں کہتا۔ مگونان عصد ور دلوک طرح ہجن کارر اجے۔ مومن سنگھ کے کنوئین کک جلتے جانے کہنیں تم اُوسی نہ جاؤاتی دھان پان ہوتم ہے کہ بین کارر اجے۔ مومن سنگھ کے کنوئین کک جلتے جانے کہ بین تم اور بھوری تھی اور لگتا تھا سانس اُس کر کھے میں انک جائے گا بھروہ دھم سے فرش پر ہوں مبینی جیسے لینے آپ کو بھیر سے نہا ہے کہ کھیر سے خرش پر ہوں مبینی جیسے لینے آپ کو بھیر سے نہا ہے کہ کا میں ہو۔

" تم کون ہو" اس نے ماں سے پوجھا-اور دون سنگے کہتا تھا وہ پاکل رہی - وہ کیا تھی کیوں آئی بے چین تھی۔ بھراس نے اپنے ہالوں بر - پیو کو کھینج کرمٹا یا "یہ دکھیتی ہویہ سہال رنگ میں اب بھی اس ک راہ دکھیتی ہوں بیتہ نہیں اُسے میں یاد ہوں کرنہیں مگر مجھے کمے کھے رتی رتی سب یاد ہے۔ اس کی نگاہو کے لہریٹے اُس کی جمیلی آواز ور دی میں اُس کا دمکتا ہما چہرہ چنجل منسور اس مدھ بھری آنکھول اللہ میں اُس سے ملنے سے پہلے جمپائتی بے فکر آزاد بالوکی پان کی دکان کو چلا نے والی۔ سگرٹ کی پین میں لیدیٹ کر حب پہلے پہل میں نے پان اُسے دیاتو وہ ہنسا تھا اور مجھے اچھا لگا تھا۔ "یہ توکوئ ٹری بات بڑھی " ماں نے کھے کہنے کے لئے کہا۔

"ارے بہ جری بات ہی مذہی " وہ بہت خفا ہوگئی ۔ "کونکسی کے جیکو اچھا لگے تو بہت برا ہوتا ہے اللہ اچھا لگا بہت برا ہوتا ہے مگر اس میں اس کا کبا دوش کھا۔ یں نے اس سے کہا کھا کتم دوز آیا کرو تم مجھ اچھے لگتے ہو۔ پھراس نے وہ راستہ تھ وڑ دیا۔ یں پاکلوں کی طرح ہر آنے والے کی طرف دیکھتی میرارنگ زر دم ہوگیا۔ ایک آگ تی جس سے میرے ون اور رات جلتے ہتے میں باتی گھولے ناگی اگا کہوں کی بات دھیان سے مذہب تھے میراسار اجسم چتا بن گیا ہوا نیندا ور کھوک جھو سے بھا گھری میرے اور بائی کے سواکو کی مذہب میرائسنے والاکو کی مذہبات کے سوائو کی مذہبات والاکو کی مذہبات کی ایک کے کرنہ سکتی تھا ؟

چرایک دن میں نے اُسے دیکھا۔ میں نے کہا یہ میں تہارے ساتھ حاؤں گئ میرامن تمہارے بنا نہیں لگتا۔ میرامن کہیں بھی نہیں لگتا۔ تم مجے نہیں لے گئے تومیں جان دے دوں گئ تسبی نہیں دیکی ت توجیوں گئے کیے۔ میں تہارے یا وُں پڑتی ہوں "۔

اس نے کہا۔ ارادھا تہارے اور میرے درمیان برسب اتنا آسان ہیں میرے ہائ ہیں ال معادی ہوں ال میں الرجنیں ہیں۔ تم میرائیج است کروسکھی رہوگی۔ وقت تہاری مد د کرسے گا، مجھے ہول جاؤگ کوئی کسی کوایک سی شدت سے ہیں جا اکرتاء تم میری زندگ میں دت ہو کرششن کروا ور کھول جاؤگ کی ہیں سکھ ہے !

مجھے سکے نہیں جا ہیے تھا۔ مجھے سکھ ککب تلاش تی میں توبس اُسے دیکھتے رہنا جا ہتی تھی اُس کے قدموں کی دُھول بن کرجینا جا ہتی تھی۔ قدموں کی دُھول بن کرجینا جا ہتی تھی۔

"را دھا مجھے ہی توجینے کا حق ہے اور تہارے ساتھ زندگی نامکن ہے بہت ہی نامکن ۔"
اُس نے کہا تھا مگرمیں اُس کے پاؤں سے لیٹی ری ۔ میں سیجھنے اور سوجینے کی مزلوں سے آگے نکل گئ میں مجھے اُس جلن سے بچنا تھا ، جو اُس کے بنامیر ہے ہی کولپدیٹ لیتی تئی میں اُس کے ہیجھے جملی اسی اُسی اُسی کے بیاری کا اُسی کے بیاری کی کھی اُسی دیکھائی کب تھا میرالینا آپ ہی میرے لئے سب کچھ تھا۔ داستے میں اُس نے مجھ ایک چا درخرید کردی اور سجد میں لے گیا۔ کھر ہم اسٹیشن آئے اور گاٹری میں بٹھا کروہ بولا یا بولا یا بٹرا گھبرا یا تہوا سا جیسے ڈھے گیا ہو لمپیٹ فارم پر کھڑا دا۔ اور اُس گھڑی خوف سے میں کانب رہی تھی۔ اسٹے میں نے اُسے کتنا دھی کردیا تھا۔۔ گاؤں کا راستہ لمبا تھا وہ خیالوں میں گم تھا نہ ہنستا تھا نہ بولتا تھا نہ ہے بڑکر دیکھتا تھا پنہ نہیں وہ کتنا خفا تھا جانے وہ کیوں آنا خفا تھا؟

جب ہم نہر کے ساتھ سے گا دُں کی طون اُ ترے ہیں تو بہل بار اُس نے کہا یہ را دھا اب لم میری بوی ہو میری کانت ہو اس چا در کو اتیقی طرح لیبیٹ اُوٹم کسی سے چھ نہیں کہوگی سارے موالوں کے جو اب میں دوں گارتم چیپ رہوگ مگر گھیرانا نہیں میں نمٹ لوں گاریس تہا رہے ساتھ ہو کھیتیں اُش گا توخودی لوٹ جائیں گا ہے

میرے جی کوبہت ڈھارس ہوگ وہ کتنا نرم مزاج تھا اور اجبنی ہونے بربھی مجھے تکا بین سے ، بچانا چاہتا تھا۔ میرا دل کھہرے ہوئے یا نی پرتیرتے کنول کی طرت لگا کھلا ہوا ، وردھ ویب یہ ڈو^{ل ا} ہوا پیار سے سمندروں پربہتا ہوا۔

گاؤں کے جس آنگن میں مجھے مے جاباگیا وہ خوب بڑا تھا۔ گھرس ساس اور بہو کے سوا
کوئی نہ تھا۔ ساس نے بھے ایک کوٹھڑی میں بھایا تو ہرے بیٹے کے لئے آئ ہے نامجھے سدا پیالکا
رہے گا۔ مگرد کھا بھی ہا برمت نکلناکسی سے کچھ دست کہنا جو بہوئی اور مبٹیاں تم سے ملنے اسی اُن کسا سے ملنے اسی اُن کے ساڑھی اترواکر گھا گربہنا یا بالوں میں ہوئے
سے زیادہ ہا تیں نہ کرنا۔ پھر اُس نے مجھے کہنے لاکر پہنائے ساڑھی اترواکر گھا گربہنا یا بالوں میں ہوئے کے پھول پروٹے ملے پڑنے کالٹکا با۔ میں چہاسے دادھا اور دادھا سے دلہن بنگی۔

وس دن جویں نے اس گھریں کا ٹے ہری زندگ کے در زنت پر کھول ہیں۔ ساس مجھ کتنا اور وہ مجر سے جا ہی تھی اس کی کھا لی مجھے کتنا جا ہی تھی ۔ گاؤں کی بہوئیں مجھے کتنا جا ہی تھی اور وہ مجر سے بندھا تھا ہیں اس کی حفاظت میں تھی ا چا ہو جو اس کے کندھوں پر رکھ کرمیں کتنی سکسی ہوگئی تی اور خوشی میں کمل ۔ ہائے وہ جا مہوں سے مجرا گھر خواب میں سے محل کی طرح آنکھ کھلنے پر مجھ سے اور خوشی میں کمل ۔ ہائے وہ جا مہوں کے کھیرے میں شہر لے تھے ۔ بائی نے میرے ہوں گئی میں اور نوشی میں اور ہوں سے میں اور خوشی میں ہے۔ بائی نے میرے اور ہوں کے کھیرے میں شہر لے تھے ۔ بائی نے میرے ایک ہاتھ جوڑے میرے باؤں پر بگڑی رکھی انجلے نوگوں نے مجھے تھا یا۔ مگر عدالت میں میں نے بیان یا ا

كدوه نجے اچھالگنا كھا بيں اُس كى بيرى تقى بالچرسے ميراكوئى ناتەن كھا- بى اُس گھركى بېرى تقى اور خوش تى -بيں خود اس سے پیچے گئ تھى بيں اُس كے بنائى نہيں سكتى تقى - مگرمير ہے اس بيان سے تنہر مي بندور اور سلمانوں بيں زبر دست دنگا ہواكئ لوگ ار سے گئے گئ عبد آگ مگی تُجرى زندگی اُسٹ بلٹ ہوگئ - بيں جوا يک مولى بنوارلن تى كہا نيوں كى رائ كمارى بن گئ-

مقدم چلاا ورا سے سزا ہوگئی مجھے ایک وصی شادیں رہنے کے لئے بھجوایا گیا ۔ مگریں وہاں سے بھاگ آئی جہوایا گیا ۔ مگری وہاں سے بھاگ آئی جباک کر دائس کی ایک جھاک دیکھنے کے لئے میں نے چکرل کا ہے ۔ در واز ول کے ساتھ سرکوٹکما یا ۔ میراکوئ کھ کانا نہیں تھا اُک دنوں ہیں بچے بچے دبیانی ہوگئ اور بھیری گاؤں گئی ۔

ایسی بی برسار بھی ایسے ہی دن تھے سارے راستے بند تھے مجے اُس آنگن تک پہنچنا تھاجس بی اُس کے چھے چامت ہی چامت لی تی ۔ اُس کواڈ کو کچڑ کرمیں کھیکارن کی طرح کھڑی رہی کھڑی ہی رہی ۔ اُس کی ماں نے میری طرف دیکھا تک نہیں جیسے میں دہاں تھی ہی نہیں میراس گھر سے کیا نا آنھا ؟

بارش میں بھیگنے دیچے کراس کی بھالی نے کہا جو تیسے کونا تھا سوکر دیا یہ گھر کر او ہوگیا۔ وہ اب کمیں لوٹ کر بہاں نہیں اسکتا بھالی کیدوں اپناوفت بربا دکرر ہی ہے۔ جہاں سے آگ ہے دہیں ان گا وُں میں جب اُس کے الئے جگر نہیں تو اُو کہاں رہ سکتی ہے۔

دہ شام میری زندگی کی ہمٹری شنام بھی جب میں نے بادلوں کی مرخی میں اُس آنگن سے اُٹھتا اُبلول کا نیلا دھو ال دیکھا اور چیلویں کو اولوں کی طرح برکن میٹھتے اور مجا کے تھو کوں کی طرح اُٹھتے دیکھا۔ دہی اُٹھی ہور کی مارے برگن میٹھتے اور مجا کے تھو کوں کی طرح اُٹھتے دیکھا۔ دہی ایک ہے ہوئی کو اولوں کی طرح برگن میٹھی ڈوب گیا اور میں گم ہوگی گم ہوگئ کی میٹھی میں دیکھا۔ دہی ایک ہے ہو جا نے کہاں گیا۔ میں نے ساری عرا بیب ایک چہرے کو کئے گزاد کا حیا در سے دھیتے اُسے کھو جنے مگر وہ تو دنیا کی مجھڑ میں رال لیکیا مجھے کہیں دکھا کی نہیں بڑا۔

اور میں رہ بنوا الوں تھیا دہی ما اُس کی دادھا نہ ساس کی بیاری میں کون مجوں مجلا میں کون موں مجلا میں کون موں اُس نے چوڑ ہوں سے مھری با نہوں کو کھیلا یا اور چیاروں طرف دیکھا۔

ماں نے گھررا دھا کے گلے میں بانہیں ڈال دیں اور دو نوں چینے چیج کررونے لگیں۔

"گاؤں سے جوہلی خرائی وہ اسی برسات میں کمل تباہی کی تی ۔ نا ناکا مکان ڈھے گیا تھا۔ نانی مامے ولاور کے گھرسی تھیں نا نامسجد میں ہمیار تھے ۔ ماں تڑپ تڑپ کرروی اور جب راہ ذراخشک ہوئی پانی اُمتراقیم گاؤں تھے ۔

مرطون ویرانی اور اُداسی بھی لوگ اپنے گھر بڑے اُن منے دل سے اٹھارہے بقے اور نیکے مجھے اور نیکے مجھے اور نیکے مجھے اور نیکے مجھے جا اُل کا گھر بنانے والا کوئ رہ تھا۔ مال مٹی کے ڈھیروں کے پاس کھڑی اکسو بہاتی رہی ۔ نالی نے کہا " نشا مقدرسے کون لؤسکتا ہے مگر کوئ صورت نکل آئے گئی پریشان نہ ہو" ماے دلاور کا گھر نجے پرایا پرایا سمالیکا گھٹا گھٹا سامیں ہونے کے لئے مودی کی طوف چپلی گئی جہاں رات کیا ہے اُنھیں چا چا امام علی کی بیری کی باتیں بتائی ماں بر کتے اور مودی کی مال بھی ہمارے پاس بیٹے مربی ۔

"بڑی بقسمت لؤی تق دہ ساری زندگی اُس پر چھا بیس کے لئے گزار دی ۔ مانگ میں رنگ سجائے بھرتی ہے اور اُس کی راہ و رکھتی ہے، جو بھی اُس کی راہوں سے نہیں گزرے گا۔ "

"مگر آخروہ کیوں نہیں آسکتا ہیری ماں کا چاچا اام علی " یں نے بڑے دکھ سے پوچھا۔
"تمہارے نا ناکا مزاق بالسکل دوسراہے وہ قرآن پاک تو بھے سکتے ہیں مگردل کی بات نہیں ہم سکتے ، اام علی بڑے پل گردے کا جوان کھا ایک لؤل کی بات پر اُس نے اپنی زندگی بریاد کردی ۔ مقدم کے بعد تمہارے نانا نے اُسے گھر ترف سے منع کردیا۔ جانے اب کہاں ہوگا۔ آئی بڑی ونیا میں کہیں نہیں تو ہوگا ہی " ماں بر کئے بڑے افسوس سے یہ سب کہ رہی تھی ہم چیپ چاپ بھی رمیں ایمال کی میں بل کے کرجانے والے لوگوں کے قدموں کی چاہیں اُ بھری پھر مرخ ا ذا نیں دینے لگے چڑیاں کی میں بل کے کرجانے والے لوگوں کے قدموں کی چاہیں اُ بھری پھر مرخ ا ذا نیں دینے لگے چڑیاں چوں چوں جوں کرے درختوں پر جاگیں گئے کھو بھے اور سویرا ہو سے لگا۔

پندنہیں دل کی بات میمی کی سمجھ میں آتی بھی ہے کہ نہیں اور مفدر مبنانے والا جانے کیا بنا آباد ورکیوں مبتا آباہے۔ دیوانگی اور فرزانگی میں کیا بار کیس فرق ہے۔ نا ناان با توں کا جواب دے سکتے ہیں وہ مسائل کا حل جانتے ہیں مگردل کی بات کیا تجھیں گے کیا جانیں گے؟